حدیقۃ الصالحین
احادیث حضرت خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
مرتبہ
حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم

حدیقۃ الصالحین

احادیث حضرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرتبہ

حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم

حدیقۃالصالحین

مر م مولاناملک سیف الرحمن صاحب

Hadeeqat-us-Saliheen
(Garden of the Righteous)

Compiled by
Maulana Malik Saif-ur-Rahman

First edition published in Rabwah, Pakistan, 1967
(under the auspices of Hazrat Mirza Tahir Ahmad,
Nazim Irshaad, Waqf-e-Jadid Anjuman Ahmadiyya Rabwah)
Reprinted in Qadian, India, 2003, 2008, 2015
Present updated and revised edition published in the UK in 2019

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey UK, GU9 9PS

Printed in the UK at:
Raqeem Press, Farnham, Surrey

For further information, please visit www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-196-7
10 8 9 7 6 5 4 3 2 1

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ

مجموعہ احادیث " حدیقۃ الصالحین" حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بطور ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ محترم ملک سیف الرحمن صاحب مرحوم سے تیار کروایا تھا اور ۱۹۶۷ میں اس کی پہلی مرتبہ طباعت کی گئی تھی۔ کتاب کا پیش لفظ طبع اول حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے قلم مبارک سے تحریر کردہ ہے جو اس کتاب کی افادیت اور خصوصیات پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔

حدیقۃ الصالحین میں روحانی، دینی، اخلاقی، معاشرتی موضوعات پر حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کو مختلف ابواب میں تقسیم کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح حدیث کی اہمیت و ضرورت، کتب حدیث کی اقسام، جماعت احمدیہ کے نزدیک سنت اور حدیث کا مقام وغیرہ جیسے ضروری عناوین پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے اختصار اور جامعیت کی وجہ سے دینی علوم کے طلباء کے لئے بالخصوص اور احباب جماعت کے لئے بالعموم علم حدیث سیکھنے کا پہلا زینہ ثابت ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اس کتاب میں درج حوالہ جات کو اصل ماخذ کے مطابق درست کرنے کا پراجیکٹ نور فاؤنڈیشن ربوہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ مکرم عبد القدیر قمر صاحب (نور فاؤنڈیشن ربوہ) کو اس سلسلہ میں خاص خدمت کی سعادت ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

اس نئے ایڈیشن کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ❖ ہر حدیث کے حوالہ میں کتاب کے نام کے ساتھ باب، ذیلی باب اور حدیث نمبر درج کیا گیا ہے۔ اس سے تحقیق کرنے والوں کو بہت آسانی ہو جائے گی۔
- ❖ کتب تفسیر کے حوالہ جات میں سورت اور آیت کا نمبر بھی دیا گیا ہے۔

- ❖ بعض مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات درج ہیں، ان کے مکمل حوالہ جات شامل کردئے گئے ہیں۔
- ❖ کتابیات کے باب میں تمام کتب اور مصنفین کے مکمل اسماء درج کئے گئے ہیں۔
- ❖ روایات کی سند کے الفاظ کے آغاز کو اصل ماخذ کے مطابق کر دیا گیا ہے۔
- ❖ علم کلام سے متعلقہ بعض عناوین بھی اس کتاب میں شامل ہیں، ان میں مندرج تمام حوالہ جات کو مکمل کر دیا گیا ہے۔
- ❖ جن مقامات پر ایک نمبر شمار کے تحت ایک سے زیادہ حوالہ جات درج تھے، وہاں اصل کتب سے حوالہ جات کو لیکر شامل کیا گیا ہے اور ان کا عربی اور اردو متن الگ درج کر دیا گیا ہے تاہم نمبر شمار مزید شامل کی گئی روایات پر نہیں لگایا گیا بلکہ اسی نمبر کے تحت ہی بغیر نمبر لگائے مزید دو یا تین (حوالہ جات کی تعداد کے مطابق) روایات مع اردو ترجمہ شامل کی گئی ہیں۔ یوں حدیقۃ الصالحین کا سابقہ ایڈیشن جو ۱۰۱۳ روایات پر مشتمل تھا، اب اس میں مکمل روایات کی تعداد ۱۲۵۴ ہے، گویا مزید ۲۴۱ روایات شامل کی گئی ہیں، تاہم نمبر شمار وہی پرانا رکھا گیا ہے جس کے مطابق آخری روایت کا نمبر ۱۰۱۳ ہے۔

مذکورہ بالا تمام اضافہ جات کے ساتھ حدیقۃ الصالحین کا یہ نیا ایڈیشن انگلستان سے پہلی مرتبہ طبع کروایا جارہا ہے۔ حدیث کی یہ ضروری کتاب ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیئے تا کہ احباب جماعت اسلامی تعلیمات، آداب و اخلاق اور فقہی مسائل کے بارہ میں اپنے علم میں اضافہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طباعت ہر لحاظ سے مفید و بابرکت فرمائے۔ آمین

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری 2019

فہرس

نمبرشمار	عنوان باب	صفحہ
	پیش لفظ (طبع اول)	1
ا	حدیث- اس کی اہمیت اور ضرورت	5
ب	سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام	10
ج	راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام	10
د	راویوں کی صفات کے لحاظ سے حدیث کی اقسام	11
ہ	کتب حدیث کی اقسام	11
و	مختصر حالات محدّثین صحاح ستہ	12
ز	ایک ضروری تشریح	14
ح	تابعین اور تبع تابعین کے طبقات	17
ط	جماعت احمدیہ کے نزدیک سنت اور حدیث کا مقام	18
1	خلوص نیت اور حسن ارادہ	21
2	وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟	26
3	اللہ تعالیٰ اور اس کے نام	28
4	اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اس کا شکر	34
5	سردار دوجہاں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم	38
6	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت	108

7	ذکر الٰہی اور دعا کی اہمیت	112
8	درود شریف کی اہمیت	126
9	رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کے حصول کی کوشش	128
10	توجہ الی اللہ، تقدیر اور راضی برضا رہنے کا مفہوم	131
11	یقین، توکل اور توفیق الٰہی	135
12	تقویٰ وطہارت نیز شبہات سے اجتناب	136
13	خوف ورجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت	139
14	توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حُسن ظن	150
15	علم اور اس کے حصول کی ترغیب	169
16	علماء اور بزرگوں کا ادب واحترام	179
17	قرآن مجید اور اس کی قراءت	181
18	اطاعت رسول ﷺ (بدعات اور کثرت سوال سے اجتناب)	184
19	ایمان اور اس کے ارکان	191
20	اسلام اور اس کے ارکان	194
21	احکام شریعت کا تعلق ظاہر سے ہے۔ باطن کا علم خدا کو ہے	201
22	نماز اور اس کی شرائط	207
23	جمعہ اور اس کے آداب	249
24	مسجد اور اس کے آداب	252
25	روزہ اور اس کی اہمیت	257
26	زکوٰۃ اور اس کی اہمیت	267

27	حج اور اس کی اہمیت	280
28	جہاد اور خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا	284
29	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	315
30	امت محمدیہ کی فضیلت	321
31	نکاح اور شادی۔ حسن معاشرت اور اولاد کی تربیت	327
32	ماں باپ کی خدمت اور صلہ رحمی	355
33	ہر اہم کام میں مشورہ لینے اور استخارہ کرنے کی ہدایت	362
34	شہریت اور اس کے حقوق	366
35	پڑوسی کے حقوق اور پڑوسی سے حسن سلوک	371
36	صفائی اور نظافت	374
37	بیت الخلاء میں جانے کے متعلق ہدایات	377
38	سونے اور بیدار ہونے کے آداب	379
39	آداب کلام	383
40	آداب وامثال	386
41	شعر وشاعری	387
42	تفریح ومزاح اور ورزش	389
43	قسم کھانے کے آداب	397
44	ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کی ہدایت	398
45	لباس اور اس کے آداب	400
46	سفر اور اس کے آداب	402

47	استقبال اور الوداع	406
48	آداب ملاقات اور سلام کا رواج	408
49	گھر کے اندر جانے اور اس کے لیے اجازت لینے کے آداب	415
50	صحبت صالحین اور آداب مجلس	417
51	مہمان نوازی اور دعوت کے آداب	424
52	حلال و حرام کھانے پینے کے آداب	439
53	ذبیحہ اور شکار	451
54	تجارت اور صنعت، خرید و فروخت اور اجارہ کے آداب	454
55	صحت و مرض، پرہیز و علاج	460
56	تیمارداری اور عیادت	467
57	وفات اور تعزیت	471
58	تجہیز و تدفین اور نماز جنازہ	478
59	قبرستان جانا اور وفات یافتہ عزیزوں کے لیے دعا کرنا	489
60	خلافت، حکومت اور شوریٰ	492
61	خلافت، پہرہ، امام کی حفاظت	508
62	مقننہ، استنباط مسائل کے بارہ میں رہنما اصول اور حکومت کی بین الاقوامی ذمہ داریاں	509
63	حکومت اور خلافت۔ بین الاقوامی معاہدے	511
64	حکومت اور پبلک ذمہ داریاں۔ عوام کی خیر خواہی	512
65	منصف مزاج امراء اور حکام	517

66	امراء اور حکام کی اطاعت	520
67	حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ ہے	523
68	عدالت اور پبلک انصاف	524
69	خصومات۔ مراجعات اور جرم وسزا	527
70	جھوٹی شہادت	538
71	لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت	541
72	اخلاق حسنہ	541
73	نیکی کے مختلف راستے اور سبقت الی خیر العمل	545
74	صدق ووفا	552
75	امانت اور دیانت کی فضیلت	556
76	وفائے عہد اور ایفائے عہد	556
77	احترام آدمیت۔ یتامیٰ اور کمزوروں سے حسن سلوک	560
78	خادموں اور مزدوروں سے حسن سلوک	575
79	اتحاد واتفاق۔ محبت اور اخوت۔ الفت اور شفقت	580
80	انفاق فی سبیل اللہ جود وسخا۔ صدقہ کی اہمیت	583
81	ہدیہ۔ مصافحہ۔ ھبہ کی اہمیت	596
82	دولت اور شکر نعمت۔ احسان کا شکریہ	600
83	وقار عمل۔ کسب حلال اور سوال سے بچنا	602
84	میانہ روی اور متوازن زندگی	613
85	قناعت اور سادگی	622

86	دنیا کی محبت سے اجتناب	630
87	خیر خواہی اور تعاون علی البِرّ	635
88	تواضع اور خاکساری۔ عجز و انکساری	637
89	حلم اور بردباری۔ رأفت اور نرمی	638
90	حوصلہ اور جرأت۔ شجاعت اور بہادری	645
91	حسن کردار، بشاشت اور خوش خلقی	645
92	شرم و حیا	646
93	راز رکھنے کی فضیلت اور افشائے راز کی مذمت	649
94	پردہ پوشی اور چشم پوشی	650
95	حسن ظن	652
96	عفو اور دوسروں کے قصور معاف کر دینا	654
97	قرض۔ حسن تقاضا اور حسن ادا	655
98	مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات	664
99	اخلاق سیئہ۔ اثم اور گناہ	671
100	تکبر اور غرور	683
101	ظلم و ستم، ایذا رسانی اور حق تلفی	683
102	حسد۔ بغض و کینہ اور قطع تعلق	685
103	جھوٹ اور کذب بیانی۔ احسان جتانا	689
104	زبان کی حفاظت۔ غیبت اور چغلخوری	690
105	زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو برا بھلا کہنا	694

106	احسان جتانا	695
107	تجسس۔ عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر	696
108	بد نظری اور جنسی بے راہ روی	699
109	اسراف اور فضول خرچی	701
110	حرص اور بخل	702
111	خیانت اور بد دیانتی	703
112	شہرت کی طلب اور ریاکاری	705
113	تکلف اور بناوٹ۔ نقالی اور تشبہ بالغیر	706
114	توہم پرستی اور بدفالی	708
115	نعماء جنت اور مصائب دوزخ۔ ثواب اور عقاب	710
116	فتنے اور آخری زمانہ کی علامات	717
117	مسلمانوں کا تنزل اور ان کا بگاڑ	721
118	حضرت عیسیٰؑ کی وفات	726
119	دجال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا ظہور	731
120	دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ	752
121	عیسیٰ بن مریم یعنی مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کا ظہور	755
122	نزول مسیحؑ اور ظہور مہدیؑ سے متعلق احادیث پر تبصرہ	774
123	رؤیا اور کشوف کی اہمیت	777
124	وحی والہام اور امت محمدیہ	784

125	وحی والہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ	785
126	امت محمدیہ اور امتی نبی	789
127	مناقب صحابہؓ وعلامات الاولیاء	812
128	لانبی بعدی کے الفاظ والی احادیث کی مختصر تشریح	829
129	خاتم النبیین کے الفاظ والی احادیث کی مختصر تشریح	834
130	کتابیات	840

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیش لفظ
طبع اوّل

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے احادیث نبوی ﷺ کا ایک نہایت دلکش مجموعہ احباب کے استفادہ کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔ اگرچہ مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث کے بہت سے مجموعے اور انتخابات سینکڑوں مرتبہ مرتب کئے جاچکے ہیں لیکن یہ ایک ایسا بحر ذخّار ہے کہ کسی ایک پہلو سے بھی نہ کبھی اس کا پہلے مکمل احاطہ ہو سکا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکے گا۔ ہر مرتّب اپنے اپنے ذوق کے مطابق وقت کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یا پھر کسی خاص مضمون کے مختلف پہلوؤں کو احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں اجاگر کرنے کے لیے ایک نیا انتخاب تیار کرتا رہا ہے جس کی افادیت اس امر سے بے نیاز کہ اس سے قبل اس سلسلہ میں کیا کیا کوششیں ہو چکی ہیں اپنی ذات میں ایک غیر مشکوک حیثیت رکھتی ہے۔ وقف جدید کی یہ کوشش بھی اس لامتناہی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور پڑھنے اور سننے والے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

اس نئے انتخاب کی ضرورت اوّلاً معلمین وقف جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کا نصاب تجویز کرتے وقت محسوس کی گئی تھی چونکہ وقف جدید کا تربیتی حلقہ دیہاتی علاقوں تک محدود ہے اس لیے ضروری تھا کہ احادیث نبوی ﷺ کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ منتخب یا تیار کیا جاتا جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوامی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں مفید ثابت ہوتا اور دوسری طرف روز مرہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہوتا۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو

جاتے۔ ایسا انتخاب صرف معلّمین کو تعلیم دینے کے لیے ہی درکار نہ تھا بلکہ ضرورت تھی کہ معلّمین آئندہ دیہاتی عوام کی تعلیم وتربیت کے دوران اسی مجموعہ کو استعمال کریں۔ ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے جب کتب احادیث پر نظر دوڑائی گئی تو نظر انتخاب "ریاض الصالحین" پر جا ٹھہری جو اپنی نوع کی تمام دوسری کتب میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے لیکن اس غرض سے اسے اختیار کرنے کی راہ میں یہ مشکل حائل تھی کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو ایک سال کی قلیل مدت میں بطور تعلیمی نصاب ختم نہیں کروائی جاسکتی تھی نیز اس میں احادیث کی تکرار بھی پائی جاتی ہے، حجم اور قیمت کے اعتبار سے بھی دیہات میں اس کی کثیر اشاعت ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ علاوہ ازیں علم کلام سے تعلق رکھنے والی بہت سی احادیث جن کی فی زمانہ ضرورت پیش آتی ہے اس مجموعہ میں مفقود تھیں چنانچہ ان دقتوں کے پیش نظر بعد مشورہ یہ طے پایا کہ "ریاض الصالحین" کی نہج پر ایک نئی کتاب تالیف کی جائے جو کم و بیش پانچ چھ صد احادیث پر مشتمل ہو اور گو زیادہ تر انتخاب ریاض الصالحین سے ہی ہو لیکن حسب ضرورت دیگر کتب احادیث سے بھی براہ راست استفادہ کیا جائے۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے دلی مسرت ہوتی ہے کہ استاذی المکرم جناب ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس نہایت اہم کام کی ذمّہ داری قبول کرنا منظور فرمالیا۔ اور ایک لمبا عرصہ بڑی محنت اور کاوش سے مطلوبہ انتخاب تیار فرمایا۔ جہاں تک محترم ملک صاحب کی قابلیت اور وسعت علم کا تعلق ہے میرا یہ مقام نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کہ اس بارہ میں کچھ بیان کروں۔ یہ انتخاب خود آپ کے اعلیٰ مذاق اور علمی تبحّر پر گواہی دے گا۔ البتہ نامناسب نہ ہو گا کہ تعارف کے رنگ میں انتخاب کے بعض قابل ذکر پہلوؤں کی نشان دہی کر دی جائے، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

1. منتخب احادیث کی کل تعداد 611 ہے جن میں سے تقریباً 450 ریاض الصالحین سے اخذ کی گئی ہیں اور بقیہ دیگر کتب احادیث مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد، دار قطنی، کنز العمال وغیرہ سے براہ راست لی گئی ہیں۔

2. ریاض الصالحین سے جو احادیث اخذ کی گئی ہیں ان کے حوالہ جات پوری چھان بین اور تتبع کے بعد ہر حدیث کے آخر پر درج کر دئے گئے ہیں۔ (ریاض الصالحین میں کتب احادیث کے اسماء پر ہی اکتفاء کی گئی ہے مکمل حوالہ درج نہیں ہے)
3. انتخاب میں بالخصوص ایسے مسائل سے متعلق مختلف احادیث جو مسلمانوں میں مابہ النزاع ہیں اکٹھی کر دی گئی ہیں تا کہ ان کے مختلف پہلوؤں پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے قارئین کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔
4. ترجمہ نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ہے لیکن ایسا آزاد بھی نہیں کہ اصل مفہوم کے بدلنے کا خطرہ لاحق ہو جائے بلکہ اوّل سے آخر تک آنحضور ﷺ کے مفہوم کو حتی الامکان محفوظ صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم چونکہ ہر ترجمہ خواہ کیسا ہی اعلیٰ اور محتاط ہو بعینہٖ اصل کے مطابق ہونا ناممکن ہے اس لیے اس بشری کمزوری کا اس ترجمہ میں بھی پایا جانا لائق درگزر ہے۔
5. اخلاقی حالت کے اعتبار سے مسلمان معاشرے کی روز بروز گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کی خاطر حتی الامکان ایسی اخلاقی تعلیم پر مشتمل احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جو اپنی تاثیر اور روحانی لطافت کے اعتبار سے ایک نمایاں شان رکھتی ہیں اور بعید نہیں کہ بہت سے پڑھنے والوں کے قلوب میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیں۔
6. اگرچہ مضامین کے لحاظ سے یہ مجموعہ بہت وسیع ہے لیکن حجم کے اعتبار سے اتنا بڑا نہیں کہ اس کا خریدنا اور پڑھنا عوام الناس کے لیے مشکل امر ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران مکرم و محترم ملک سیف الرحمان صاحب کے علاوہ مکرم و محترم سیّد شمس الحق صاحب شاہد کارکن دفتر افتاء کی محنت کا بھی بہت دخل ہے۔ انہوں نے دفتری اوقات کے بعد اپنے فارغ وقت کا ایک قابل ذکر حصہ لمبے عرصہ تک اس کام کے لیے وقف کئے رکھا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت محنت اٹھائی ہے۔

اسی طرح مولوی گل محمد صاحب اور مولوی سید عبد العزیز شاہ صاحب بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے بھی حسب توفیق مسوّدات کی نقل اور کاپیوں اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان احباب کے لیے جن کی محنت کا ثمرہ حدیث کی اس نہایت ہی پیاری کتاب کی صورت میں ان کے سامنے ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور جان ومال میں برکت دے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عنائیت فرماتا رہے۔

اَللّٰھمَّ آمین!

خاکسار

مرزاطاہر احمد

ناظم ارشاد، وقف جدید انجمن احمدیہ، ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث
اس کی اہمیت اور ضرورت

سید ولد آدم فخر المرسلین خاتم النبیین رسول مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپؐ پر اپنا کلام نازل کیا جو قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب کی حیثیت میں دنیا میں موجود ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دو کام تھے۔ اول، اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ جس کی طرف مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ (المائدۃ68)

"اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تونے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تونے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔"

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دوسرا کام کلام الٰہی یعنی قرآن کریم کی تبیین اور تفسیر ہے جو سنت و حدیث کی صورت میں مُدَوَّن اور امت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں مقبول و مشہور ہے۔ قرآن کریم کی آیت ذیل میں حضورؐ کی اسی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل45)

" اور تجھ پر ہم نے یہ (کامل) ذکر نازل کیا ہے تا کہ تو سب لوگوں کو وہ (فرمان الٰہی) جو (تیرے ذریعہ سے)

انکی طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر بتائے اور تا کہ وہ اس پر تدبر کریں۔"

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کلام الٰہی کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اپنے قول اور فعل سے اس کی جو تشریح و تفسیر فرمائی وہ امت کے لیے اسی طرح واجب العمل ہے جس طرح قرآن کریم کی اتباع اور فرمانبرداری واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر 8)

"رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ"

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا ہر فعل اور ہر قول جس کا تعلق دین کی توضیح و تشریح سے ہے واجب التسلیم ہے اور اس کی اطاعت اور اسکے مطابق عمل کرنا امت مسلمہ پر فرض ہے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ جو کاشانہ نبوت کے تربیت یافتہ، دین اسلام کے امین، اور تبلیغ قرآن کے ذمہ دار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال و ارشادات کی یہی حیثیت سمجھتے تھے، سنت کی پیروی ان کا جزو ایمان تھا اور وہ آپؐ کے ارشادات کا علم حاصل کرنا باعث نجات جانتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب بھی کوئی اہم معاملہ ان کے سامنے آتا تو وہ قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے اگر انہیں اس پاک کلام میں کوئی وضاحت نہ ملتی تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے متعلق استفسار کرتے جب انہیں معتبر اور مستند ذرائع سے علم ہو جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد اس بارہ میں موجود ہے تو وہ اسے بسر و چشم قبول کرتے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کو گمراہی اور ضلالت سمجھتے، یہاں تک کہ جب کوئی مقتدر صحابی کسی اہم معاملہ میں نص کا علم نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرتا اور بعد میں اسے معلوم ہوتا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تو اسے اتنی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی جیسے دنیا کے عظیم الشان خزانے اسے مل گئے ہیں اور بہت بڑی نعمت سے اسے نوازا گیا ہے (دیکھیں حدیث نمبر 672) خود آنحضرت ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپؐ نے اس سے پوچھا معاملات کس طرح طے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلے دیا کروں گا اور اگر ہدایت کے ان دو

ذریعوں سے رہنمائی حاصل نہ کر سکا تو آپؐ کے فیض صحبت میں جو دینی تربیت پائی ہے اس کی روشنی میں اپنی رائے اور اجتہاد سے مشکل کو حل کروں گا۔ آپؐ نے حضرت معاذؓ کی اس وضاحت پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپؐ کے مقرر کردہ افسر کی صحیح رہنمائی فرمائی ہے۔(مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند معاذ بن جبلؓ، 22357)

ہم اس اہم مسئلہ پر ایک اور نقطۂ نظر سے بھی غور کر سکتے ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں آنحضرت ﷺ کے دو کام تھے ایک تو کلام الٰہی یعنی قرآن پاک کو پہنچانا، پڑھانا اور سکھانا اور دوسرے اس کی تبیین و تفسیر۔ گویا آپؐ کا منصب رسول کا بھی تھا اور مُبیّن اور مُفَسِّر کا بھی۔ قرآن کریم چونکہ بنیادی ذریعہ تعلیم دین تھا اس لیے علاوہ زبانی تعلیم کے آپؐ نے اس کے لکھنے کا بھی مکمل اہتمام فرمایا۔ پھر صحابہؓ نے اس کلام پاک کی حفاظت کا حق ادا کیا اور اپنی اس اہم ذمہ داری کو ایسے شاندار طریق سے نبھایا کہ دنیا عش عش کر اٹھی اور حیرت سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تو کیا ایسی فرض شناس قوم سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے دوسرے اہم کام یعنی آپؐ کے ارشادات و اقوال کو ضائع اور فراموش کر دے گی اسکی حفاظت اور آگے امت مرحومہ تک اسے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کرے گی۔ جس سے معمولی سی بھی محبت ہوتی ہے انسان اس کی ہر بات کو نہ صرف یاد رکھتا ہے بلکہ ہر ایک کو سناتا پھرتا ہے۔ تو کیا وہ جاں نثار صحابہؓ جنھوں نے اپنے آقا اپنے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، ان سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پیاری باتوں کو بے اعتنائی اور لاپرواہی کی نظر کر دیں گے اور لوگوں کو سنانے کا کوئی اہتمام نہ کریں گے۔ پھر اگر صحابہؓ نے آپؐ کی باتیں ایمان لانے والوں کو سنائیں، آگے پہنچائیں اور کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تو آخر وہ باتیں کہاں گئیں؟ سوائے سنت و حدیث کے کوئی کتابِ ملفوظات اس دنیا میں موجود نہیں جس میں سرورِ کائنات ﷺ کے ارشادات اور آپؐ کی پیاری باتیں درج ہوں۔ پس سنت و حدیث کا انکار دراصل وہی لوگ کر سکتے ہیں جو یا تو آپؐ کے اس منصب کو نہیں جانتے کہ آپؐ مبلغ قرآن ہونے کے علاوہ مُبَیّنِ قرآن بھی ہیں اور رسول کی حیثیت سے یہ دونوں منصب آپؐ کو حاصل ہیں اور یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے تبیین قرآن کے فریضہ کو ادا ہی نہیں کیا۔ یا صحابہؓ نے العیاذ باللہ اپنے فرض کو نہیں پہچانا اور آپؐ کے اقوال و ارشادات کو ضائع کر دیا اور امت تک ان کے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ جب یہ تینوں باتیں بالبداہت غلط ہیں تو پھر

احادیثِ رسولؐ سے انکار کا سوائے اس کے کوئی مفہوم نہیں کہ یا تو ایسے لوگوں کی عقل میں فتور ہے یا پھر وہ دین سے آزادی کے خواہاں ہیں اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بعض مصالح کی وجہ سے شروع میں احادیث کے لکھنے اور کتاب کی شکل میں انہیں مدّون کرنے کا اجتماعی اہتمام صحابہؓ نے اس طرح نہیں کیا جس طرح کا اہتمام قرآن کریم کے لکھنے اور مختلف علاقوں میں اس کی مستند نقول بھجوانے کا کیا ہے اور اس کی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ تانئے مسلمان ہونے والے کے لیے کوئی غلط فہمی کی صورت پیدا نہ ہو اور وہ ناسمجھی سے کسی حدیث کو قرآن کریم کی آیت ہی نہ سمجھ لیں۔ لیکن اس کے باوجود انفرادی طور پر متعدد صحابہؓ احادیث کو زبانی یاد رکھنے کے علاوہ لکھ بھی لیتے تھے اور یہ صحائف اپنے پاس محفوظ رکھتے اور بوقت ضرورت لوگوں کے سامنے انہیں بیان کرتے۔ یہی حال تابعین کا تھا انتہائی شوق اور پوری توجہ سے وہ ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کا علم حاصل کرتے اور پھر دوسروں تک انہیں پہنچاتے۔ تبع تابعین کے زمانہ تک تو علمِ حدیث کے حصول کا شوق ساری مملکتِ اسلامی میں عام ہو چکا تھا اور ہر گھر میں حدیثِ رسولؐ کا چرچا تھا۔ بڑے بڑے ائمّہ حدیث پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن بصریؒ، سعید بن المصیبؒ، سعید بن جبیرؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام شعبیؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عیینہؒ اور حضرت امام مالکؒ کی جلالتِ شان اور خدمتِ حدیث کے عظیم الشان کام سے کون انکار کر سکتا ہے۔ ان ائمّہ حدیث کے بعد ان کے شاگردوں نے اس علم میں اور اضافہ کیا۔ علمِ حدیث اور جمعِ احادیث کے لیے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے ہر جگہ پھرے اور احادیث کے عظیم الشان مجموعے مرتب کر کے انہیں کتابی شکل دی۔ انہیں مجموعوں میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی بے نظیر کتاب ''مسند احمد'' ہے جو چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد اور آئمہ آئے جنہوں نے صحت و ضعف کے اعتبار سے احادیث کی چھان بین کی، ان کا انتخاب کیا اور ایسے عمدہ مفید مجموعے مرتب کئے جن میں مضامین کی ترتیب کو بھی مد نظر رکھا گیا اور ساتھ ہی صحتِ احادیث کے معیار کو بھی پوری محنت اور دقتِ نظر کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا جیسے حضرت امام بخاریؒ کی کتاب ''صحیح بخاری'' اور امام مسلمؒ کی کتاب ''صحیح مسلم'' ہے۔ اسی زمانے میں صحتِ حدیث کے پرکھنے کے بھی اصول مرتب ہوئے اور طے پایا کہ کسی حدیث کو مستند اور صحیح قرار دینے کے لیے درایت اور روایت کے اصولوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

درایت

درایت سے مراد یہ ہے کہ حدیث عقلِ سلیم اور واقعاتِ ثابتہ کے مطابق ہو، ان کے خلاف نہ ہو۔ درایت کی جانچ پڑتال کے لیے مندرجہ ذیل اصول قائم کئے گئے ہیں۔

1۔ حدیث قرآن کریم کے کسی واضح ارشاد اور اسکی صریح نص کے خلاف نہ ہو۔

2۔ حدیث سنت نبویؐ اور صحابہؓ کے اجتماعی تعامل کے خلاف نہ ہو۔

3۔ حدیث مشاہدہ اور ثابت شدہ واقعہ کے خلاف نہ ہو۔

4۔ حدیث بدیہات اور عقلِ صریح کے خلاف نہ ہو۔

روایت

روایت سے مراد یہ ہے کہ کتاب لکھنے والے کو جن راویوں کے ذریعہ حدیث پہنچی ہے وہ کون کون سے ہیں، کتنے ہیں اور امانت و دیانت، حفظ و ذہانت میں ان کا معیار کیا ہے، اس لحاظ سے احادیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

سند

سند سے مراد حدیث بیان کرنے والے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ حدیثیں جمع کرنے والے یا کتاب لکھنے والے امام تک یہ حدیث پہنچی ہے مثلاً حدیث إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کی سند جو امام بخاری نے اپنے کتاب میں بیان کی ہے درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[1]

اس مثال میں حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سے لے کر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تک کی عبارت سند کہلاتی ہے اور حدیث إِنَّمَا کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔

سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

1. **مرفوع:** وہ حدیث ہے جس کی سند میں حدیث کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف کی گئی ہو مثلاً راوی کہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا، یا آپؐ نے یہ فرمایا، یا آپؐ نے یہ کیا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث مرفوع ہے۔
2. **متّصِل:** وہ حدیث جس کی سند میں تسلسل ہو وہ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، یعنی درمیان سے کوئی راوی رہ نہ گیا ہو۔ اس کی مثال بھی اوپر کی حدیث ہے جو امام بخاری نے روایت کی ہے گویا اس حدیث کی سند مرفوع بھی ہے اور متصل بھی۔
3. **مُرسَل:** وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو مثلاً ایک تابعی کہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا۔
4. **منقطع:** وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کی بجائے کوئی اور راوی رہ گیا ہو اور سند کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو۔

راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کی اقسام

1. **متواتر:** وہ حدیث جو واضح المعنے ہو اور اسے بیان کرنے والے اتنے زیادہ لوگ ہوں کہ عقل ان سب کو جھوٹا سمجھنے کے لیے تیار نہ ہو۔

1: بخاری کتاب الایمان باب الایمان و قول النبی ﷺ نبی الاسلام علی خمس 1

2. **مشہور:** وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی تین سے کم نہ ہوں۔
3. **عزیز:** وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں دو[2] رہ گئے ہوں لیکن کہیں بھی دو سے کم نہ ہوں۔
4. **غریب:** وہ حدیث جس کی سند کے کسی حصہ میں ایک راوی رہ گیا ہو۔

راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام

1. **صحیح** : وہ حدیث جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جو سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے میں شہرت رکھتے ہوں، نیک ہوں، بڑے دیانتدار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور منہیات شرعی سے پرہیز کرنے والے ہوں، ان کا حافظہ قوی اور سمجھ بہت عمدہ ہو اور اس حدیث کی سند متصل ہو یعنی درمیان سے کوئی رہا ہوا نہ ہو۔
2. **حسن:** وہ حدیث ہے جس کے کسی راوی کے حافظہ میں کسی قدر کمی ہو لیکن باقی صفات مکمل طور پر صحیح والی موجود ہوں کوئی اور نقص ان میں موجود نہ ہو۔
3. **ضعیف:** وہ حدیث ہے جس میں صحیح یا حسن والی شرطیں نہ پائی جاتی ہوں مثلاً حدیث کے راوی کی دیانتداری میں کسی کو کلام ہو یا راوی کا حافظہ خاصہ کمزور ہو
4. **موضوع:** جھوٹی حدیث یعنی ایک بات غلط طور پر یا جھوٹ موٹ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اور آپؐ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔
5. **مقبول:** وہ حدیث ہے جو صحیح ہو یا حسن۔
6. **مردود:** وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو یا موضوع۔ ایسی حدیث ردّ کرنے کے قابل ہے۔

کتب حدیث کی اقسام

کتب احادیث کو طرز تصنیف، مقصد تحریر اور مصنف کی ذاتی محنت اور دقتِ نظر کے اعتبار سے مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ مثلاً

1. **مسند:** حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ بلالحاظ مضمون جمع کر دیا گیا ہو مثلاً پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بین کردہ احادیث،

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث، وعلی ھذاالقیاس دوسرے صحابہؓ کی احادیث۔ جیسے مسند احمد بن حنبلؒ جو مختلف صحابہؓ کی روایات سے قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں جو 164ھ میں پیدا ہوئے اور 241ھ میں وفات پائی۔

2. **معجم** : حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں ہر استاد یا ہر شہر کی احادیث کو بلالحاظ مضمون الگ الگ اجزاء میں بیان کیا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی

3. **جامع**: وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے مضامین کی حدیثیں خاص ترتیب کے مطابق بیان ہوں مثلاً عقائد، احکام، آداب، معاشرہ، تصوف، اخلاق، تاریخ وتفسیر وغیرہ جیسے جامع صحیح بخاری، جامع ترمذی۔

4. **سنن**: وہ کتاب جس میں صرف احکام و آداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہوں یعنی وہ کتاب فقہی ابواب سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو جیسے سنن ابوداؤد، سنن نسائی۔

5. **صحیحین**: صحت کے لحاظ سے حدیث کی دو بہت ہی مشہور کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم

6. **صحاح ستہ**: صحت کے لحاظ سے حدیث کی چھ مشہور کتابیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

(اس فہرست میں مؤطا امام مالک کا ذکر اس لئے الگ نہیں آیا کیونکہ اس کتاب کی سب احادیث صحیحین میں آچکی ہیں۔)

مختصر حالات محدثین صحاح ستہ:

حضرت امام بخاریؒ : آپ کا نام محمد بن اسماعیلؒ بخاری ہے۔ 194ھ میں میں بخارا میں پیدا ہوئے اور 256ھ میں وفات پائی۔ آپ حافظ حدیث، زاہد و متقی اور بلند پایہ امام المحدثین تھے۔ آپکی تصنیف کردہ کتاب کا نام "جامع صحیح بخاری" ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کتاب کو "اصح الکتاب بعد کتاب اللہ" کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام مسلمؒ : آپ کا نام مسلم بن حجاجؒ ہے۔ 202ھ میں پیدا ہوئے 261ھ میں وفات پائی۔ نیشا پور کے رہنے والے تھے۔ حدیث کے مانے ہوئے امام، تقویٰ اور ورع میں بلند مقام اور حافظِ احادیثِ رسولؐ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "صحیح مسلم" ہے۔ مضامین کے اعتبار سے اس کتاب کی احادیث کی ترتیب بہت عمدہ ہے لیکن امام صاحب نے اپنی طرف سے ابواب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ ترتیب کو مدّ نظر رکھ کر احادیث روایت کرتے چلے گئے۔ صحیح بخاری کے بعد بلحاظ صحت "صحیح مسلم" کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام ترمذیؒ : آپ کا نام محمد بن عیسیٰؒ ہے 209ھ میں پیدا ہوئے 279ھ میں وفات ہوئی۔ ترکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث کے مشہور امام اور تقویٰ شعاری کے بلند مقام کے مالک تھے۔ آپ کی کتاب کا نام "جامع ترمذی" ہے۔ صحاح میں اس کا درجہ تیسرا ہے۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں روایت حدیث کے ساتھ ساتھ علماء میں اس کی مقبولیت اور صحت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو بھی بیان کرتے گئے ہیں۔ کتاب کی یہ خصوصیت اسے دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت امام ابوداؤدؒ : آپ کا نام سلیمان بن اشعث ہے 202ھ میں پیدا ہوئے 275ھ میں وفات ہوئی۔ سجستان کے رہنے والے علمِ حدیث کے مسلمہ امام اور ورع و تقوی میں مشہور و معروف تھے۔ بعد میں بصرہ ہجرت کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابی داؤد" ہے اور صحاح میں اس کا چوتھا درجہ ہے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ : آپ کا نام محمد بن ماجہؒ ہے۔ ماجہ آپ کے والد ماجد کا نام یا ان کا لقب تھا۔ 209ھ میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ 275ھ میں وفات پائی۔ مانے ہوئے امام حدیث اور اپنے زمانہ کے مشہور و مقبول بزرگ تھے۔ آپکی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابن ماجہ" ہے اور صحاح میں اس کا پانچواں درجہ ہے۔

حضرت امام نسائیؒ : آپ کا نام احمد بن شعیب ہے۔ 215ھ میں پیدا ہوئے 303ھ میں وفات ہوئی۔ خراسان کے مشہور شہر نساء کے رہنے والے تھے۔ تقویٰ اور زہد میں بلند مقام پایا۔ امامت حدیث کا مرتبہ نصیب ہوا۔ آپ کی کتاب کا نام "سنن نسائی" ہے صحاح ستہ میں اس کا چھٹا مقام ہے۔

حضرت امام مالکؒ : مالک بن انس نام ہے۔93ھ میں پیدا ہوئے179ھ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ علمِ حدیث میں ان کا مرتبہ امام المحدثین کا ہے تمام عالی مقام محدثین کے شیخ اعلیٰ تھے۔ سب علماء آپ کی جلالت شان کے معترف تھے اور آپکی عظمت علمی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے۔ "عالم مدینۃ الرسول" کا معزز لقب پایا۔ زہد و توکل میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپکی مرتب کردہ تصنیف کا نام "مؤطا امام مالکؒ" ہے۔ جسے کتب حدیث میں اولیت کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی۔

ایک ضروری تشریح

ا۔ محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو حدیث قولی آپ کے عمل کو حدیث فعلی اور آپ کے صحابی کے کسی ایسے فعل یا قول کو جسے آپؐ کی تائید حاصل ہو حدیث تقریری کہتے ہیں۔

ب۔ صحابی سے مراد وہ خوش قسمت مسلمان ہے جسے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ پر ایمان لایا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تک کے وقت صحابہؓ کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار[1] تھی۔ ان صحابہ کو درجہ، سبقت، قربانی اور ذمہ داری کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً

1. وہ صحابہؓ جو بالکل ابتداء میں اسلام لائے جیسے حضرت خدیجہؓ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ وغیرھم
2. وہ صحابہؓ جو دار الندوہ میں شامل ہوتے تھے۔

1: والاکثر علی ان الصحابی هو کل من اسلم و رأی النبی ﷺ و صحبه ولو أقل زمان و کان عددهم عند وفاته مائة الف و أربعة وعشرين ألفا (الاسلام و الحضارة العربيه(حاشيه) باب ثروة العرب و علومهم صفحه 142، مصنفه محمد کرد علی بحواله تاريخ ابو الفداء)

3. وہ صحابہؓ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔
4. وہ صحابہؓ جو بیعت عقبہ اولیٰ میں شامل ہوئے۔
5. وہ صحابہؓ جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔
6. وہ صحابہؓ جو بیعت عقبہ ثالثہ میں شامل ہوئے۔
7. وہ صحابہؓ جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اسوقت مدینہ پہنچے جبکہ ابھی حضور ﷺ قباء میں قیام فرماتھے اور ابھی قباء میں مسجد کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔
8. وہ صحابہؓ جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور بدری صحابی کہلائے۔
9. وہ صحابہؓ جنہوں نے غزوہ بدر کے بعد اور صلح حدیبیہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔
10. "اہل بیعت رضوان" یعنی وہ صحابہؓ جو حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان میں شامل ہوئے۔
11. وہ صحابہؓ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔
12. وہ صحابہ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔
13. وہ صحابہؓ جو حضورؐ کی حیات میں ابھی نابالغ بچے تھے لیکن انہوں نے حضورؐ کو دیکھا تھا[1] ۔ بعض نے "اہل صفہ" کو صحابہ کا الگ طبقہ شمار کیا ہے۔

حفظ اور بات آگے پہنچانے کے ذوق نیز فراست اور مختلف الانواع ذمہ واریوں کے لحاظ سے صحابہؓ کی روایات کی تعداد مختلف ہے ۔ سب سے زیادہ روایتیں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں جن کی تعداد 5374 بتائی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایات کی تعداد 2630، حضرت انس بن مالکؓ کی 2286، حضرت عائشہؓ کی 2210، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی 1660 ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی 1540 ، حضرت ابو سعید الخدریؓ کی 1170، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی 848، حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی 700، حضرت علیؓ کی 586 ، حضرت عمرؓ کی 537 ، حضرت ابوذرؓ کی 281 اور حضرت ابو بکرؓ کی روایات کی کل تعداد 132 ہے۔

1: حاشیہ مالک بن انس صفحہ 171،170 مصنفہ عبد الحلیم الجندی دار المعارف قاہرہ مصر

امام مالکؒ نے مؤطاء میں کل 1720 روایات شامل کی ہیں۔

تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور اس سے ملا اور شرف تلمذ حاصل کیا۔

تبع تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی تابعی کو دیکھا اس سے ملا اور شرفِ تلمذ سے سرفراز ہوا۔

دور صحابہؓ کے بعد احادیث کی روایات میں یہ الجھن پیدا ہوئی کہ اس دور میں مختلف مذہبی اور سیاسی اختلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہر طبقہ اپنے اپنے مسلک کی تائید میں روایات بیان کرنے لگا جس کی وجہ سے روایات کا اعتبار مجروح ہونے لگا۔ اس وجہ سے علماء حدیث نے تابعین اور بعد کے راویوں کی چھان بین ضروری سمجھی اور ان کے حالات اور ان کی سیرت، خاص طور پر ان کے حفظ، ان کے صدق اور دیانت کے بارہ میں بڑے جامع اور مانع نوٹ لکھے اور اس طرح "اسماء الرجال" کے فن کی بنیاد پڑی۔ اسی ضمن میں تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات کی بھی تعیین ہوئی تا کہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی روایت نے کب اور کس طبقہ میں زیادہ شہرت پائی مثلاً اگر ایک روایت تابعین کے ہر طبقہ میں مشہور اور متداول رہی ہو تو اس کا اعتبار زیادہ ہو گا بہ نسبت اس روایت کے جس کو بہت بعد کے طبقہ میں شہرت ملی گویا پہلے طبقات کے تابعی وغیرہ بظاہر اس روایت سے واقف نہ تھے۔ اس سے یہ شبہ قوی ہو سکتا ہے کہ اگر یہ روایت بالکل صحیح ہے تو پہلے طبقات کی اکثریت کو اس کا علم کیوں نہ ہوا۔ حالانکہ روایت کے الفاظ کا انداز ایسا ہے جس سے طبعاً یہ خیال تقویت پاتا ہے کہ اس کا علم عام ہونا چاہیے تھا مثلاً "بُسرہ" کی روایت کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ اب اس مسئلہ اور صورت کا تعلق عموم بلویٰ یعنی ہر ایک سے ہے اگر یہ حضورؐ کا فرمان تھا تو اکثر صحابہؓ کو اس کا علم ہونا چاہیے تھا جبکہ صورتحال یہ ہے کہ صرف ایک عورت یہ روایت بیان کرتی ہے اور کوئی مرد صحابی اس روایت کا راوی نہیں ہے۔

تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات میں تو اس قسم کے نقص کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ عرصہ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بات بھول بھی سکتی ہے۔ طبقاتی تعصب کی وجہ سے یہ بات گھڑی بھی جاسکتی

ہے بہر حال اس قسم کے اسباب کی وجہ سے اسماء الرجال کے فن میں تابعین اور تبع تابعین کے زمانی طبقاتی تفاوت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔

تابعین اور تبع تابعین کے طبقات

طبقات کے تعین کے لیے قریباً بیس سال کے عرصہ کو معیار بنایا گیا ہے۔

1. **طبقہ اولیٰ** : کبار تابعین جیسے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر وغیرہ
2. **طبقہ ثانیہ** : اوساط تابعین جیسے حسن بصری، ابن سیرین وغیرہ
3. **طبقہ ثالثہ** : تابعین کا وہ طبقہ جس نے صحابہؓ کو دیکھا تو ہو لیکن اس کی اکثر روایات کبار تابعین سے مروی ہوں جیسے محمد بن شہاب زہری۔
4. **طبقہ رابعہ** : صغار تابعین جنہوں نے ایک دو سے زیادہ صحابہ کو نہ دیکھا ہو اور صحابہؓ سے ان کا سماع برائے نام ہو جیسے ہشام بن عروہ، اعمش وغیرہ۔
5. **طبقہ خامسہ** : تابعین کا وہ طبقہ جو طبقہ ءرابعہ کا قریباً قریباً ہمعصر لیکن کسی صحابیؓ سے اس کی لقاء کی تصریح نہ ملتی ہو جیسے جریج وغیرہ۔
6. **طبقہ سادسہ** : کبار تبع تابعین جیسے امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام ثوریؒ وغیرہ۔
7. **طبقہ سابعہ** : اوساط تبع تابعین جیسے ابن عیینہ، امام محمد وغیرہ۔
8. **طبقہ ثامنہ** : صغار تبع تابعین جیسے امام شافعی، ابو داؤد، طیالسی، عبد الرزاق وغیرہ۔
9. **طبقہ تاسعہ** : تبع تابعین سے روایت کرنے والا راویوں کا ایسا بڑا طبقہ جس کا کسی تابعی سے ملنا تاریخی طور پر ثابت نہ ہو جیسے امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن یحیٰ، ابن المنذر۔
10. **طبقہ عاشرہ** : تبع تابعین سے روایت کرنے والا درمیانی طبقہ جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ذہلی۔
11. **طبقہ حادیہ عشر** : تبع تابعین سے بہت کم روایت کرنے والا چھوٹا طبقہ جیسے امام ترمذی، امام ابو بکر بن ابی شیبہ۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ کے بعد احادیث کی مشہور کتابوں کی تدوین تک راویوں کے کل گیارہ طبقات متعین ہوئے تھے۔ جن میں سے تابعین کے پانچ طبقات، تبع تابعین کے تین طبقات اور تبع تبع تابعین کے تین طبقات ہیں۔ کتابوں کی تدوین کے دور سے پہلے روایات حدیث کا زیادہ تر دار و مدار حفظ اور زبانی روایت پر تھا۔

100ھ تک طبقہ اولیٰ کے تمام راوی وفات پا چکے تھے۔

200ھ تک طبقہ ثانیہ سے ساتویں طبقہ کے تمام راوی وفات پا گئے تھے۔

200ھ کے بعد آٹھویں طبقہ سے گیارہویں طبقہ کا دور ہے جس میں مشہور کتب حدیث کی تدوین ہوئی جیسے مسند احمد بن حنبل، صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک

سنت اور حدیث کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری سُنّت........... سُنّت سے مُراد............... آنحضرتؐ کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کیلئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی

عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں.............. مثلاً جب نماز کے لئے حکم ہوا تو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خدا تعالیٰ کے اِس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کے لئے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار ہا صحابہؓ کو اِس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ پس عملی نمونہ جو اب تک اُمّت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اِسی کا نام سنّت ہے۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مُراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصّوں کے رنگ میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے ہیں۔........... جب .... دَور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گذر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہئے تب حدیثیں جمع ہوئیں۔ اِس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متّقی اور پرہیز گار تھے۔ اُنہوں نے جہاں تک اُن کی طاقت میں تھا حدیثوں کی تنقید کی اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو اُن کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی۔ بہت محنت کی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کارروائی بعد از وقت تھی اِس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر ہے بایں ہمہ یہ سخت ناانصافی ہو گی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو اور نکمّی اور بے فائدہ اور جھوٹی ہیں بلکہ اُن حدیثوں کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے جو اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔........... تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اُس وقت تک لوگ نمازوں کی رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنّت کے ذریعے سے ان میں پیدا ہو گیا تھا تمام حدود اور فرائض اسلام ان کو سکھلا دیئے تھے اس لئے یہ بات

بالکل صحیح ہے کہ اُن حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مُدّت دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اِسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعامل نے اُن ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا۔ تاہم حدیثوں نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نورٌ علٰی نور ہو گیا اور حدیثیں قرآن اور سنّت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ 2، 3 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 210، 211)

خاکسار

ملک سیف الرحمٰن

ربوہ ضلع جھنگ

26 جون 1967ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ

1۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عبد الله بْن زبير قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(بخاری کتاب الایمان باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله 1)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہے یا عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(بخاری کتاب الایمان والنذور باب النیة فی الایمان 6689)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہی ہو گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کی خاطر ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ 3516)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہے کہ وہ اُسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے جس سے وہ شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

2۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

(ابن ماجه كتاب الزهد باب النية 4229)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً لوگوں کا حشر ان کی نیتوں کے مطابق ہو گا۔(یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے)۔

3۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ

(مسلم كتاب البر والصلة باب تحريم ظلم المسلم خذله واحتقاره 4636)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے ۔

4۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ طَابَ أَعْلَاهُ وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ فَسَدَ أَعْلَاهُ

(ابن ماجه كتاب الزهد باب التوقي على العمل 4199)

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن کی طرح ہیں جب اس کا نچلا حصہ اچھا ہو تو اس کا اوپر کا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا نچلا حصہ گندہ اور خراب ہو تو اوپر کا حصہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے۔

5۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً

(مسلم کتاب الایمان باب اذا هم العبد بحسنة کتبت و اذا هم بسیئة... 179)

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں میں سے جو آپؐ نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے روایت کی ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھ دی ہیں پھر ان کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پس جو نیکی کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کرے اللہ اس کو اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس کا ارادہ کرے پھر کر (بھی) لے تو اسے اللہ عزوجل اپنے ہاں دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لیتا ہے بلکہ کئی گنا زیادہ۔ لیکن اگر وہ بدی کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کرے تو اللہ اس کو اپنے ہاں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور عمل (بھی) کرے تو پھر اللہ اسے صرف ایک بدی لکھ لیتا ہے۔

6۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

(بخاری کتاب المغازی باب نزول النبی ﷺ الْحِجْرَ 4423)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یقیناً مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں، تم نے کوئی سفر نہیں کیا اور نہ کوئی

وادی پار کی مگر وہ تمہارے ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اور وہ مدینہ میں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ مدینہ میں ہیں انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

7۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم 1421)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے کہا کہ آج میں کچھ صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر باہر نکلا تو ایک چور کو غریب آدمی سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ پر وہ رکھ دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ اب تو چور کو بھی صدقہ دیا جانے لگا ہے۔ اس شخص کو جب علم ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے۔ میں ضرور صدقہ دوں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا تو ایک بدکار عورت کو یہ صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ باتیں کرنے لگے کہ رات کو بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس نے کہا اے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے۔ مجھ سے ایک زانیہ کو صدقہ دینے میں غلطی ہوئی۔ میں ضرور صدقہ دوں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک دولت مند کو یہ صدقہ دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کہنے لگے اب تو امیر کو صدقہ دیا جانے لگا ہے۔ اس پر اس نے کہا۔ اے میرے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے میں نے

ایک دفعہ چور کو صدقہ دے دیا۔ایک دفعہ بدکار کو اور ایک دفعہ دولت مند کو۔وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے آواز آئی تونے ایک چور کو جو صدقہ دیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت پوری ہوتی دیکھ کر چوری سے باز آجائے۔اسی طرح بدکار پر جو تونے خرچ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ رقم پا کر بدکاری چھوڑ دے۔رہا دولت مند تو اس کو صدقہ دینے کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ اس دولت مند کو عبرت حاصل ہو اور وہ سوچے کہ دوسرے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن میں اس برکت سے محروم ہوں۔اس طرح وہ نادم ہو کر اپنے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔

كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ

وحی کی ابتداء کیسے ہوئی

8۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنْ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ

(بخاری کتاب بدء الوحی باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 3)

ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وحی میں سے سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ ﷺ کو ملی وہ سچی خوابیں تھیں۔ جو خواب بھی آتی وہ صبح کی طرح روشن اور صحیح نکلتی۔ پھر آپؐ کو خلوت پسند آگئی اور آپؐ غار حرا میں جا کر عبادت کرتے تھے۔ آپ کچھ سامان اپنے ہمراہ لے جاتے جب ختم ہو جاتا تو دوبارہ گھر آکر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ اسی اثناء میں آپؐ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا پڑھو۔ آپ ﷺ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتے نے آپؐ کو سختی سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ آپؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوسری مرتبہ دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ آپؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ تیسری دفعہ فرشتے نے پھر دبایا اور چھوڑ دیا۔ اور کہا اپنے اس پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھو درآنحالیکہ تیرا رب عزت والا اور کرم والا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ گھر واپس آئے آپؐ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا مجھے کمبل

اوڑھادو چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھادیا۔جب آپؐ سے یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں۔اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔پھر حضرت خدیجہؓ ان کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔یہ حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔اور زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔عبرانی جانتے تھے اور عبرانی اناجیل لکھ پڑھ سکتے تھے وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہؓ سے کہا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔چنانچہ ورقہ نے کہا میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سارا واقعہ بیان فرمایا اس پر ورقہ نے کہا یہ وہی روح القدس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا۔کاش، جس وقت تیری قوم تجھے نکالے گی۔اس وقت میں مضبوط جوان ہوتا یا زندہ رہتا تو میں پوری طاقت سے آپؐ کی مدد کرتا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے حیران ہو کر پوچھا کیا یہ مجھے نکال دیں گے؟ انہوں نے کہا جس آدمی کو بھی یہ مقام ملا ہے جو آپؐ کو دیا گیا۔اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں پوری مستعدی سے آپ ﷺ کی مدد کروں گا، لیکن افسوس کہ ورقہ اس کے بعد جلد ہی فوت ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے نام

9۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ

الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيَ الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی اسماء الحسنیٰ مع ذکرھا تماما 3507)

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(اسم ذات اللہ کے علاوہ)اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں ان کو مد نظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے اس طرح گنے اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنے والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنے والا، صورت گری کرنے والا، ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنے والا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنے والا، روزی رساں، مشکل کشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطاء پوش، قدردان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ وناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالت شان والا، صاحب کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحب قوت، صاحب قدرت، مددگار، لائق حمد، شمار کنندہ، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندۂ جاوید، قائم

بالذات، بے نیاز، صاحب بزرگی، یکتا، یگانہ، مستغنی، قدرت والا، صاحب اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک متصرف، بلند و بالا، نیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت و کرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحب بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما۔

10۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَنَا الْجَبَّارُ أَنَا الْمُتَكَبِّرُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمُتَعَالِي يُمَجِّدُ نَفْسَهُ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى رَجَفَ بِهِ الْمِنْبَرُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَخِرُّ بِهِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابۃ ،مسند عبد اللہ بن عمر 5608)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور آپؐ منبر پر تھے **وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ** (اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں) حضور ﷺ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں، میرے لئے ہی بڑائی ہے، میں بادشاہ ہوں، میں بلند شان والا ہوں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

11۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي عَبْدِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ فَلَنْ يُعِيدَنَا

كَمَا بَدَأَنَا وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ يَقُولُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابة مسند ابو هريره رضی اللہ عنہ 8204)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کرسکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے۔

12۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم 4660)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو باتیں بیان کی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ نے فرمایا اے میرے بندو میں نے ظلم کو اپنی ذات پر حرام کیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو تم سب برہنہ ہو مگر جسے میں پہناؤں پس مجھ سے کپڑے مانگو میں تمہیں پہناؤں گا اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں تمہارے سب گناہ بخشتا ہوں پس مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہیں بخش دوں گا تم ہر گز طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ ہی مجھے نفع پہنچانے کی طاقت رکھتے ہو۔ اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی دل رکھنے والے کی طرح ہو جائیں تو یہ میری بادشاہت میں ذرہ بھی اضافہ نہ کر سکے گا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن تم میں سے سب سے زیادہ فاجر دل رکھنے والے آدمی کی طرح ہو جائیں تو یہ میری بادشاہت میں کچھ کمی نہ کر سکے گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کی طلب عطا کروں تو یہ اس میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے گی جو میرے پاس ہے۔ سوائے اس قدر جتنا ایک سوئی کم کرتی ہے۔ جبکہ وہ سمندر میں ڈالی جائے اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں میں تمہارے اعمال (ہی) تمہارے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔ پھر میں تمہیں وہ پورے پورے دوں گا۔ پس جو خیر پائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی حمد کرے اور جو اس کے سوا (کچھ) پائے تو صرف اپنے نفس کو (ہی) ملامت کرے۔

13۔ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا

(بخاری کتاب التوحید والرد علی الجهمية وغيرهم باب قول الله وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة 7434)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے(رات کا وقت تھا)۔ آپ ﷺ نے چودہویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح (بلاروک ٹوک) دیکھو گے جس طرح اس چودہویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

14۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابه، مسند ابو هريرهؓ 7319)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو چہرے سے بچے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ (یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس میں یہ استعداد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلی طور پر اپنا سکے)۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کا شکر

15۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ... ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قولہ ذریۃ من حملنا مع نوح4712)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنے محامد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولتا ہے کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

16۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

(مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ 931)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہا اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہا اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر کہا تو یہ مل کر ننانوے ہوئے۔ سو کا عدد پورا کرنے کے لئے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ...... ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر ایک چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے“۔ اس کی تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

17۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالفَتْحُ (النصر 2) إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ اذا جآء نصر اللہ والفتح 4967)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سورۃ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالفَتْحُ نازل ہونے کے بعد جب بھی نبی ﷺ نماز پڑھتے تو اس میں بکثرت یہ دعا مانگتے۔ اے ہمارے پروردگار! تو پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں، اے میرے اللہ! تو مجھے بخش دے۔

18۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ

(ترمذی کتاب ابواب البر والصلة باب ما جآء فی الشکر لمن احسن الیك 1954)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ (یعنی کسی شخص کے احسان کے نتیجہ میں انسان کو اگر کوئی نعمت یا بھلائی حاصل ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے وہاں اس محسن شخص کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے)۔

19۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

(بخاری کتاب المظالم باب من اخذ الغصن وما یوذی الناس فی الطریق فرمی به 2472)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راستہ میں جارہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

(ترمذی کتاب ابواب البر والصلة باب ما جآء فی اماطة الاذی عن الطریق 1958)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک شخص راستہ میں جارہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

20۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ فَهُوَ أَجْذَمُ

(ابو داود کتاب الادب باب الهدی فی الکلام 4840)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر قابل قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ أَقْطَعُ

(ابن ماجه کتاب النکاح باب خطبة النکاح 1894)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ کام جو حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

21۔ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيهِ بِبِسْمِ اللهِ فهو أَبْتَر

(تفسیر الکشاف (زمخشری) تفسیر سورۃ الفاتحۃ، زیر آیت بسم اللہ، صفحہ25)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر اہم کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالحَمْدُ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ-(ه هق) عَن أبي هريرة

(الجامع الصغیر (للسیوطی) حرف الکاف، روایت نمبر2683 صفحہ391)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ کام جو اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَقْطَعُ- عن أبي هريرة

(الجامع الصغیر (للسیوطی) حرف الکاف، روایت نمبر2684 صفحہ391)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ کام جو "بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحِیمِ" کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

سردارِ دوجہاں
حضرت خاتم النبیین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

22۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا، عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ، فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا، يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ، وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ، عَظِيمُ الْهَامَةِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَّقَهَا، وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ، وَاسِعُ الْجَبِينِ، أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ، أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ، لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ، يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، ضَلِيعَ الْفَمِ، مُفْلَجَ الْأَسْنَانِ، دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ، كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ، مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ، بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ، سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيضُ الصَّدْرِ، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ، أَنْوَرُ الْمُتَجَرِّدِ، مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ، عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ، أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ، طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ، رَحْبُ الرَّاحَةِ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، سَائِلُ الْأَطْرَافِ - أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ - خَمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ، مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ، يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ، إِذَا زَالَ زَالَ قَلِعًا، يَخْطُو تَكَفِّيًا، وَيَمْشِي هَوْنًا، ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ، إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا

يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا، خَافِضُ الطَّرْفِ، نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ، يَسُوقُ أَصْحَابَهُ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

(شمائل النبی باب فی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم 7)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہندؓ بن ابی ھالہ سے نبی ﷺ کا حلیہ مبارک پوچھا اور وہ نبی ﷺ کا حلیہ خوب بیان کرتے تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ میرے سامنے بھی اُن (خدّوخال) کا کچھ ذکر کریں جس سے میں چمٹ جاؤں تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بارعب اور وجیہ شکل و صورت کے تھے۔ آپؐ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا جیسے چودھویں کا چاند۔ آپؐ میانہ قد سے کسی قدر دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹے تھے۔ سر بڑا تھا، بال خمدار (یا کسی قدر لہردار) اگر مانگ سہولت سے نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ نہ نکالتے۔ جب بال زیادہ ہوتے تو کانوں کی لو سے بڑھ جاتے۔ پھول سا رنگ، کشادہ پیشانی، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے، باہم ملے ہوئے نہ تھے ان کے درمیان ایک رگ تھی جو جلال میں نمایاں ہو جاتی، ناک ستواں جس پر نور جھلکتا تھا، سرسری دیکھنے والے کو اُٹھی ہوئی نظر آتی تھی، ریش مبارک گھنی رخسار نرم، دہن کشادہ، دانت ریخدار آنکھوں کے کوئے باریک، آپؐ کی گردن خوبصورت اور لمبی صراحی دار جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ صفائی میں چاندی کی مانند۔ اعضاء متوازن تھے۔ بدن کچھ بھاری مگر نہایت موزوں اور مضبوط۔ شکم و سینہ ہموار۔ چوڑے سینے والے۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔ جسم چمکتا ہوا اور بالوں سے خالی، سینہ اور پیٹ بالوں سے صاف سوائے ایک باریک دھاری کے جو سینے سے ناف تک ایک خط کی طرح جاتی تھی۔ دونوں بازوؤں اور کندھوں اور سینے کے بالائی حصّہ پر بال تھے۔ کلائیاں دراز، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گوشت سے پر اور نرم، انگلیاں دراز، تلوے قدرے گہرے، قدم نرم اور چکنے کہ پانی ان پر نہ ٹھہرے۔ جب چلتے تو قوت سے قدم اُٹھاتے۔ قدرے آگے جھکتے ہوئے قدم اُٹھاتے آپؐ فروتنی کے ساتھ چلتے، تیز رفتار تھے جب چلتے تو یوں لگتا جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں جب کسی طرف رخ فرماتے تو پوری طرح فرماتے۔ نظر جھکائے رکھتے، اوپر آسمان کی طرف

نظر کے بجائے آپؐ کی نظر زمین پر زیادہ پڑتی۔ اکثر آپؐ کی نظریں نیم واہو تیں۔ اکثر آپؐ کی نظر (ایک لمحہ میں) ملاحظہ کر لیتی تھی۔ اپنے صحابہؓ (کا خیال رکھنے کے لئے ان) کے پیچھے چلتے۔ ہر ملنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔

23۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدُ بْنُ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا، فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ، طَوِيلَ السَّكْتِ، لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ، يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، كَلَامُهُ فَصْلٌ، لَا فُضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ، لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِينِ، يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ، وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ، وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا، وَلَا مَا كَانَ لَهَا، فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ، وَلَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ، وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا، إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا، وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا، وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرَى، وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ، (وكان الجُدُرُ تلاحكَ وجْهَهُ) جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ، يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

(شمائل النبی باب کیف کان کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم 217)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ھالہؓ سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے انداز گفتگو کے متعلق بتائیں اور وہ حضورؐ کے اوصاف بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ پر مسلسل غم آتے اور آپؐ کسی مسلسل اور گہری سوچ میں رہتے۔ آپؐ کو آرام کا موقع کم ہی ملتا تھا۔ اکثر خاموش رہتے۔ بغیر ضرورت کے بات نہ کرتے۔ آپؐ اللہ کے نام سے کلام شروع کرتے اور (اللہ کے نام پر ہی) اختتام فرماتے۔ آپؐ ایسا کلام فرماتے جو وسیع مطالب و معانی پر مشتمل ہوتا۔ آپؐ کے کلام کے الفاظ علیحدہ

علیحدہ اور واضح ہوتے۔ اس میں کوئی زائد بات نہ ہوتی اور نہ ہی اس میں کوئی کمی ہوتی تھی۔ نہ تو آپؐ سخت مزاج تھے نہ ہی کمزور اور بے حیثیت۔ آپؐ ہر نعمت کی تعظیم فرماتے خواہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ کسی نعمت کی ذرا بھی مذمت نہ کرتے۔ہاں کھانے پینے کی چیزوں کی نہ مذمت کرتے نہ تعریفیں کرتے۔نہ دنیا آپؐ کو غصہ دلاتی نہ ہی جو اس سے متعلق ہے۔ لیکن اگر حق سے تجاوز کیا جاتا یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپؐ کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہر سکتی تھی جب تک آپؐ اس کی دادرسی نہ کروا دیتے۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اُس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب آپؐ اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے۔ جب آپؐ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ اُلٹا دیتے اور جب آپؐ بات کرتے تو ہاتھ کو اس کے مطابق حرکت دیتے اور دائیں ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر لگاتے۔ جب آپؐ ناراض ہوتے تو اعراض کرتے اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ جب خوش ہوتے تو آنکھیں نیچی کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی تبسم کی حد تک ہوتی (یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے) آپؐ کے دندان مبارک ایسے لگتے جیسے بادل سے گرنے والے اولے ہوتے ہیں۔

24۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَكَانَ أَزْهَرَ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَكَانَ رَجِلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَا فِي لِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

(المعجم الصغیر للطبرانی باب من اسمہ جعفر جلد1 صفحہ118)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے قد والے، آپ ﷺ کا رنگ نکھرتا سفید تھا نہ بہت زیادہ سفید اور نہ گہرے گندم گوں رنگ والے تھے آپ ﷺ کے بال ایک حد تک سیدھے تھے نہ بہت زیادہ گھنگریالے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ ﷺ جب

مبعوث ہوئے اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی بعثت کے بعد دس سال مکہ رہے اور مدینہ میں دس سال قیام رہا اور جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی آپ کے سر اور داڑھی میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔

حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجِلَ الشَّعْرِ، لَيْسَ بِالسَّبْطِ، وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ، أَزْهَرَ، لَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَا الْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالْقَصِيرِ وَلَا الطَّوِيلِ الْبَائِنِ. بُعِثَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ. أَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَبِمَكَّةَ عَشْرًا. وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، لَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَا فِي لِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

(دلائل النبوة للبيهقي باب صفة لون رسول الله صلى الله عليه وسلم جلد 1 صفحه 203)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ نمایاں طور پر بہت زیادہ لمبے تھے نہ ہی پستہ قامت، نہ تو بالکل سفید تھے اور نہ گندم گوں، اور (آپؐ کے بال) نہ زیادہ گھنگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو چالیس سال کے سر پر مبعوث فرمایا آپؐ نے مکہ میں دس سال قیام فرمایا اور مدینہ میں دس سال۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ساٹھ سال کے سر پر وفات دی۔ اس وقت آپؐ کے سر اور ریشِ مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

25۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبِرِينِي بِخُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ، قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم 5)

(مسند احمد بن حنبل مسند الصديقة عائشة بنت صديق 25108)

حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں ہمیں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ آپؐ کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ کہ اے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

26۔ قال سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ...... فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ

(مسلم کتاب الصلاۃ المسافرین و قصرھا باب جامع صلاۃ اللیل 1225)

حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر میں نے عرض کیا اے اُمّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں بتایئے! حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

(مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و لطائف الاخبار (شیخ محمد طاہر) حرف الخاء ، باب خلق، جلد 1 صفحہ 372)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر اخبار رویت من شمائلہ و اخلاقہ ، حدیث ہند بن ابی ہالہ ، جلد 1 صفحہ 308)

حضرت سعد بن ہشامؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ اے ام المومنین ! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے ؟ میں نے کہا۔کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

27۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، قَالَ قُلْنَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ ثُمَّ قَالَتْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ اقْرَأْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون 2) حَتَّى بَلَغَ الْعَشْرَ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مستدرک للحاکم ،کتاب التفسیر ، تفسیر سورۃ المومنون 3481)

یزید بن بابنوس کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے ؟انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔پھر انہوں نے پوچھا کیا تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ پڑھو قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون 2) یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے دس تک آیات پڑھیں۔تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس طرح کے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تھے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ قَالَ قُلْنَا لِعَائِشَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَتْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ اقْرَأْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ(المؤمنون 2) إِلَى الْعَشْرِ حَتَّى بَلَغَ الْعَشْرَ، فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر اخبار رویت من شمائلہ واخلاقہ ،حدیث ہند بن ابی ہالۃ جلد 1 صفحہ 309)

یزید بن بابنوس کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اے ام المومنین رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے اخلاق اور اَطوارِ زندگی قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔ پھر انہوں نے پوچھا کیا تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ پڑھو قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون 2) یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے دس تک آیات پڑھیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس طرح کے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق تھے۔

28۔ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ

(موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی حسن الخلق 1677)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ

(السنن الکبری للبیہقی کتاب الشہادات باب بیان مکارم الاخلاق 20782 جلد 10 صفحہ 323)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

29۔ عَنِ عَائِشَةَ قَالَت كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابیۃ، مسند عائشۃ 24896)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق وعادات بھی اچھے بنادے۔

30۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(سنن دارمی کتاب الاستیذان باب فی افشاء السلام 2635)

حضرت عبد اللہؓ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کے لئے نکلے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ

تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(الجامع الترمذی کتاب صفة القیامة باب ما جاء فی اوانی الحوض 2485)

حضرت عبد اللہؓ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں پہنچے۔ اور کہا گیا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہو کر آیا کہ آپؐ کو دیکھوں۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ پہلی بات جو رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر فرمائی اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

31۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ[1]

(مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائه صلی الله علیه وسلم 4328)

1: صحیح مسلم کے اسی باب کی اگلی روایت میں یہ وضاحت ہے کہ " وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ " امام زہری کی تشریح ہے۔
وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ (مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائه صلی الله علیه وسلم 4329) ترجمہ: عقیل کی روایت میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا عاقب سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعمؓ سے سنا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں محمد ﷺ ہوں اور میں احمد ﷺ ہوں، میں الماحی ﷺ ہوں (یعنی مٹانے والا) میرے ذریعہ کفر مٹایا جائے گا اور میں حاشر ہوں جس کے قدموں پر لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور میں العاقب ہوں اور العاقب سے مراد وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

32۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المساجد و مواضع الصلاۃ 804)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے مجھے جوامع الکلم[1] دیئے گئے ہیں اور رعب سے مجھے مدد دی گئی ہے اور غنیمتیں میرے لئے جائز کی گئی ہیں اور زمین میرے لئے پاکیزگی کا ذریعہ اور مسجد بنائی گئی ہے اور مجھے سب مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ذریعہ نبیوں پر مہر لگائی گئی ہے۔

نوٹ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

(مسند احمد بن حنبل مسند الشامیین 17295)

1: جوامع الکلم سے مراد حضور ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے مختصر الفاظ ہیں جن میں کثیر معانی ہوتے ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں لوح محفوظ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

33۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً

(سنن نسائی کتاب الغسل والتیمم باب التیمم بالصعید 432)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارۃ کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے (دوسرے مذاہب کی طرح انہیں عبادت خانے میں نہیں جانا پڑتا)۔ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کے لئے نبی مبعوث ہوتا تھا۔

34۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ، قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(سنن ترمذی کتاب المناقب باب فی بشاشة النبی صلی الله علیه وسلم 3641)

حضرت عبد اللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا۔(یعنی ہر وقت آپؐ کے چہرہ مبارک پر تبسم کھلا رہتا)۔

35۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا، حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

(صحیح بخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحک 6092)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی زور کا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ کا ہنسنا تبسم کے انداز کا ہوتا تھا۔

36۔ عنِ ابْنِ عَباسٍ رَضی الله عنهما، قَالَ كَانَ رَسُوْل اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِى رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ فِى كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جِبرِيلُ عليه السلام يَلْقَاهُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِن الرِّيحِ المرْسَلَةِ

(رياض الصالحين كتاب الفضائل باب الجود و فعل المعروف... 1222)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں جبرائیل آپؐ کے پاس قرآن کریم کا دور کرنے آتے تو آپ ﷺ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے اور جبریل رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملتے اور قرآن کریم پڑھاتے، پس جب جبریل رسول اللہ ﷺ سے ملتے تو آپؐ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے ۔

37۔ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ، فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط فقال لا 4261)

موسیٰ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر کوئی چیز مانگی گئی آپؐ نے وہ عطا فرمائی ۔ وہ کہتے ہیں ایک شخص آپؐ کے پاس آیا ۔ آپؐ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان (کی تمام) بکریاں عطا فرمائیں۔ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہا اے میری قوم! اسلام لے آؤ۔ محمد ﷺ تو اتنا دیتے ہیں کہ فاقہ کا ڈر نہیں رہتا۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا، فَوَاللهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا 4262)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی (بھی) بکریاں تھیں مانگ لیں۔ آپؐ نے اسے وہ عطا فرما دیں۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم! اسلام لے آؤ۔ خدا کی قسم! محمد ﷺ تو اتنا دیتے ہیں کہ غُربت کا ڈر نہیں رہتا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی آدمی صرف دنیا کے لئے اسلام قبول کرتا تھا مگر جونہی اسلام قبول کرتا تو اسلام اسے دنیا ومافیھا سے بڑھ کر محبوب ہو جاتا تھا۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا عَلَى الْإِسْلَامِ، إِلَّا أَعْطَاهُ ، قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ، فَأَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ كَثِيرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ. قَالَ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

(مسند احمد ، مسند المکثرین من الصحابۃ ، مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ 12074)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی اسلام کے نام پر کوئی چیز مانگی گئی تو آپ ﷺ (حسب استطاعت) ضرور دیتے، راوی کہتے ہیں ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اسے صدقہ کی بکریوں میں سے کثیر تعداد دی جائے جن سے ایک وادی بھر جائے۔ راوی کہتے ہیں جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا اے میری قوم! اسلام قبول کر لو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں۔

38۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَفِي رِجْلِي نَعْلٌ كَثِيفَةٌ، فَوَطِئْتُ عَلَى رِجْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَحَنِي نَفْحَةً بِسَوْطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ أَوْجَعْتَنِي، قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِي لَائِمًا أَقُولُ أَوْجَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللَّهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، إِذَا رَجُلٌ يَقُولُ أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَاللهِ الَّذِي كَانَ مِنِّي بِالْأَمْسِ، قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَطِئْتَ بِنَعْلِكَ عَلَى رِجْلِي بِالْأَمْسِ فَأَوْجَعْتَنِي، فَنَفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ، فَهَذِهِ ثَمَانُونَ نَعْجَةً، فَخُذْهَا بِهَا

(سنن دارمی باب فی سخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم 73)

حضرت عبداللہ بن ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں ایک عرب نے ان سے ذکر کیا کہ جنگ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر جا پڑا۔ سخت قسم کی چپلی جو میں نے پہن رکھی تھی اس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں بری طرح زخمی ہو گیا۔ حضور ﷺ نے تکلیف کی وجہ سے ہلکا سا کوڑا مارتے ہوئے فرمایا بسم اللہ! تم نے میرا پاؤں زخمی کر دیا ہے اس سے مجھے بڑی ندامت ہوئی۔ ساری رات میں سخت بے چین رہا کہ ہائے مجھ سے یہ غلطی کیوں ہوئی۔ صبح ہوئی تو کسی نے مجھے آواز دی کہ حضور ﷺ تمہیں بلاتے

ہیں۔ مجھے اور گھبراہٹ ہوئی کہ کل کی غلطی کی وجہ سے شاید میری شامت آئی ہے۔ بہر حال میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے بڑی شفقت سے فرمایا کل تم نے میرا پاؤں کچل دیا تھا اور اس پر میں نے تمہیں ایک کوڑا ہلکا سا مارا تھا اس کا مجھے افسوس ہے۔ یہ اسی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں یہ لو (اور جو تکلیف تمہیں مجھ سے پہنچی ہے، اسے دل سے نکال دو)۔

39۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ، مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ، عَلِقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا، وَلَا كَذُوبًا، وَلَا جَبَانًا

(بخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی المولفة قلوبهم 3148)

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے دوران ایک موقع پر کچھ اجڈ دیہاتی آپ ﷺ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپ ﷺ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر چھین لی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا، بڑ ہانکنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاةِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كذوباً وَلَا جَبَانًا . رَوَاهُ البُخَارِيّ

(مشكاة المصابيح كتاب الفضائل و الشمائل ، باب في اخلاقه و شمائله صلى الله عليه وسلم ، الفصل الاول 5807)

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے دوران ایک موقع پر کچھ اجڈ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپ ﷺ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی چادر چھین لی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا، بڑ ہانکنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

40۔عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا، وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِى

(مسلم كتاب الفضائل ، باب شفقته صلى الله عليه وسلم على امته و مبالغته في تحذيرهم مما يضرهم 4222)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور تمہاری مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے آگ جلائی اور ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ انہیں اس سے ہٹاتا ہے اور میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکل نکل جاتے ہو۔

41۔عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقته صلی الله علیه وسلم علی امته و مبالغته فی تحذیرهم مما یضرهم 4219)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور اس ہدایت کی مثال جس کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس شخص کی مثال ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا اے میری قوم! یقیناً میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔ پس بچ جاؤ۔ پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی اطاعت کرلی۔ وہ رات کو نکل گئے اور وقت کے اندر اندر چلے گئے اور ان میں سے ایک گروہ نے تکذیب کی اور وہ اپنی جگہوں پر ہی رہے اور اُس لشکر نے اُنہیں صبح آلیا اور ہلاک کر دیا اور انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا۔ یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے میری اطاعت کی اور اس کی پیروی کی جو میں لے کر آیا ہوں اور اس کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور تکذیب کی اس حق کی جسے میں لے کر آیا ہوں۔

42۔ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي

فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رُدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ ، قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ،إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

(مسلم کتاب الجهاد باب ما لقی النبی صلی الله علیه وسلم من اذی المشرکین و المنافقین 3338)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپؐ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت دکھ اُٹھایا ہے اور جو دکھ میں نے اُن سے عقبہ کے دن اٹھایا وہ سب سے زیادہ سخت تھا۔ جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو جو میں چاہتا تھا۔ اس نے وہ جواب نہ دیا۔ پس میں چلا اور میں فکر مند اپنے دھیان میں جارہا تھا۔ جب میں قرن الثعالب پہنچا تو یہ کیفیت دور ہوئی اور میں نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہے میں نے دیکھا اس میں جبرائیل ہیں۔ انہوں نے مجھے پکار کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارہ میں تمہاری قوم کی بات سن لی ہے اور جو انہوں نے تمہیں جواب دیا ہے اور تمہاری طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے کہ تم جو چاہو اسے ان کے بارہ میں حکم کرو۔ آپؐ فرماتے ہیں پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے پکارا اور مجھے سلام کہا پھر کہا اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی بات جو انہوں نے آپؐ سے کہی سن لی ہے اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور میرے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپؐ مجھے اپنے معاملہ میں جو چاہیں حکم دیں۔ اگر آپؐ چاہیں تو میں ان دو پہاڑوں کو ان پر ملادوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

43۔ وَرَوَى أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلِفُ البَعِيْرَ وَيَقُمُّ الْبَيْتَ وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الثَّوْبَ وَيَحْلِبُ الشَّاةَ وَيَأْكُلُ مَعَ الخَادِمِ وَيَطْحَنُ مَعَهُ إِذَا أَعْيَا وَكَانَ لَا يَمْنَعُهُ الحَيَاءُ أَنْ يَحْمِلَ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوْقِ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ يُصَافِحُ الغَنِيَّ وَالفَقِيْرَ وِيُسَلِّمُ مَبْتَدِئًا وَلَا يَحْتَقِرُ مَا دُعِيَ إِلَيْهِ وَلَوْ إِلَى حَشْفِ التَّمْرِ وَكَانَ هَيِّنَ المَؤُنَةِ لَيِّنَ الخُلُقِ كَرِيْمَ الطَّبِيْعَةِ جَمِيْلَ المُعَاشَرَةِ طَلْقَ الوَجْهِ بَسَّاماً مِنْ غَيْرِ ضحك مَحْزُوْناً مِنْ غَيْرِ عَبُوْسَةٍ مُتَوَاضِعاً مِنْ غَيْرِ مَذِلَّةٍ جَوَّاداً مِنْ غَيْرِ سَرَفٍ رَقِيْقَ الْقَلْبِ رَحِيْماً بِكُلِّ مُسْلِمٍ لَمْ يَتَجَشَّأْ قَطُّ مِنْ شَبَعٍ وَلَمْ يَمُدَّ يَدَهُ إِلَى طَمَعٍ.

(الرسالة القشيرية ،باب الخشوع التواضع صفحه183,184)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپ ﷺ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے) اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپ ﷺ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپ ﷺ نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپ ﷺ کے چہرے پر جھلکتا رہتا۔ آپ ﷺ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکر مند رہتے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی (کھلے ہاتھ کے) لیکن بیجا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے۔

وعَنْ عائشةَ والحَسَنِ وأبی سَعِیْدٍ وغیرھم فی صِفَةِ النَّبِیّ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم وبَعْضُھمْ یَزِیْدُ عَلَی بَعْضٍ کَانَ فی بَیْتِہِ فی مِھْنَةِ أھْلِہ، یَفْلِی ثَوْبَہُ، وَیَحْلِبُ شَاتَہُ، وَیَرْقَعُ ثَوْبَہُ، وَیَخْصِفُ نَعْلَہُ، وَیَخْدُمُ نَفْسَہُ، وَیَعْلِفُ نَاضِحَہُ وَیَقُمُّ الْبَیْتَ، وَیَعْقِلُ الْبَعِیرَ وَیَأْکُلُ مَعَ الْخَادِمِ، وَیَعْجِنُ مَعَھَا وَیَحْمِلُ بِضَاعَتَہُ مِنَ السُّوقِ.

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ . الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ لہ المحاسن خَلْقاً و خُلقاً . الفصل التاسع عشر التواضع . صفحہ 176)

حضرت عائشہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت ابو سعیدؓ اور بعض اور صحابہ سے نبی ﷺ کی صفات کے متعلق روایت ہے اور بعض دوسروں سے زائد بات بیان کرتے ہیں کہ آپؐ اپنے گھر والوں کے ساتھ کام میں مصروف رہتے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے، اپنے کپڑوں کو سی لیتے اپنی جوتی کو ٹانکا لگا لیتے اپنے کام خود کرتے، گھر کی صفائی کر لیتے اونٹ باندھتے پانی نکالنے والی اونٹنی کا چارہ ڈالتے خادم کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اس کے ساتھ آٹا گوندھ لینے میں مدد کرتے اور بازار سے اپنا سامان اٹھا کر لاتے۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہ عنھا کَانَ یَرْقَعُ الثَّوْبَ وَیَقُمُّ البَیْتَ، وَیَخْصِفُ النَّعْلَ، وَیَطْحَنُ عَنْ خَادِمِہٖ إذَا أعْیَا.

(اسد الغابة . محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . ذکر جمل من اخلاقہ و معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم . جلد 1 صفحہ 138)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپؐ اپنے کپڑے کو پیوند لگا لیتے اور گھر کی صفائی کر لیتے اور جوتے کو ٹانکا لگا لیتے، جب خادم تھک جاتا تو اس کا آٹا پیسنے کا کام خود کر لیتے۔

44۔ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ كَمَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيُرَقِّعُ ثَوْبَهُ

(مسند احمد بن حنبل . مسند النساء . مسند الصدیقة عائشة بنت الصدیق رضی اللہ عنہا 25256)

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے پوچھا نبی ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جس طرح تم میں سے کوئی (اپنے گھر میں کام) کرتا ہے۔ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے اور اپنے کپڑے سی لیتے تھے۔

عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا؟ قَالَتْ نَعَمْ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء ، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضى الله عنها 25855)

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں حضور ﷺ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب اپنے اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔

45۔ عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ

(بخاری کتاب الاذان باب ما کان فی حاجة اهله فاقیمت الصلاة فخرج 676)

حضرت اسود بن یزیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ ﷺ کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر نماز کے لئے چلے جاتے۔

46۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ، وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ

(بخاری ،کتاب الرقاق ، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ 6456)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

47۔ عَنِ الْأَسْوَدِ، أن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَكَاةٍ شَكَاهَا، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى عَبَاءَةٍ قَطْوَانِيَّةٍ وَمِرْفَقَةٍ مِنْ صُوفٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٍ، فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! كِسْرَى وَقَيْصَرُ عَلَى الدِّيبَاجِ فَقَالَ يَا عُمَرُ! أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ فَإِذَا هُوَ فِي شِدَّةِ الْحُمَّى، فَقَالَ تُحَمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا، ثُمَّ الْخَيِّرُ، ثُمَّ الْخَيِّرُ، وَكَذَلِكَ كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ وَالْأُمَمُ

(مسند امام اعظم (امام ابو حنیفہ) ،کتاب الرقاق ، باب بیان محتویات الرقاق حدیث نمبر 481)

حضرت اسودؓ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ بیمار تھے اور ایک قطوانی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کہنے لگے حضور! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدے پر آرام کریں اور آپ اس حالت میں ہوں ۔یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام دہ سامان تمہیں آخرت میں میسر آئیں اور ان دنیاداروں کے لئے صرف یہ دنیا ہو یعنی عیش و عشرت اور مسرفانہ زندگی ہمارا شیوہ نہیں۔ پھر عمرؓ نے حضور ﷺ کے جسم مبارک کو چھوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ اس پر عمرؓ کہنے لگے حضور ﷺ! آپ تو اللہ کے

رسول ہیں تعجب ہے کہ آپ کو بھی اس قدر تیز بخار ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس امت میں سب سے زیادہ آزمائش اس کے نبی کی ہے کہ وہ نمونہ ہے، پھر درجہ بدرجہ نیک اور بڑے لوگوں کی اور یہی طریق گذشتہ نبیوں اور امتوں کے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے۔

48۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ، فَقُلْتُ بِأَبِي وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

(سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب مثل الدنیا 4109)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر نشانات تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ ہماری جان آپ ﷺ پر فدا ہو اگر آپ ﷺ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں۔ جو آپ ﷺ کو اس کھردرے پن سے بچائے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر سستانے کی غرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

49۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ

(بخاری کتاب اللباس باب الاكسية والخمائص 5818)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ نبی ﷺ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَ كِسَاءً مُلَبَّدًا، فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا،

(مسلم كتاب اللباس باب التواضع فى اللباس و الاقتصار على الغليظ منه و اليسير من اللباس...3866)

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ہمارے لئے ایک ازار اور مُلَبَّدَ چادر نکالی اور فرمایا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔

دوسری روایات میں (اِزَارًا کی بجائے) اِزَارًا غَلِيظًا (دبیز ازار) کے الفاظ ہیں۔

50۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ، وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا

(سنن دارمی، المقدمة، باب فی تواضع رسول الله صلی الله علیه وسلم 75)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تکبر نام کو بھی نہ تھا۔نہ آپ ﷺ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات سے برا مناتے اور ججتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور ان کی مدد کریں۔یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔

51۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ

يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ أَرْسِلْنِي. فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا، فَقَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنتَ عِنْدَ اللهِ غَالٍ

(شمائل المحمدیہ للترمذی باب ما جاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم 231)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بادیہ نشین شخص جس کا نام زاہر تھا۔ وہ نبی ﷺ کے لئے صحراء سے تحفے لایا کرتا تھا جب وہ واپس جانے کا ارادہ کرتا تو نبی ﷺ اس کے لئے (کچھ) سامان تیار کرواتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا زاہر ہمارا بدوی دوست ہے اور ہم اس کے شہری دوست ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُس سے محبت کرتے تھے اور وہ معمولی شکل وصورت آدمی تھے۔ ایک دن نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا اور آپؐ نے پیچھے سے آکر اس کی کمر میں اپنے بازو ڈال دیئے اور وہ آپؐ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اُس نے کہا یہ کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو۔ پھر جب اس نے توجہ کی تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا۔ جب وہ آپؐ کو پہچان گیا تو اپنی پشت کو نبی ﷺ کے سینہ مبارک پر خوب خوب چمٹانے لگا پھر نبی ﷺ فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اُس نے کہا یارسولؐ اللہ! اللہ کی قسم اس طرح تو آپؐ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ کے ہاں تو کم قیمت نہیں ہے یا یہ فرمایا اللہ کے نزدیک تُو بیش قیمت ہے۔

52۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي المَسْجِدِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ المَسْجِدِ عِنْدَ

بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالاَ سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا

(بخاری ، کتاب الاعتکاف باب هل یخرج المعتکف لحوائجه 2035)

زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہؓ نے انہیں خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی غرض سے آپؐ کے پاس آئیں۔ آپؐ اُس وقت مسجد میں اعتکاف فرماتے، جو رمضان کے آخری عشرہ میں تھا۔ بی بی صفیہؓ نے کچھ وقت آپؐ کے پاس بیٹھ کر کچھ باتیں کیں۔ پھر جب اُٹھ کر واپس جانے لگیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کو گھر تک پہنچانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب حضرت صفیہؓ مسجد کے دروزے پر اُس جگہ پہنچیں جہاں حضرت امّ سلمہؓ کا دروازہ ہے تو انصار میں سے دو شخص گزرے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیکم کہا نبی ﷺ نے اُن دونوں سے فرمایا ذرا ٹھہر جائیں۔ یہ صفیہؓ بنت حیّ ہیں تو اُن دونوں نے کہا سبحان اللہ یارسول اللہ! اور اُن دونوں پر شاق گزرا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان میں وہاں تک پہنچتا ہے جہاں خون پہنچتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمہارے دِلوں میں کوئی بات ڈال دے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا، فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي، وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ

يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ قَالَ شَيْئًا

(مسلم كتاب السلام باب بيان انه يستحب لمن روى خاليا بامراة و كانت زوجته او محرما له ان يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به 4027)

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ بنت حیی فرماتی ہیں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اعتکاف میں تھے۔ میں رات کے وقت آپؐ سے ملنے آئی۔ آپؐ سے باتیں کیں۔ پھر واپس جانے کے لئے اٹھی۔ آپؐ بھی میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تا مجھے واپس چھوڑ آئیں اور ان کا گھر اسامہؓ بن زید کے محلہ میں تھا۔ دو انصاری شخص گذرے اور جب انہوں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا رُکو! یہ صفیہؓ بنتِ حیی ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ، یا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ! آپؐ نے فرمایا شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور میں ڈرا کہ وہ تم دونوں کے دل میں کچھ شر نہ ڈال دے۔

53۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مسلم كتاب الفضائل باب مباعدته صلى الله عليه وسلم للآثام و اختياره من المباح...4282)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو، نہ کسی خادم کو سوائے اس کے کہ آپؐ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوں۔ نہ ہی کوئی تکلیف پہنچنے پر آپؐ نے کبھی اس کے پہنچانے والے سے کوئی انتقام لیا۔ ہاں مگر اللہ کی محرمات کی بے حرمتی کی جاتی تو آپؐ اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لیتے۔

54۔ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدته صلی الله علیه وسلم للاثام و اختیاره من المباح ...4280)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپؐ نے ان دونوں میں سے آسان کو اختیار فرمایا جب تک وہ گناہ نہ ہوتا اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپؐ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں نہ لیا۔ ہاں مگر جب اللہ عزوجل کی حرمت کی ہتک کی جاتی۔

55۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان 2024)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو نبی ﷺ اپنی کمر کس لیتے اور رات بھر جاگتے رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

(مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان 1994)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (آخری) عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور خوب مجاہدہ فرماتے اور کمر کس لیتے۔

56۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا، وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

(مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعة النبی علیه سلام و تقدمه للحرب 4252)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے اور سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے اور ایک رات اہلِ مدینہ نے خطرہ محسوس کیا کچھ لوگ اس آواز کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں واپس آتے ہوئے ملے۔ آپؐ آواز کی طرف ان سے پہلے چلے گئے تھے اور آپؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار تھے اور آپؐ کے گلے میں تلوار تھی اور آپؐ فرما رہے تھے گھبرانے کی کوئی بات نہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر پایا ہے یا فرمایا یہ سمندر ہے۔ راوی کہتے ہیں حالانکہ وہ گھوڑا بہت سُست ہوا کرتا تھا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ، وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا

(بخاری کتاب الجهاد باب الشجاعة فی الحرب و الجبن 2820)

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے بہادر اور سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ایک بار ایسا ہوا کہ اہل مدینہ گھبرا اٹھے تو نبی ﷺ گھوڑے پر سوار ہو کر ان سب سے آگے گئے اور آپ ؐ نے فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو ٹھاٹیں مارتا ہوا دریا پایا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ لَيْلَةً، فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الخَبَرَ، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ

(بخاری کتاب الجهاد باب الحمائل و تعليق السيف بالعنق 2908)

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔مدینہ والے ایک رات یکایک گھبرا گئے اور آواز کی طرف چل پڑے تو نبی ﷺ ان کو سامنے سے آتے ہوئے ملے۔آپ ؐ بات کی تحقیق کر چکے تھے۔آپ ؐ حضرت ابو طلحہ ؓ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے۔جس کی پیٹھ ننگی تھی۔تلوار آپ کے گلے میں حمائل تھی۔اور آپ ؐ کہہ رہے تھے ڈرو نہیں ڈرو نہیں۔ پھر آپ ؐ نے فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو دریا پایا یا فرمایا وہ تو ایک دریا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ المَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا، قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ، وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ، فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الفَرَسَ

(بخاری کتاب الجهاد باب اذا فزعوا بالليل 3040)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت سب لوگوں سے زیادہ سخی اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے ایک رات مدینہ والے یکایک گھبرا گئے۔ انہوں نے کوئی آواز سنی تھی۔ کہتے تھے وہ باہر گئے تو نبی ﷺ ان سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ آپؐ حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا ڈرو نہیں ڈرو نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا ہے۔

57۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوا، فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یقول للرجل حفظک الله 5228)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضور ﷺ سے آگے نکل گئے (تا کہ پانی والی جگہ پر جلد پہنچ جائیں) اور میں رسول اللہ ﷺ (کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضور ﷺ) کے ساتھ ساتھ رہا۔ اس پر حضور ﷺ نے مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

58۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةَ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ.

(ترمذی کتاب ابواب تفسیر القرآن باب و من سورۃ المائدۃ 3046)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت **وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ** نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے (برے ارادوں سے) تمہیں محفوظ رکھے گا تو رسول اللہ ﷺ نے اس رات خیمہ سے باہر جھانکا اور فرمایا اب تم لوگ جاسکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے۔

59۔ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ، نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا، فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ فَوَاللهِ، لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، يَابَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ،

ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، قَالَ فَوَ اللَّهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا، وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

(صحيح مسلم کتاب الجهاد والسير باب فی غزوة حنين3310)

حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور آپؐ سے علیحدہ نہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سفید خچر پر جو آپؐ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے تحفہ دیا تھا سوار تھے جب مسلمانوں اور کفار کی مٹھ بھیڑ ہوئی تو مسلمانوں نے پیٹھ پھیر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی خچر کو کفار کی طرف تیزی سے برابر بڑھاتے رہے۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے ہوئے اسے تیز چلنے سے روک رہا تھا اور ابو سفیانؓ رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عباس اصحابِ سمرہ کو بلاؤ۔ عباسؓ کہتے ہیں—اور وہ بلند آواز آدمی تھے—میں نے بلند آواز سے کہا اصحابِ سمرہ کہاں ہیں؟ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو گویا ان کا لوٹنا ایسے تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف (شفقت کی وجہ سے) جاتی ہے۔ انہوں نے کہا لبیک لبیک پھر وہ کفار سے لڑے اور انصار کو یہ کہتے ہوئے بلایا! اے گروہِ انصار! وہ کہتے ہیں پھر یہ پکار، بنی حارث بن خزرج پر جا ٹھہری اور انہوں نے کہا اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ ﷺ نے گردن اُٹھا کر ان کی جنگ کا نظارہ کیا اور آپؐ اپنی خچر پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تنور کے جوش زن ہونے کا وقت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پکڑے اور انہیں کفار کے چہروں کی طرف پھینکا۔ پھر فرمایا محمد ﷺ کے رب کی قسم! انہوں نے شکست کھائی۔ (حضرت عباسؓ) کہتے ہیں میں دیکھنے لگا تو لڑائی ویسے ہی ہو رہی تھی جیسے مَیں دیکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جونہی آپؐ نے کنکریاں پھینکیں تو مَیں نے دیکھا کہ ان کی تیزی ماند پڑنے لگی اور ان کا معاملہ الٹنے لگا۔

60۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ضِمَادًا، قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ، فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ، قَالَ فَلَقِيَهُ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ، وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ، قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ فَبَايَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ، قَالَ وَعَلَى قَوْمِي، قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً، فَقَالَ رُدُّوهَا، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

(مسلم کتاب الجمعة باب تخفیف الصلاة و الخطبة 1427)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضماد مکہ آیا وہ شنوءہ (قبیلہ کی شاخ) ازد سے تھا وہ اس ریح (وغیرہ) کا دم کیا کرتا تھا اس نے مکہ کے بے وقوفوں کو یہ کہتے سن لیا تھا کہ محمد ﷺ مجنون ہے۔ اس نے کہا اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو شاید اللہ اسے میرے ہاتھ پر شفاء دے دے۔ راوی کہتے ہیں وہ آپؐ سے ملا اور کہا اے محمد ﷺ! میں اس قسم کی بیماری کا علاج کرتا ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ پر شفاء دیتا ہے۔ کیا میں آپ کا علاج کروں؟ اس پہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت دینے

والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں محمد ﷺ اسکے بندہ اور رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس نے کہا کہ آپ اپنے یہ کلمات میرے لئے دوبارہ پڑھیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے تین دفعہ یہ کلمات دہرائے۔ راوی کہتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کی باتیں، جادوگروں کا کلام اور شعراء کا کلام بھی سنا ہے لیکن میں نے آپؐ کے ان کلمات جیسے کبھی نہیں سنے۔ یہ (کلمات) سمندر کی گہرائی تک پہنچتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس نے کہا آپؐ اپنا ہاتھ لائیے میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس نے آپؐ کی بیعت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اپنی قوم پر بھی (اسلام کو مقدم کروگے ؟) اُس نے کہا اپنی قوم پر بھی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہم بھیجی۔ وہ اس کی قوم کے پاس سے گذرے۔ مہم کے نگران نے اپنے لشکر سے کہا کیا تم نے ان سے کوئی چیز لی ہے ؟ لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ان سے ایک وضو کرنے کا برتن لیا ہے انہوں نے کہا اسے واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم ہیں۔

61۔ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ، قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّأْمِ، إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ، فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالُوا نَعَمْ، قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا، فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ

وَايْمُ اللَّهِ، لَوْلاَ أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الكَذِبَ لَكَذَبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ، سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا، قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ قُلْتُ لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ المدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا، قَالَ وَاللهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ، قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا القَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ لَا، ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ، فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الكَذِبَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ القُلُوبِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ العَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ،

وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا القَوْلَ قَبْلَهُ، فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا القَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالعَفَافِ، قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الهُدَى، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلِمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الأَرِيسِيِّينَ، وَقُل يَا أَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ، أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (آل عمران 64) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الكِتَابِ، ارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ، وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا، قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ، فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الإِسْلَامَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ، فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الأَبَدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ، قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ، فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ

(بخاری کتاب التفسیر باب قل یا اهل الکتاب تعالوا الی الکلمة سواء بیننا ...4553)

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ مجھ سے بیان کرتے ہیں۔ ابو سفیان نے میرے روبرو بات کرتے ہوئے کہا میں اس میعادی صلح کے دوران میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تھی چلا گیا کہا اس اثناء میں کہ میں شام میں تھا کہ نبی ﷺ کا ایک خط ہر قل کے پاس لایا گیا کہا اور دحیہ کلبی وہ خط لایا اور اس نے بصرہ کے سردار کے سپرد کیا اور بصریٰ کے سردار نے ہر قل کو پہنچا دیا۔ ہر قل نے پوچھا کہ کیا اس شخص کی قوم میں سے کوئی یہاں ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ابو سفیان نے کہا چنانچہ قریش کے چند لوگوں سمیت مجھے بلایا گیا اور ہم ہر قل کے سامنے پیش ہوئے اور اس کے سامنے بٹھائے گئے۔ ہر قل نے پوچھا تم میں سے کون رشتہ دار ہیں اس شخص سے زیادہ قریب جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابو سفیان نے کہا میں ہوں۔ تب انہوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا ان لوگوں سے کہو کہ میں اس سے اس شخص کے متعلق جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے پوچھنے لگا ہوں اگر اس نے مجھ سے جھوٹ کہا تو تم اس کو جھٹلا دینا۔ ابو سفیان کہتے تھے اور اللہ کی قسم کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میرے ساتھی میرے بر خلاف کہہ دیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ تم میں اس کا خاندان کیسا ہے؟ کہتے تھے۔ میں نے کہا وہ ہم میں خاندانی ہے۔ ہر قل نے پوچھا کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ کہتے تھے۔ میں نے کہا نہیں۔ پوچھا۔ تو کیا پیشتر اس کے کہ وہ دعویٰ کرتا جو اس نے کیا تم اس پر جھوٹ کا الزام لگاتے تھے ؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کیا لوگوں میں سے بڑے بڑے اس کی پیروی کرتے ہیں یا ان میں سے کمزور؟ میں نے کہا بلکہ ان میں سے کمزور۔ پوچھا کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا ان میں سے کوئی اپنے دین سے اس میں داخل ہونے کے بعد دین سے نفرت کرنے کی وجہ سے مرتد بھی ہوتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے پوچھا کیا تم نے اس سے جنگ بھی کی؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا۔ پھر اس سے تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ میں نے کہا لڑائی ہمارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح۔ کبھی وہ ہم کو نقصان پہنچاتا ہے کبھی ہم اس کو پہنچاتے ہیں۔ اس نے پوچھا۔ کیا وہ عہد شکنی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں اور اب ہم اس کی طرف سے ایک میعادی صلح

میں ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ اس میں وہ کیا کچھ کرنے والا ہے اور ابو سفیان کہتے تھے۔ اللہ کی قسم کسی بات نے موقعہ نہیں دیا کہ اس میں اپنی طرف سے کچھ کہوں سوائے اس بات کے۔ اس نے پوچھا۔ کیا کسی نے اس سے پہلے یہ دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے اس کے خاندان سے متعلق پوچھا تھا کہ وہ تم میں کیسا ہے؟ تو تم نے کہا ہے کہ وہ ہم میں خاندانی ہے اور رسول بھی اس طرح اپنی قوم کے شریف خاندانوں ہی میں سے ہوتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا۔ کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ تو تم نے کہا نہیں۔ میں نے خیال کیا اگر اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہو تو میں سمجھتا کہ ایک ایسا شخص ہے جو اپنے باپ دادوں کی بادشاہت کا خواہاں ہے اور میں نے تم سے اس کے پیروؤں کی بابت پوچھا تھا کیا وہ لوگوں میں سے کمزور ہیں یا ان میں سے بڑے بڑے لوگ؟ تو تم نے کہا نہیں ان میں کمزور اور یہی لوگ رسول کے پیرو ہوتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا۔ کیا جو اس نے دعویٰ کیا ہے اس دعویٰ کرنے سے پہلے تم اس کو جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ تم نے کہا نہیں۔ میں اس سے سمجھ گیا کہ وہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں پر تو جھوٹ ترک کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے لگے اور میں نے تم سے پوچھا۔ کیا ان میں سے کوئی اپنے دین سے اس میں داخل ہونے کے بعد اس دین سے نفرت کرنے کی وجہ سے مرتد بھی ہوتا ہے؟ تم نے کہا نہیں اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے جب وہ دلوں میں بشاشت سے سما جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا تھا۔ کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ تو تم نے کہا بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے اور میں نے تم سے پوچھا تھا۔ کیا تم نے کبھی اس سے لڑائی بھی کی؟ تم نے کہا کہ ہم نے اس سے جنگ کی اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح ہے۔ کبھی وہ تم کو نقصان پہنچاتا ہے اور کبھی تم اس کو نقصان پہنچاتے ہو اور رسولوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے مگر آخر انجام انہی کا ہوتا ہے اور پھر میں نے تم سے پوچھا۔ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تم نے کہا نہیں۔ اس طرح رسولوں کا حال ہوتا ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا۔ کیا اس سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا؟ تم نے کہا نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر اس سے پہلے کوئی یہ دعویٰ کرتا تو میں سمجھتا ایک شخص ہے کہ جس نے ایسی بات کی تقلید کی ہے جو اس سے پہلے بھی کہی گئی۔ ابو سفیان

کہتے تھے۔ اس کے بعد اس نے پوچھا۔ کس بات کا تمہیں حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے اور صلہ رحمی کرنے اور بدیوں سے بچنے کا حکم کرتا ہے۔ ہرقل کہنے لگا۔ جو کچھ تم نے اس کے بارے میں کہا ہے اگر یہ سچ ہے تو یقیناً وہ نبی ہے اور میں جانتا تھا کہ وہ آنے والا ہے، مگر میں یہ خیال نہیں کرتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا اور اگر میں جانتا کہ میں اس تک اس کے پاس صحیح سالم پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور اس کی ملاقات پسند کرتا اور اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے پاؤں کی میل دھوتا اور ضرور ضرور اس کی بادشاہت اس زمین تک پہنچ جائے گی جو میرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابوسفیان کہتے تھے۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگایا اور اس کو پڑھا۔ تو اس میں یہ مضمون تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ، محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ کا رسول ہے۔ ہرقل کی طرف جو رومیوں کا سردار ہے۔ جس نے ہدایت (صحیح راستے) کی پیروی کی۔ اس پر سلامتی ہو۔ امابعد میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرلو سلامتی میں رہو گے اور اسلام قبول کرو۔ اللہ تمہیں تمہارا اجر دے گا۔ دو مرتبہ۔ اگر تم نے منہ پھیر لیا تو یاد رکھو رعایا کا وبال بھی تم پر پڑے گا اور اے اہل کتاب تم اس بات کی طرف آؤ۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اشهدوا بانا مسلمون تک۔ جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے پاس آوازیں بلند ہوئیں اور شور بہت ہوا اور ہمارے متعلق حکم دیا گیا اور ہم نکال دیئے گئے۔ ابوسفیان کہتے تھے۔ جب ہم نکلے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کی تو دھاک بندھ گئی ہے۔ اس سے تو اب بنو اصفر کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔ میں اس وقت سے رسول اللہ کے سلسلے کی نسبت یقین کئے رہا کہ وہ ضرور غالب ہوگا۔ یہاں تک کہ یہ دن آیا اللہ نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا۔ زہری کہتے تھے۔ ہرقل نے رومیوں کے بڑے بڑے سرداروں کو بلایا۔ ان کو اپنے ایک محل میں جمع کیا اور کہنے لگا۔ رومی لوگو! کیا تمہیں کامیابی اور سیدھے راستے پر رہنے کی خواہش ہے اور یہ کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے۔ یہ سن کر وہ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے۔ مگر انہوں نے ان کو بند پایا۔ ہرقل نے کہا ان کو میرے پاس لے آؤ۔ ان کو بلایا اور کہنے لگا۔ میں نے تو صرف یہ آزمایا تھا کہ تم اپنے دین پر مضبوط بھی ہو۔ سو میں نے تم سے یہ بات دیکھ لی ہے جو میں چاہتا تھا۔ یہ سن کر انہوں نے اس کے سامنے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

62ـ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ المُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ القَارَةِ، فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، إِنَّكَ تَكْسِبُ المَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ المَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الحَقِّ، فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلاَتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ القُرْآنَ، فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ المُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ القُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ المُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلاَةِ وَالقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى

أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ العَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ المَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الحَبَشَةِ إِلَى المَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ المَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الخَبَطُ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ - بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ - إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ

فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَكَمَنَا فِيهِ ثَلاَثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلاَمٌ شَابٌّ، ثَقِفٌ لَقِنٌ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلاَ يَسْمَعُ أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلاَمُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ، وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلاَثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ، هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالخِرِّيتُ المَاهِرُ بِالهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ العَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبی و اصحابه الی المدینة 3905)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے اپنے ماں باپ کے متعلق ہوش سنبھالی ہے وہ اس دین کے پابند تھے اور ہم پر کوئی بھی دن نہ گزرتا تھا کہ جس میں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں وقت صبح اور شام نہ آتے ہوں۔ جب مسلمانوں کو تکالیف کا سامنا ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ حبشہ کے ملک کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے۔ جب برک الغماد میں پہنچے تو انہیں ابن الدغنہ ملا اور وہ قارہ قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا ابو بکرؓ کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ زمین میں سیر کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابن الدغنہ نے کہا اے ابو بکرؓ! تمہارے

جیسے بہترین شخص کو ملک سے نہیں جانا چاہیے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیے۔ تم تو نادار کو کما کر دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، عاجز کو سہارا دیتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور پیش آمدہ ضرورتوں میں مدد دیتے ہو۔ میں تمہاری پناہ ہوں گا۔ واپس جاؤ اور اپنے شہر میں ہی اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ لوٹ آئے اور ابن الدغنہ نے بھی ان کے ساتھ ہی کوچ کیا۔ پھر ابن الدغنہ نے شام کے وقت قریش کے بڑے بڑے لوگوں میں چکر لگایا اور ان سے کہا ابو بکرؓ جیسے بہترین شخص کو ملک سے نہیں جانا چاہیے اور نہ اس کو نکالا جانا چاہیے۔ کیا تم اس شخص کو نکالتے ہو جو نادار کو کما کر دیتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، عاجز کو سہارا دیتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور پیش آمدہ ضرورتوں میں مدد دیتا ہے۔ چنانچہ قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ ردّ نہیں کی اور انہوں نے ابن الدغنہ سے کہا ابو بکرؓ سے کہو کہ اپنی چار دیواری میں ہی اپنے ربّ کی عبادت کرے۔ اسی میں نماز ادا کرے اور اسی میں جو چاہے پڑھے اور ہمیں اس سے تکلیف نہ دے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور لڑکوں کو بہکا نہ دے۔ چنانچہ ابن الدغنہ نے حضرت ابو بکرؓ سے یہ کہہ دیا اور حضرت ابو بکرؓ بھی اس پر قائم رہے۔ وہ اپنی چار دیواری کے اندر رہی اپنے ربّ کی عبادت کرتے تھے اور اپنی نماز اعلانیہ طور پر ادا نہ کرتے تھے اور نہ ہی اپنی چار دیواری کے سوا کسی اور جگہ قرآن مجید پڑھتے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور اس میں نماز ادا کیا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے۔ انہیں سن کر مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آن جمع ہوتے اور ان سے تعجب کرتے اور ان کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابو بکرؓ بہت رونے والے شخص تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھتے اور اس بات نے مشرکین قریش کے بڑے بڑے آدمیوں کو گھبرا دیا۔ انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا۔ چنانچہ وہ آیا تو انہوں نے کہا ہم نے تو تمہاری پناہ کی وجہ سے ابو بکرؓ کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے۔ مگر وہ اس سے آگے بڑھ گیا ہے اور اس نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی ہے اور اس مسجد میں نماز اور قرآن اعلانیہ پڑھنا شروع کر دیا ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور ہمارے بیٹوں کو بہکا نہ دے۔ اس لئے تم اس کو روک دو۔ پس اگر وہ اس کی پابندی کرنا پسند کرے کہ اپنے گھر میں ہی رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا رہے تو کرے اور اگر اس کے اعلان کرنے پر ہی

اصرار کرے تو اسے کہو کہ وہ تمہاری ذمہ داری تمہیں واپس کر دے۔ کیونکہ ہمیں یہ ناپسند ہے کہ ہم تمہاری ذمہ داری کو توڑیں اور ہم تو ابو بکرؓ کو اعلان نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں چنانچہ ابن الدغنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا تمہیں علم ہی ہے کہ جس بات پر میں نے تمہاری خاطر عہد کیا تھا۔ پس یا تو تم اس بات کے پابند رہو اور یا میری ذمہ داری مجھے واپس کر دو۔ کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں کہ ایک شخص کے متعلق کہ جس کی خاطر میں نے عہد کیا تھا میری ذمہ داری توڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا اچھا میں تمہیں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی پناہ پر راضی ہوتا ہوں اور نبی ﷺ ان دنوں مکہ میں ہی تھے۔ نبی ﷺ نے مسلمانوں سے کہا تمہاری ہجرت کا مقام مجھے دکھایا گیا ہے جہاں کھجوریں ہیں اور پتھریلے میدانوں میں واقع ہے اور وہ یہی مدینہ کے دو میدان ہیں۔ تو یہ سن کر جن مسلمانوں سے ہو سکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور جو حبشیوں کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے وہ بھی اکثر آخر مدینہ کو لوٹ آئے اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی مدینہ جانے کی تیاری کی تو نبی ﷺ نے فرمایا ذرا ٹھہر جائیں۔ کیونکہ میں بھی امید کرتا ہوں کہ مجھے بھی اجازت دی جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا اور کیا آپؐ اس کی امید کرتے ہیں میرے ماں باپ آپؐ پر قربان؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خاطر اپنے آپ کو روکے رکھا تا وہ آپؐ کے ساتھ ہی جائیں اور دو سواری کی اُونٹنیوں کو جو اُن کے پاس تھیں کیکر کے پتے چار مہینے تک چراتے رہے۔ ابن شہاب کہتے تھے عروہ نے کہا حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں ایک دن ہم حضرت ابو بکرؓ کے گھر ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے، کسی کہنے والے نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے آرہے ہیں۔ آپؐ ایسے وقت آئے کہ جس میں آپؐ ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ خدا کی قسم! آپؐ جو اس وقت تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہے۔ کہتی تھیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ آن ہی پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ابو بکرؓ نے اجازت دی۔ آپؐ اندر آئے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا جو تمہارے پاس ہیں انہیں باہر بھیج دو۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ گھر میں تو صرف آپؐ ہی کے گھر والے ہیں (یعنی عائشہؓ اور امّ رومانؓ ان کی والدہ) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ تو

حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں (تم بھی میرے ساتھ چلو۔) پھر حضرت ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان تو پھر میری ان دو سواری کی اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیمتاً لوں گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں چنانچہ ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان سفر تیار کر دیا اور ہم نے ان کے لئے توشہ تیار کر کے چمڑے کے تھیلہ میں ڈال دیا۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا کاٹ کر تھیلے کے منہ کو اس سے باندھا، اس لئے ان کا نام ذات النطاق ہو گیا۔ فرماتی تھیں پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ ثور پہاڑ کی ایک غار میں جا پہنچے اور اس میں تین راتیں چھپے رہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ ان دونوں کے پاس جا کر رات ٹھہرتے اور اس وقت وہ چالاک اور ہشیار جوان تھے اور اندھیرے ہی میں ان کے پاس سے چلے آتے اور مکہ میں قریش کے ساتھ ہی صبح کرتے جیسے وہیں رات گزاری ہے۔ جو تدبیر بھی ان کے متعلق سنتے وہ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب اندھیرا ہو جاتا تو غار میں پہنچ کر ان کو بتا دیتے اور حضرت ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہؓ بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک دودھیل بکری ان کے پاس چراتا رہتا اور جب عشاء کے وقت سے کچھ گھڑی گزر جاتی تو وہ بکری ان کے پاس لے آتا اور وہ دونوں تازہ دودھ پی کر رات گزارتے اور یہ دودھ ان دونوں کی دودھیل بکری کا ہوتا۔ عامر بن فہیرہؓ رات کے پچھلے پہر (گلے میں چلا جاتا اور) بکریوں کو آواز دینا شروع کر دیتا۔ تین رات تک وہ ایسا ہی کرتا رہا اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے بنو دیل کے قبیلہ کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر رکھ لیا اور وہ بنو عبد بن عدی سے تھا۔ بہت ہی واقف کار راستہ بتانے کا ماہر تھا۔ خِرِّیت عربی میں اس شخص کو کہتے ہیں جو راہ دکھانے میں ماہر ہو۔ اس شخص نے عاص بن وائل سہمی کے خاندان کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ڈبویا تھا اور وہ کفار قریش ہی کے مذہب پر تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ دونوں نے اس پر اعتبار کیا اور اپنی سواری کی اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں اور اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ وہ تین دن کے بعد صبح کے وقت ان کی اونٹنیاں لے کر غار ثور پر پہنچے گا۔ عامر بن فہیرہؓ اور رہبر ان دونوں کے ساتھ چلے۔ وہ رہبر اُن تینوں کو سمندر کے کنارے کے راستہ سے لے کر چلا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ، قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الأَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ الأَزْلاَمَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الاِلْتِفَاتَ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ، فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ

وَالمتاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي، إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ اليَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ العَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِى تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلاَحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ اليَمِينِ، حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الأَنْصَارِ ـــ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــ يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ المَسْجِدُ الَّذِى أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ، لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلاَمَيْنِ

يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلاَمَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ، لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالاَ لاَ، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ، وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الأَجْرَ أَجْرُ الآخِرَهْ، فَارْحَمِ الأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذَا الْبَيْتِ

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب ھجرۃ النبی و اصحابہ الی المدینۃ3906)

ابن شہاب کہتے تھے کہ عبد الرحمٰن بن مالک مدلجی نے جو کہ سراقہ بن مالک بن جعشمؓ کے بھتیجے تھے، بتایا کہ ان کے باپ نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے سراقہ بن جعشمؓ سے سنا۔ کہتے تھے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے ایلچی آئے جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکرؓ ان دونوں میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرنے لگے، اس شخص کیلئے جو اُن کو قتل کرے یا قید کرے۔ اسی اثنا میں کہ میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک شخص سامنے سے آیا اور آکر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے تھے، کہنے لگا اے سراقہ! میں نے ابھی سمندر کے کنارے کی طرف کچھ آدمی دیکھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہی محمدؐ اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہؓ کہتے تھے کہ میں نے شناخت کر لیا کہ وہی ہیں مگر میں نے اسے کہا وہ ہرگز نہیں ہیں، بلکہ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے گئے تھے۔ پھر میں اس مجلس میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ اس کے بعد اُٹھا اور گھر گیا اور اپنی لونڈی سے کہا میری گھوڑی نکالو، وہ ٹیلہ کے پرے ہی رہے، وہاں اس کو میرے لئے تھامے رکھو۔ چنانچہ میں نے اپنا نیزہ لیا اور اس کو لے کر گھر کے پیچھے کی طرف سے نکلا۔ میں نے نیزے کے بھال کو زمین پر رکھا اور اس کے اوپر کے حصہ کو نیچے جھکایا اور اسی طرح اپنی گھوڑی کے پاس پہنچا اور اس پر سوار ہو گیا۔ میں نے اس کو چمکایا۔ وہ سرپٹ دوڑتی ہوئی مجھے لے

گئی۔ یہاں تک کہ جب ان کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں اس سے گر پڑا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ جھکا کر میں نے اس سے تیر نکالے اور ان سے فال لی کہ آیا ان کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ پس وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ (یعنی فال میرے خلاف نکلی) میں پھر اپنی گھوڑی پر سوار ہو گیا اور پانسے کے خلاف عمل کیا۔ گھوڑی سرپٹ دوڑتے ہوئے مجھے لئے جا رہی تھی اور اتنا نزدیک ہوگیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن پڑھتے سن لیا۔ آپؐ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابو بکرؓ کثرت سے مُڑ مُڑ کر دیکھتے تھے۔ میری گھوڑی کی اگلی ٹانگیں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئیں اور میں اس سے گر پڑا۔ پھر میں نے گھوڑی کو ڈانٹا اور اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اپنی ٹانگیں زمین سے نکال نہ سکتی تھی۔ آخر جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو اس کی دونوں ٹانگوں سے گرد اُٹھ کر فضا میں دھوئیں کی طرح پھیل گئی۔ اب میں نے دوبارہ تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ تب میں نے انہیں آواز دی کہ تم امن میں ہو۔ وہ ٹھہر گئے۔ میں اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک پہنچنے میں جو روکیں مجھے پیش آئیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ضرور رسول اللہ ﷺ کا ہی بول بالا ہو گا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کے متعلق دیت مقرر کی ہے اور میں نے ان کو وہ سب چیزیں بتائیں جو کچھ کہ لوگ ان سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے اور میں نے ان کے سامنے زاد اور سامان پیش کیا مگر انہوں نے مجھ سے نہ لیا اور نہ مجھ سے کوئی فرمائش کی سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کہا کہ ہمارے سفر کے متعلق حال پوشیدہ رکھنا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ آپؐ میرے لئے امن کی ایک تحریر لکھ دیں۔ آپؐ نے عامر بن فہیرہؓ سے فرمایا اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ ابن شہاب کہتے تھے عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (راستہ میں) حضرت زبیرؓ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلہ کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے اور مدینہ میں مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل پڑے ہیں اس لئے وہ ہر صبح حرہ میدان تک جایا کرتے اور وہاں آپؐ کا انتظار کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی۔ ایک دن ان کا بہت دیر جو انتظار کرنے کے بعد

لوٹے اور اپنے گھروں پر جب پہنچے تو ایک یہودی شخص اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کے لئے چڑھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ سراب ان سے آہستہ آہستہ ہٹ رہا تھا۔ یہودی سے رہا نہ گیا اور بے اختیار بلند آواز سے بول اُٹھا اے عرب کے لوگو! یہ تمہارا وہ سردار ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ یہ سنتے ہی مسلمان اٹھ کر اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حرہ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپؐ انہیں ساتھ لئے ہوئے داہنی طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں ان کے ساتھ اترے اور یہ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا اور ربیع الاوّل کا مہینہ۔ حضرت ابوبکرؓ لوگوں سے ملنے کے لئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے اور انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا آئے اور حضرت ابوبکرؓ کو سلام کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دھوپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑنے لگی۔ حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی چادر سے سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے محلہ میں دس سے کچھ اوپر راتیں ٹھہرے اور وہ مسجد بنائی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپؐ کے ساتھ پیدل چلنے لگے اور وہ اونٹنی مدینہ میں وہاں جاکر بیٹھی جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ سہیلؓ اور سہلؓ کے کھجوریں سکھانے کی جگہ تھی جو دو یتیم بچے حضرت سعد بن زرارۃؓ کی پرورش میں تھے۔ جب آپؐ کی اونٹنی نے آپؐ کو وہاں بٹھا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو یہیں ہماری قیام گاہ ہو گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دو لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کی قیمت دریافت کی تا اسے مسجد بنائیں تو ان دونوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! ہم آپؐ کو یہ زمین مفت دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ زمین مفت لینے سے انکار کیا اور اسے ان سے خریدا اور پھر وہاں مسجد بنائی اور رسول اللہ ﷺ اس مسجد کے بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھونے لگے اور جب اینٹیں ڈھو رہے تھے تو ساتھ ساتھ کہتے جاتے

"یہ بوجھ خیبر کے بوجھ جیسا نہیں بلکہ   اے ہمارے ربّ! یہ بہت بھلا اور پاکیزہ ہے"

نیز فرماتے تھے

”اے اللہ! اصل ثواب تو آخرت کا ثواب ہے اس لئے تو ان انصار اور مہاجرین پر رحم فرما “

آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کے شعر پڑھے۔ اس کا نام مجھے نہیں بتلایا گیا۔ ابن شہاب نے کہا اور نہ ہی ہمیں دوسری احادیث سے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ان اشعار کے کبھی کوئی مکمل شعر کسی کا پڑھا ہو۔

63۔ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ المَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ، قَالَ نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالقَذَى، قَالَ فَرَأَيْتُ البَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ المَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى، قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ،

وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا ــ أُرَى ـــ فِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ ـــ شَكَّ زُهَيْرٌ ـــ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا، فَلاَ يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ، قَالَ وَوَفَى لَنَا

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام 3615)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس ان کے مکان میں آئے اور اس سے ایک پالان خریدی۔ انہوں نے حضرت عازبؓ سے کہا اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجو کہ وہ میرے ساتھ یہ اُٹھا کر لے جائے۔ حضرت براءؓ کہتے تھے چنانچہ میں ان کے ساتھ پالان اُٹھا کر لے گیا اور میرے باپ اس کی قیمت پرکھوانے کے لئے نکلے تو میرے باپ نے ان سے کہا ابو بکرؓ! وہ واقعہ تو مجھے بتائیں کہ جب آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تھا تو آپ دونوں نے کیا کِیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن بھی اس وقت تک کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ بالکل خالی ہو گیا۔ کوئی بھی اس پر نہیں گذرتا تھا اور ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی جس کا سایہ تھا۔ وہاں دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم اس کے پہلو میں اُترے اور میں نے نبی ﷺ کے لئے جگہ اپنے ہاتھ سے درست کی تا آپؐ وہاں سوئیں اور میں نے اس جگہ پر پوستین بچھا دی اور کہا یا رسول اللہ! سو جائیں اور میں آپؐ کے ارد گرد سب طرف نگاہ رکھوں گا (یعنی پہرہ دوں گا۔) آپؐ سو گئے اور میں آپؐ کے ارد گرد نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا۔ میں نے اچانک کیا دیکھا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں لئے اسی چٹان کی طرف سامنے سے آرہا ہے۔ وہ بھی اس چٹان کے سایہ میں اسی طرح ٹھہرنا چاہتا تھا جس طرح ہم نے چاہا۔ میں نے پوچھا لڑکے تم کس کے ہو؟ اس نے کہا مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا، یا (کہا) مکہ کے ایک شخص کا۔ میں نے پوچھا کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے کہا پھر کیا تم دودھ دوہو گے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس نے ایک بکری لی۔ میں نے کہا تھن کو مٹی، بال، کیچڑ وغیرہ سے صاف کر دو۔

ابو اسحاق کہتے تھے میں نے حضرت براءؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر جھاڑتے تھے۔ اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس چھاگل تھی (سفر میں) مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُٹھالایا تھا تا آپؐ اس سے سیر ہو کر پانی پئیں اور وضو کریں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے پسند نہ کیا کہ آپؐ کو جگاؤں۔ میں آپؐ کے پاس اس وقت آیا جب آپؐ خود جاگے۔ میں نے کچھ پانی دودھ پر ڈالا۔ یہاں تک کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! پیجئے۔ (حضرت ابو بکرؓ کہتے تھے) آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا ہاں آگیا ہے۔ کہتے تھے جب سورج ڈھل چکا تو ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور سراقہ بن مالک ہمارا تعاقب کر رہا تھا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! ہمیں دشمن نے پالیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا غم نہ کریں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی تو اس کا گھوڑا اس کے سمیت اپنے پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا۔ زُہَیر نے شک کیا کہ آیا سخت کا لفظ کہا تھا یا نہیں۔ سراقہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کہ آپ دونوں نے مجھ پر بد دعا کی ہے۔ اس لئے میرے لئے اب دعا کریں۔ اللہ کے نام کا یہ وعدہ آپ سے کرتا ہوں کہ میں تعاقب کرنے والوں کو تم سے واپس کر دوں گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی اور اس نے چھٹکارا پایا تو وہ جس کسی سے بھی ملتا یہی کہتا میں تمہاری جگہ دیکھ آیا ہوں۔ چنانچہ وہ جس کسی کو بھی ملتا، اسے واپس کر دیتا۔ کہتے تھے اور اس نے ہم سے وفاداری کی۔

64۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي، وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا

(مسلم كتاب الفضائل باب اثبات حوض نبينا ﷺ و صفاته 4234)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے اور اُحد (میں شہید ہونے) والوں کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر آپؐ منبر کی طرف واپس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے لئے پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں خدا کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا) زمین کی کنجیاں۔ اور اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارہ میں یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ضرور ہے کہ تم ان کے لئے آپس میں مقابلہ کرنے لگوگے۔

عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب احد یحبنا و ... 4085)

حضرت عقبہؓ (بن عامر) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور اُحد والوں کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جس طرح کہ میت کی پڑھا کرتے تھے، پھر آپؐ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارا پیش رَو ہوں اور میں تمہارے لئے گواہی دوں گا اور میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا) زمین کی چابیاں اور (فرمایا) اللہ کی قسم! تمہارے متعلق مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حرص نہ کرنے لگو۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ ــ أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ ــ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الشہید 1344)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اور آپؐ نے اُحد والوں کے لئے اسی طرح دعا کی جس طرح میت کے لئے کیا کرتے تھے۔ پھر آپؐ منبر کی طرف مڑ گئے اور فرمایا دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارے لئے گواہ ہوں اور میں اللہ کی قسم! اپنے حوض کو اِس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا فرمایا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور مجھے بخدا تمہارے متعلق خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں لگ جاؤ گے۔

65۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ فلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيْدِي وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا.

(سنن ترمذی کتاب المناقب باب فی ما جاء فضل النبی ﷺ 3618)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مدینہ تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے اس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہو گیا تھا اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دفن کیا اور ابھی ہمارے ہاتھوں سے مٹی بھی صاف نہیں ہوئی تھی اور ہم ابھی آپؐ کی تدفین میں ہی مشغول تھے کہ ہمارے دل بدلنے لگے۔

عن أَنَس قَالَ لَمَّا كَانَ اليَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ ، فَلَمَّا كَانَ اليَوْمُ الَّذِی مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ ، وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِی دَفْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی وفات رسول اللہ ﷺ 375)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس دن مدینہ تشریف لائے اُس دن مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپؐ فوت ہوئے۔ مدینہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہم نے اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑی نہیں تھی، ہم ابھی آپ ﷺ کی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو مختلف حال میں پایا۔

66۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِی لِوَاءُ الحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَم فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الأَرْضِ وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا، وَلَكِن اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَات ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ. وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا، وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُون عِيسَى، فَيَقُولُ إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا ، قَالَ فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ - قَالَ ابْنُ جَدْعَانَ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ

فَيَفْتَحُونَ لِي، وَيُرَحِّبُونَ فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا، فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالحَمْدِ، فَيُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ المقَامُ المحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

(سنن ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة بنی اسرائیل 3148)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن میں سارے انسانوں کا سردار ہوں گا، اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے، میرے ہاتھ میں حمد (وشکر) کا پرچم ہو گا اور مجھے (اس اعزاز پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ اس دن آدم اور آدم کے علاوہ جتنے بھی نبی ہیں سب کے سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے زمین پھٹے گی اور مجھے اس پر بھی کوئی فخر نہیں ہے"، آپ نے فرمایا "(قیامت میں) لوگوں پر تین مرتبہ سخت گھبراہٹ طاری ہو گی، لوگ آدم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجیئے، وہ کہیں گے مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو چکا ہے جس کی وجہ سے میں زمین پر بھیج دیا گیا تھا، تم نوح کے پاس جاؤ، وہ نوح (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، مگر نوح (علیہ السلام) کہیں گے میں زمین والوں کے خلاف بددعا کر چکا ہوں جس کے نتیجہ میں وہ ہلاک کیے جا چکے ہیں، لیکن تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ، وہ ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، ابراہیم (علیہ السلام) کہیں گے میں تین جھوٹ بول چکا ہوں"، آپ نے فرمایا "ان میں سے کوئی جھوٹ جھوٹ نہیں تھا، بلکہ اس سے اللہ کے دین کی حمایت و تائید مقصود تھی، البتہ تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ، تو وہ موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، موسیٰ (علیہ السلام) کہیں گے میں ایک قتل کر چکا ہوں، لیکن تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ تو وہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے اللہ کے سوا مجھے معبود بنا لیا گیا تھا، تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ"، آپ نے فرمایا "لوگ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا"، ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں انس نے کہا مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے فرمایا "میں جنت کے دروازے کا حلقہ (زنجیر) پکڑ کر اسے ہلاؤں گا، پوچھا جائے گا کون ہے؟ کہا جائے گا محمد ہیں، وہ لوگ میرے لیے

دروازہ کھول دیں گے، اور مجھے خوش آمدید کہیں گے، میں سجدے میں گر جاؤں گا اور حمد وثنا کے جو الفاظ اور کلمے اللہ میرے دل میں ڈالے گا وہ میں سجدے میں ادا کروں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھایئے، مانگیئے (جو کچھ مانگنا ہو) آپ کو دیا جائے گا۔ سفارش کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ اور وہ جگہ مقام محمود ہو گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَس مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ البَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ أَبُو البَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ المَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ، إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ

يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلاَثَ كَذِبَاتٍ - فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الحَدِيثِ - نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ، مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي المَهْدِ صَبِيًّا، اشْفَعْ لَنَا أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ اليَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ العَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا، لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَارَبِّ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ البَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ المِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الجَنَّةِ، كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ ــ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى ــ

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ نبی اسرائیل ، ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبد شکورا 4712)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور اس میں سے دستی کا گوشت اٹھا کر آپ کے سامنے پیش کیا گیا اور آپ کو یہ بہت پسند تھا آپؐ نے اس میں سے دانتوں سے تھوڑا سا لیا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو کس لیے؟ پہلے اور پچھلے لوگ ایک ہی میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے۔ پکارنے والا ان سب کو سنائے گا اور آنکھ ان کو دیکھے گی اور سورج نزدیک آجائے گا اور لوگوں کو اس قدر ہم و غم ہو گا جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے اور نہ اسے برداشت کر سکیں گے۔ لوگ آپس میں کہیں گے کہ کیا دیکھتے نہیں کہ تمہارا کیا حال ہو چکا ہے کیا اب بھی تم ایسے شخص کو نہیں ڈھونڈو گے جو تمہارے رب کے پاس تمہارے لیے سفارش کرے، تب بعض لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ چلو آدم سے مدد لیں۔ فرمایا چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ آدم ہیں ابو البشر ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کی خاطر سجدہ کیا۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حالت میں ہیں، ہماری نوبت کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ آدم کہیں گے میرا رب آج بہت بڑے جلال میں ہے کہ اس سے قبل اتنے جلال میں نہیں ہوا اور اس کے بعد ایسے جلال کا اظہار کرے گا۔ اور اس نے مجھے درخت سے روکا تھا اور میں نے اس کی نافرمانی کی، مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی ہی فکر ہے اپنی ہی فکر ہے، میرے سوا تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ نوحؑ کی طرف جاؤ۔ پھر لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے اے نوح آپ پہلے رسول ہیں جو زمین والوں کی طرف بھیجے گئے اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ قرار دیا ہے۔ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ میرا رب عز و جل آج بہت بڑے غضب میں ہے، ایسا غضب ناک نہ وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ایسا غضب ناک ہو گا۔ اور مجھ سے ایک دعا ہو گئی تھی جو میں نے اپنی قوم کے ہی خلاف کی تھی، مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے۔ مجھے اپنی ہی فکر ہے اپنی ہی فکر ہے۔۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ تم ابراہیم کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی ہیں اور ساری زمین والوں میں سے اس کے دوست ہیں آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟

وہ کہیں گے کہ میرا رب عزو جل آج بہت بڑے غضب میں ہے، ایسا غضب ناک نہ وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ایسا غضب ناک ہو گا ۔ میں نے تو تین باتیں خلاف واقعہ کہی تھیں۔ ابو حیان نے حدیث میں ان (خلاف واقعہ باتوں) کا ذکر کیا ہے۔ مجھے اپنی ہی فکر ہے، اپنی ہی فکر ہے ۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ حضرت موسیٰ علیہ سلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت دی ہے اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں ؟ وہ کہیں گے کہ میرا رب عزو جل آج بہت بڑے غضب میں ہے، ایسا غضب ناک نہ وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ایسا غضب ناک ہو گا۔ اور میں نے ایک جان کو مار ڈالا تھا جس کے مارنے کا حکم مجھے نہیں تھا مجھے تو اپنی فکر ہے اپنی ہی فکر ہے۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو مریم کو اللہ نے القا کیا اور اس کی روح ہیں۔ آپ نے گہوارے میں لوگوں سے باتیں کیں، ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں ؟ حضرت عیسیٰ کہیں گے میرا رب عزو جل آج بہت بڑے غضب میں ہے، ایسا غضب ناک نہ وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ ایسا غضب ناک ہو گا۔ انہوں نے اپنے کسی گناہ کا ذکر تو نہیں کیا (مگر کہیں گے) مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی ہی فکر ہے، اپنی ہی فکر ہے۔ میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ ۔ اور وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمدؐ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ نے آپ کو پہلے بھی گناہوں سے محفوظ رکھا اور بعد میں بھی، اپنے رب سے ہماری سفارش کریں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں تو میں (یہ سن کر) جاؤں گا اور عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ مجھے اپنی خوبیاں بیان کرنے کی توفیق دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو ویسی توفیق نہ دی ہو گی۔ پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب میری امت، اے میرے رب میری امت، اے میرے رب میری امت۔ کہا جائے گا محمد ! اپنی امت ہی سے جن

لوگوں کے ذمہ کوئی حساب نہیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں جانب کے دروازے سے جنت میں لے جاؤ اور اس کے سوا جو دوسرے دروازے ہیں ان میں بھی وہ لوگوں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (جنت کا دروازہ اتنا فراخ ہو گا کہ) اس کے دو کواڑوں میں فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ اور حِمْیَرْ کے درمیان ہے یا فرمایا جتنا فاصلہ مکہ اور بصرہ کے درمیان ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ - وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ - فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ، أَبُو الْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ ، قَالَ فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رأسک يَا مُحَمَّدُ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجَهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ - قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

(مسلم کتاب الایمان باب ادنی من اھل الجنة منزلة فیھا 276)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور لوگ اس وجہ سے فکر مند ہوں گے۔ ابن عبید کہتے ہیں اس لئے ان کے دلوں میں ڈالا جائے گا تو وہ کہیں گے کیوں نہ ہم اپنے رب کے پاس کسی کی شفاعت لے کر جائیں تا کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ فرمایا چنانچہ وہ آدم ﷺ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ آدم ہیں ابو البشر ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کی خاطر سجدہ کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دے۔ آدم کہیں گے میں تو اس مقام پر نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے اور (کہیں گے) نوحؑ کی طرف جاؤ جو پہلے رسول تھے جنہیں خدا نے مبعوث فرمایا پھر لوگ نوح ﷺ کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں تو اس مقام پر نہیں ہوں اور اپنی غلطی کا ذکر کریں گے جو اُن سے ہوئی اور وہ اس وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے اور (کہیں گے) ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ جن کو خدا نے گہرا دوست بنایا تھا۔ اس پر لوگ ابراہیم ﷺ کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے میں اس مقام پر نہیں ہوں اور اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے اور جو

ان سے ہوئی تھی اوراس وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے (اور کہیں گے) موسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ جن سے خدا نے خوب کلام کیا اور انہیں تورات دی۔ فرمایا تو لوگ موسیٰ ﷺ کے پاس جائیں گے مگر وہ کہیں گے میں اس مقام پر نہیں ہوں۔ وہ اپنی غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی تھی اوراس کی وجہ سے اپنے رب (کے پاس جانے) سے شرمائیں گے (اور کہیں گے) عیسیٰؑ کے پاس جاؤ جو روح اللہ اور اس کا کلمہ ہے۔ چنانچہ وہ عیسیٰؑ کے پاس جو روح اللہ اور اس کا کلمہ ہے جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ میں اس مقام پر نہیں ہوں لیکن تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے عبد ہیں جنہیں خدا نے اگلے پچھلے گناہوں سے منزہ کیا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تب وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے رب کے پاس آنے کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ مجھے (اس حالت میں) رہنے دے گا جب تک وہ چاہے گا پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد کروں گا جو میرا رب مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے وہ ایک حد مقرر کر دے گا۔ میں ان کو جہنم سے نکال لوں گا پھر میں دوبارہ واپس آؤں گا اور سجدہ میں گروں گا اور جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری سنی جائے گی مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ تب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اوراپنے رب کی وہ حمد کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا وہ میرے لئے حد مقرر کر دے گا۔ میں ان کو جہنم سے نکال لوں گا اور جنت میں داخل کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا میں کہوں گا اے میرے رب اب جہنم میں صرف وہ رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک رکھا ہے یعنی جن پر لمبا عرصہ رہنا واجب ہے۔

67۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ

مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ، وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

(مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب 315)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ پس میں نے کسی نبی کے ساتھ کوئی ایک چھوٹی سی جماعت دیکھی۔ کسی نبی کے ساتھ ایک یا دو آدمیوں کو دیکھا اور کسی نبی کے ساتھ کوئی شخص بھی نہیں تھا۔ پھر میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت لائی گئی تو میں نے سمجھا کہ وہ میری امت ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ ﷺ اور ان کی قوم ہے لیکن اُفق کی طرف دیکھو، تو میں نے دیکھا تو میں کیا دیکھتا ہوں ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دوسرے افق کی طرف دیکھو، تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت ہی بڑی جماعت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار افراد ایسے ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے۔ پھر آپؐ اٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ لوگ ان لوگوں کے بارہ میں قیاس آرائیاں کرنے لگے جو جنت میں بغیر حساب و عذاب داخل ہوں گے۔ ان میں سے بعض (لوگوں) نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی اور ان میں سے بعض نے کہا شاید

یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا۔ انہوں نے کچھ اور باتوں کا بھی تذکرہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کن باتوں میں لگے ہوئے ہو؟ انہوں نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں نہ کرواتے ہیں نہ برا شگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہؓ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں سے بنادے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم ان میں سے ہو۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ کے حضور دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں سے بنادے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس میں عکاشہؓ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ العَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ، هَؤُلاَءِ أُمَّتِي؟ قَالَ لاَ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ هَؤُلاَءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلاَءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلاَ عَذَابَ، قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ كَانُوا لاَ يَكْتَوُونَ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

(بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب 6541)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ نبی گزرنے لگے کسی کے ساتھ ایک امت تھی، کسی کے ساتھ ایک گروہ تھا اور کسی کے ساتھ دس اور کسی کے ساتھ پانچ آدمی اور کوئی تنہا جارہے تھے پھر میں نے نظر اٹھائی، تو ایک بڑی جماعت پر نظر پڑی تو میں نے کہا، اے جبرائیل یہ میری امت ہے! جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا نہیں، افق کی طرف دیکھئے میں نے دیکھا، ایک بڑی

جماعت نظر آئی، جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور یہ ان کے آگے جو ستر ہزار ہیں ان کا نہ حساب ہو گا اور نہ ان پر عذاب ہو گا۔ میں نے پوچھا کیوں! جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا، کہ وہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے اور نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ شگون لیتے تھے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے، عکاشہ بن محصنؓ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں بنادے آپ نے فرمایا اے اللہ اس کو ان لوگوں میں بنادے، پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں بنادے، آپ نے فرمایا کہ عکاشہ، تم سے بازی لے گیا۔

68۔ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ، فَنَفَضَتْ أَوْ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ نَحْوَ هَذَا. قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ

(مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قاله شرعا دون ما ...4343)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجور کی pollination کر رہے تھے—جس کے لئے يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں—حضور ﷺ نے فرمایا یہ تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا شاید اگر تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ چنانچہ انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ پھر پھل جھڑ گیا یا کم ہوا۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا میں صرف ایک بشر ہوں۔ جب میں تمہارے دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں محض ایک بشر ہوں۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ، فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ، يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ، فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا، فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ، وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا، فَخُذُوا بِهِ، فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ

(مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قاله شرعا دون ما ...4342)

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بعض لوگوں کے پاس سے گزرا جو کھجور کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ اس کی (pollination) زرپاشی کر رہے ہیں اس کے نر کے زرِ گل کو مادہ میں ڈالتے ہیں تو وہ بار آور ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا خیال نہیں کہ یہ کچھ فائدہ دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس بارہ میں لوگوں کو بتایا گیا تو انہوں نے اُسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بارہ میں جب بتایا گیا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ عمل انہیں فائدہ دیتا تھا تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ اسے کرتے رہتے۔ میں نے تو ایک گمان کیا تھا پس اس گمان پر مجھے پکڑ نہ بیٹھو، ہاں اگر میں تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ بتاؤں تو اسے قبول کرو کیونکہ میں اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی غلط بات تو نہیں کہہ سکتا۔

اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسولؐ سے محبت

69۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل4880)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور میں تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ اور میں تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے ہی میں مقابلہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں— تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے— کہ وہ مجھے گمراہ قرار دے۔ توہی زندہ ہے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن وانس مر جائیں گے۔

70۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ المَاءِ البَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ البَشَرِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید 3490)

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد (علیہ السلام) کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے "اے اللہ میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی محبت کو میری جان ومال، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی

سے بھی زیادہ عزیز کر دے"۔ راوی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت داوٗدؑ کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

71۔ عَنْ أَنَس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان 16)

حضرت انسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کا مزا پالیتا ہے۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تمام دوسری چیزوں سے بڑھ کر اس کو پیارے ہوں اور یہ کہ جس انسان سے بھی محبت کرے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کرے اور یہ کہ کفر میں لوٹنا ایسا ہی برا سمجھے جس طرح وہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

72۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاَةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

(بخاری کتاب الادب باب علامت الحب فی اللہ عزوجل 6171)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! قیامت کب ہو گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب دیا میں نے نماز روزہ اور صدقے کے ذریعہ تو قیامت کے لئے کوئی زیادہ تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تجھے اس کا ساتھ نصیب ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔

73۔ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي فَقَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الجسد 5224)

حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ کے بارہ میں روایت ہے کہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔ آپؓ کی طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔۔۔ کہ نبی ﷺ نے ان کے پہلو میں اپنی چھڑی چبھوئی۔ اس پر وہ کہنے لگے میں نے تو بدلہ لینا ہے آپؐ نے فرمایا اچھا آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس پر وہ کہنے لگے آپؐ نے تو قمیض پہنی ہوئی ہے اور میں تو ننگے بدن ہوں اس پر نبی ﷺ نے بدلہ دینے کے لئے اپنی قمیض کو اوپر اٹھایا۔ یہ دیکھ کر حضرت اسید بن حضیرؓ آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور جسد مبارک کے بوسے پر بوسے لینے لگے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! میرا تو یہ مقصد تھا (میں نے تو یہ برکت حاصل کرنے کے لئے دل میں یہ تدبیر سوچی تھی)۔

عَن أُسَيدِ بن حُضَيرٍ - رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ - قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - وَكَانَ فِيهِ مزَاحٌ - بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي. قَالَ أَصْطَبِرِ . قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رسولَ الله.

(مشکاۃ کتاب الادب باب المصافحۃ و المعانقۃ . الفصل الثانی 4685)

حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ کے بارہ میں روایت ہے کہ ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہنسی مذاق کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔ آپؓ کی طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔۔۔ کہ نبی ﷺ نے ان کے پہلو میں اپنی چھڑی چبھوئی۔ اس پر وہ کہنے لگے میں نے تو بدلہ لینا ہے آپؐ نے فرمایا اچھا آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس پر وہ کہنے لگے آپؐ نے تو قمیض پہنی ہوئی ہے اور میں تو

ننگے بدن ہوں اس پر نبی ﷺ نے بدلہ دینے کے لئے اپنی قمیض کو اوپر اٹھایا۔ یہ دیکھ کر اسید بن حضیرؓ آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور جسد مبارک کے بوسے پر بوسے لینے لگے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ! میرا تو یہ مقصد تھا۔

74۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟ قَالُوا حبُّ اللهِ وَرَسُولِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يحب الله وَرَسُوله أو يحبه اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُؤْتُمِنَ وَلِيُحْسِنَ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ

(مشکاۃ کتاب الادب باب الشفقۃ و الرحمۃ علی الخلق ، الفصل الثالث 4990)

حضرت عبدالرحمن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا ایسا تم کس سبب سے کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسن سلوک کرو۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حملُكُمْ عَلَى هَذَا؟ قَالُوا حُبُّ اللهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللهَ وَرَسُولَهُ، أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا ائْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ

(شعب الایمان ، الخامس عشر من شعب الایمان و هو باب تعظیم النبی ﷺ فی اجلاله و توقیره ﷺ 1533)

حضرت عبدالرحمن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا ایسا تم کس سبب سے کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسن سلوک کرو۔

ذکر الٰہی اور دعا کی اہمیت

75۔ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الحَمْدُ لِلَّهِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة 3383)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہے اور بہترین دعا الحمد للہ (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) ہے۔

76۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر الله عز وجل 6407)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے (یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے)۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِى يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِى لَا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

(مسلم کتاب الصلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ و جوازھا فی المسجد 1291)

حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

77۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَأَيُّهَا النَّاسُ، ارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الذِّكْرِ قَالَ اغْدُوا وَرُوحُوا وَاذْكُرُوا مَنْ كَانَ يحبُ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ فَإِنَّ اللَّهَ سُبحَانه يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ

(رسالہ قشیریہ باب الذکر، صفحہ 257)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے (کی کوشش) کرو ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کی مجالس۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ

اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

78۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً، فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ، قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا لَا، أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ، قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ، قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا لَا، قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ، قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

(مسلم کتاب الذکر و الدعا باب فضل مجالس الذکر 4840)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ فضیلت رکھنے والے فرشتے چکر لگاتے رہنے والے ہیں جو ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں (اللہ تعالیٰ کا) ذکر ہو رہا ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے انہیں گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ ان کے اور ورلے آسمان کے درمیان ہے اس کو بھر دیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو وہ (فرشتے) بھی اوپر چڑھتے اور آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا پھر اللہ عزوجل ان سے سوال کرتا ہے—

حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے ـــ تم کہاں سے آئے ہو؟ تب وہ کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں وہ تیری تسبیح اور تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ تیری تہلیل (لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا) اور تیری حمد بیان کر رہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں نہیں اے میرے رب! اللہ فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری جنت دیکھ لیں۔ وہ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں۔ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں یارب! تیری آگ سے۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں نہیں۔ وہ (اللہ) فرماتا ہے کیا حال ہو اگر وہ میری آگ دیکھ لیں۔ تب وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں پھر اللہ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا میں نے انہیں عطا کیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ طلب کی میں نے انہیں پناہ دی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس پر وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں یارب! ان میں فلاں سخت خطاکار شخص بھی تھا جو وہاں سے گذرا تو ان کے پاس بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ (اللہ) فرمائے گا میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں ان کی بدولت ان کے پاس بیٹھنے والا بے نصیب نہیں رہتا۔

79۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُم مَنْطِقُه وذَكَّرَكُمْ بِالآخِرَةِ عَمَلُهُ

(الترغيب و الترهيب للمنذري ، الجزء 1، كتاب العلم ،التَّرْغِيب فِي مجالسة الْعلمَاء 163)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آجائے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

80۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ الضحیٰ و ان اقلها رکعتان 1173)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر ہر صبح صدقہ ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور ناپسندیدہ بات سے روکنا صدقہ ہے اور جو چاشت کی دو رکعت پڑھ لے وہ ان سے کفایت کر جائیں گی۔

81۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تبارك و تعالیٰ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی حسن الظن باللہ عز وجل 3603)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

82۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ - أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ - قَالَ فَلَمَّا عَلاَ عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى، فَرَفَعَ صَوْتَهُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ - أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى، قَالَ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(بخاری کتاب الدعوات باب قول لا حول و لا قوۃ الا باللہ 6409)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایک گھاٹی میں گئے—یا کہا پہاڑ کے موڑ میں — (راوی نے) کہا جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک آدمی نے پکارا اور اس نے اپنی آواز کو بلند کیا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت اپنی خچر پر سوار تھے۔ آپؐ نے فرمایا تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے ہو اور نہ کسی غیر حاضر کو۔ پھر فرمایا اے ابو موسیٰ کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کا خزانہ ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلائیں؟ آپ نے فرمایالَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (بدیوں سے بچنے کی طاقت نہیں اور نیکیوں کے کرنے کی قدرت نہیں مگر اللہ ہی کی مدد سے)۔

83۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ، نَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ قُلْ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ قُلْ، فَقُلْتُ مَا أَقُولُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا أصبح 5082)

حضرت عبد اللہ بن حبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بارش اور سخت تاریک رات میں نکلے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کر رہے تھے تا کہ آپؐ ہمیں نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپؐ کو پا لیا۔ آپؐ نے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ

نہ کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہو۔ میں نے پھر کچھ نہ کہا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا میں کیا کہوں؟ یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح و شام تین بار پڑھا کرو۔ یہ تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا۔

84۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا، وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ، وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر 4859)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگ بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اے لوگو! آہستہ آرام سے! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں بلا رہے۔ یقیناً خوب سننے والے کو جو بہت قریب ہے کو بلا رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ (حضرت ابو موسیٰؓ) کہتے ہیں میں آپؐ کے پیچھے تھا میں کہہ رہا تھا اللہ کے سوا نہ کسی کو طاقت ہے اور نہ قوّت ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے عبداللہؓ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارہ میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پڑھا کرو۔

85۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید 3498)

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!۔

86۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

(مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع و السجود 736)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے پس (اس میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔

87۔ عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3556)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

88۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء 1486)

حضرت مالک بن یسارؓ السکونی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے مانگو اور ان کی پشت کے ذریعہ نہ مانگو۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ، سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا، فَإِذَا فَرَغْتُمْ، فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء 1485)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا(1) دیواروں کو مت ڈھانپو (2) جس نے اپنے بھائی کے خط پر نظر ڈالی بغیر اس کی اجازت کے تو وہ آگ میں نظر ڈال رہا ہے (3) اللہ سے مانگو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کے ذریعہ اور ان کی پشت کے ذریعہ نہ مانگو اور جب تم فارغ ہو تو ان کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔

89۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ 3382)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

90۔ وَرّاداً كاتِب المغيرة بن شعبة يقول كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب الاستحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتها926)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے کاتب،،وَراد،، کہتے ہیں امیر معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی بات لکھیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ وہ کہتے ہیں اس پر انہوں نے انہیں لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پورا کرنے کے بعد یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے تمام تعریف بھی اسی کے لئے ہے اور وہ ہر ایک چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تو عطاء فرمائے وہ کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے، وہ کوئی عطاء نہیں کر سکتا اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

91۔ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللهُ عنهُ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی الادعاء اذا اصبح و اذا امسی3388)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

92۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید3502)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے اصحاب کے لیے یہ دعا کرتے ”اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو)۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے“۔

93۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

(ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیتہ5094)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ دعا کرتے "اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اسی طرح گمراہ کیے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے"۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیتہ5095)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کہے" اللہ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) میں اللہ پر ہی توکل کرتا ہوں، اللہ کے سوا نہ (برائی) ہٹانے کی طاقت اور نہ (بھلائی) دینے کی قوت ہے"۔

94۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء والتوبۃ باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل4884)

حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور عفّت اور غناء طلب کرتا ہوں۔

95۔ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ، قَالَ اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ

(مسلم کتاب صلاة الاستسقاء باب التعوذ عند رؤية الريح و الغيم و الفرح بالمطر 1487)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آندھی چلتی تو نبی ﷺ کہتے اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی خیر جو اس میں ہے اور وہ خیر جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تجھ سے اس کے شرّ سے پناہ چاہتا ہوں اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللَّهُ عنها ، قَالَتْ كَانَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا، وَخَيْرِ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ.

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا ھاجت الریح 3449)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آندھی کو دیکھتے تو یوں دعا کرتے "اے میرے خدا! تجھ سے اس آندھی کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے۔ اور میں تجھ سے اس آندھی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شر انگیز اور نقصان دہ حالات کے لئے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں"۔

96۔ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعا النبی ﷺ 3562)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا۔

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَهُ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لَهُ وقَالَ يَا أَخِي، لَا تَنْسَنَا مِنْ دُعَائِكَ وَقَالَ بَعْدُ فِي الْمَدِينَةِ يَا أَخِي، أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، لِقَوْلِهِ يَا أَخِي

(مسند احمد بن حنبل ، مسند العشرة المبشرين ،مسند خلفاء الراشدين ، اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ 195)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ اور بعد میں فرمایا میرے بھائی! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کرنا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضور ﷺ کی اس بات سے (کہ "اے میرے بھائی") مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

97۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا رکب الناقة3448)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دعا۔

درود شریف کی اہمیت

98۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(سنن ابو داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور 2041)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

99۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(مسلم کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد 606)

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعبؓ بن عجرہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ہم آپؐ پر کس طرح سلام بھیجیں لیکن ہم آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہا کرو کہ اے اللہ! محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی۔ یقیناً تو بہت قابلِ تعریف اور بہت شان والا ہے ۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی یقیناً تو بہت قابلِ تعریف اور بڑی شان والا ہے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا الحَكَمُ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(بخاری کتاب الدعوات باب الصلاۃ علی النبی ﷺ 6357)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔اے ہمارے اللہ! تو محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا اے ہمارے اللہ! تو محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

100۔ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ - أَوْ لِغَيْرِهِ - إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ

(ابوداؤد کتاب الوتر باب الدعاء 1481)

رسول اللہ ﷺ کے صحابیؓ حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا، کہ اس نے نہ تو اللہ کی بڑائی بیان کی اور نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے

جلد بازی سے کام لیا، پھر آپؐ نے اس کو بلایا اور اس کو کہا ــــــ یا کسی اور کو کہا ــــــ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی تمجید سے اور اس کی ثنا سے شروع کرے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا کرے۔

رضائے الٰہی اور
قربِ خداوندی کے حصول کی کوشش

101۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلَّى جَالِسًا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ

(بخاری کتاب التفسیر باب لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک ،الفتح ،4837)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں ۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل واحسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔ جب آپؐ کی عمر زیادہ ہو گئی۔ آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپؐ رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے، قراءت کرتے پھر رکوع کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَصْنَعُ هَذَا، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

(مسلم کتاب صفة القیامة و الجنة والنار باب اکثار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة 5032)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تو (اتنا لمبا) قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! آپؐ (یہ) کرتے ہیں؟ جب کہ اللہ نے آپؐ کو اگلے پچھلے گناہوں سے منزّہ کیا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

102۔ حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ. قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

(مسلم کتاب الصلاة باب فضل السجود و الحث علیه 746)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیعہ بنؓ کعب اسلمی نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات بسر کرتا تھا تو میں آپؐ کے پاس (ایک رات) آپؐ کے وضو کا پانی اور آپؐ کی ضرورت کی چیز لے کر آیا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا،،مانگ لو، ،تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں جنت میں آپؐ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یا کچھ اور؟ میں نے کہا کہ بس یہی۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر اپنے لئے کثرتِ سجود سے میری مدد کرو۔

103۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوعًا - وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

(مسلم کتاب الذکر و الدعا والتوبۃ باب فضل الذکر و الدعا و التقرب الی اللہ 4836)

حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

104۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً

(مسلم کتاب الذکر و الدعا والتوبۃ باب فضل الذکر و الدعا و التقرب الی اللہ 4838)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا تو اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے بلکہ میں اور بڑھاؤں گا اور جو بدی کرے گا تو اسے اس کے برابر ہی جزادی جائے گی یا میں بخش دوں گا اور جو ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک گز میرے قریب آتا ہے تو میں دو گز اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس

دوڑ کر جاتا ہوں اور جو زمین بھر خطاؤں کے ساتھ بھی میرے پاس آئیگا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اس کے برابر مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا۔

توجہ الی اللہ، تقدیر اور راضی برضا رہنے کا مفہوم

105۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ يَاغُلاَمُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وإِن اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلاَّ بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض 2516)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اول یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے۔ اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفہ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَنَا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي طَرِيقٍ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَأَنَا صَبِيٌّ رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَسْنَدَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ...... قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَوْ يَا غُلَيِّمُ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ تَعَرَّفْ إِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّة...... وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

(مسند أحمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن عباس ، روایت نمبر 2804)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ .... میں نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے برخوردار! کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ اللہ ان کی وجہ سے تجھے نفع پہنچائے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ۔ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگ دستی میں پہچانے گا اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا، وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر کا لکھا یونہی تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

106۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ، أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي المُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ، وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي

الأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلاَفِهِمْ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ، فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ. قَالَ أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ، وَالأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ - وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ - فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ

(بخاری کتاب الطب باب ما یذکر فی الطاعون 5729)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ سرغ نامی مقام میں پہنچے تو فوجوں کے سردار حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح اور ان کے ساتھی آپؓ کی پیشوائی کے لئے آئے۔ انہوں نے آپؓ کو بتایا کہ شام کے علاقہ میں طاعون کی وباء پھیلی ہوئی ہے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین کو بلایئے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس ان کو بلا لائے اور حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھیلی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ اب آپ ایک کام کے لئے نکل چکے ہیں اور ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ اس سے لوٹ جائیں۔ اور بعض نے کہا آپ کے ساتھ لوگوں اور صحابہ کی ایک خاصی تعداد ہے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وباء زدہ علاقہ میں جائیں۔ آپ نے ان کا مشورہ سن کر فرمایا آپ جایئے۔ پھر آپ نے فرمایا انصار کو بلاؤ۔ جب وہ آ گئے اور

آپ نے مشورہ شروع کیا تو وہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف الرائے تھے۔ آپ نے ان کا مشورہ سن کر فرمایا آپ جایئے۔ پھر مجھے فرمایا کہ میرے پاس جو یہاں قریش کے وہ بزرگ جو فتح مکہ سے پہلے کے مہاجر ہیں بلاؤ۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ ان کو بلا لائے۔ تو ان میں سے دو شخصوں نے بھی آپ کے سامنے اختلاف نہیں کیا۔ وہ کہنے لگے۔ ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور اس وبا کے ہوتے ہوئے ان کو نہ لے جائیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کے متفقہ فیصلہ کو پسند فرمایا اور یہ اعلان کیا کہ ہم کل صبح صبح روانہ ہوں گے قافلہ والے صبح چلنے کے لئے تیار رہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ سن کر حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا ابو عبیدہ یہ بات کسی دوسرے کو کہنی چاہئے تھی (آپ جیسے سمجھدار قائد سے اس کی توقع نہ تھی)۔ ہاں میں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف فرار ہو رہا ہوں۔ دیکھیں اگر آپ اپنے اونٹ ایک ایسی وادی میں چرنے کے لئے لے آئیں جس کا ایک کنارہ سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا بنجر خشک آپ اپنے جانور وادی کے جس کنارہ پر چرائیں گے وہ اللہ کی تقدیر ہی ہو گی آپ کا کوئی فیصلہ اس کی تقدیر کے دائرہ سے باہر نہیں ہو گا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے کہ اتنے میں حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ آئے اور وہ کسی اپنے کام کے لئے کہیں گئے ہوئے تھے وہ کہنے لگے مجھے اس کے متعلق ایک بات معلوم ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی آپؐ فرماتے تھے۔ جب تم سنو کہ وبا کسی ملک میں ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر کسی ملک میں پڑے اور تم وہاں ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے سن کر اللہ کا شکر کیا اور وہیں سے واپس چلے گئے۔

یقین، توکل اور توفیق الٰہی

107۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَدْرَكَتْهُمُ القَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي العِضَاهِ، يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ. قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً، ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا فَجِئْنَاهُ، فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ اللَّهُ، فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع 4135)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَوٹے تو وہ بھی ان کے ساتھ لَوٹے۔ آپؐ کو اتفاق سے دوپہر کا وقت ایسی وادی میں آیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ رسول اللہ ﷺ اُتر پڑے اور لوگ ان درختوں میں اِدھر اُدھر بکھر گئے تاکہ سایہ میں بیٹھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیکر کے درخت کے نیچے ڈیرا کیا۔ آپؐ نے اس سے اپنی تلوار لٹکا دی۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے کچھ ہم سوئے۔ پھر کیا سنتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں۔ ہم آپؐ کے پاس آئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپؐ کے پاس ایک بدوی بیٹھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونت لی اور میں سویا ہوا تھا، میں جو بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ۔ تو یہ دیکھو وہ بیٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سزا نہ دی۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ تَخَافُنِي؟ قَالَ لَا، قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ اللَّهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع 4136)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ اتنے میں ہم ایک گھنے سایہ دار درخت کے پاس پہنچے، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ چھوڑ دیا، اتنے میں مشرکوں میں سے ایک شخص آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے اس کو سونت لیا اور آپؐ سے کہنے لگا مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپؐ نے اس سے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا پھر کون مجھ سے تمہیں بچائے گا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اس کو دھمکایا۔ اور نماز کی تکبیر ہوئی تو آپؐ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ نبی ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو۔

تقویٰ اور طہارت نیز شبہات سے اجتناب

108۔حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ، فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ

أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ، فَقَالَ اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ

(مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5252)

عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عُمرؓ اُن کے پاس آیا۔ جب حضرت سعدؓ نے اسے دیکھا تو کہا میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ وہ نیچے اترا تو اس نے ان سے کہا کہ آپ اپنے اونٹوں اور بھیڑ بکریوں میں آگئے ہیں اور لوگوں کو سلطنت کے بارہ میں باہمی تنازعہ کرتے ہوئے چھوڑ آئے ہیں۔ اس پر حضرت سعدؓ نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یقیناً اللہ متقی، بے نیاز اور (لوگوں کی نظر سے) پوشیدہ بندہ کو پسند کرتا ہے۔

109۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ، قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ، قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقُهُوا

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قوله لقد کان فی یوسف و اخوته آیات للسائلین 4689)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کون زیادہ معزز ہے؟ آپؐ نے فرمایا اُن میں سے اللہ کے نزدیک وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ لوگوں نے کہا اس کے متعلق آپؐ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر لوگوں میں سب سے بڑھ کر شریف یوسفؑ ہیں جو اللہ کے نبی، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ (حبیب خدا) کے پڑپوتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کے متعلق بھی ہم آپؐ

سے نہیں پوچھتے۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا پھر تم مجھ سے عربوں کے خاندانوں کی نسبت پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا تم میں سے جو جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ دین سیکھیں اور سمجھیں۔

110۔ عَنْ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ - قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنِي جُلَسَاؤُهُ - قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَدَعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ إِلَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ،...... فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ نَعَمْ، فَجَمَعَ أَنَامِلَهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِنَّ فِي صَدْرِي، وَيَقُولُ يَا وَابِصَةُ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ

(مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث وابصۃ بن معبد الاسدیؓ 18169)

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں آپؐ سے نیکی اور گناہ کے بارہ میں ہر بات پوچھنا چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ میرے سینہ کو ٹھکورنے لگے اور فرمانے لگے اے وابصہ! اپنے دل سے پوچھ — تین بار — کامل نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

111۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع و التقوی 4217)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! پرہیز گار بنو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اور قانع بنو تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے اور لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مومن ہو جاؤ گے اور جو تمہارا پڑوسی ہے اس سے اچھی ہمسائیگی کرو تم مسلم ہو جاؤ گے اور کم ہنسو کیونکہ ہنسنے کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

خوف اور رجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت

112۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ

(مسلم کتاب التوبة باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ...4934)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن جان لے کہ اللہ کے پاس عقوبت میں سے کیا ہے تو کوئی اس کی جنت کی امید نہ کرے۔ اور اگر کافر جان لے جو اللہ کے پاس رحمت ہے تو وہ اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔

113۔ عَنْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَكْثَرَ دُعَائَكَ يَا مُقَلِّبَ

الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ، فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید3522)

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین رسول اللہ ﷺ جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کون سی دعا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ! ہر انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے تو اس کو ثابت قدم رکھے۔ اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہئے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

114۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا، فَقَالَ اللهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ

(مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب و ان تکررت الذنوب و التوبۃ 4939)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے حکایت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر عرض کیا اے اللہ! مجھے میرا گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے اور گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور عرض کیا کہ اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر پکڑ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور کہا اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے۔ اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ (تو فرمایا) تو جو چاہے کر میں نے تجھے بخش دیا۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا - وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا - فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ - وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ - فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا، قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ - أَوْ أَذْنَبْتُ - آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلاَثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون أن یبدلوا کلام اللہ 7507)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا آپ نے فرمایا ایک بندے نے گناہ کیا اور کبھی حضرت ابو ہریرہؓ نے بجائے أَذْنَبْتُ کے أَصَبْتُ کہا تھا۔ پردہ پوشی فرما کر در گزر فرمایا اس کے رب نے کہا کیا میرے بندے کو علم ہو چکا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرا رہا۔ پھر ایک اور گناہ کیا۔ تو کہنے لگا۔ اے میرے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے پردہ پوشی فرماتے ہوئے اس سے در گزر فرما۔ تو پروردگار نے پھر فرمایا کیا میرے

بندے کو علم ہو چکا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور اس پر پکڑ تا بھی ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرا رہا۔ پھر ایک اور گناہ کیا۔ اے میرے رب! میں نے ایک اور گناہ کیا میری پردہ پوشی فرماتے ہوئے مجھ سے در گزر فرما۔ تو پرودگار نے فرمایا کیا میرے بندے کو علم ہو چکا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو تین بار معاف کر دیا اب جو چاہے کرے۔

115۔ عن ابن عمر رضی اللّٰهُ عنهما، قَالَ سَمِعْتُ رسولَ الله - صلی اللّٰهُ علیه وسلم - یقول يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَة مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيهِ، فَيُقَرِّرُهُ بذُنُوبِهِ، فيقولُ أتعرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعرفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فيقول رَبِّ أَعْرِفُ، قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ اليومَ، فَيُعْطَى صَحيفَةَ حَسَنَاتِهِ

(ریاض الصالحین باب الرجاء 433)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے دن مومن اپنے رب کے بہت قریب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کے سایہ رحمت میں آجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور کہے گا کہ کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے جو تو نے کیا؟ کیا تو فلاں گناہ کو جانتا ہے جو تو نے کیا؟ اس پر بندہ کہے گا ہاں میرے رب! میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ پوشی کی اور اب قیامت کے دن تمہارا وہ گناہ بخشتا ہوں۔ الغرض اس کو صرف اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

116۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ - أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الوَفَاةُ، قَالَ

لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ ؟ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ، قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ - أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ - عِنْدَ اللهِ خَيْرًا، وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي —أَوْ قَالَ فَاسْحَكُونِي — فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي، فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ ؟ قَالَ مَخَافَتُكَ، —أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ — قَالَ فَمَا تَلاَفَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا تَلاَفَاهُ غَيْرُهَا

(بخاری کتاب التوحید باب قول الله تعالیٰ یریدون أن یبدلوا کلام الله7508)

ابو سعید نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو ان لوگوں میں سے تھا جو پہلے گزر چکے— یا فرمایا جو تم سے پہلے تھے—— آپ نے ایک فقرہ بولا۔ جس کے یہ معنی تھے کہ اللہ نے اس کو مال اور اولاد دی تھی۔ جب وفات کا وقت آن پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارا باپ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے۔ اس نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی بھی نہیں بھیجی ہے اور اگر اللہ نے اس پر قابو پایا تو اس کو سزا دے گا۔ اس لئے دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دو یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس ڈالنا۔ جس دن زور کی آندھی ہو تو اس آندھی میں تم میری راکھ اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میرے رب کی قسم اس نے اس بات پر پختہ عہد لئے اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آندھی کے دن اس کی راکھ اڑا دی۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا کُن (ہو جا) پھر کیا تھا کہ وہی شخص کھڑا تھا۔ اللہ نے پوچھا اے میرے بندے! یہ جو تم نے کیا ہے اس کے کرنے پر تمہیں کس نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے یا کہا گھبراہٹ نے جو تیرے ڈر سے تھی۔ راوی نے کہا اس پر (اللہ نے) جلدی ہی اپنی رحمت سے اس کے گناہوں کی تلافی کی اور دوسری بار راوی نے کہا اس بات کے سوا اور کسی بات نے بھی اس کے گناہوں کی تلافی نہ کی (اسے بخش دیا)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، أَوْصَى بَنِيهِ، فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا ، قَالَ فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ خَشْيَتُكَ أَوْ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ لِذَلِكَ

(ابن ماجه کتاب الزهد باب ذکر التوبة 4255)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی پس جب اس کی موت کا وقت آیا اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میں مر جاؤں تم مجھ کو جلا دینا اور پھر مجھے ریزہ ریزہ کر دینا پھر مجھے ہوا میں سمندر میں اڑا دینا کیونکہ اللہ کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پا لیا وہ ضرور مجھے ایسا عذاب دے گا کہ جو اس نے کسی کو نہ دیا ہو گا۔ فرمایا انہوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ اس (اللہ تعالیٰ) نے زمین سے کہا جو تو نے لیا ہے وہ دے دے تو دیکھو وہ شخص کھڑا تھا۔ اس (اللہ) نے اس کو کہا کہ تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا کہ تیری خشیت نے (یا کہا تیرے ڈر نے) اے میرے رب۔ اس نے اس وجہ سے اسے بخش دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ، فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ، فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عُذِّبَهُ أَحَدٌ ، قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ. فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ، أَوْ مَخَافَتُكَ. فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند ابی ہریرہ 7635)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے اپنے آپ پر بہت زیادتی کی، خوب گناہ کیے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو باریک پیس لینا اور میری اس راکھ کو سمندری فضا کی ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اپنے خدا کے ہاتھ آ گیا تو میرے گناہوں کی وجہ سے وہ مجھے ایسی سزا دے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ لیکن خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راکھ کے ذرے گرے ہیں وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ وہ شخص پورے جسم کے ساتھ خدا کے حضور لرزاں ترساں آ حاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ اے میرے خدا! تیری خشیت اور تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ خدا کو اس کی یہ ادا اور احساس ندامت پسند آیا اور اس کو بخش دیا۔

117۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

(مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ 1698)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات (شخص) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔ انصاف کرنے ولا امام اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو اور وہ شخص جس کا دل مساجد میں اٹکا ہوا ہے۔ اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی اسی کیلئے وہ اکٹھے ہوئے اور اسی کے لئے جدا ہوئے اور وہ شخص جسے کسی بڑے منصب والی

خوبصورت عورت نے بلایا مگر اس نے کہا میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپا کر دیا یہاں تک کہ اس کا دایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

118۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللّٰهُ عنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ﷺ 4846)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ ثابت بن قیس کو نہ پایا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کا پتہ لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ ثابت کے پاس آیا اور اسے اس حالت میں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے۔ اس نے ثابتؓ سے پوچھا تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اس نے جواب دیا بہت بری ہے۔ میری آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہے (اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ مجھ سے تو اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے) اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ اب آگ والوں میں سے ہے (اور اس غم میں گھر بیٹھ گیا ہوں)۔ اس آدمی نے آکر نبی ﷺ کو یہ حالات بتائے کہ ثابت یہ کہتا ہے۔ (راوی) موسیٰ کہتے تھے پھر وہ شخص دوبارہ ان کے پاس بڑی بشارت لے کر گیا۔ آپؐ نے فرمایا اس کے پاس جاؤ اسے کہو تم دوزخیوں میں سے نہیں ہو

بلکہ تم جنتیوں میں سے ہو۔ (یہ آیت تو ان لوگوں کے بارہ میں ہے جو بری نیت سے اور بے ادبی کے ارادہ سے آنحضرت ﷺ کے سامنے آواز بلند کرتے ہیں)۔

119۔ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكَى طَوِيلًا، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ، قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ، وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي

(مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ما قبله و کذا الهجرة و الحج 165)

ابن شَماسہ المہری کہتے ہیں ہم حضرت عمروؓ بن العاص کے پاس حاضر ہوئے جبکہ وہ جان کنی کی حالت میں تھے وہ بہت دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کا بیٹا ان سے کہنے لگا اے ابا! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو یہ خوشخبری نہیں دی اور کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وہ خوشخبری نہیں دی۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے (ہماری طرف) اپنا رخ پھیرا اور کہا سب سے افضل بات ہم اس شہادت کو سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین ادوار سے گذرا ہوں۔ میں نے اپنے تئیں اس طرح دیکھا تھا کہ کوئی رسول اللہ ﷺ کے بغض میں مجھ سے بڑھا ہوا نہیں تھا اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں آپؐ پر قابو پاؤں اور آپؐ کو قتل کر دوں اگر میں اس حال میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا۔ پھر جب اللہ نے اسلام میرے دل میں ڈال دیا تو میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیے کہ میں آپؐ کی بیعت کروں۔ آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو کہتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ آپؐ نے فرمایا اے عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم کیا شرط کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا یہ کہ مجھے بخش دیا جائے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کی تمام عمارت کو گرا دیتا ہے اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے تمام عمارت کو گرا دیتی ہے اور حج بھی اپنے سے پہلے تمام عمارت کو گرا دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ میری نظر میں آپؐ سے زیادہ کوئی صاحب عظمت تھا اور مجھے یہ طاقت نہیں تھی کہ میں آپؐ کے جلال کی وجہ سے آپؐ کو آنکھ بھر کر دیکھ سکوں اور اگر مجھ سے آپؐ کا حلیہ پوچھا جائے تو میں بیان نہ کر سکوں کیونکہ میں نے آپؐ کو نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں تھا۔ اگر میں اس حال میں مر جاتا تو امید کرتا ہوں کہ میں جنتی ہوتا۔ پھر کچھ امور کے ہم ذمہ وار بنے، میں نہیں جانتا کہ ان میں میرا کیا حال ہے اس لئے جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو اور جب تم مجھے دفن کر دو تو مجھ پر اچھی طرح مٹی ڈال دینا اور میری قبر کے پاس کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ مجھے تمہاری وجہ سے تسکین رہے اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں سے کیا سوال جواب کرتا ہوں۔

120۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ الفَرْخِ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو ؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ العَافِيَةَ ؟ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ، أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید 3487)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے وہ سوکھ کر چوزے کی طرح ہو گیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ کیا تم دعا نہیں کرتے تھے۔ کیا تم خدا تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہنے لگا۔ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تو میرے گناہوں کے بدلے جو سزا آخرت میں دے گا وہ اس دنیا میں ہی دیدے۔ نبی ﷺ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ! تم نہ تو اس سزا کو برداشت کر سکتے ہو اور نہ اس کی استطاعت رکھتے ہو۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ مانگی کہ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

توبہ واستغفار اور
اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حسن ظن

121۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ إِنَّ المُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا، قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الحَرُّ وَالعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ

(بخاری کتاب الدعوات باب التوبة 6308)

حارث بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں۔ میں ان میں سے ایک نبی ﷺ سے اور ایک اپنی طرف سے۔ یہ کہا کہ مؤمن اپنے گناہوں کو یوں دیکھتا ہے گویا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس پر نہ آپڑے اور فاجر اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک پر سے گزر گئی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا۔ ابو شہاب نے یہ اشارہ اپنے ہاتھ کو ناک پر گزار کر بتلایا پھر انہوں نے (آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کی) فرمایا اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص کہ جو ایک مقام پر اترا اور وہاں ہلاکت کے سب سامان موجود ہیں۔ اس کے ساتھ اس کی اونٹنی ہے جس پر اس کا کھانا اور پانی بندھا ہوا ہے۔ وہ اپنا سر رکھ کر تھوڑا سا سو گیا اور پھر جاگا کیا دیکھا کہ اس کی اونٹنی کہیں چلی گئی ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ گرمی اور پیاس نے اسے سخت لاچار کر دیا یا فرمایا اتنی سخت گرمی

اور پیاس لگی جتنی اللہ نے چاہی۔ کہنے لگا۔ میں اپنی جگہ لوٹ جاتا ہوں اور وہ لوٹا اور تھوڑا سا سویا تو پھر اس نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتَى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُمَا كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ

(مسلم کتاب التوبة باب فی الحض علی التوبة و الفرح بها 4918)

اسحاق بن عبداللہ ابن ابو طلحہؓ کہتے ہیں ہمیں حضرت انس بن مالکؓ نے بتایا اور وہ ان کے چچا تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ پر جب وہ اس کے حضور توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جنگل میں اپنی سواری پر تھا۔ پھر وہ اس سے چھوٹ گئی جبکہ اس پر اس کا کھانا اور اس کا پانی تھا۔ پھر وہ اپنی سواری سے مایوس ہو کر ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سایہ کے نیچے آکر لیٹ گیا۔ اچانک کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے۔ چنانچہ اس نے اس کی نکیل سے پکڑا۔ خوشی کی شدت سے کہا اے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس سے غلطی ہو گئی۔

122۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللهِ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ

ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي، أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ

(مسلم کتاب التوبة باب فی الحض علی التوبة... 4913)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنے بندہ سے اس کے میرے متعلق ظن کے مطابق ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو تم میں سے اپنی گمشدہ اونٹنی جنگل میں پالینے پر ہوتا ہے اور جو ایک بالشت میرے قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں۔ جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

123۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یحذرکم اللہ نفسہ 7405)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں وہیں ہوتا ہوں جہاں میرا بندہ میرے متعلق خیال کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بھری مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو بھری مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس مجلس سے بہتر ہوتی ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ

(سنن دارمی ، ومن کتاب الرقاق باب فی حسن الظن باللہ 2733)

حضرت واثلہ ؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے۔

124۔ عَن أنس سَمِعت رَسُول اللَّهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُول التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدَهُ لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ قِيْلَ يَا رَسُولَ الله وَمَا عَلامَةُ التَّوْبَة قَالَ النَّدَامَةُ

(الدر المنثور فی تفسیر بالماثور ،البقرہ آیت 222)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی (علامت توبہ ہے)۔

حَدَّثَنَا احمد بن زکریا قال سمعتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لا ذَنْبَ لَهُ وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ، ثُمَّ تَلا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ، قيل يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا عَلامَةُ التَّوْبَةِ ؟ قَالَ النَّدَامَةُ

(الرسالة القشیریة ،باب التوبة صفحه126)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی (علامت توبہ ہے)۔

125۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ، فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَا، فَقَتَلَهُ، فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ، فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ، فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ، فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ

(مسلم کتاب التوبة باب قبول التوبة القاتل وان کثر قتله4953)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے ملک کے سب سے بڑے عالم کے بارہ میں پوچھا چنانچہ اسے ایک راہب کا پتہ بتایا گیا۔ وہ شخص اس کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو پورے کر دئے۔ اس نے پھر ملک کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا۔ تو پھر اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ بندہ اور اس کی توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ فلاں علاقہ کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ پس تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور واپس اپنے ملک مت لوٹنا کیونکہ وہ ملک بُرا ہے۔ پس وہ چل پڑا، ابھی اس نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت نے آلیا۔ اس کے بارہ میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف آرہا تھا۔ مگر عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ اتنے میں ان کے پاس انسانی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ انہوں نے اسے اپنے درمیان حکم بنا لیا۔ اس نے کہا کہ دونوں زمینوں کی پیمائش کرو۔ پس جس کے وہ زیادہ قریب ہو گا وہ اسی کا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی پیمائش کی تو انہوں نے اسے اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتوں نے اسے قبضہ میں لے لیا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ لَا، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى

هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار 3470)

حضرت ابو سعیدؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ پھر وہ (مسئلہ) پوچھنے کے لئے نکلا اور ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس کو بھی مار ڈالا اور پھر وہ اسی طرح (مسئلہ) پوچھنے لگا تو ایک شخص نے اس سے کہا فلاں فلاں بستی میں جاؤ تو راستے میں اس کو موت نے آلیا اور مرتے وقت اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف جھکا دیا۔ اب اس کے متعلق رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ نے اس بستی کو وحی کی کہ اس کے قریب ہو جا اور اللہ نے اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا دونوں بستیوں کے درمیان جو فاصلہ ہے اس کو ناپو۔ تو اس بستی کے جس کی طرف جانے کا قصد رکھتا تھا، ایک بالشت زیادہ قریب پایا گیا۔ اس لئے اس کو بخش دیا گیا۔

126۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ، قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ، حِينَ عَمِيَ، قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ، تَبُوكَ، قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ، حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ، أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ، فِي

تِلْكَ الغَزَاةِ، وَاللهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِى قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ، حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الغَزْوَةُ، غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِى يُرِيدُ، وَالمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيدُ الدِّيوَانَ، قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِى شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي القَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ

تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمّي، وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الكَذِبَ، وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا، وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قيل إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي البَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ المُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلاَنِيَتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ المغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ. فَقُلْتُ بَلَى، إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ اليَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي، لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ، تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ، إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ، لَا وَاللَّهِ، مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى، وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ. فَقُمْتُ، وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ المتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ، فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا نَعَمْ، رَجُلاَنِ، قَالاَ مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ

مَنْ هُمَا؟ قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ العَمْرِيُّ، وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الوَاقِفِيُّ، فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا، فِيهِمَا أُسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُسْلِمِينَ عَنْ كَلاَمِنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا، فَكُنْتُ أَشَبَّ القَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ المسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ، فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا التَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الجِدَارَ، قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ المَدِينَةِ، إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ، مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ، يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ البَلاَءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ لَا، بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الحَقِي بِأَهْلِكِ، فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الأَمْرِ، قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ، لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ؟ قَالَ لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْكِ. قَالَتْ إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ، مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؟ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؟ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ، أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ، قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَأَوْفَى عَلَى الجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا، بِبُشْرَاهُ وَاللهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهَنُّونِي

بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ، قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي، وَاللهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ، قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، مَا بَقِيتُ. فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ (التوبة 117) إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبة 119) فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ، أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا - حِينَ أَنْزَلَ الوَحْيَ - شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ (التوبة 95) إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا

يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبة 96) قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا (التوبة 118) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا، عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک و قول اللہ عزوجل و علی الثلاثۃ... 4418)

ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ عبداللہ بن کعب بن مالک اور وہ ان کے بیٹوں سے کعب کو جب وہ نابینا ہوگئے تھے پکڑ کر لے جایا کرتے تھے کہا کہ میں نے کعب بن مالک کو وہ واقعہ بیان کرتے سنا کہ جب کہ وہ پیچھے رہ گئے تھے یعنی تبوک کا واقعہ۔ کعب نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے کسی غزوہ میں بھی پیچھے نہیں رہا جو آپ نے کیا ہو۔ سوائے غزوہ تبوک کے۔ ہاں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا اور آپ نے کسی پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا کہ جو اس جنگ کے پیچھے رہ گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ صرف قریش کے قافلہ کو روکنے کے ارادے سے نکلے تھے۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے بغیر اس کے کہ جنگ کی ٹھانی ہو ان کو دشمن سے ٹکرا دیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقبہ کی رات میں بھی موجود تھا۔ جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پختہ عہد و پیمان کیا تھا اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے عوض مجھے بدر میں شریک ہونے کی توفیق ملتی۔ اگرچہ بدر لوگوں میں اس سے زیادہ مشہور ہے اور میری حالت یہ تھی کہ میں کبھی بھی اتنا تنومند اور خوشحال نہیں تھا جتنا کہ اس وقت جب کہ میں آپ سے اس غزوہ میں پیچھے رہ گیا۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس اونٹ اکٹھے نہیں ہوئے اور اس حملہ کے اثناء میں دو اونٹ اکٹھے کر لئے تھے اور رسول اللہ ﷺ جس غزوہ کا بھی ارادہ کرتے تھے تو آپ اس کو چھپا کر کسی اور طرف جانے کا اظہار کرتے۔ جب وہ غزوہ ہوا تو نبی ﷺ اس حملہ میں سخت گرمی کے وقت نکلے اور آپ کے سامنے دور دراز کا سفر اور غیر آباد بیابان اور دشمن تھا۔ جو بہت سی تعداد میں تھا۔ آپ نے مسلمانوں کو ان کی حالت کھول کر بیان کر دی تا کہ وہ اپنے اس غزوہ کے لئے جو تیاری کرنے کا حق

ہے تیاری کریں۔ آپ نے ان کو اس جہت کا بھی پتہ کر دیا جس طرف آپ جانا چاہتے تھے اور مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بکثرت تھے اور محفوظ رکھنے والی کوئی کتاب نہ تھی۔ جو ان کی تعداد کو ضبط میں رکھتی۔ کعب کی مراد اس سے رجسٹر تھا۔ کعب کہتے تھے اور کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جو غیر حاضر رہنا چاہتا ہو۔ وہ خیال نہ کرتا کہ اس کا غیر حاضر رہنا آپ سے پوشیدہ رہے گا۔ جب تک کہ اس سے متعلق اللہ کی وحی نازل نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا کہ جب پھل لگ چکے تھے اور سائے اچھے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی اور میں صبح کو جاتا تا میں بھی ان کے ساتھ سامان سفر کی تیاری کروں۔ میں واپس لوٹتا اور کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں۔ یہ خیال مجھے لیت و لعل میں رکھتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ لوگوں کو سفر کی جلدی پڑی اور رسول اللہ ﷺ ایک صبح روانہ ہوگئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں اپنے سامان سفر کی تیاری میں سے کچھ بھی نہ نپٹایا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ کے جانے کے ایک دن یا دو دن بعد تیاری کر لوں گا اور پھر ان سے جا ملوں گا۔ ان کے چلے جانے کے بعد دوسری صبح باہر گیا کہ سامان تیار کر لوں۔ مگر پھر واپس آگیا اور کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں دوسرے دن گیا اور واپس لوٹ آیا اور کچھ بھی نہ نپٹایا اور یہی حال رہا یہاں تک کہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے لشکر بہت آگے نکل گئے۔ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ کوچ کروں اور ان کو پالوں اور کاش کہ میں ایسا کرتا۔ مگر مجھ سے یہ مقدر بھی نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب بھی میں لوگوں میں نکلتا اور ان میں چکر لگاتا تو میں ایسے ہی شخص دیکھتا جن پر نفاق کا عیب لگایا جاتا تھا۔ ایسا شخص جس کو بوجہ نفاق ہونے کے حقارت سے دیکھا جاتا تھا یا کمزوروں میں سے ایسا شخص جس کو اللہ نے معذور ٹھہرایا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اس وقت یاد کیا جب آپ تبوک میں پہنچے۔ آپ نے فرمایا اور اس وقت آپ تبوک میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے، کعب کہاں ہے؟ بنو سلمہ میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم! یارسول اللہ! اس کو اس کی دو چادروں نے اور اس کے اپنے دائیں بائیں مڑ مڑ کر دیکھنے سے روک رکھا ہے۔ معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا کیا یہ بری بات ہے جو تم نے کہی ہے؟ یارسول اللہ! اس کے متعلق ہمیں بھی اچھا ہی تجربہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہوگئے۔ کعب

بن مالک کہتے تھے۔ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ واپس آرہے ہیں مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے کل آپ کی ناراضگی سے بچ جاؤں اور اپنے گھر والوں سے ہر ایک اہل رائے سے میں نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ آن پہنچے میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے اور میں نے سمجھ لیا میں کبھی بھی آپ کے غصہ سے ایسی بات سے بچنے کا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اس لئے میں نے آپ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ کسی سفر سے آتے پہلے مسجد میں جاتے۔ اس میں دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھ جاتے۔ جب آپ نے یہ کیا تو پیچھے رہے ہوئے لوگ آپ کے پاس آگئے اور لگے آپ سے معذرتیں کرنے اور قسمیں کھانے اور ایسے لوگ اسی سے کچھ اوپر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر عذر مان لئے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ پھر میں آپ کے پاس آیا۔ جب میں نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے ناراضگی والا تبسم فرمایا پھر فرمایا آؤ۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھے پوچھا۔ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا ہاں، میں اللہ کی قسم ایسا ہوں کہ اگر آپ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میں ضرور ہی اس کی ناراضگی سے عذر کر کے بچ جاتا۔ (مجھے خوش بیان دی گئی ہے)۔ مگر اللہ کی قسم میں خوب سمجھ چکا ہوں اگر میں نے آج آپ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی جس سے آپ مجھ پر راضی ہو جائیں تو اللہ عنقریب مجھ پر آپ کو ناراض کر دے گا اور اگر یہ آپ سے سچی بات بیان کروں گا جس کی وجہ سے آپ مجھ پر ناراض ہوں تو میں اس میں اللہ کے عفو کی امید رکھوں گا۔ نہیں اللہ کی قسم میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم میں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اس نے تو سچ بیان کر دیا ہے۔ اٹھو جاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ میں اٹھ کر چلا گیا اور بنو سلمہ میں سے بعض لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لئے۔ انہوں نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہمیں علم نہیں کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو اور تم یہ بھی نہ کر سکے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی بہانہ ہی بناتے۔ جب کہ ان پیچھے رہنے والوں نے آپ کے

سامنے بنائے۔ رسول اللہ ﷺ کا تمہارے لئے مغفرت کی دعا کر دینا ہی تمہارے اس گناہ بخشانے کے لئے کافی تھا۔ اللہ کی قسم یہ لوگ مجھے ملامت ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا۔ کیا کوئی میرے ساتھ اور بھی ہے جس نے آپ سے اس قسم کا اقرار کیا ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ دو اور شخص ہیں۔ انہوں نے بھی وہی کیا ہے جو تم نے کیا ہے اور ان کو بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے۔ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے مجھ سے ایسے نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شامل ہوئے تھے۔ وہ دونوں (میرے لیے) اسوہ تھے۔ تو میں چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ یعنی ان میں سے جو ان لوگوں میں سے تھے جو آپ سے پیچھے رہ گئے تھے لوگ کترانے لگے۔ گویا کہ ہم سے بالکل ناآشنا ہیں۔ یہاں تک کہ یہ زمین بھی مجھے اوپری نظر آنے لگی۔ وہ نہ تھی جس کو میں جانتا تھا۔ ہم اس حالت پر پچاس راتیں رہے۔ میرے جو ساتھی تھے وہ تو رہ گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونے لگے اور میں ان لوگوں میں سے زیادہ جوان تھا اور ان لوگوں سے مصیبت کو زیادہ برداشت کرنے والا تھا۔ میں گھر سے نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نمازوں میں شریک ہوتا اور بازاروں میں پھرتا۔ مگر مجھ سے کوئی بات نہ کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی جاتا۔ آپ کو السلام علیکم کہتا۔ جب کہ آپ نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے ہوتے اور اپنے دل میں کہتا۔ کیا آپ نے مجھے سلام کا جواب دینے میں اپنے ہونٹ ہلائے یا نہیں؟ اور آپ کے قریب ہو کر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ کو دیکھتا۔ یہاں تک کہ لوگوں کی یہ درشتی مجھ پر لمبی ہو گئی۔ تو میں چلا گیا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ یہ میرے چچا کے بیٹے تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے تھے۔ میں نے ان کو السلام علیکم کہا اللہ کی قسم انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے۔ پھر ان سے پوچھا اور ان کو قسم دی اور انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں پیٹھ موڑ کر دیوار پھاندی (اور وہاں سے چلا آیا)۔ کعب کہتے تھے اس اثناء میں کہ میں مدینہ کے بازار میں چلا جا رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اہل شام کے قبطیوں سے ایک

قبطی ان لوگوں میں سے ہے جو مدینہ میں غلہ لے کر بیچنے کے لئے آئے تھے وہ کہہ رہا ہے کعب بن مالک کا کون بتائے گا؟ یہ سن کر لوگ اس کو اشارہ سے بتانے لگے۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے غسّان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے دیا۔ اس میں یہ مضمون تھا۔ امابعد مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا تھا جہاں ذلت ہو اور تمہیں ضائع کر دیا جائے۔ تم ہم سے آ کر ملو۔ ہم تمہاری خاطر مدارت کریں گے۔ جب میں نے یہ خط پڑھا میں نے کہا یہ بھی مصیبتوں کی ایک مصیبت ہے۔ میں نے وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اس میں جھونک دیا۔ جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والا میرے پاس آرہا ہے۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ تم سے فرماتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا۔ کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ آپ نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور اس وقت تک انہیں کے پاس رہنا کہ اللہ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب کہتے تھے۔ پھر ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ یارسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھا ہے۔ اس کا کوئی نوکر نہیں۔ کیا آپ ناپسند فرمائیں گے اگر میں اس کی خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن تمہارے قریب نہ ہو۔ کہنے لگی۔ اللہ کی قسم اس کو تو کسی بات کی تحریک نہیں ہوتی۔ اللہ کی قسم وہ اس دن سے آج تک رو رہا ہے جب سے اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوا ہے۔ میرے بعض رشتہ داروں نے مجھ سے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے متعلق ویسے ہی اجازت لے لو جب کہ آپ نے ہلال بن امیہ کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تو رسول اللہ ﷺ سے کبھی اس بارے میں اجازت نہ لوں اور مجھے کیا معلوم رسول اللہ ﷺ مجھے کیا جواب دیں اور میں جوان آدمی ہوں۔ اس کے بعد میں رات اور ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے لئے پچاس راتیں اس وقت سے پوری ہوئیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کیا تھا۔ جب پچاس رات کی صبح کو نماز فجر پڑھ چکا اور میں اس وقت اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر تھا اور اسی

حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے یعنی مجھ پر میری جان تنگ ہو چکی تھی اور مجھ پر زمین بھی باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی تھی۔ اس اثناء میں ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ میں یہ سن کر سجدہ میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی اور رسول اللہ نے جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ مجھے خوشخبری دینے لگے اور میرے ساتھیوں کی طرف بھی خوشخبری دینے والے گئے اور ایک شخص میرے پاس گھوڑا بھگائے ہوئے آیا اور اسلم قبیلہ کا ایک شخص دوڑا آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے زیادہ جلدی پہنچنے والی تھی۔ جب وہ شخص میرے پاس بشارت دینے آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی میں نے اس کے لئے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنائے۔ اس لئے کہ اس نے مجھے بشارت دی تھی اور اللہ کی قسم اس وقت ان کے سوا میرے پاس اور کچھ نہ تھا اور میں نے دو اور کپڑے عاریتاً لئے اور انہیں پہنا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا اور لوگ مجھے فوج در فوج ملتے اور توبہ کی قبولیت کی وجہ سے مجھے مبارک دیتے تھے۔ کہتے تھے۔ تمہیں مبارک ہو۔ جو اللہ نے تم پر رحم کر کے توبہ قبول کی ہے۔ کعب کہتے تھے۔ آخر میں مسجد میں پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہیں۔ آپ کے ارد گرد لوگ ہیں۔ طلحہ بن عبد اللہ مجھے دیکھ کر میرے پاس دوڑے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک دی۔ مہاجرین میں سے ان کے سوا بخدا کوئی شخص بھی میرے پاس اٹھ کر نہیں آیا اور طلحہ کی یہ بات میں کبھی بھی نہیں بھولوں گا اور کعب کہتے تھے۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو السلام علیکم کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ تمہیں بشارت ہو۔ نہایت ہی اچھے دن کی ان دنوں میں سے جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا تم پر گزرے ہیں۔ کہتے تھے میں نے پوچھا۔ یارسول اللہ! کیا یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا روشن ہو جاتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس سے آپ کی خوشی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! میں اس توبہ کے قبول ہونے کے عوض اپنی جائیداد سے دست بردار ہوتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی خاطر صدقہ

ہو گی۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا اپنی جائیداد میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھو۔ کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے صدقہ کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ ہی بولا کروں گا۔ جب تک کہ میں زندہ رہوں گا۔ کیونکہ اللہ کی قسم میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اس کو سچی بات کہنے کی وجہ سے اس خوبی کے ساتھ آزمایا ہو۔ جس خوبی سے میری آزمائش کی ہے۔ اس وقت سے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ سے اصل واقعہ بیان کیا میں نے آج تک عمداً جھوٹ نہیں بولا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ آئندہ بھی جب تک زندہ ہوں مجھے محفوظ رکھے گا اور اللہ نے اپنے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ پر یہ وحی نازل کی لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالمهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ ......وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۔ اللہ کی قسم کہ اس کے بعد اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ کبھی بھی اس نے کوئی انعام میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نہیں کیا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ سے سچ سچ بیان کر دیا۔ شکر ہے کہ میں نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا۔ ورنہ میں ہلاک ہو جاتا جب کہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ نہایت ہی نفرت آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو اس نے کسی کے لئے استعمال کئے ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ...... فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ۔ یعنی اللہ ان بدعہد لوگوں سے کبھی خوش نہیں ہو گا اور کہتے تھے اور ہم تینوں کا فیصلہ ان لوگوں کے فیصلے سے پیچھے رکھا گیا۔ جن سے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے عذر قبول کیا تھا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ہمارے فیصلہ کو ملتوی کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا سو وہ یہی بات ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا اور جب پیچھے رکھے جانے کا اللہ نے (اس میں) ذکر کیا ہے۔ وہ غزوہ سے ہمارے پیچھے رہنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہی ہمیں ان لوگوں سے پیچھے رکھنا ہے کہ جنہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے پاس قسمیں کھائی تھیں اور آپ کے پاس معذرتیں کی تھیں اور آپ نے ان کی معذرت قبول کر لی تھی۔

127۔ عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ

(مسلم کتاب البر والصلة باب النهی عن تقنیط الانسان من رحمة الله4739)

حضرت جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے کہ اللہ فلاں کو نہیں بخشے گا اور اللہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل کو ضائع کر دیا۔

128۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبة والاستغفار وما ذکر 3537)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کر لیتا ہے جب تک بندے پر غرغرہ کی حالت طاری نہ ہو ۔

علم اور اس کے حصول کی ترغیب

129۔ عن عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ، فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

(ترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی الحث علی التبلیغ السماع2657)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ترو تازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے، سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

130۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ

(بخاری کتاب العلم باب من یرید اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین 71)

حمید بن عبد الرحمن نے کہا میں نے حضرت معاویہؓ کو تقریر کرتے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے اللہ جس شخص کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی دیتا ہے اور ہمیشہ یہ امت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ اس کے مخالف اس کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے۔

131۔ قال ابوحنیفہ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ، وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَرَأَيْتُ حَلْقَةً عَظِيمَةً ، فَقُلْتُ لِأَبِي حَلْقَةُ مَنْ هَذِهِ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزبیدیؓ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ تعالیٰ مُهِمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(مسند ابی حنیفہ (امام اعظم) کتاب العلم باب بیان فضیلۃ التفقۃ روایت نمبر 33)

حضرت ابو حنیفہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں 80ھ میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ 96ھ میں حج کیا اور میری عمر اس وقت 16 سال تھی۔ ایک دفعہ میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو لوگوں کا ایک بڑا مجمع دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ لوگ کس کے گرد اکٹھے ہیں۔ میرے والد نے بتایا کہ یہ حلقہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حارثؓ کا ہے۔ یہ سن کر میں ان کی طرف بڑھا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص اپنے اندر تفقہ فی الدین پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے کہ جس کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

132۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ

(ابن ماجه ،افتتاح الكتاب ، باب فضل العلماء و الحث على طلب العلم 224)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم کو نااہل کے سامنے پیش کرنے والا سؤروں کے گلے میں جواہر، موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والے کی طرح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(مسند ابی حنیفه كتاب العلم باب بيان فريضة العلم 32)

حضرت ابو ھریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

133۔ عَن ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلمِ

(الترغيب والترهيب للمنذرى ،كتاب العلم باب الترغيب فى مجالسة العلماء 161)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ریاض الجنہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجالس علمی۔

134۔ عَن أبِي هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم تعَلَّمُوا الْعلمَ وتعلموا لِلْعلم السكينَةَ وَالْوَقارَ وتواضعوا لمن تَعَلَّمُونَ مِنْهُ

(الترغيب والترهيب للمنذري، كتاب العلم الترغيب في العلم وطلبه وتعلمه، باب التَّرْغِيب فِي إكرام الْعلمَاء وإجلالهم 172)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کے لئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

135۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ

(ابن ماجه، افتتاح الكتاب، باب ثواب معلم الناس الخير 243)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

136۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

(ابن ماجه، كتاب الزهد باب الحكمة 4169)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے وہ جہاں بھی اسے پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

137۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يُخَلِّفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ، وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ

(ابن ماجه، افتتاح الکتاب، باب ثواب معلم الناس الخیر 241)

حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر، جو انسان اپنے بعد چھوڑتا ہے، تین قسم کی ہے۔ (1) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (2) صدقہ جاریہ، اُس کا اجر اُسے پہنچتا رہے گا۔ (3) ایسا علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے۔

138۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي؟ فَقَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ لَا، قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ؟ قَالَ لَا، قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

(ترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة 2682)

قیس بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مدینہ سے حضرت ابو درداءؓ کے پاس آیا جبکہ وہ دمشق میں تھے۔ انہوں نے پوچھا اے میرے بھائی! آپ کیسے آئے؟ انہوں نے کہا ایک حدیث کی طلب میں، مجھے معلوم ہوا کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کسی ضرورت سے تو نہیں آئے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کسی تجارت کے لیے تو نہیں آئے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا میں صرف حدیث کی طلب میں آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

139۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ البَاهِلِيِّ، قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الخَيْرَ

(ترمذی کتاب العلم باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة 2685)

حضرت ابو امامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ اور اس کے فرشتے، آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

140۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَدْعُونَ اللَّهَ، وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ، هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَدْعُونَ اللَّهَ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُمْ

(ابن ماجه. افتتاح الکتاب ،باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم 229)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سامنے دو حلقے تھے۔ اُن میں سے ایک (حلقے والے) قرآن پڑھ رہے تھے اور اللہ سے دعا کر رہے تھے اور دوسرے علم حاصل کر رہے تھے اور علم سکھا رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا سب نیک کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو ان کو دے گا اور اگر چاہے تو ان کو نہ دے گا اور یہ علم سیکھ رہے ہیں اور سکھا رہے ہیں اور میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس آپؐ ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔

141۔ عَنْ ...... زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كِتَابِ يَهُودَ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ

(ترمذی کتاب الاستئذان باب ما جاء فی تعلیم السریانیه2715)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہودیوں کی خط وکتابت کی زبان سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں کہ وہ میری طرف سے کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ زید کہتے ہیں کہ نصف ماہ ہی گزرا تھا کہ میں نے سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ اس کے بعد جب بھی حضور علیہ السلام کو یہود کی طرف کچھ لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں حضور ﷺ کو پڑھ کر سناتا۔

142۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي

(ترمذی کتاب الاستئذان و الادب باب ما جاء فی تتریب الکتاب 2714)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک خط تھا۔ اس وقت میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (وقفہ کے دوران) قلم کو کان پر رکھا کرو اس سے لکھانے والے کو بات زیادہ یاد رہتی ہے۔

143۔ عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ العِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ المتَكَلِّفِينَ

(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ و ما انا من المتکلفین 4809)

حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے آپ نے کہا اے لوگو! اگر کسی کو کوئی علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اللّٰهُ أَعْلَمُ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا

اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو فرماتا ہے اے رسول ﷺ! تو کہہ میں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف سے کام لینے والا ہوں۔

144۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ، الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل 4885)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں تمہیں نہیں کہتا مگر وہی جیسے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عاجز آجانے سے، سُستی اور بُزدلی اور بخل اور انتہائی بڑھاپے اور عذابِ قبر سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اسے پاک کر دے۔ تو اسے پاک کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ تو اس کا ولی اور مولا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جسے قبول نہ کیا جائے۔

145۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ

(ابن ماجه ،افتتاح الکتاب ، باب الانتفاع بالعلم والعمل به 254)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا علم اس غرض کے لئے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرو اور نہ اس لئے کہ اس کے ذریعہ نادانوں سے بحث کرو اور نہ اس کے ذریعہ مجالس میں فضیلت چاہو۔ جس نے ایسا کیا تو آگ ہے آگ ہے۔

146۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلھم 4843)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بڑائی میں سے ہے عمر رسیدہ مسلمان، حافظ قرآن جو غالی نہ ہو اور نہ قرآن کو بھولنے والا ہو کی عزت کرنا اور انصاف پسند بادشاہ کی عزت کرنا۔

147۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ، مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ، وَلَمْ يُؤَمِّنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عنهُ إِلَى غَيْرِهِ، إِنَّهُ لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا، وَلَا عِلْمٍ لَا فَهْمَ فِيهِ، وَلَا قِرَاءَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيهَا

(سنن دارمی۔ مقدمہ۔ باب من قال العلم لخشیۃ و تقوی اللہ 302)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحیح اور حقیقی فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونے دیتا اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جواز بھی مہیا نہیں کرتا اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوف بناتا ہے۔ قرآن کریم سے ان کی توجہ ہٹا کر کسی اور کی طرف انہیں راغب کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

یادرکھو۔ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں اور سمجھ کے بغیر علم کا دعویٰ درست نہیں۔ اور تدبر اور غور وفکر کے بغیر محض قراءت کا کچھ فائدہ نہیں۔

علماء اور بزرگوں کا ادب واحترام

148۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان 1921)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، امر بالمعروف نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا۔

149۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ، إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ

أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضل علی رضی اللہ عنہ 4411)

یزید بن حیان کہتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم حضرت زید بن ارقمؓ کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے ان سے کہا کہ اے زیدؓ! آپؓ نے بہت خیر پائی۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپؐ کی باتیں سنیں اور آپؐ کی معیت میں غزوات کئے اور آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ زیدؓ! آپؓ نے بہت خیر پائی ہے۔ اے زیدؓ! جو رسول اللہ ﷺ سے آپؓ نے سنا ہے ہمیں بتائیں......... وہ کہنے لگے ایک روز رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے مابین ایک چشمہ کے پاس جسے خُم کہا جاتا تھا ہمارے درمیان خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی پھر فرمایا اما بعد! سنو اے لوگو! میں تو محض ایک انسان ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا پیغام لانے والا آئے اور میں اس کے بلاوے پر ہاں کہوں۔ میں تم میں دو اہم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو لو اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ پھر آپؐ نے کتاب اللہ کے بارہ میں بہت ترغیب و تحریض دلائی پھر فرمایا اور میرے اہل بیت، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

قرآن مجید اور اس کی قراءت

150۔ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن 5027)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

151۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ المعَلَى ، قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي، فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ؟ ثُمَّ قَالَ أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحة الکتاب 5006)

حضرت ابوسعید بن معلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے مجھے بلایا۔ میں نے آپ کو جواب نہ دیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ یعنی اللہ رسول کی مانو جب وہ تمہیں بلائیں۔ پھر آپ نے فرمایا سنو! کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم باہر جانے

سے نکلنے لگے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن میں سب سے بڑی سورۃ بتاؤں گا۔ آپ نے فرمایا الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

152۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ 1469)

حضرت سعید بن ابی سعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے۔

153۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، آقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ، قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا (النساء 42)، قَال حَسْبُكَ الآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرئ للقاری حسبک 5050)

حضرت عبد بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا مجھے قرآن مجید سناؤ۔ میں کہا یار سول اللہ! میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں! حالانکہ قرآن آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں (دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے)۔ تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاَءِ شَهِيدًا (کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا بس کر دو۔ (تلاوت ختم کر کے) جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

154۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مَرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا

(ابو داؤد کتاب الادب باب من يؤمر ان يجالس 4829)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گل ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

155۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ

(ترمذی کتاب القراءت باب ما جاء انزل القرآن علی سبعة احرف 2949)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم کو ختم کیا اس نے قرآن کا کچھ بھی نہیں سمجھا۔ (یعنی قرآن کریم جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ معانی و مطالب پر غور و فکر کرتے ہوئے تلاوت کرنی چاہئے) ۔

156۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی من قرا حرفا ...2913)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

اطاعت رسول ﷺ، بدعات اور کثرت سوال سے اجتناب

157۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

(ترمذی کتاب العلم باب با جاء فی الاخذ بالسنة حدیث نمبر 2676)

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز کے بعد بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے (لوگوں کی) آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔

(حاضرین میں سے) ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ (التوبة 92) فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(ابو داؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث نمبر 4607)

عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ ہم عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس سواری حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں (تاکہ غزوہ میں شریک ہو سکیں) تو تو ان کو جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سن کر رنج و غم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ افسوس ان کے پاس

خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملنے اور کچھ استفادہ کرنے آئے ہیں اس پر عرباض نے فرمایا ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے (لوگوں کی) آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے آپ کی نصیحت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئ باتوں کی ایجاد سے بچنا ہو گا کیونکہ ہر نئ بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور بدعت نری گمراہی ہے۔

158۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ، وَالْوُسْطَى، وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

(مسلم کتاب الجمعة باب تخفیف الصلاۃ و الخطبة 1426)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ کا جلال زیادہ ہو جاتا تھا گویا آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے اور فرماتے کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپؐ

شہادت اوردرمیانی انگلی کو ملاتے اور فرماتے اما بعد! بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد (رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی ہدایت ہے اور سب سے بری چیز بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے میرا ہر مؤمن سے اس کی جان سے زیادہ قریبی تعلق ہے جو کوئی بھی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو کوئی قرض چھوڑے یا کمزور اولاد چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہے۔

159۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، ....وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ، وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ صَامَ، وَ صَلَّى ؟ قَالَ وَإِنْ صَامَ، وَ صَلَّى، وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ، فَادْعُوا الْمُسْلِمِينَ بِمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مسند احمد ، مسند الشاميين ، حديث الحارث العشری عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم 17953)

حضرت حارث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ۱۔ جماعت کے ساتھ رہو۔ ۲۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ ۳۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ ۴۔ دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو۔ ۵۔ اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلو خلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے لیکن اے اللہ جل شانہ، کے بندو! یہ بات یاد رکھو کہ

(اس صورت حال کے باوجود) جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں انہیں تم بھی مسلمان کہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (تعین کے لئے) اس امت کا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے (اس لئے سرائر کو تم حوالہ بخدا کرو)۔

160۔ حدثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي، فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً، فَعُمِلَ بِهَا، كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا

(سنن ابن ماجه، كتاب افتتاح الكتاب ، باب من احياء سنة قد اميتت 209)

کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بیان کیا کہ مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت میں سے کسی سنت کو زندہ کیا اور لوگ اُس پر عمل کرنے لگے تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ہوگا اور اُن کے اجر میں کچھ کمی نہیں ہوگی اور جس نے کوئی بدعت شروع کی اور اس پر عمل ہونے لگا تو اس پر ان سب عمل کرنے والوں کے بوجھ ہوں گے اور ان عمل کرنے والوں کے بوجھ میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔

161۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ، فَهُوَ رَدٌّ

(بخاری كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود 2697)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری اِس شریعت میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اِس میں نہیں تو وہ ردّ کی جائے گی۔

162۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الأَنْصَارِيَّ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ ، وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ، قُمْ إِلَى هَذِهِ الجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ

(بخاری کتاب اخبار الاحاد باب ما جاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق فی الاذان ...7253)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ انصاری ، ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ کسی آنے والے نے بتایا کہ شراب حرام ہو گئی ہے یہ سن کر ابو طلحہ نے کہا کہ انس اٹھو اور شراب کے مٹکوں کو توڑ ڈالو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور پتھر کی کونڈی کا نچلا حصہ مٹکوں پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گئے۔

163۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلاَفِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ

(بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ 7288)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو) کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بکثرت سوال کرتے لیکن جب ان کو جواب دیا جاتا تو ان کی خلاف ورزی کرتے اور جواب کے مطابق عمل نہ کرتے۔ پس جب خود میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

164۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تعالىٰ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا

(دارقطنی ، کتاب المکاتیب باب الرضاع 4396)

حضرت ابو ثعلبۃ خشنی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں۔ تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ ان کو پامال کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں۔ تم ان کا ارتکاب نہ کرنا۔ کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے (صرف تم پر رحم کرتے ہوئے)۔ نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

165۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ سَلُونِي، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ. قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، كَانَ يُلَاحَى فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، إِنِّي صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَائِطِ

(مسلم کتاب االفضائل باب توقیرہ ﷺ و ترک اکثار سؤالہ عما لا ضرورۃ الیہ...4340)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوال کئے یہاںتک کہ انہوں نے حضور ﷺ سے کرید کرید کر سوال کئے۔ ایک روز آپ ؐ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اور فرمایا مجھ سے

پوچھو۔ تم مجھ سے جس چیز کے بارہ میں بھی سوال کروگے میں اسے تمہارے لئے کھول کر بیان کروں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو وہ خاموش ہوگئے اور ڈر گئے کہ ضرور کوئی بات ہونے والی ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں اپنے دائیں اور بائیں دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر آدمی اپنے کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے رو رہا ہے۔ پھر ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا جس سے جھگڑا کیا جاتا تھا اور اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا جاتا تھا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر۔ اور اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے، فتنوں کے شر سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور آگ کا منظر دکھایا گیا۔ میں نے ان دونوں کو اس دیوار سے ورے دیکھا۔

ایمان اور اس کے ارکان

166۔ فقال عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ، وَالقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

(ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی وصف جبریل للنبی ﷺ الایمان و الاسلام 2610)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ بہت سیاہ تھا اس پر سفر کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور نبی ﷺ کے گھٹنے کے ساتھ اپنا گھٹنا ملا

کر (مؤدب) بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمد (ﷺ) ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

167۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ، وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ

(ابن ماجه، افتتاح الکتاب، باب فی الایمان 65)

حضرت علی بن ابی طالبؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان دل کی معرفت اور زبان کے اقرار اور اسلام کے ارکان پر عمل کا نام ہے۔

168۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ — أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ — شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان 43)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا فرمایا ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اس کی سب سے افضل شاخ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرنا اور سب سے عام راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

169۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

(مسلم کتاب البر والصلة والادب باب تراحم المومنین و تعاطفهم و تعاضدهم 4671)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایک بدن کی سی ہے جب ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے باقی سارا بدن بیداری اور بخار میں شامل ہوتا ہے۔

170۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ المؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ

(بخاری کتاب الصلاۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ 481)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کئے رکھتا ہے۔ اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پَرو دیا۔

اسلام
اور اس کے ارکان

171۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الإِيمَانُ؟ قَالَ الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلاَئِكَتِهِ، وَرُسُلِهِ، وَلِقَائِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ المفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ الإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ مَا المسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ المَرْأَةُ رَبَّتَهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَ الحُفَاةُ العُرَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ (إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ)(سورۃ لقمان 35) ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ

(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ (لقمان 35) 4777)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن لوگوں کے لئے باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص سامنے سے پیدل چلتے ہوئے آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے ملائکہ، اس کے رسولوں اور اس کی ملاقات پر یقین رکھے اور اس بات پر یقین کرے کہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندگی ہے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت

کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور نماز سنوار کر ادا کرے اور زکوٰۃ دے جو فرض کی گئی ہے اور رمضان میں روزے رکھے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ کہ تم اسے دیکھ رہے ہو تو پھر اتنا تو ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ گھڑی کب ہو گی؟ آپ نے فرمایا جس شخص سے اس کی بابت پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا مگر میں تمہیں اس کی علامتیں بتائے دیتا ہوں۔ جب عورت اپنے مالک کو جنے گی تو یہ اس کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور جب ننگے پاؤں، ننگے بدن آوارہ گرد لوگوں کے سردار ہوں گے۔ یہ بات بھی اس کی علامتوں میں سے ہے۔ اس گھڑی کا علم ان پانچ باتوں میں سے ہے۔ جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ ...(یقیناً اللہ ہی ہے جس کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش کو اتارتا ہے اور جانتا ہے کہ رِحموں میں کیا ہے)۔ پھر اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا اسے میرے پاس واپس لے آؤ۔ صحابہ اسے واپس بلانے کے لئے گئے۔ مگر انہوں نے کچھ نہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا یہ جبرائیل ہیں جو اس لئے آئے تھے کہ لوگوں کو ان کا دین سکھائیں۔

حدثنی أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ

وَشَرِّهِ، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان و الاسلام 1)

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمارے پاس ایک بہت سفید کپڑوں میں ملبوس بہت سیاہ بالوں والا آدمی آیا، نہ تو اس پر کوئی سفر کے آثار نظر آتے تھے، نہ ہی اُسے ہم میں سے کوئی جانتا تھا یہانتک کہ وہ نبی ﷺ کی طرف رُخ کر کے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے آپؐ کے دونوں گھٹنوں سے لگا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھے اور پھر کہا کہ اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارہ میں (کچھ) بتایئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں جانے کی طاقت رکھتے ہو۔ اس نے کہا آپؐ نے ٹھیک کہا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ (خود) ہی آپؐ سے سوال کرتا ہے اور (خود) ہی آپؐ کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارہ میں بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخری دن پر اور اس کی خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا کہ آپؐ نے ٹھیک فرمایا پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارہ میں بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں یقیناً دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے اس گھڑی کے بارہ میں بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس سے اس کے متعلق پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی نشانی بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ لونڈی

اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھوگے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا پھر وہ چلا گیا۔ میں کچھ دیر وہاں رہا تو آپ ؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمرؓ! کیا تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل ؑ تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے تمہارے پاس آئے تھے۔

172۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

(بخاری کتاب الایمان باب دعائکم ایمانکم 8)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو سنوار کر ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

173۔ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ، وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ،

قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ، وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الصلوات التی ھی احد ارکان الاسلام 4)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ اہل نجد میں سے ایک پراگندہ سر، آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ ہم اس کے بولنے کی آواز سنتے تھے مگر سمجھ نہ آتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں دن رات میں ہیں۔ اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم نفل پڑھو، اور ماہ رمضان کے روزے۔ اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم نفلی روزے رکھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم نفل کے طور پر دو۔ انہوں نے کہا وہ شخص چلا گیا اور وہ کہتا جاتا تھا خدا کی قسم میں نہ تو اس سے زیادہ کروں گا اور نہ اس سے کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا۔

174۔ سمعتُ أَبَى أُمَامَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماذکر فی فضل الصلاۃ 616)

حضرت ابو امامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے

اموال کی زکوۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ (اگر تم ایسا کروگے تو) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

175۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالمهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون ۔۔۔۔10)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اصل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان سلامتی میں رہیں اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس بات کو جسے اللہ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔

176۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المسْلِمُ أَخُو المسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ القِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ

(بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم و لا یسلمه2442)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ خود اُس پر ظلم کرے اور نہ اسے (ظالم کے) سپرد کرے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کے کام میں مشغول ہو گا، اللہ بھی اس کے کام میں مشغول رہے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کی اللہ یومِ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اُس سے دور کرے گا۔ اور جس نے ایک مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ بھی قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی کرے گا۔

177۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَنَّةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، ثُمَّ يَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قيل يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُحَازَنَّ الْإِيمَانُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا يَحُوزُ السَّيْلُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْرِزَنَّ الْإِسْلَامُ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

(مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث عبد الرحمان بن سنة 16810)

حضرت عبد الرحمان بن سنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام غریب الوطنی کی حالت میں شروع ہوا پھر غریب الوطن ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا۔ پس غریب الوطن لوگوں کے لیے خوش خبری ہے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! غرب الوطن کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو نیکی اور بھلائی پر قائم رہتے ہیں جبکہ عام لوگ بگڑ گئے ہوں اور ان میں فساد آ گیا ہو۔ اس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں ہٹ آئے گا جیسے سیلابی موج بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹتی ہے۔ اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اسلام دو مسجدوں کے درمیان یوں سکڑ اور سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ کر گھس جاتا ہے۔

178۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ عَوْفٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاص، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، فَقِيل مَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ أُنَاسٌ صَالِحُونَ، فِي أُنَاسِ سُوءٍ كَثِيرٍ، مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابہ . مسند عبد الله بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ 6650)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری موجودگی میں ایک دن فرمایا کہ غریب الوطن لوگوں کے لئے بڑی خوشخبری ہے۔ عرض کیا گیا۔ حضور ﷺ غریب الوطن لوگوں سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نیک لوگ جو ایسے لوگوں میں رہتے ہوں جن میں فرمانبرداروں کی نسبت نافرمانوں کی بھاری اکثریت ہو (اور نیک لوگ ان میں اجنبی اجنبی اور اوپرے اوپرے لگیں جیسے وہ کسی اور دنیا کے باسی ہیں)۔

احکام شریعت کا تعلق ظاہر سے ہے باطن کا علم خدا کو ہے

179۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ

(مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتیٰ یقولوا لا الٰہ الا اللہ...26)

ابومالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ان چیزوں کا انکار کیا جن کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

180۔ عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثُوهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَتْ لَهُ رَاعِيَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهُ، وَأَنَّهُ أَمَرَهَا تَتَعَاهَدُ شَاةً، فَتَعَاهَدَتْهَا حَتَّى سَمِنَتِ الشَّاةُ، وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِيَةُ بِبَعْضِ الْغَنَمِ، فَجَاءَ الذِّئْبُ، فَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا، فَجَاءَ عَبْدُ اللهِ، وَفَقَدَ الشَّاةَ، فَأَخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَةُ بِأَمْرِهَا فَلَطَمَهَا، ثُمَّ نَدِمَ عَلَى ذَلِكَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَظَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ! فَقَالَ إِنَّهَا سَوْدَاءُ لَا عِلْمَ لَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا أَيْنَ اللَّهُ؟ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ، قَالَ فَمَنْ أَنَا؟ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ، فَأَعْتِقْهَا، فَأَعْتَقَهَا

(مسند امام احمد(امام ابی حنیفہ) ، کتاب الایمان و الاسلام ، حدیث نمبر 4)

عطاء نے نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ ؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہو گئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشی عورت ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ نبی ﷺ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کر دیا۔

181۔ اخبرنَا ابوظبیان قَال سمعتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الحُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا القَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ، قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ

مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

(بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی ﷺ اسامة بن زید الی الحرقات من جهینة 4269)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح سویرے اس قوم پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی اور میں نے اور ایک انصاری مرد نے ان میں سے ایک شخص کا پیچھا کیا۔ جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا۔ (یہ سن کر) انصاری تو رک گیا اور میں نے اپنے نیزہ سے اس کو زخمی کیا اور مار ڈالا۔ جب ہم آئے تو نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا اے اسامہ! کیا تم نے اسے مار ڈالا بعد اس کے کہ اس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا۔ میں نے کہا وہ اپنا بچاؤ کر رہا تھا۔ مگر آپ وہی بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ کاش میں اس دن سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ، قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الہ الا اللہ 132)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا۔ صبح کے وقت ہم جہینہ کے حرقات (جہینہ قبیلہ کے علاقہ میں ایک موضع کا نام ہے) میں پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو میں نے جا لیا، اس نے کہا ”لا الہ الا اللہ“ مگر میں نے اسے نیزہ مارا، پھر اس سے میرے دل میں خلش پیدا ہوئی تو میں نے اس کا ذکر

نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اس نے ہتھیار کے ڈر سے کہا تھا۔ فرمایا تو تم نے کیوں اس کا دل نہ چیرا تا کہ تم جان لیتے کہ اس نے یہ (دل سے) کہا تھا یا نہیں۔ آپؐ میرے سامنے یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ خواہش کی کہ کاش میں نے اس دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

182۔ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ، حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ، حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ، حَدَّثَهُ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لاَذَ بِشَجَرَةٍ، وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، آقْتُلُهُ؟ قَالَ لاَ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

(بخاری کتاب الدیات ،باب قول اللہ تعالیٰ و من یقتل مو مناً متعمداً ....،حدیث نمبر 6865)

حضرت عبید اللہ بن عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ مقداد بن عمرو کندیؓ جو جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر کسی کافر سے میری مڈ بھیڑ ہو جائے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر اپنے بچاؤ کی خاطر درخت کی اوٹ میں ہو جائے اور کہے کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں تو کیا میں اسے اس کے یہ کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ مقداد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے پھر اپنی جان بچانے کی خاطر یہ کہہ رہا ہے تو کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب وہ ایمان کا اقرار کرتا ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس اقرار کے بعد اسے قتل کرو گے تو تم اس مقام پر ہو گے جس پر وہ تھا۔ یعنی وہ مومن اور تم کافر قرار پاؤ گے۔

183۔ عَنْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا، أَمِنَّاهُ، وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ اللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ، وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ

(بخاری کتاب الشھادات باب الشھداء العدول ، حدیث نمبر 2641)

عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعض لوگوں سے وحی کی بناء پر مؤاخذہ کیا جاتا تھا اور اب وحی تو منقطع ہو چکی ہے اور ہم تم سے صرف تمہارے انہی عملوں کی بناء پر مواخذہ کریں گے جو ہم پر ظاہر ہوں۔ سو جس نے ہمیں بھلے کام دکھائے ہم اس سے مطمئن ہوں گے اور اس کو ہم اپنے قریب کریں گے اور اس کے اَندرُونے کا ہم سے کچھ واسطہ نہیں۔ اللہ اس کے اَندرُونے کا (اس سے) حساب لے گا۔ اور جس نے ہمیں برے کام دِکھلائے ہم اس سے مطمئن نہیں ہوں گے اور نہ اسے سچا سمجھیں گے، اگرچہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کا اَندرُونہ اچھا ہے۔

184۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا، وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب علی ما یقاتل المشرکون حدیث نمبر 2641)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کا بندہ اور رسول ہے

اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائیں اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ جب وہ یہ کر لیں تو ان کے خون اور ان کے مال ہم پر حرام ہیں مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کے لیے وہی ہے جو مسلمانوں کے لیے ہے اور ان پر وہی ہے جو مسلمانوں پر ہے۔

185۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلاَ تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ

(بخاری کتاب الصلاۃ باب فضل استقبال القبلۃ ، حدیث نمبر 391)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبح کردہ جانور کھائے۔ پس یہ وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی امان ہے اور اُس کے رسول کی امان ہے۔ سو اللہ سے عہد شکنی مت کرو اُس امان کے متعلق جو اُس نے دی ہے۔

186۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھا من السباب و اللعن ، حدیث نمبر 6045)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ (یعنی کہنے والا خدا کی نظر میں کافر اور فاسق ہو گا)۔

نماز
اور اس کی شرائط

187۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ، فَقَالَ القَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ

(بخاری کتاب الادب باب فضل صلة الرحم حدیث نمبر 5983)

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ لوگوں نے کہا اسے کیا ہوگیا، اسے کیا ہوگیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو ضرورت ہے۔ اس کو کیا ہوگیا؟ پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز کو سنوار کر پڑھو اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو (بس یہی عمل ہیں)۔

188۔ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ 108)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یقیناً آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔

189۔ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ، قَالَ قَدِمْتُ المَدِينَةَ، فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ العَبْدُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ ،حدیث نمبر 413)

حریث بن قبیصہ کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور میں نے یہ دعا کی اے اللہ! مجھے نیک ساتھی میسر آئے۔ وہ کہتے ہیں میں حضرت ابوھریرہؓ کے پاس بیٹھا۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے نیک ساتھی ملائے اور وہ مجھے حدیث بتائے جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو شاید کہ اللہ اس کے ذریعہ مجھے نفع دے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

190۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الخَطَايَا

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ ، حدیث نمبر 528)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے بھلا بتاؤ تو سہی کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے پاس نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ دفعہ نہائے۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ (نہانا) اس کی کچھ میل باقی رہنے دے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ کوئی میل بھی نہیں رہنے دے گا۔ آپؐ نے فرمایا یہ پانچوں نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

191۔ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ، غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ. قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ؟

(مسلم کتاب المساجد باب المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا 1064)

حضرت جابرؓ اور وہ حضرت عبد اللہؓ کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال ایک گہری اور بہتی ہوئی نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس سے نہاتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حسن نے کہا اور یہ کوئی میل باقی رہنے نہ دے گا۔

192۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ، قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ حَدَّكَ

(بخاری کتاب الحدود باب اذا اقر بالحد ولم یبین هل للامام ان یستر علیه ، 6823)

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضور! پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

193۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب متی یومر الغلام بالصلاۃ 495)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے ہوں (اور نماز نہ پڑھیں) تو ان کو سزا دو۔ اور ان کے بستر الگ رکھو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ، إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابة ، مسند عبد الله بن عمر بن العاص ، 6689)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر ے بھی الگ کر دو(یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو)۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوا أَبْنَاءَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ، وَإِذَا أَنْكَحَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ، فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ، فَإِنَّ مَا أَسْفَلَ مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِ

(مسند احمد بن حنبل ،مسند المكثرين من الصحابة ، مسند عبد الله بن عمر بن العاص، 6756)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر ے بھی الگ کر دو(یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو) جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح کر دے تو وہ اس کا ستر نہ دیکھے۔ اسکی ناف سے لے کر اس کے گھٹنوں تک اس کا ستر ہے۔

194۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى المِرْفَقَيْنِ ثَلاَثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ إِلَى الكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(بخاری کتاب الوضو باب الوضو ثلاثا ثلاثا، 159)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ عطاء بن یزید نے انہیں بتایا کہ حمران نے جو کہ حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام تھے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھ تین بار (پانی) ڈال کر دھوئے۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ پھر اپنا منہ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین تین بار دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو جو گناہ بھی اس سے پہلے ہو چکے ہیں، ان سب سے اس کی مغفرت کی جائے گی۔

195۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

(نسائی کتاب الطھارۃ باب الترغیب فی السواک، 5)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

196۔ حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ

(بخاری کتاب الجمعة باب السواک یوم الجمعة، 888)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مسواک کے بارہ میں تمہیں بارہا تاکید کی ہے۔

197۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ

(بخاری کتاب الجمعة باب السواک یوم الجمعة ، 887)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دوں گا یا یہ فرمایا کہ اگر لوگوں کی تکلیف کا مجھے خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ضرور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

198۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ المغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

(بخاری کتاب اللباس باب لبس جبة الصوف فی الغزو حدیث نمبر 5799)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور، ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ سواری سے اترے اور اندھیرے میں اتنی دور گئے جہاں آپ نظر نہیں آتے تھے۔ (قضائے حاجت کے بعد) آپ واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے۔ میں لوٹے سے پانی ڈالنے لگا۔ آپؐ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ آپؐ پر اونی جبہ تھا۔ آپؐ اس میں سے اپنے بازو نہیں نکال سکتے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا۔ پھر سر کا مسح

کیا۔ آپ ﷺ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے اس لئے میں جھکا کہ آپ ﷺ کے موزے اتاروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا رہنے دو میں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے انہیں پاؤں دھو کر پہنا تھا۔

199۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ إِنَّهُ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، قَالَ نَعَمْ، كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ، كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جُهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ وَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا، فَقَالَ وَاللهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل التوبة و الاستغفار 3535)

حضرت زر بن حبیشؒ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے آیا۔ حضرت صفوان نے کہا اے زر! کیسے آئے؟ میں نے کہا علم سیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا طالب علم کے آگے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اس کی اس علمی طلب پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا پیشاب پاخانہ کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں۔ آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ اس بارہ میں آپ نے نبی ﷺ سے کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا

ہاں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے اگر سفر میں ہوں تو تین دن رات اپنے موزے پہنے رکھ سکتے ہیں۔ چاہے کوئی پیشاب پاخانہ کرے یا سوئے۔ البتہ کوئی شخص جنبی ہو اور اسے نہانا ضروری ہو، تو پھر موزے اتارنے کا حکم ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ عشق و محبت کے بارہ میں بھی کوئی بات آپ نے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی آدمی نے بلند آواز سے آپ ﷺ کو اے محمد! کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ نے بھی اسی لہجہ میں اس کو ہاں میں جواب دیا۔ میں نے اسے کہا تیرا ستیاناس ہو، تو نبی ﷺ کے حضور میں ادب کا طریق اختیار کر اور آہستہ بول کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دربار میں اونچی آواز نکالنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ دیہاتی کہنے لگا خدا کی قسم! میں تو آہستہ نہیں بولوں گا۔ پھر اس نے کہا، یہ بندہ آپ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان میں شامل نہیں۔ (یعنی ان جیسے اعمال اس کے نصیب میں نہیں)۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

200۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ ۔أَوِ الْمُؤْمِنُ ۔فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ ۔أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ۔فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ۔فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ ۔أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ۔حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ

(مسلم کتاب الطهارة باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء352)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضوء کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے ہر وہ خطا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہے جو اس نے اپنی آنکھوں سے کی ہوتی ہے اور جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو وہ ساری خطائیں جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کی تھیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا

پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ ساری خطائیں نکل جاتی ہیں جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

201۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ

(مسلم کتاب الطھارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضو 353)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح وضوء کیا تو اس کے جسم سے اس کی خطائیں نکل جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی (خطائیں) نکل جاتی ہیں۔

202۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ. ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ. ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ. حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ. ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ. ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

(مسلم کتاب الطھارۃ باب صفۃ غسل الجنابۃ 466)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غُسل جنابت فرماتے تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ دھوتے۔ پھر نماز کے وضوء کی طرح وضوء فرماتے۔ پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے یہاں تک کہ جب آپؐ دیکھتے کہ اچھی طرح صفائی ہو گئی ہے تو اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین دفعہ پانی ڈالتے۔ پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالتے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔

203۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ

(مسلم کتاب الطهارة باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره361)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ گناہ مٹاتا اور درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تمام قسم کی ناپسندیدگیوں کے باوجود پورا وضوء کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے[1]۔

204۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ، كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً

(مسلم کتاب المساجد باب المشي الى الصلاة تمحى به الخطايا1062)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں وضوء کرے اور اللہ کے گھروں میں کسی گھر کو چل کر جائے۔ تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک قدم برائی دور کرے گا اور دوسرا قدم درجہ بڑھائے گا۔

205۔ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا، قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ ثُمَّ بِرُّ

1: رباط سے مراد مؤمنوں کا ایک دوسرے سے، امام سے اور اللہ تعالیٰ سے گہرا رابطہ ہے جیسا کہ فرمایا رَابِطُوا (آل عمران:201)

الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

(بخاری کتاب الجہادو السیر باب فضل الجہاد و السیر حدیث نمبر 2782)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ! کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا والدین سے نیک سلوک کرنا۔ میں نے پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں خاموش ہو رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید کچھ نہ پوچھا۔ اور اگر میں آپؐ سے اَور پوچھتا تو مجھے اَور بھی بتاتے۔

206۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْعَصْرَ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ - أَوْ قَالَ صَارَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ - ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ جَاءَهُ الْفَجْرَ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ - أَوْ قَالَ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ، وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَ لِلْعِشَاءِ، حِينَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ - أَوْ قَالَ ثُلُثُ اللَّيْلِ - فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْفَجْرِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا، فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهْ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ

(مسند احمد بن حنبل ،مسند المکثرین من الصحابۃ ، مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ، 14592)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ـــ اور وہ انصار میں سے تھے ـــ کہ نبی ﷺ کے پاس جبریل آئے اور کہا اٹھیے نماز پڑھیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سورج ڈھلنے لگا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز شفق یعنی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد پڑھی پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور ان کے بتانے پر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو گیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز آدھی رات یا تیسرا حصہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے۔

207۔ عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

(ترمذی کتاب الطھارۃ باب ما جاء ان مفتاح الصلاۃ الطھور ، 3)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کی کلید طہارت ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے۔ نماز کی تحلیل تسلیم ہے۔ (یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کے علاوہ کوئی اور بات یا کام کرنا منع ہو جاتا ہے اور سلام کے بعد وہ تمام کام جو نماز میں منع تھے جائز ہو جاتے ہیں)۔

208۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةِ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، وَقَالَ يَحْيَى يُشْخِصُ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى

يَسْتَوِيَ قَائِمًا ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ، قَالَتْ وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ، وَكَانَ يَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ أَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ قَالَ يَحْيَى وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ

(مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرک من مسند الانصار بقیة خامس عشر ، مسند الصدیقه عائشه رضی اللہ عنہا ، 24531)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے۔ اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد کے لئے بیٹھتے، اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھتے۔ اور شیطان کی طرح بیٹھنے (یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے) سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کتا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے۔ آخر میں آپ ﷺ السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

209۔ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

(بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ، 631)

حضرت مالکؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم تقریباً ایک ہی عمر کے جوان تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس دن اور راتیں رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی مہربان اور نرم دل تھے۔ جب آپ سمجھے کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کی خواہش ہے یا کہا ہم مشتاق ہیں، تو آپؐ نے ان لوگوں کی بابت ہم سے پوچھا جن کو ہم اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ اور ان میں رہو، اُنہیں تعلیم دو اور انہیں نیک باتیں بتاؤ۔ آپؐ نے بعض باتوں کا ذکر کیا جنہیں میں یاد رکھتا ہوں یا یہ کہا میں یاد نہیں رکھتا اور فرمایا تم اسی طرح نماز پڑھنا، جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک تمہارے لیے اذان دے اور چاہیے کہ تم میں سے بڑا تمہارا امام ہو۔

210۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ، بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و انتظار الصلاۃ 1051)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اس کے گھر اور اس کے بازار میں نماز کی نسبت بیس سے کچھ درجہ زیادہ ہوتی ہے۔ یہ اس طرح کہ جب تم میں سے کوئی وضوء کرتا ہے اور اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اور نماز کے سوا کوئی چیز اسے اس پر آمادہ نہیں کرتی اور اس کا نماز کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں ہوتا تو جو قدم بھی وہ اٹھاتا ہے اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ اونچا کیا جاتا

ہے اور اس کی وجہ سے ایک برائی دور کر دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت تک نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے۔ اور فرشتے تم میں سے ہر اُس شخص کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو اپنی جگہ پر رہتا ہے جہاں اُس نے نماز پڑھی۔ اور وہ (فرشتے) کہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہ دے اور جب تک وہ اس میں کوئی نئی صورت نہ پیدا کرے۔

211۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

(مسلم کتاب المساجد باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فی تخلف عنها1030)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

212۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

(مسلم کتاب صلاة المسافرين ، باب كراهة الشروع فی نافلة بعد شروع المؤذن1152)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

213۔ انَّ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ 936)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کی طرف دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکینت لازم ہے۔ جو (نماز کا حصہ) تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ 937)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو دوڑ کر اس کی طرف نہ آؤ بلکہ اس کی طرف آؤ جبکہ تم پر سکینت لازم ہے اور جو (نماز کا حصہ) تم پالو وہ پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

214۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا، وَلَا يَؤُمَّنَّ

الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا

(مسلم کتاب المساجد باب من احق بالامامة 1070)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا لوگوں کی امامت وہ کرے جو اُن میں سے سب سے زیادہ اللہ کی کتاب پڑھا ہوا ہو۔ اگر وہ علمِ قران میں برابر ہوں تو ان میں سے سنت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا اگر وہ اس سنت (کے علم میں) برابر ہوں تو جس نے ان میں سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو اسلام لانے میں سب سے مقدّم۔ کوئی آدمی کسی آدمی کی عملداری میں اس کی امامت نہ کرے۔ اور اس کے گھر میں اس کی قابل احترام نشست پر بغیر اس کے کہے کے نہ بیٹھے۔ اشجّ نے اپنی روایت میں سِلْمًا (یعنی اسلام لانے کے لحاظ سے) کی بجائے سِنًّا یعنی عمر میں بڑا کہا ہے۔

215۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا......-

(بخاری کتاب الاذان باب الاستھام فی الاذان 615)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا (ثواب) ہے اور پھر سوائے قرعہ ڈالنے کے کچھ چارہ نہ پاتے تو وہ ضرور ہی قرعہ ڈالتے۔

216۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ اسْتَوُوا، وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

(مسلم کتاب الصلاة باب تسوية الصفوف ...646)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ (صفیں) سیدھی رکھو اورآگے پیچھے مت کھڑے ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا اور تم میں سے میرے قریب صاحبِ عقل وبصیرت ہوں اور پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں۔

217۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ - لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ - لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ - وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ

(ابو داؤد ، کتاب الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف 666)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھو۔ اور کندھوں کو برابر رکھو اور خالی جگہ کو پر کرو اور اپنے بھائیوں کے سامنے نرم ہو جاؤ۔ عیسیٰ (جو امام ابوداود کے استاد ہیں) انہوں نے أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ کے الفاظ نہیں کہے۔ اور شیطان کے لئے رخنے نہ چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے رکھے گا اور جو صف کو کاٹے گا اللہ اس کو کاٹ دے گا۔

218۔ عَنِ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

(بخاری کتاب الاذان باب تسویۃ الصفوف عند الاقامۃ 717)

حضرت نعمانؓ بن بشیر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی صفیں ضرور سیدھی رکھا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ ایک دوسرے سے پھیر دے گا۔

219۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ

(بخاری کتاب الاذان باب اقامة الصف من تمام الصلاۃ 723)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھو۔ کیونکہ صفوں کی درستی بھی اقامت صلوٰۃ کے حکم میں شامل ہے۔

220۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

(بخاری کتاب الاذان باب اثم من رفع راسه قبل الامام 691)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے؟ یا (فرمایا) اللہ تعالیٰ اس کی شکل گدھے کی شکل بنادے۔

221۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ، فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

(بخاری کتاب الاذان باب اذا صلی لنفسه فلیطول ما شاء 703)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ وہ ہلکی پڑھے کیونکہ ان میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبی کرے۔

222۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ

(بخاری کتاب الاذان باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی 707)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا میں نماز میں یہ ارادہ کرکے کھڑا ہوتا ہوں کہ اسے لمبا کروں گا۔ اتنے میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالوں۔

223۔ عَن أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالكَبِيرَ وَذَا الحَاجَةِ

(بخاری کتاب الاذان باب تخفیف الامام فی القیام و اتمام الرکوع والسجود 702)

حضرت ابو مسعودؓ نے بتایا کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! بخدا میں صبح کی نماز سے فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ ہمیں نماز لمبی پڑھاتا ہے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نصیحت میں اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا تم میں بعض نفرت دلانے والے ہیں۔ پس

تم میں سے جو لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ وہ نماز مختصر پڑھے۔ کیونکہ ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی اور حاجت مند بھی۔

224۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ، يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ؟ يَا فُلَانُ، قَالَ لَا. وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو، إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا

(مسلم کتاب الصلاۃ باب القراۃ فی العشاء 701)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں حضرت معاذؓ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر آکر اپنے لوگوں کی اِمامت کرتے تھے۔ ایک رات انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی پھر اپنے لوگوں کے پاس آکر ان کی امامت کی تو اس میں سورہ بقرہ شروع کر دی اس پر ایک آدمی الگ ہو گیا اور سلام پھیرا، اکیلے نماز پڑھی اور جانے لگا۔ اس پر لوگوں نے اسے کہا کہ اے فلاں کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا نہیں خدا کی قسم اور میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا اور ضرور یہ آپؐ کو بتاؤں گا۔ چنانچہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پانی لانے والے اونٹ رکھتے ہیں دن بھر کام کرتے ہیں اور حضرت معاذؓ نے آپؐ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی اور پھر آکر سورہ بقرہ شروع کر دی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت معاذؓ

کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ! کیا تم آزمائش میں ڈالنے والے ہو! یہ پڑھا کرو یہ پڑھا کرو۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور الضُّحَى، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کی تلاوت کیا کرو۔

225۔ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَدَخَلَ حَرَامٌ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَ نَخْلَهُ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَأَى مُعَاذًا طَوَّلَ، تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ وَلَحِقَ بِنَخْلِهِ يَسْقِيهِ، فَلَمَّا قَضَى مُعَاذٌ الصَّلَاةَ، قِيلَ لَهُ إِنَّ حَرَامًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا رَآكَ طَوَّلْتَ تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ وَلَحِقَ بِنَخْلِهِ يَسْقِيهِ. قَالَ إِنَّهُ لَمُنَافِقٌ، أَيَعْجَلُ عَنِ الصَّلَاةِ مِنْ أَجْلِ سَقْيِ نَخْلِهِ قَالَ فَجَاءَ حَرَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَسْقِيَ نَخْلًا لِي، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِأُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا طَوَّلَ، تَجَوَّزْتُ فِي صَلَاتِي وَلَحِقْتُ بِنَخْلِي أَسْقِيهِ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ. فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ، لَا تُطَوِّلْ بِهِمْ، اقْرَأْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَنَحْوِهِمَا

(مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ 12272)

حضرت معاذ بن جبلؓ اپنے قبیلہ میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت حرامؓ آئے ان کا ارادہ اپنے نخلستان کو پانی دینے کا تھا۔ وہ مسجد میں آئے تا کہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کریں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت معاذؓ نے نماز کو طویل کر دیا ہے تو انہوں نے اپنی نماز مختصر کی اور اپنے باغیچہ میں جا کر پانی دینے لگے۔ حضرت معاذؓ نے جب نماز ختم کی تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت حرامؓ مسجد میں آئے جب انہوں نے دیکھا کہ آپؓ نے نماز لمبی کر دی ہے تو انہوں نے اپنی نماز مختصر کی اور اپنے باغ کو پانی دینے لگے۔ حضرت معاذؓ نے کہا وہ منافق ہے اپنے باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے نماز اس طرح جلدی سے پڑھتا ہے (یہ کیسی نماز ہے) حضرت حرامؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت معاذؓ بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔

حضرت حرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! میرا ارادہ اپنے باغیچہ کو پانی دینے کا تھا (لیکن چونکہ نماز کا وقت تھا) اس لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد آیا (کہ پہلے نماز پڑھ لوں پھر باغیچہ کو پانی دوں گا) جب معاذ نے نماز بہت لمبی کر دی تو میں نے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی۔ اس پر معاذ نے مجھے طعنہ دیا کہ میں منافق ہوں۔ نبی ﷺ (حضرت حرامؓ کی یہ شکایت سن کر) معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو؟ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو؟ لوگوں کو لمبی نماز نہ پڑھاؤ بلکہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور الشَّمْسِ وَضُحَاهَا اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو۔

226۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا شَأْنُكُمْ؟ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللهِ، مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي، قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ، قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ، قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ

(مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام فی الصلاۃ و نسخ ما کان من اباحتہ 828)

حضرت معاویہ بن حکم السُّلَمیؓ نے بیان کیا کہ اس اثناء میں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کسی شخص نے چھینک ماری۔ اس پر میں نے یرحمک اللہ کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھے کھوئے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مجھے دیکھنے لگے ہو؟ اس پر وہ اپنے ہاتھ

اپنی رانوں پر مارنے لگے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ مجھے خاموش کرارہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے آپؐ سے بہتر معلم نہ تو آپؐ سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپؐ کے بعد۔ خدا کی قسم !نہ تو آپؐ نے مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا نہ مجھے بُرا بھلا کہا (صرف یہ) فرمایا یہ نماز ہے اس میں کوئی انسانی کلام مناسب نہیں یہ تو صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن کی قراءت ہے یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ اللہ! میں جاہلیت کے زمانہ سے نیا نیا آیا ہوں اور یقیناً اب اللہ (دین) اسلام کو لایا ہے اور ہم میں بعض آدمی ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ ان کے پاس مت جاؤ۔ اس نے کہا کہ ہم میں بعض آدمی ایسے ہیں جو شگون لیتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ ایک ایسی بات ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں پس یہ ان کے لئے (کوئی) روک نہ بنے۔

227۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلاَثًا، فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ القُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءة للامام و المأموم فی الصلوات کلها 757)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ لوٹ گیا۔ پھر اس نے اسی طرح ہی نماز پڑھی جس طرح

(پہلے) پڑھی تھی۔ پھر وہ آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے تین بار ایسا ہی فرمایا اس نے کہا اس ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے آپؐ مجھے سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اَللہُ اَکۡبَرُ کہو۔ پھر قرآن میں سے جو میسر ہو، پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ سجدہ میں تمہیں اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ الغرض اپنی ساری نماز میں اسی طرح ادا کرو۔

228۔ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ - أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا وَرَاءَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ، قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ، لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ

قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ؟ قَالَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ

(مسلم كتاب المساجد باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر 1044)

حضرت عتبانؓ بن مالکؓ جو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے انصار صحابہؓ میں سے تھے جو (غزوہ) بدر میں شریک ہوئے تھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ! میری بینائی کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو وہ وادی جو میرے اور ان کے درمیان ہے بہہ پڑتی ہے اور میں ان کی مسجد میں جا کر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ! میری خواہش ہے کہ آپؐ تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھیں جسے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں ضرور ایسا کروں گا۔ حضرت عتبانؓ کہتے ہیں اگلی صبح جب دن چڑھا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکرؓ صدیق تشریف لائے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اجازت چاہی۔ میں نے اجازت دی۔ جب آپؐ (گھر میں آئے تو) بیٹھے نہیں یہانتک کہ اندر تشریف لے آئے۔ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم بھی آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کو خزیر کے لئے روک لیا جو ہم نے آپؐ کے لئے تیار کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ محلہ کے بعض اور افراد بھی ہمارے ارد گرد سے آ گئے۔ یہانتک کہ گھر میں آدمیوں کی خاصی تعداد جمع ہو گئی۔ اُن میں سے کسی نے کہا مالکؓ بن دُخشُن کہاں ہے؟ ایک نے کہا کہ وہ تو منافق ہے جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت نہیں کرتا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم اس کے بارہ میں یہ مت کہو۔ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے کہا کہ

ہم تو اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے لئے ہی دیکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا اقرار کیا اللہ اس پر آگ کو حرام فرما چکا ہے۔

229۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَوِ الْأَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي بُيُوتِهِمَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا، ثُمَّ أَتَيَا الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَعَدَا نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُمَا يَرَيَانِ الصَّلَاةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُمَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا، فَجِيءَ بِهِمَا، وَفَرَائِصُهُمَا تَرْتَعِدُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ حَدَثَ فِي أَمْرِهِمَا شَيْءٌ، فَسَأَلَهُمَا، فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمَا ذَلِكَ، فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ، وَاجْعَلَا الْأُولَى هِيَ الْفَرْضَ

(مسند ابی حنیفه کتاب الصلاة ،باب بیان تقدیم العشاء علی العشاء 137)

حضرت جابر بن اسودؓ یا اسود بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں دو آدمیوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مسجد میں نماز باجماعت ہو چکی ہو گی گھر میں ظہر کی نماز پڑھی اور پھر مسجد میں آئے اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں (وہ نماز میں شامل ہونے کی بجائے) مسجد میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے کہ ایک مرتبہ تو وہ نماز پڑھ چکے ہیں دوبارہ وہی نماز پڑھنا درست نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں دیکھا کہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوئے ہیں تو انہیں بلوایا وہ دونوں خوف کے مارے کانپتے ہوئے آئے کہ شاید ان سے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہے۔ آپؐ نے ان سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے جب امر واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا جب اکیلے نماز پڑھ چکے ہو تو دوبارہ جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم پہلی ادا کردہ نماز کو ہی فرض سمجھتے ہو۔

230۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ، وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب جواز النافلة قائما و قاعدا 1193)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر اندر تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور آپؐ لوگوں کو مغرب پڑھاتے پھر (اندر) تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے پھر آپؐ لوگوں کو عشاء پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور آپؐ رات کو نو رکعت پڑھتے جن میں وتر شامل ہیں۔ اور آپؐ لمبی رات کھڑے ہو کر اور لمبی رات بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپؐ کھڑے ہو کر قرات فرماتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعت پڑھتے[1]۔

231۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ

(بخاری کتاب التهجد باب الرکعتین قبل الظهر 1182)

1: مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہو کر قراءت فرماتے تو قیام سے رکوع و سجود میں جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے تو بیٹھنے کی حالت سے ہی رکوع و سجود میں جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ظہر سے پہلے نہیں چھوڑا کرتے تھے اور دو رکعتیں صبح سے پہلے۔

232۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

(ابوداؤد، تفریع ابواب صلاۃ السفر، باب التطوع فی السفر 1222)

حضرت برء بن عازبؓ انصاری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں اٹھارہ سفروں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑی ہوں۔

233۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

(صحيح البخاري، كتاب الأذان باب الاذان بعد الفجر 618)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت حفصہؓ نے مجھے بتایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر بیٹھ جاتا اور صبح نمودار ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے، پیشتر اس کے کہ باجماعت نماز شروع کی جاتی۔

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

(مسلم كتاب صلاة المسافرين باب استحباب ركعتی سنة الفجر 1177)

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ صرف دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

234۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ

(مسند احمد بن حنبل ،احادیث من مسند الانصار ، حدیث محمود بن لبید 24023)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ......... ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے محلہ میں تشریف لائے اور آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو (حاضرین نماز سے) فرمایا کہ (مغرب کی) دو سنتیں اپنے اپنے گھر جا کر پڑھو۔

235۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ

(سنن دارمی کتاب الصلاۃ باب صلاۃ التطوع فی ای موضع افضل 1372)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز (سنن و نوافل) پڑھا کرو کیونکہ جماعت کے ساتھ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا بہترین نماز ہے۔

236۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، حَتَّى يَجِيءَ المُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ

(بخاری کتاب الدعوات باب الضجع علی شق الایمن 6310)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات (کے پچھلے حصہ) میں گیارہ رکعت تہجد پڑھتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو دو ہلکی رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ جب موذن نماز کے لیے اطلاع دیتا (تو آپؐ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے)۔

237۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، أَأُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ، قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ، أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ

(مسلم كتاب صلاة المسافرين باب صلاة الليل مثنى مثنى 1243)

انس بن سیرین کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا کہ صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعت کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا میں ان میں لمبی قراءت کروں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت ادا فرماتے۔ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر کرتے۔ وہ (انس) کہتے ہیں میں نے کہا میں اس بارہ میں آپ سے نہیں پوچھ رہا۔ انہوں (حضرت ابن عمرؓ) نے کہا تم سادہ لوح ہو۔ کیا تم مجھے اتنی مہلت بھی نہیں دو گے کہ میں تمہارے سامنے پوری حدیث بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت کر کے پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر کرتے اور صبح (کی نماز) سے قبل دو رکعت پڑھتے گویا کہ اذان آپ کو سنائی دے رہی ہے۔

238۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ، وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى، فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا، فَقَالَ مَا

يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ، قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي، يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَصَحِبْتُ عُمَرَ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ المسافرین و قصرھا1104)

عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن حضرت عمر بن خطابؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مکہ کے رستہ میں مَیں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں ظہر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ان کی نظر پڑی جہاں انہوں نے نماز پڑھائی تھی۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ہم بھی ان کے ہمراہ آگے بڑھے یہاں تک کہ وہ اپنے پڑاؤ پر پہنچ گئے۔ وہ بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا تو پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بتایا کہ یہ نوافل پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے نوافل (غالباً سنتیں) پڑھنے ہوتے تو ضرور اپنی نماز پوری پڑھتا۔ اے میرے بھتیجے! میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں رہا ہوں۔ آپؐ نے کبھی دو رکعت سے زائد نہیں پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو وفات دے دی۔ میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ رہا۔ انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد (نہیں پڑھیں) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی۔ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی رہا۔ انہوں نے دو رکعت سے زائد (نہیں پڑھیں) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی۔ پھر میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ بھی رہا۔ انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد رکعتیں (نہیں پڑھیں) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی اور اللہ فرما چکا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب 22) یقیناً اللہ کے رسول ﷺ میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔

239۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر 1143)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر اور عصر نیز مغرب اور عشاء بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع کر کے پڑھیں۔ وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا تا کہ آپؐ اپنی امت پر کوئی تنگی نہ ڈالیں۔ ابومعاویہ کی روایت میں (لِمَ فَعَلَ ذَالِکَ کے بجائے) مَا اَرَادَ اِلیٰ ذَالِکَ کے الفاظ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ، فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

(ابو داؤد کتاب صلاۃ السفر باب الجمع بین الصلاتین 1211)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء مدینہ میں بغیر خوف اور بارش کے جمع کیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا آپؐ کی اس سے کیا منشاء تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے چاہا کہ آپؐ اپنی امت کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔

240۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِمَّا زَادَ وَإِمَّا نَقَصَ — قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّمَا جَاءَ نِسْيَانُ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِي — فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْنَا صَلَّيْتَ قَبْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابة ، مسند عبد الله بن مسعود 4032)

حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز میں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی کمی بیشی ہوئی ہے۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! نماز کے بارہ میں کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضورؐ نے ابھی اس اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو۔ اسی طرح میں بھی بھول سکتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو دو سجدے سہو کرے پھر آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے۔

241۔ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ923)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار کرتے نیز کہتے اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی کا منبع ہے۔ اے جلال اور عزت والے! تو بہت برکت والا ہے۔ ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ استغفار کیسے کرتے؟ انہوں نے کہا تم کہتے ہو استغفر اللہ استغفر اللہ۔

242۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ يَا مُعَاذُ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار 1522)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! بخدا میں یقیناً تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا اے معاذ! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں ہر نماز کے بعد ہرگز نہ چھوڑنا کہ تم کہو اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر کے لیے اور اپنے شکر کے لیے اور اپنی عبادت کی خوبصورتی کے لیے۔

243۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ ـ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى، يَا رَسُولُ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، وَتَحْمَدُونَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ، فَقَالَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ928)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے......... کہ غریب مہاجر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالدار لوگ بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں

جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں مگر وہ صدقہ دیتے ہیں ہم صدقہ نہیں دیتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جس کے ذریعہ تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالوگے اور اپنے سے بعد والوں سے آگے رہو گے اور کوئی تم سے آگے نہیں بڑھ سکے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا ہی کرے جیسا تم کرو۔ انہوں نے عرض کیا ضرور یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تم تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو گے اللہ اکبر کہو گے اور الحمدللہ کہو گے۔ (راوی) ابوصالح کہتے ہیں کہ غریب مہاجر پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا ہے۔ وہ بھی ویسا ہی کرنے لگ گئے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

244۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(بخاری کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان 2013)

ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان میں کیسی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ آپؐ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت نماز سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور اُن کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر چار رکعت پڑھتے اور اُن کی خوبی اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ میں نے (ایک بار آپؐ سے) عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپؐ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا عائشہؓ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

245۔ عَنْ بِلَالٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنْ الإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الجَسَدِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیﷺ 3549)

حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہاہے اور رات کا قیام قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے، برائیوں کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے اور جسمانی برائیوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔

246۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابۃ ، مسند عبد اللہ بن عمرؓ 5602)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ۔ البتہ اقامت میں موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ دو دفعہ کہا کرتا تھا۔

247۔ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب البکاء فی الصلاۃ 904)

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ رونے کی بنا پر آپ ﷺ کے سینہ میں آواز تھی چکی کی آواز کی طرح۔

248۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ...۔

(صحيح البخاري, كتاب الرقاق باب التواضع 6502)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی۔ میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا قرب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر دی ہے، حاصل کر سکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں) اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

249۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ، يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ، وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ، قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا، قَالَ فَقَالَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ، وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي، فَإِنَّهَا

تَنْطَلِقُ فَتَصُومُ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَا أَصْبِرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا، وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ، لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ

(ابو داؤد کتاب الصیام باب المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجھا 2459)

حضرت ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور ہم آپؐ کے پاس تھے۔ اس نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! میرا خاوند صفوان بن معطل جب میں نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتا ہے اور میرا روزہ کھلوا دیتا ہے جب میں روزہ رکھتی ہوں اور یہ فجر کی نماز اس وقت پڑھتا ہے جب سورج نکلتا ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اس وقت صفوان آپؐ کی مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے ان پر ان کی بیوی کی شکایت کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اس کا یہ کہنا کہ یہ جب نماز پڑھتی ہے میں اس کو مارتا ہوں کہ وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے۔ میں نے اس کو منع کیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر ایک سورۃ بھی ہوتی تو لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ اور اس کا یہ کہنا کہ میں اس کا روزہ کھلوا دیتا ہوں کہ یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے اور چونکہ میں جوان آدمی ہوں اس لئے صبر نہیں کر سکتا۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ اس دن آپؐ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج نکلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایسے گھر والا آدمی ہوں اور یہ بات معروف ہے کہ ہمیں سورج نکلنے سے پہلے جاگ نہیں آتی۔ آپؐ نے فرمایا جب تمہاری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کرو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْده فَقَالَت زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَت فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَتِ النَّاسَ . قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ

فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومِ وَأَنا رجل شَاب فَلَا أَصْبِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أهل بَيت قد عرف لنا ذَاك لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ

(مشكاة المصابيح كتاب النكاح باب عشرة النساء و ما لكل واحدة من الحقوق ، الفصل الثالث 3269)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند صفوان بن معطل (مجھ سے بُرا سلوک کرتا ہے) جب میں نماز پڑھوں تو مجھے مارتا ہے اور اگر روزہ رکھوں تو روزہ کھلوا دیتا ہے اور خود فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتا ہے جب سورج نکل آیا ہوتا ہے۔ صفوان اس وقت مجلس میں موجود تھے۔ آپؐ نے ان سے ان شکایات کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ میں نماز پڑھوں تو یہ مارتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں (لمبی لمبی) دو سورتیں پڑھتی ہے۔ (اور مجھے کام پر جانا ہوتا ہے، اس لئے) میں نے اسے کہا ہے کہ چھوٹی سورت پڑھے (تاکہ یہ میرے لئے کھانا پکا سکے اور میں کام پر جاسکوں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر قرآن کی ایک ہی سورت ہو تو لوگوں کے لئے کافی ہے (یعنی ایک سورۃ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے)۔ پھر صفوان نے کہا رہی اس کی یہ شکایت کہ اگر میں روزہ رکھوں تو یہ روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی ہی چلی جاتی ہے اور (آپ جانتے ہیں کہ میں نوجوان ہوں) اتنا صبر نہیں کر سکتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی عورت نفلی روزے نہ رکھے۔ اب رہا (اس کا آخری) اعتراض کہ میں نماز اس وقت پڑھتا ہوں جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہمارے بارہ میں سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہم سورج چڑھے اٹھتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے صفوان! جب تم جاگو تو نماز پڑھ لیا کرو۔

250۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ما جاء ان الدعا لا یرد بین الاذان و الاقامۃ 212)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔

251۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(بخاری کتاب الاذان باب ما جاء فی الدعاء عند النداء 614)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سننے کے وقت یہ دعا کی کہ اے اللہ! جو اس دعوۃِ تامّہ اور اس قائم ہونے والی نماز کا ربّ ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی کامیابی کا ذریعہ عطا فرما اور ہر طرح کی برتری عطا فرما اور انہیں مقامِ محمود پر پہنچا، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

252۔ عنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ....إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب کراھۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام 861)

ابنِ ابی عتیق بیان کرتے ہیں کہ مَیں اور قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس باتیں کر رہے تھے۔............
حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہے۔ اور نہ (اس وقت) جب دو ناپاک چیزیں اسے روک رہی ہوں۔

جمعہ اور اس کے آداب

253۔ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا

(مسلم کتاب الجمعه باب فضل یوم الجمعة 1401)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے اس میں آدمؑ پیدا کئے گئے اور اس میں جنت میں داخل کئے گئے اور اس (دن) میں جنت سے نکالے گئے۔

254۔ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ

(ابو داؤد کتاب تفریع ابواب الجمعة باب فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة 1047)

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے افضل ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم پیدا کیے گئے اور اسی میں ان کی وفات ہوئی اس میں (بگل) میں صور پھونکا جائے گا اور اس میں بے ہوشی ہو گی۔ پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

255۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

(مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ1389)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

256۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ عَنْ جَدِّهِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ — وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ — أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المدنیین ، حدیث الفاکه بن سعد 16840)

حضرت فاکہؓ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن، عرفہ کے دن (یعنی نو 9 ذی الحجہ کو)، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نہایا کرتے تھے۔

257۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيدًا ، فَاغْتَسِلُوا ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

(المعجم الصغیر للطبرانی ،باب الحاء ،من اسمه الحسن جلد 1صفحه129)

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جمعہ (کے خطبہ) میں فرمایا اے مسلمانو کے گروہو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے (اس روز) نہایا کرو اور مسواک کیا کرو۔

258۔ عَن عَامر بن لدين الْأَشْعَرِيّ رَضِي اللَّهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول إِن يَوْم الْجُمُعَة عيدُ كم فَلَا تَصُومُوا إِلَّا أَن تَصُومُوا قبله أَو بعده

(الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب الصوم الترغیب فی صوم الاربعاء و الخمیس و الجمعة...... 1522)

حضرت عامر بن لدین اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کا دن تمہارے لیے عید ہے۔ اس لیے صرف اس دن (کو مخصوص کر کے) روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا (دن) ملا لو۔ (یعنی جمعرات اور جمعہ یا جمعہ ہفتہ دو دن ملا کر روزہ رکھو)۔

259۔ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ

(مسلم کتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة و الخطبة 1428)

ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمارؓ نے ہمیں خطبہ دیااور مختصر دیااور بلیغ کلام کیاجب وہ(منبر سے) سے نیچے اترے تو ہم نے کہااے ابویقظان! آپؐ نے بہت بلیغ کلام کیاہے مگر مختصر کیاہے کیوں نہ آپ نے لمبا کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سناہے کہ آدمی کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اس کی عقلمندی کی نشانی ہے پس نماز لمبی کرواور خطبہ مختصر کرو۔

260۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

(مسلم کتاب الجمعة باب فی الساعة التی فی يوم الجمعة 1397)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیااور فرمایااس میں ایک گھڑی ہوتی ہے اگر ایک مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس سے موافقت کر جائے اور اللہ سے کچھ مانگے تو وہ ضرور اسے عطاء کر دیتاہے۔ قتیبہ نے اپنی روایت میں مزید یہ کہا کہ آپؐ نے اس (گھڑی) کے چھوٹا ہونے کا اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

مسجد اور اس کے آداب

261۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ، وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ

(مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب فضل بناء المسجد5284)

محمود بن لبید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے مسجد (نبویؐ) کی توسیع کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اسے برا سمجھا اور پسند کیا کہ اسے اس کی اصل شکل پر رہنے دیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اس کے لئے اللہ اس جیسا گھر جنت میں بنائے گا۔

262۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَى: إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب و من سورة التوبة 3093)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں"۔

263۔ عَن جدّتها فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

(مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرک من مسند الانصار ، مسند فاطمه بنت رسول اللهﷺ26949)

حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے"۔اور جب آپؐ (مسجد سے) باہر نکلتے تو یہ کہتے" اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے"۔

264۔ حدَّثَنِي أَنَس بْنُ مَالِكٍ وهُو عَم اسحاق قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ، وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

(مسلم کتاب الطهارة باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات 421)

حضرت انس بن مالکؓ —جو اسحاق کے چچا ہیں — نے بیان کیا کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک اعرابی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کہنے لگے رک جاؤ رک جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو، اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اس سے فرمایا یہ مساجد پیشاب اور گندگی وغیرہ کے لئے نہیں ہوتیں۔ یہ تو صرف اللہ عزّ وجل کے ذکر، نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔

265۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ، فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا، فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى، مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ

(مسلم کتاب المساجد . باب نہی من اکل ثوما او بصلا866)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیاز اور گندنا کے کھانے سے منع فرمایا جب اس کی ضرورت ہم پر غالب آگئی اور ہم نے اس میں سے کھالیا تو آپؐ نے فرمایا جو اس بدبودار پودہ میں سے کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

266۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، لَا تُدْفَنُ

(مسلم کتاب المساجد باب النہی عن البصاق فی المسجد851)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمّت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اس کے خوبصورت اعمال میں سے تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا پایا اور اس کے بُرے کاموں میں وہ بلغم پائی جو مسجد میں ہو اور اسے دفن نہ کیا جائے۔

267۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا

(مسلم کتاب المساجد باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد872)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی آدمی کو گمشدہ چیز کے بارہ میں مسجد میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہئے کہ وہ کہے کہ "اللہ اس چیز کو تیری طرف نہ لوٹائے" کیونکہ مساجد اس غرض کے لئے نہیں بنائی گئیں۔

268۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ، وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ، وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب التحلق یوم الجمعۃ قبل الصلاۃ 1079)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا اور یہ کہ اس میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے اور اس میں شعر گائے جائیں اور نماز سے پہلے جمعہ کے دن حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ

(مشکاۃ المصابیح کتاب الصلاۃ باب المسجد و مواضع الصلاۃ الفصل الثانی 732)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں (مشاعرہ کے رنگ میں) اشعار پڑھے جائیں یا اس میں (بیٹھ کر) خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

269۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ

(بخاری کتاب الاعتصام باب ما یکرہ من کثرۃ السوال و من تکلف ما لا یعنیہ7290)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنالیا اور رسول اللہ ﷺ نے چند رات نماز پڑھی یہاں تک کہ کچھ لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوگئے۔ پھر انہوں نے ایک رات آپ کی آہٹ نہ پائی تو وہ سمجھے کہ آپ سو گئے ہیں یہ خیال کر کے ان میں سے بعض کھانسی کرنے لگے تا کہ آپ ان کے پاس باہر آئیں تو آپؐ نے فرمایا یہ تمہارا کام جو میں نے دیکھا ہے کہ تم برابر کر رہے ہو اس سے میں ڈر گیا کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر تم پر فرض کر دی گئی تو تم کبھی اس کو بجا نہ لا سکو اس لئے لوگو تم اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہی ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے سوائے فرض نماز کے۔

270۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب فی بناء المساجد 449)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ گھڑی نہیں آئیگی جب تک کہ لوگ مساجد کے بارہ میں ایک دوسرے پر فخر نہ کریں۔

روزہ اور اس کی اہمیت

271۔ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم 1904)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اُس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ ہوتا ہوں اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دِن ہو تو وہ کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ شور و غل کرے۔ اور اگر کوئی اُس کو گالی دے یا اُس سے لڑے تو چاہیے کہ وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار شخص ہوں۔ اور اُسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! یقیناً روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ (پہلی خوشی) اُس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ افطار کرتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

272۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور 1903)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ ایسا شخص کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

273۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ، مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

(بخاری کتاب الصوم باب هل يقال رمضان او شهر رمضان 1899)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آجاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

274۔ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الهِلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول عند روية الهلال3451)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! یہ چاند امن و امان اور صحت و سلامتی کے ساتھ (ہر روز) نکلے۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو خیر و برکت اور رشد و بھلائی کا چاند بن"۔

275۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاَثِينَ

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الهلال فصوموا...... 1909)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا — یا کہا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا — اُسے دیکھ کر روزہ رکھو اور اُسے دیکھ کر افطار کرو اور اگر اَبر کی وجہ سے تمہیں نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دِن کی گنتی پوری کرلو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

(مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال1794)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایاجب تم نیاچاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنے چھوڑ دو۔ اگر بادل وغیرہ کی وجہ سے تمہیں نظر نہ آئے تو تیس دن روزے کرو۔

276۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً

(بخاری کتاب الصوم باب برکة السحور من غیر ایجاب 1923)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً

(مسلم کتاب الصوم باب فضل السحور و تاکید استحبابه 1821)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

277۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

(بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم 1954)

حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات اِدھر سے آجائے اور دن اُدھر سے پیٹھ موڑ کر چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار افطار کر چکا۔

278۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار 1957)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھلائی ہمیشہ میں رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کریں گے۔

279۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا 1933)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بھول سے کھائے پئے تو چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے ہی اُسے کھلایا اور پلایا ہے۔

280۔ عَنْ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالماءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى المِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی الصدقة علی ذی القرابة 658)

حضرت سلمان بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی افطار کرے کھجور سے کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور کسی کو میسر نہ ہو تو پانی سے کرے کہ وہ پاک ہے۔ اور فرمایا کہ غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

281۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار 2358)

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو کہتے اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ "اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا"۔

282۔ عَن مَرْوَان يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْمُقَفَّعَ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار 2357)

مروان بن سالم المقفع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو ہتھیلی سے زائد ہوتی اس کو کاٹ ڈالتے اور فرماتے کہ جب رسول اللہ ﷺ روزہ افطار کرتے تو فرماتے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ''پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ''۔

283۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِسْكِينًا سَأَلَهَا، وَهِيَ صَائِمَةٌ، وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ، فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا: أَعْطِيهِ إِيَّاهُ، فَقَالَتْ: لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِينَ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: أَعْطِيهِ إِيَّاهُ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، قَالَتْ: فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أَهْدَى لَنَا أَهْلُ بَيْتٍ أَوْ إِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِي لَنَا شَاةً وَكَفَنَهَا، فَدَعَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ كُلِي مِنْ هَذَا، هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ

(موطا امام مالک، کتاب الصدقة باب الترغیب فی الصدقة 1878)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے اپنی خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس (غریب عورت) کو دے دے۔ وہ (خادمہ) کہنے لگی کہ آپ کے لئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں۔ آپ کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس (غریب عورت) کو دے دو۔ وہ (خادمہ) کہتی ہے کہ میں نے وہ (روٹی اس غریب عورت کو) دے دی۔ جب شام ہوئی تو آپؓ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو (بلا کر) فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے (کہیں) بہتر ہے۔

284۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

(ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل من فطر صائما 807)

حضرت زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا (اسے روزہ رکھنے والے) کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

285۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستة ایام من الشوال 1970)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے ہیں۔

286۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ، أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

(مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم و الفطر فی شهر رمضان... 1864)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ کی طرف رمضان میں نکلے آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ آپؐ کُرَاعُ الغَمِیمْ مقام پر پہنچے۔ لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپؐ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا۔ پھر آپؐ نے

پیا۔ اس کے بعد آپ ؐ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگوں نے (پھر بھی) روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا یہ نافرمان ہیں، یہ نافرمان ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الفَتْحِ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الغَمِيمِ، وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ العَصْرِ، فَشَرِبَ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ، وَصَامَ بَعْضُهُمْ، فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا، فَقَالَ أُولَئِكَ العُصَاةُ

(ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراھیۃ الصوم فی السفر 710)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لئے مدینہ سے چلے (تو رمضان کا مہینہ تھا)۔ یہاں تک کہ آپؐ کُرَاع الغَمِیم مقام پر پہنچے۔ آپؐ کے ساتھ سب لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ روزہ کی وجہ سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ آپؐ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپؐ کیا کرتے ہیں آپؐ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پیا اور لوگ آپؐ کو دیکھ رہے تھے۔ بعض نے روزہ کھول دیا اور بعض نے روزہ (رکھے) رکھا۔ اس کے بعد آپؐ کو اطلاع دی گئی کہ اب بھی بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے (اور انہوں نے پانی نہیں پیا)۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔

287۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(بخاری کتاب الصلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان 2009)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جذبہ ایمان سے بھرپور ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنے کی غرض سے رمضان میں عبادت کے لئے رات کو بیدار رہا تو جو گناہ اُس کے پہلے ہو چکے ہوں گے اُن کی مغفرت کی جائے گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام الرمضان وھو التراویح 1258)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اللہ کی رضا کی امید رکھتے ہوئے [1] عبادت کی تو اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

288۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ـــ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـــ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی عشر الاواخر و الاعتکاف فی المساجد 2026)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج معتکف ہوتی تھیں۔

1: احتسابًا : اس کے ایک معنٰی ہیں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے۔

289۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

(بخاری کتاب فضل لیلة القدر باب التماس لیلة القدر فی سبع الاواخر 2015)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کئی لوگوں کو آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر خواب میں دِکھائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری خوابیں آخری سات راتوں کے متعلق ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ پس جس کو اس کی تلاش ہو تو چاہیے کہ وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

290۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ (كَرِيمٌ) تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید 3513)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوں دعا کرنا: اے میرے اللہ تو بخشنے والا ہے، (عزت دینے والا ہے) بخشش کو پسند کرتا ہے، مجھے بخش دے۔

291۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ، لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ الضحیٰ 1175)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی تاکید فرمائی۔ جب تک میں زندہ رہوں گا انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا۔ ہر ماہ تین دن روزے رکھنا اور چاشت کی نماز پڑھنے کی اور یہ کہ میں اس وقت تک نہ سوؤں جب تک وتر نہ پڑھ لوں۔

292۔ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

(ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی الصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر 761)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم ہر ماہ تین روزے رکھنا چاہو تو (ہر مہینہ کے ایام بیض یعنی چاند کی) تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کو روزہ رکھو۔

زکوٰۃ اور اس کی اہمیت

293۔ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

(مراسیل ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی الزکوٰۃ 105)

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقات کے ذریعہ کرو اور موج در موج آنے والی آفات کا دفعیہ دعاؤں اور تضرعات کے ذریعہ کرو۔

294۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

(ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ماھو؟و زکاۃ الحلی 1563)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اسکے ساتھ اسکی بیٹی تھی اور اس (لڑکی) کے ہاتھوں میں سونے کے دو وزنی کنگن تھے۔ آپ نے فرمایا کیا اسکی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم پسند کرتی ہو کہ اسکے بدلے تمہیں اللہ قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے۔ راوی کہتے ہیں اُس نے ان دونوں کو اتارا اور نبی ﷺ کی طرف رکھ دیے اور کہا یہ اللہ عزّوجلّ اور اسکے رسولؐ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔

295۔ عَن أبي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ ثَعْلَبَةُ بن حَاطِبٍ إِلَى رَسُول اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْع اللهَ أَن يَرْزُقنِي مَالاً قَالَ وَيحك يَا ثَعْلَبَةُ قَلِيلٌ تُؤَدِّى شُكْرَهُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لا تُطِيقُهُ قَالَ يَا رَسُول اللَّهِ ادْع الله أَن يَرْزُقنِي مَالا قَالَ وَيحك يَا ثَعْلَبَة قَلِيلٌ تُؤَدِّى شُكْرَهُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لا تُطِيقُهُ قَالَ يَا رَسُول الله ادْع الله أَن يَرْزُقنِي مَالا قَالَ وَيحك يَا ثَعْلَبَة أما تحب أَن تكون مثلي! فَلَو شِئْتُ أَن يُسَيِّرَ رَبِّي هَذِه الْجبَالَ معي لَسَارَتْ قَالَ يَا رَسُول اللَّهِ ادْعُ الله أَن يَرْزُقنِي مَالا فوالذى بَعثك بِالْحَقِّ إِن آتَانِي اللهُ مَالا لَأُعْطيَن كلَّ ذِي حقٍ حَقه قَالَ وَيحك يَا ثَعْلَبَةُ قَلِيل تطِيقُ شكره خير من كثير لَا تُطِيقُهُ فَقَالَ يَا رَسُول اللَّهِ ادْع الله تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم اللَّهُمَّ ارزُقْه

مَالاً فاتَّجَرَ[1] أو اشْترى غنما فبُورِكَ لَهُ فِيهَا ونَمَت كَمَا يَنْمُو الدُّودُ حَتَّى ضَاقَتْ بِهِ الْمَدِينَةُ فَتَنَحّى بهَا - فَكَانَ يَشْهدُهَا الصَّلَاةَ بِالنَّهَارِ مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَلَا يشهدها بِاللَّيْلِ ثمَّ نمت كَمَا يَنْمُو الدُّودُ فتنحّى بهَا فَكَانَ لَا يشْهد الصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ إِلَّا من جُمُعَة إِلَى جُمُعَة مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ثمَّ نَمَتْ كَمَا يَنْمُو الدُّودُ فَضَاقَ بِهِ مَكَانَهُ فتنحّى بِهِ فَكَانَ لَا يشْهد جُمُعَة وَلَا جَنَازَة مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَجعل يتلَقَّى الرُّكْبَانَ ويسألُهم عَن الْأَخْبَار وفقده رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَسَأَلَ عَنهُ فأخبروه أَن اشْترى غنما وَأَن الْمَدِينَة ضَاقَتْ بِهِ وَأَخْبرُوهُ خَبَرَهُ فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَيْحَ ثَعْلَبَةَ بن حَاطِبٍ ثمَّ إِن الله تَعَالَى أَمر رَسُوله أَن يَأْخُذ الصَّدقَات وَأنزل الله عزوجل (خُذ من أَمْوَالهم صَدَقَة) الْآيَة - فَبعث رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَجُلَيْنِ رجلاً من جُهَيْنَةَ ورجلاً من بنى سَلِمَةَ يأخذان الصَّدقَات وكتب لَهما أَسْنَانَ الابلِ وَالْغَنمِ كَيفَ يأخذانها على وَجوهها وَأَمرهمَا أَن يَمُرَّا على ثَعْلَبَة بن حَاطِبٍ وبرجُلٍ مِن بَنى سُلَيْمٍ فَخَرَجَا فمرا بِثَعْلَبَةَ فَسَأَلَاهُ الصَّدَقَة فَقَالَ أرياني كتابَكُما فَنظر فِيهِ فَقَالَ مَا هَذَا إِلَّا جِزْيَةٌ انْطَلقَا حَتَّى تفرغا ثمَّ مرَّا بِي قَالَ فَانْطَلقَا وَسَمِعَ بهما السُّلَمِيُّ فَاسْتَقْبَلَهُمَا بِخِيَارِ إِبِلِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا عَلَيْك دونَ هَذَا فَقَالَ مَا كنتُ أَتَقَرَّبُ إِلَى الله إِلَّا بِخَير مَالِي فقبلا فَلَمَّا فَرَغَا مَرَّا بِثَعْلَبَة فَقَالَ أرياني كتابَكما فَنظر فِيهِ فَقَالَ مَا هَذَا إِلَّا جِزْيَة انْطَلقَا حَتَّى أرى رَأْيِي فَانْطَلقَا حَتَّى قدما الْمَدِينَة فَلَمَّا رآهما رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ قبل أَن يُكَلِّمهما: وَيْحَ ثَعْلَبَةَ بن حَاطِبٍ ودعا السُّلَمِيّ بِالْبركَةِ وَأنزل الله وَمِنْهُم من عَاهَدَ الله لَئِن آتَانَا من فَضْلِهِ لنَصَّدَّقَنَّ الثَّلَاث آيَات قَالَ فَسمع بعضٌ من

1: بعض نسخوں میں فاتخذ ہے۔

أَقَارِب ثَعْلَبَة فَأَتى ثَعْلَبَة فَقَالَ وَيحك يَا ثَعْلَبَة أنزل الله فِيك كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقدم ثَعْلَبَةُ على رَسُول اللَّه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ يَا رَسُول الله هَذِه صَدَقَةُ مَالِي فَقَالَ رَسُول اللَّه صلى اللَّه عَلَيْهِ وَسلم: إِنَّ الله قد مَنَعَنِي أَن أقْبَلَ مِنْك قَالَ فَجَعَلَ يَبْكِي ويَحْثِي التُّرَابَ على رَأسه فَقَالَ رَسُول اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: هَذَا عَمَلُك بِنَفْسِك أَمَرْتُكَ فَلم تُطِعْنِي، فَلم يقبل مِنْهُ رَسُول اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم حَتَّى مضى ثمَّ أَتَى أَبَا بكر فَقَالَ يَاأَبَابكرٍ اقْبلْ مِنِّي صَدَقَتى فقد عَرَفْتَ مَنْزِلَتى من الْأَنْصَار فَقَالَ أَبُو بكرٍ: لم يَقْبَلهَا رَسُول اللَّهِ صلى اللَّه عَلَيْهِ وَسلم وأقْبَلُها! فَلم يَقْبلهَا أَبُوبكرٍ ثمَّ وَلِيَ عمرُ بن الْخطاب فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا أَبَا حَفْصٍ يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ اقْبلْ منى صَدَقتى وتوسل إِلَيْهِ بالمهاجرين وَالْأَنْصَار وَأَزْوَاج رَسُول الله صلى اللَّه عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ عمر: لم يَقْبَلهَا رَسُول اللَّهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَلَا أَبُو بكر أقْبَلُها أَنا! فَأبى أَن يقبلهَا ثمَّ وَلى عُثْمَان فَهَلَك فِي خلَافَة عُثْمَانَ

(تفسير الدر المنثور سورة التوبة (ومنهم من عاهد الله...) آية 75)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ سے میرے لئے دعا کریں کہ وہ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ آپؐ نے فرمایا ثعلبہ تیرا بھلا ہو، تھوڑا جس پر تو شکر ادا کرتا ہے (اس) زیادہ مال سے بہتر ہے (جس پر رشک کرنے کی) تجھے طاقت نہ ہو۔ (کچھ عرصہ بعد) اس نے کہا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ آپؐ نے فرمایا ثعلبہ! تیرا بھلا ہو، تھوڑا جس پر تو شکر ادا کرتا ہے (اس) زیادہ مال سے بہتر ہے (جس پر رشک کرنے کی) تجھے طاقت نہ ہو۔ اس نے کہا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ آپؐ نے فرمایا اے ثعلبہ! تیرا بھلا ہو کیا تجھے پسند نہیں کہ تو میرے جیسا ہو۔ اگر میں چاہوں کہ میرا رب اس پہاڑ کو میرے ساتھ چلا

1: بعض نسخوں میں تَشَقل علیہِ کے الفاظ ہیں۔

دے تو وہ چل پڑے گا۔ (اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا) اور کہا یا رسول اللہ! آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے مالدار کر دے اور کہا اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر اللہ نے مجھے مال عطاء فرمایا تو میں ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا ثعلبہ! تیرا بھلا ہو، تھوڑا جس پر تو شکر ادا کرتا ہے (اس) زیادہ مال سے بہتر ہے (جس پر رشک کرنے کی) تجھے طاقت نہ ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے۔ آپؐ نے اس کے لیے دعا کی اے اللہ! ثعلبہ کو مال دار کر دے۔

(حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد) ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں۔ اس کے لیے اس میں برکت دی گئی اور وہ (اس تیزی سے) بڑھے جیسے (برسات کے) کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مدینہ کی گلیاں تنگ پڑ گئیں تو وہ ان کو لیکر علیحدہ ہو گیا۔ وہ دن کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا مگر رات کی نماز مں نہ آتا۔ پھر جب وہ اور بڑھ گئیں تو نہ رات کی نماز میں آتا نہ دن کی نماز میں۔ مگر جمعہ کے جمعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لیے) حاضر ہوتا۔ پھر وہ اور بڑھ گئیں اور اسکی (وہ) جگہ بھی تنگ پڑ گئی تو وہ اور دور چلا گیا۔ اور اب نہ وہ جمعہ کے لیے آتا نہ کسی جنازہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے ملتے اور ان سے حال احوال پوچھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ثعلبہ) کو غائب پایا تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے آپؐ کو بتایا کہ اس نے بکریاں خریدیں اور مدینہ ان سے بھر گیا اور اس کے بارہ میں سب کچھ بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثعلبہ بن حاطب کا بھلا ہو۔ پھر اللہ نے اپنے رسول کو زکوۃ لینے کا حکم فرمایا اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی خُذ من أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً.........(ان کے مالوں سے زکاۃ لیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے دو شخص، ایک جہینہ میں سے اور ایک بنو سلمہ میں سے صدقات لینے کیلئے بھجوائے۔ اور ان دونوں کو اونٹوں اور بکریوں کی عمروں وغیرہ کے متعلق لکھ کر دیا کہ کیسے زکاۃ وصول کرنی ہے اور انہیں کہا کہ وہ ثعلبہ بن حاطب اور بنو سلیم کے ایک شخص کے پاس جائیں۔ وہ دونوں (محصل) ثعلبہ کے پاس آئے اور اس سے زکاۃ کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا مجھے اپنا حکم نامہ دکھائیں۔ اس نے اس کو دیکھا تو کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے۔ اچھا جاؤ فارغ ہو کر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔ وہ دونوں (محصل یہ سن کر) چلے گئے اور دوسرے شخص سلمی کی طرف گئے (جب سلمی کو ان

محصلوں کے آنے کا علم ہوا) تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ چن کر صدقات کے لئے نکالے اور انہیں محصلین کے پاس لایا۔ (جب محصلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو) کہا کہ (اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا ہمیں حکم تو نہیں) اس کے علاوہ آپ پر لازم ہیں۔ (یہ سُن کر سلمی) کہنے لگا میں تو اللہ کا قرب اپنے بہتر مال سے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اس سے لے لیا۔ وہ دونوں (محصل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد) ثعلبہ کے پاس (دوبارہ) آئے تو ثعلبہ نے کہا مجھے اپنا حکم نامہ دکھاؤ۔ اس نے اسے دیکھا اور کہا یہ تو محض جزیہ ہے، تم چلے جاؤ یہاں تک کہ میں کوئی رائے قائم کروں۔ وہ دونوں چلے گئے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔ جب ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو قبل اس کے کہ وہ کچھ کہتے آپؐ نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس اور اسلمی کے لیے برکت کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں **وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ** (التوبة 75-76) کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال دے گا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے لیکن بعد میں جب انہیں اللہ نے مال دیا تو انہوں نے بخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

آپؐ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز (بھی بیٹھا ہوا تھا جو) تمام باتیں سُن رہا تھا۔ اس نے جا کر ثعلبہ کو ساری صورت حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا بُرا ہو۔ تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم نازل ہوا ہے (یہ سُن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا یہ میرے مال کی زکاۃ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے تم سے (زکاۃ) وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں اس نے رونا شروع کر دیا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے، میں نے تمہیں سمجھایا تھا مگر تم نے میری بات نہ مانی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے (مال زکاۃ) وصول نہ کیا یہاں تک کہ آپؐ وفات پا گئے۔ پھر وہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس صدقات لے کر حاضر ہوا۔ اور کہا اے ابو بکرؓ مجھ سے (مال) زکاۃ قبول کریں اور آپ انصار میں میرے مقام کو جانتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب

رسول اللہ ﷺ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر حضرت عمرؓ بن خطاب خلیفہ ہوئے تو وہ آپؓ کے پاس آیا اور کہا اے ابو حفصؓ! اے امیر المومنین! مجھ سے زکاۃ قبول فرمائیں اور اس سلسلہ میں مہاجرین اور انصار اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی وسیلہ بنایا مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا اسے رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں فرمایا اور نہ ہی حضرت ابو بکرؓ نے، کیا میں قبول کر لوں گا؟۔ اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور وہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہو گیا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ الأَنْصَارِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالا، فَقَالَ وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةُ. قَلِيلٌ تُؤَدِّي شُكْرَهُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لا تُطِيقُهُ. ثُمَّ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فقال: يا رسول اللهِ، ادع الله أن يَرْزُقَنِي مَالا، قَالَ أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ تَسِيرَ الْجِبَالُ مَعِي ذَهَبًا وَفِضَّةً لَسَارَتْ، ثُمَّ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَئِنْ رَزَقَنِي اللَّهُ مَالاً لأُعْطِيَنَّ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهمّ ارْزقْ ثَعْلَبَةَ مَالا، اللّهمّ ارزقْ ثعلبةَ مالاً، قال: فَاتَّخَذَ غَنَمًا فَنَمَتْ كَمَا يَنْمَى الدُّودُ، فَكَانَ يصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَيُصَلِّي فِي غَنَمِهِ سَائِرَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ كَثُرَتْ وَنَمَتْ، فَتَقَاعَدَ أَيْضًا حَتَّى صَارَ لا يَشْهَدُ إِلا الْجُمُعَةَ، ثُمَّ كَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ أَيْضًا حَتَّى كَانَ لا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلا جَمَاعَةً، وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ خَرَجَ يَتَلَقَّى النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنِ الأَخْبَارِ فَذَكَرَهُ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ثَعْلَبَةُ؟ فَقَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، اتَّخَذَ ثَعْلَبَةُ غَنَمًا لا يَسَعُهَا وَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ، يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ، يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ

الصَّدَقَةِ، فبعث رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، وَرَجُلا مِنْ بَنِي جُهَيْنَةَ، وَكَتَبَ لَهُمَا أَسْنَانَ الصَّدَقَةِ كَيْفَ يَأْخُذَانِ وَقَالَ لَهُمَا: مُرَا بِثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ، وَبِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَخُذَا صَدَقَاتِهِمَا، فَخَرَجَا حَتَّى أتيا ثعلبة فسألاه الصدقة، وأقرءاه كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا هَذِهِ إِلا جِزْيَةٌ: مَا هَذِهِ إِلا أُخْتُ الْجِزْيَةِ: انْطَلِقَا حَتَّى تَفْرَغَا ثُمَّ عُودَا إِلَيَّ، فَانْطَلَقَا وَسَمِعَ بِهِمَا السُّلَمِيُّ، فَنَظَرَ إِلَى خِيَارِ أَسْنَانِ إِبِلِهِ، فَعَزَلَهَا لِلصَّدَقَةِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَهُمَا بِهَا، فَلَمَّا رَأَيَاهَا قَالا: مَا هَذَا عَلَيْكَ، قَالَ خُذَاهُ فَإِنَّ نَفْسِي بِذَلِكَ طَيِّبَةٌ، فَمَرَّا عَلَى النَّاسِ وَأَخَذَا الصَّدَقَةَ، ثُمَّ رَجَعَا إِلَى ثَعْلَبَةَ، فَقَالَ أَرُونِي كِتَابَكُمَا، فَقَرَأَهُ فَقَالَ مَا هَذِهِ إِلا جِزْيَةٌ، مَا هَذِهِ إِلا أُخْتُ الْجِزْيَةِ، اذْهَبَا حَتَّى أَرَى رَأْيِي، فَأَقْبَلا فَلَمَّا رَآهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَاهُ قَالَ يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ، ثُمَّ دَعَا لِلسُّلَمِيِّ بِخَيْرٍ، وَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ ثَعْلَبَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنْهُمْ مَنْ عاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ إلى قوله وَبِما كانُوا يَكْذِبُونَ وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ أَقَارِبِ ثَعْلَبَةَ سَمِعَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَاهُ، فَقَالَ وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةَ، قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَ ثَعْلَبَةُ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ صَدَقَتَهُ فَقَالَ:إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنَعَنِي أَنْ أَقْبَلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ، فَجَعَلَ يَحْثِي التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عَمَلُكَ، قَدْ أَمَرْتُكَ فَلَمْ تُطِعْنِي، فَلَمَّا أَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبِضَ صَدَقَتَهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ شَيْئًا. ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعِي مِنَ الأَنْصَارِ فَاقْبَلْ صَدَقَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُولُ اللَّهِ مِنْكَ، أَنَا أَقْبَلُهَا؟ فَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ رضى الله عنه ولم

يقبلها. فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْبَلْ صَدَقَتِي، فَقَالَ لَمْ يَقْبَلْهَا مِنْكَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولا أَبُو بَكْرٍ، أَنَا أَقْبَلُهَا؟ فَقُبِضَ وَلَمْ يَقْبَلْهَا. ثُمَّ وَلِيَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ أَنْ يَقْبَلَ صَدَقَتَهُ، فَقَالَ لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُولُ اللَّهِ وَلا أَبُو بَكْرٍ وَلا عُمَرُ، أَنَا أَقْبَلُهَا؟ وَلَمْ يَقْبَلْهَا. وَهَلَكَ ثَعْلَبَةُ فِي خلافة عثمان رضی اللّٰہ عنہ

(اسد الغابة . باب الثاء مع الراء و مع العین (صحابی نمبر 590) ثعلبہ بن حاطب جلد 1 صفحہ 463)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ حضورؐ نے فرمایا ثعلبہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو یہ چاہتا ہے۔ تھوڑے مال پر شکر ادا کرنا زیادہ مال پر شکر ادا کرنے سے آسان ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ثعلبہ دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مال و دولت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تجھے میرا اسوہ پسند نہیں؟ خدا کی قسم! اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لئے سونے چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو (تم اس قسم کی درخواست نہ کیا کرو اور جس طرح میں قناعت اور کفایت شعاری کی زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی بسر کرو) اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے اور کہا خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں مال دار ہو گیا تو ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بار بار آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو آپؐ نے اس کے لئے دعا کی کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال دار کر دے۔ اے اللہ ثعلبہ کو دولت مند بنا دے۔

حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں اور ان بکریوں نے اس قدر بچے دیئے اور وہ اس تیزی سے بڑھے جیسے برسات کے کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔ شروع شروع میں ثعلبہ ظہر کی نمازیں حضورؐ کے ساتھ ادا کرتا اور بقیہ نمازیں وہ اپنے ریوڑ میں پڑھنے لگا۔ اس کے بعد جب اس کے بہت سے ریوڑ ہو گئے تو صرف نماز جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریوڑ اور زیادہ ہو گئے تو صرف نماز جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریوڑ اور زیادہ ہو گئے تو نماز جمعہ کے لئے بھی آنا ترک کر دیا۔ حضور علیہ السلام بالعموم جمعہ کے دن

لوگوں سے ان کے حال واحوال دریافت کرنے کے لئے گھر سے نکلتے تھے۔ آپ نے ایک جمعہ کے دن ثعلبہ کے بارہ میں لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے۔لوگوں نے عرض کیا حضورؐ ثعلبہ نے بکریاں لے لی ہیں اور اب اس کا ریوڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وادی میں بھی نہیں سماتا۔ حضورؐ نے یہ سن کر ثعلبہ کے متعلق تین بار اظہار افسوس کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیات صدقات نازل فرمائیں تو حضور علیہ السلام نے بنو سلیم میں سے ایک شخص اور بنو جھینہ میں سے ایک شخص کو بطور محصل مقرر فرمایا اور انہیں صدقات میں لئے جانے والے جانوروں کی عمروں وغیرہ کے بارہ میں احکام لکھ کر دیئے کہ اس حساب سے زکوٰۃ وصول کرنا۔ اور ان دونوں سے فرمایا ثعلبہ بن حاطب اور بنو سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونوں سے زکوٰۃ وصول کرو۔ وہ دونوں محصل ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ صدقات کی تفصیل پڑھ کر ثعلبہ کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے اور اگر یہ جزیہ نہیں تو اس سے ملتا جلتا ٹیکس ہے۔ اچھا جاؤ فارغ ہو کر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔ وہ دونوں محصل یہ سن کر چلے گئے اور دوسرے شخص سلمی کی طرف گئے جب سلمی کو ان محصلوں کے آنے کا علم ہوا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ چن کر صدقات کے لئے نکالے اور انہیں محصلین کے پاس لایا۔ جب محصلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا ہمیں حکم تو نہیں۔ یہ سُن کر سلمی کہنے لگا میں یہ اپنی خوشی سے دے رہا ہوں۔ وہ دونوں محصل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے تو ثعلبہ نے پہلے جیسا طرزِ عمل اختیار کیا اور کہا تم دونوں جاؤ میں سوچ کر فیصلہ کروں گا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ وہ دونوں محصل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا تو ان کے بولنے سے پہلے فرمایا ثعلبہ پر افسوس، پھر سلمی (شخص) کے لیے دعا برکت کی۔ اور انہوں نے سلمی اور ثعلبہ دونوں کے بارہ میں سارے حالات عرض کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ (التوبة 75-76) کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال

دے گا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے لیکن بعد میں جب انہیں اللہ نے مال دیا تو انہوں نے بخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

حضور ﷺ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز بھی بیٹھا ہوا تھا جو تمام باتیں سُن رہا تھا۔ اس نے جا کر ثعلبہ کو ساری صورت حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا بُرا ہو۔ تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم نازل ہوا ہے یہ سُن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور صدقات قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ لینے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے اس لئے میں نہیں لے سکتا۔ یہ سن کر ثعلبہ نے سر پیٹ لیا گریہ وزاری کی اور اپنی بد بختی پر اظہار افسوس کیا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے۔ میں نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ دولت مند بننے کی دعا نہ کرواؤ لیکن تم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ جب ثعلبہ نے دیکھا کہ حضورؐ صدقہ قبول نہیں کرتے تو روتا دھوتا واپس اپنے ڈیرے پر آ گیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات ہو گئی اور آپؐ نے اس سے کچھ وصول نہ کیا۔ پھر وہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس صدقات لے کر حاضر ہوا جب آپؓ خلیفہ بنے اور کہا آپؓ رسول اللہ ﷺ کے حضور میرے مقام کو جانتے ہیں اور انصار میں میرے مرتبہ کو پہچانتے ہیں پس آپؓ زکاۃ قبول کریں۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب حضورؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو یہ ان کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین! میرا صدقہ قبول کریں۔ انہوں نے فرمایا اسے رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں کیا اور نہ حضرت ابو بکرؓ نے تو میں کیسے قبول کر لوں۔ حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک ان سے صدقات قبول نہ کئے۔ پھر حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو وہ آپؓ کے پاس آیا اور آپ سے زکاۃ قبول کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں کیا اور نہ حضرت ابو بکرؓ نے اور نہ حضرت عمرؓ نے تو میں کیسے قبول کروں۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ثعلبہ فوت ہو گیا۔

296۔ حَدَّثَنَا أَبُو الجُوَيْرِيَةِ، أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ، فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي المَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی ابنه و هو لا یشعر 1422)

حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ) رسول اللہ ﷺ سے میں نے اور میرے باپ (حضرت یزیدؓ) اور میرے دادا (حضرت اخنس بن حبیبؓ) نے بیعت کی اور آپؐ نے میرا رشتہ تجویز کیا اور نکاح پڑھایا اور میں آپؐ کے پاس ایک مقدمہ لے کر گیا۔ میرے باپ حضرت یزیدؓ نے کچھ اشرفیاں خیرات کرنے کے لئے نکالیں اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھ دیں۔ میں اس کے پاس آیا اور میں نے وہ اشرفیاں لے لیں اور اپنے باپ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں تجھے دینا نہیں چاہتا تھا۔ آخر میں نے ان کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ قضیہ پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا یزید! تیرے لئے وہی ہے جس کی تو نے نیت کی اور معن! تیرے لئے ہے جو تو نے لے لیا۔

297۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى: ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ، قَالَ هَذَا مَالُكُمْ، وَهَذَا هَدِيَّةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا، ثُمَّ خَطَبَنَا، فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللهُ، فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ، وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ

كَانَ صَادِقًا، وَاللهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ، هَلْ بَلَّغْتُ ؟

(مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم ہدایا العمال3400)

حضرت ابو حُمیدؓ الساعدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ازد قبیلہ کے ایک شخص کو جو ابنُ الاُ تبِیّۃِ کہلاتا تھا بنو سُلیم کے صدقات کے لئے عامل بنایا۔ جب وہ آیا تو آپؐ نے اس سے حساب لیا۔ اس نے کہا یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ تحفہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ اور ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے۔ اگر تم درست کہہ رہے ہو تو تمہارے پاس تحفہ آتا۔ پھر آپؐ نے ہم سے خطاب فرمایا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا امّا بعد میں تم میں سے کسی شخص کو ان کاموں پر جن پر اللہ نے مجھے والی بنایا ہے مقرر کرتا ہوں وہ میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ وہ کیوں اپنے باپ اور ماں کے گھر نہیں بیٹھا کہ اگر وہ درست بات کرتا ہے تو اس کے پاس تحفہ آتا۔ بخدا تم میں سے کوئی شخص اس میں سے اپنے حق کے علاوہ کوئی چیز نہیں لیتا مگر وہ قیامت کے دن اسے اُٹھائے ہوئے اللہ کو ملے گا۔ میں ضرور تم میں سے اسے پہچان لوں گا کہ جو بلبلاتا ہوا اونٹ یا ڈکراتی ہوئی گائے یا منمناتی ہوئی بکری اُٹھائے ہوئے ملے گا۔ پھر آپؐ نے دونوں بازو اُٹھائے یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ پھر آپؐ نے کہا اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔

حج اور اس کی اہمیت

298۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ، ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرۃ فی العمر 2366)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے، پس حج کرو۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپؐ خاموش رہے یہانتک کہ اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ فرض ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے کچھ نہ کہو یقیناً تم سے پہلے لوگ اپنے سوالات کی کثرت کی وجہ سے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جتنی تم میں طاقت ہے اسے بجالاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

299۔ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

(بخاری کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود 1597)

عابس بن ربیعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور کہا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع اور اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

300۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ إِنَّ أَمْوَالَكُمْ، وَدِمَاءَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مِرَارًا ۔ قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰہِ إِنَّهَا لَوَصِيَّةٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

(مسند احمد بن حنبل ، و من مسند بنی ہاشم ، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب 2036)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اے لوگو! یہ کون سا دِن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ (عرفہ کا) قابلِ احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ (مکہ کا) قابلِ احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ (ذی الحجہ کا) قابلِ احترام مہینہ ہے۔ (اس سوال وجواب کے بعد) حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابلِ احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابلِ احترام اور لائقِ ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی مرتبہ دہرایا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ”کیا میں نے پہنچا دیا؟“ حضورؐ نے هَلْ بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے۔......... پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں۔ آپؐ

نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو (اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو)۔

301۔ عَنْ عَامِرٍ أَبِي رَمْلَةَ، قَالَ أَنْبَأَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ وَنَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً

(ابو داؤد کتاب الضحایا باب ماجاء فی ایجاب الاضاحی2788)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں وقوف کئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایااے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی ہے۔

302۔ سَمِعْتُ سَعِيد بن مُسَيَّب يقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ

(مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجہ3642)

سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے وہ قربان کرنا چاہتا ہے تو جب ذی الحجہ کی پہلی رات کا چاند نکل آئے تو جب تک وہ قربانی نہ کرلے اپنے بال اور ناخن ہرگز نہ کاٹے۔

303۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَضْحَى بِالمصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ، فَأُتِيَ بِكَبْشٍ، فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي

(ترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقة بشاة 1521)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ میں نے عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے خطبہ مکمل کیا تو منبر سے نیچے اترے۔ اس (کے بعد) آپؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اور کہا" اللہ تعالیٰ کے نام ساتھ، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔(اے میرے اللہ!) یہ (قربانی) میری طرف سے ہے اور (میری امت کے) ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے"۔

304۔ عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ

(بخاری کتاب التوحید باب السوال باسماء الله تعالیٰ و الاستعاذة بها 7400)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو عید الاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

جہاد اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا

305۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب كراهية ترك الغزو 2504)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مشرکوں سے اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

306۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی دوام الجهاد 2484)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا جو ان کی مخالفت رکھے گا وہ ان پر غالب آئیں گے یہانتک کہ ان کے آخری مسیح الدجال سے لڑیں گے۔

307۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ، بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا

كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الغزو مع ائمة الجور 2533)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد تم پر واجب ہے، ہر امیر کے ساتھ شامل ہو کر، چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ اور نماز تم پر فرض ہے ہر مسلمان کے پیچھے، نیک ہو یا بد، اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کرے۔ اور نمازِ (جنازہ) تم پر فرض ہے ہر مسلمان کی چاہے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ اس نے گناہِ کبیرہ کیا ہو۔

308۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قال (أبقيتَ لهم قالَ ما أَبْقَيْت لهم) فقُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ 3675)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں) مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابو بکرؓ سے آگے بڑھ سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں اپنا مال لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا (عمر! کتنا مال لائے ہو اور) کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو، میں نے عرض کیا حضور! آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور حضرت ابو بکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ابو بکرؓ سے دریافت فرمایا ابو بکرؓ! اپنے گھر کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا (حضور! جو

کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور) بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ (یعنی خدا تعالیٰ پر توکل ہے)۔(حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر) میں نے (اپنے آپ سے کہا) کہ میں ابو بکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

309۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ، صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ. وَارْمُوا، وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ: تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتُهُ أَهْلَهُ، وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا ، أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الرمی 2513)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ذریعہ تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریگا۔ اس کا بنانے والا جس کی اس کے بنانے میں نیکی کی نیت ہو اور اسے چلانے والا اور پکڑانے والا۔ پس تیر چلاؤ اور گھڑ سواری کرو۔ اور اگر تم تیر اندازی کرو تو یہ تمہاری گھڑ سواری سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ مشغلے تین ہی ہیں، اپنے گھوڑے کو سکھانا اور اپنی بیوی سے کھیلنا اور اپنے کمان سے اور تیر سے تیر اندازی کرنا۔ اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑ دی تو یہ ایک نعمت ہے جسے اُسنے چھوڑا ہے یا فرمایا اس نے اس کی ناشکری کی ہے۔

310۔ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَ

(بخاری کتاب الجهاد و السير باب فضل من جهز غازيا او خلفه بخير 2843)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کو سازوسامان سے تیار کیا تو گویا خود ہی جنگ کے لئے نکلا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کی اچھی جانشینی کی تو گویا وہ خود بھی جنگ کے لئے نکلا۔

311۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ: فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ، وَيُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ، وَيُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ، وَيُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ، فَذلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهُ وَغَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ، وَلَا يُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ، وَلَا يُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ، وَلَا يُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ، فَذلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهُ كَفَافاً

(موطا امام مالک کتاب الجھاد باب الترغیب فی الجھاد 1015)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کے لئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے اور فتنہ وفساد سے بچار ہتا ہے ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام ونمود کے لئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ وفساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ ، وَأَطَاعَ الإِمَامَ ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وتنبهه أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً ، وَعَصَى الإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الأَرْضِ ، فَإِنَّهُ لن يَرْجِعَ بِالْكَفَافِ

(الترغیب و الترھیب للمنذری ، کتاب الجھاد ،الترغیب فی اخلاص النیۃ فی الجھاد وما جاء فیمن یرید الاجر ... 1948)

حضرت معاذؓ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کے لئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام و نمود کے لئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ: فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی من یغزو و یلتمس الدنیا 2515)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غزوہ دو قسم کے ہوتے ہیں، جو اللہ کی رضا چاہے اور امام کی اطاعت کرے اور اپنا اچھا مال خرچ کرے اور اپنے ساتھی کو آسانی پہنچائے اور فساد سے بچے تو اس کی نیند اور اس کا جاگنا سب (باعث) ثواب ہے اور جو کوئی فخر اور ریا اور شہرت کیلئے غزوہ کرے اور امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد تو وہ (کام کے) برابر (ثواب) لے کر بھی نہ لوٹا تھا۔

312۔ عَنْ ابی النضر عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ، يُخْبِرُهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، يَنْتَظِرُ حَتَّى

إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ اللهُمَّ، مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ، وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

(مسلم کتاب الجهاد باب کراهیة تمنی لقاء العدو و الامر بالصبر عند اللقاء 3262)

ابو نضر نے بنی اسلم کے ایک شخص، جو نبی ﷺ کے صحابہؓ میں سے تھے جنہیں حضرت عبد اللہؓ بن ابی اوفیٰ کہا جاتا تھا، کے خط کے بارہ میں بیان کیا کہ انہوں نے عمر بن عبید اللہ کو خط لکھا جب وہ حروریہ کے مقابلہ میں روانہ ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن دشمن سے برسرپیکار ہوتے تو آپؐ انتظار فرماتے یہانتک کہ جب سورج ڈھل جاتا تو آپؐ ان میں کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! دشمن سے مُڈھ بھیڑ کی تمنا نہ کرو اور جب تمہاری مُڈھ بھیڑ ہو تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔

313۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ ،تفریع ابواب الوتر ،باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما 1537)

ابو بردہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا تو آپؐ کہتے اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ ”اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابل میں رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں“۔

314۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطْمِيِّ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الدعاء عند الوداع 2601)

حضرت عبد اللہ خطمی بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ لشکر کو روانہ کرنے کا ارادہ کرتے تو کہتے میں اللہ کو سونپتا ہوں تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا انجام۔

315۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب ما یدعی عند اللقاء 2632)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ کرتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ! تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہے، تجھ سے ہی مدد حاصل کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

316۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ، وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ

(بخاری کتاب الجهاد و السیر ، باب ما قیل فی درع النبی ﷺ و القمیص فی الحرب 2915)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپؐ (بدر کے دن) ایک بڑے خیمہ میں تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے ہی عہد اور تیرے ہی وعدہ کی قسم دیتا ہوں۔ اے میرے

اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بس کیجئے۔ آپؐ نے اپنے ربّ سے دعا مانگنے میں بہت اصرار کر لیا ہے اور آپؐ زِرہ میں تھے۔ آپؐ خیمے سے نکلے اور آپؐ یہ پڑھ رہے تھے عنقریب یہ سب کے سب شکست کھا جائیں گے اور پیٹھ پھیر دیں گے اور یہی وہ گھڑی ہے جس سے ڈرائے گئے تھے اور یہ گھڑی نہایت سخت اور نہایت تلخ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ حَسْبُكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

(بخاری کتاب المغازی باب قول الله تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب ...3953)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن (اللہ تعالیٰ سے) دعا کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا عہد اور وعدہ پورا کرنے کی التجا کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیری یہی منشاء ہے کہ تیری عبادت نہ کی جائے... اس پر حضرت ابو بکرؓ نے آپؐ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا بس کیجئے (جو دعا آپؐ کر چکے ہیں وہی کافی ہے۔) پھر آپؐ (خیمے سے) باہر نکلے اور یہ فرما رہے تھے عنقریب یہ جمعیت شکست کھا کر بھاگ جائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر لیں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ اليَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ، وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قوله سیهزم الجمع و یولون الدبر (القمر 45) 4875)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضور ﷺ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔ حضور اس وقت ذرع پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اس حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوش خبری دی کہ دشمن کی یہ جمیعت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دیئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشت ناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہو گی۔

317۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي(اللَّهُمَّ آتنى ما وَعَدْتَنِي) اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ العِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الأَرْضِ

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ الانفال 3081)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے مشرکوں کی طرف دیکھا، وہ ایک ہزار تھے اور آپؐ کے ساتھی تین سو سے کچھ اوپر تھے۔ نبی ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب سے التجا کرنے لگے ”اے میرے اللہ! جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر

اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا"۔

318۔ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، بِحَضْرَةِ العَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ رَثُّ الهَيْئَةِ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ، فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ

(ترمذی کتاب فضائل الجھاد باب ما ذکر ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف 1659)

ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے ایک جنگ کے موقع پر سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ ایک شخص نے جو دیکھنے میں پراگندہ حال تھا، ابو موسیٰ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خود فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کہتا ہوں۔ پھر تلوار کے میان کو توڑ دیا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

319۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ المُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ المُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ المُسْلِمُونَ، قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ - يَعْنِي أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ، - يَعْنِي المُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ، الجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ، قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا

وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

(بخاری کتاب الجهاد باب قول الله تعالیٰ من المومنین رجال صدوقوا ما عاهدوا 2805)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضرؓ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میں پہلی جنگ میں شریک نہیں ہو سکا جو آپؐ نے مشرکوں سے کی ہے۔ اگر اللہ نے مشرکوں سے جنگ میں مجھے شریک کیا تو پھر اللہ بھی ضرور دیکھ لے گا کہ میں کیا کروں گا۔ جب اُحد کی جنگ ہوئی اور مسلمان میدانِ جنگ سے ہٹ گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ! جو میرے ان (مسلمان) ساتھیوں نے کیا ہے میں تیرے حضور اس کی معذرت کرتا ہوں اور جو ان مشرکوں نے کیا ہے میں اس سے تیرے حضور بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ (جنگ کیلئے) آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذؓ ان کو سامنے سے ملے۔ تب (حضرت انس بن نضرؓ نے حضرت سعد بن معاذؓ سے) کہا اے سعد بن معاذؓ! میں تو بہشت میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ نضر کے ربّ کی قسم! میں تو اُحد کے پاس اس کی خوشبو پا رہا ہوں۔ سعدؓ کہتے تھے یا رسول اللہ! پھر جو کچھ انہوں نے کیا میں نہ کر سکا۔ حضرت انس (بن مالکؓ) کہتے تھے ہم نے ان کے بدن پر اَسی سے کچھ اوپر نشان دیکھے جو بعض تلوار کے تھے اور بعض برچھی کے زخم تھے اور بعض تیر کے اور ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ ایسی حالت میں قتل کئے گئے ہیں کہ مشرکوں نے ان کی ناک، کان، ہاتھ اور پاؤں سب کاٹ ڈالے۔ حتیٰ کہ ان کو کوئی نہ پہچان سکا سوائے ان کی بہن کے جس نے ان کی انگلیاں دیکھ کر پہچانا۔ حضرت انس (بن مالکؓ) کہتے تھے ہم سمجھتے تھے یا (کہا) ہم خیال کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضرؓ یا ان جیسے دوسرے مومنوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچا کر دکھایا۔

320۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، قَالُوا نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ، فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

(مسلم کتاب المساجد باب فضل کثرۃ الخطا الی المسجد1060)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مسجد کی قریبی جگہیں خالی ہوئیں تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسولؐ اللہ! ہم نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں میں رہو تمہارے (قدموں کے) نشان لکھے جائیں گے۔ اپنے گھروں میں رہو تمہارے (قدموں کے) نشان لکھے جائیں گے۔

321۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ فَأَقَامُوا

(بخاری کتاب فضائل المدینۃ باب کراھیۃ النبی ﷺ ان تعری المدینۃ 1887)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنی جگہیں چھوڑ کر مدینہ کے قریب آ جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا کہ مدینہ کے کسی طرف جگہ خالی رہے اور فرمایا اے بنی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ پھر وہ وہیں ٹھہرے رہے۔

322۔ عَنْ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب المكر فی الحرب 2636)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی سراسر دھوکا ہے۔

323۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الخَنْدَقِ، فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى البَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ العَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالبُرْمَةُ بَيْنَ الأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ، قَالَ: كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ البُرْمَةَ، وَلَا الخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ، فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ المُهَاجِرُونَ، وَالأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ البُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق و هی الاحزاب 4101)

عبد الواحد بن ایمن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر (بن عبد اللہ انصاری) رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا ہم خندق کے دن زمین کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر سامنے آ گیا۔ پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں ایک پتھر آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اُترتا ہوں۔ آپؐ کھڑے ہو گئے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہم نے کچھ بھی نہیں چکھا تھا۔ نبی ﷺ نے کدال لی اور اس سے پتھر پر ضربیں لگائیں تو وہ بُھر بُھرا، یا کہا کہ پھسلتی ہوئی ریت کا ڈھیر ہو گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے گھر تک جانے کی اجازت دیجئے۔ میں نے جا کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بات محسوس کی ہے جس پر صبر نہیں ہو سکتا۔ کیا تمہارے پاس کچھ (خوراک) ہے؟ کہنے لگی: کچھ جَو اور بکری کا چھوٹا بچہ ہے۔ میں نے اس بچے کو ذبح کیا اور اس نے جَو پیسے اور ہم نے پتھر کی ہانڈی میں گوشت ڈال دیا۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آٹا خمیر ہو چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر پکنے کے قریب تھی۔ میں نے کہا (یا رسول اللہ!) میرے پاس کچھ کھانا ہے۔ یا رسول اللہ! آپؐ اُٹھیں اور ایک یا دو آدمی ساتھ لے لیں۔ آپؐ نے پوچھا: کھانا کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا بہت ہے اور اچھا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی سے کہو ہانڈی نہ اُتارے اور نہ روٹی تنور سے نکالے جب تک کہ میں نہ آ جاؤں۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ سے کہا اُٹھو۔ چنانچہ مہاجرین اور انصار کھڑے ہو گئے۔ جب حضرت جابرؓ اپنی بیوی کے پاس گئے، کہنے لگے: تمہارا بھلا ہو! نبی ﷺ مہاجرین اور انصار اور جو اُن کے ساتھ ہیں سب کو لے کر آ گئے ہیں۔ ان کی بیوی نے کہا کیا آنحضرت ﷺ نے تم سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر آپؐ نے (صحابہؓ سے) فرمایا اندر چلو اور کشمکش نہ کرو۔ آپؐ روٹیوں کے ٹکڑے کر کے ان پر گوشت ڈال کر صحابہؓ کو دینے لگے اور جب ہانڈی اور تنور سے کچھ لیتے تو اسے ڈھانپ دیتے۔ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ صحابہؓ سیر ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی رہا۔ آپؐ نے (حضرت جابرؓ کی بیوی سے) فرمایا لو اَب یہ کھالو اور ہدیہ بھیجو کیونکہ لوگوں کو بھوک کا سامنا تھا۔

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُفِرَ الخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ: لاَ تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا، فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ. فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق و هی الاحزاب 4102)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے جب خندق کھودی گئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ میں وہاں سے لوٹ کر اپنی بیوی کے پاس آیا۔ میں نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ یہ سن کر وہ میرے پاس ایک تھیلا لائی جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچہ تھا۔ میں نے اسے ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیسے۔ میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہوگئی۔ میں نے گوشت کاٹ کر اُس کی ہانڈی میں ڈال دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس چلا۔ وہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کے سامنے مجھے

شرمندہ نہ کرنا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور چپکے سے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اپنا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو جو ہمارے پاس تھے پیسے ہیں۔ آپ آئیں اور آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ بھی۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا خندق والو! جابرؓ نے دعوت کی ہے۔ چلو جلدی چلو اور (مجھ سے) فرمایا اپنی ہانڈی نہ اُتارنا اور اپنے آٹے کی روٹیاں بھی نہ پکانا جب تک کہ میں نہ آجاؤں۔ میں گھر میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے آگے تھے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا، کہنے لگی: تمہارا بھلا ہو۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا ہے جو تم نے کہا تھا۔ چنانچہ اس نے آٹا آنحضرت ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے اس میں اپنا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ آپؐ ہماری ہانڈی کی طرف گئے اور اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور ہانڈی نہ اُتارو اور اس سے گوشت نکالتے جاؤ۔ کھانے والے ایک ہزار تھے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں ان سب نے کھایا اور بچ بھی رہا اور وہ چلے گئے اور ہماری ہانڈی ویسی ہی اُبل رہی تھی اور ہمارے آٹے کی روٹیاں بھی پکائی جارہی تھیں۔

324۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ــــ شَكَّ الْأَعْمَشُ ــ قَالَ لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا، قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ، قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ، حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُهُ، قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ

فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

(مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً 32)

حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابو سعیدؓ (اعمش کو شک ہے) سے روایت ہے کہ جب غزوہ ٔتبوک کے دن تھے تو لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ! اگر آپؐ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے پانی لانے والے اونٹ ذبح کر لیں اور ہم کھائیں اور چکنائی استعمال کریں۔ آپؐ نے فرمایا کر لو۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپؐ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی ہاں لوگوں کو اپنا باقی ماندہ زاد راہ لانے کا ارشاد فرمائیں اور پھر ان کے لئے اس پر برکت کی دعا کریں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ نے ایک چمڑے کا دستر خوان منگوایا اور بچھا دیا اور پھر ان کے باقی ماندہ زاد منگوائے۔ راوی کہتے ہیں کوئی مٹھی بھر مکئی لایا اور کوئی مٹھی بھر کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا وغیرہ لے آیا یہاں تک کہ اس دستر خوان پر اس میں سے کچھ تھوڑا سا اکٹھا ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا اپنے برتنوں میں لے لو۔ انہوں نے برتنوں میں اس کو لے لیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اس کو بھر لیا پھر سب نے کھایا اور سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور جو شخص بغیر کسی شک کے ان دونوں (شہادتوں) کے ساتھ خدا سے ملے گا وہ جنت سے روکا نہیں جائے گا۔

325۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ، نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ فَقُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ،

قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ، فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ، قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا، قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ، وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ، أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ، وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا، فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ:هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا ؟ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ

(مسلم کتاب الصید باب اباحة میتة البحر 3562)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا کہ ہم قریش کے قافلہ کا مقابلہ کریں اور آپؐ نے ہمیں کھجوروں کا ایک تھیلا زادِ راہ کے طور پر دیا۔ اس کے علاوہ آپؐ نے ہمارے لئے کچھ نہ پایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (اور ایک وقت ایسا آیا) کہ حضرت ابو عبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا تم ایک (کھجور سے) کیسے گذارا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہم اسے چوستے تھے جس طرح بچہ چوستا ہے پھر اس پر کچھ پانی پی لیتے تھے تو وہ ہمیں دن رات کے لئے کافی ہو جاتا تھا۔ اور ہم اپنی چھڑیوں کے ساتھ پتے جھاڑتے پھر انہیں پانی سے تر کر کے کھا لیتے۔ وہ کہتے ہیں ہم ساحلِ سمندر پر جا رہے تھے تو بڑے ٹیلے کی طرح کوئی چیز نظر آئی۔ ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ ایک جانور ہے جسے عنبر کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مری ہوئی ہے۔ پھر کہا نہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اللہ کی راہ میں بھیجے ہوئے ہیں اور تم مضطر بھی ہو اس لئے کھاؤ۔ وہ کہتے ہیں ہم نے اس پر ایک ماہ گذارا کیا اور ہم تین سو آدمی تھے یہاں تک کہ ہم خوب موٹے (صحت مند) ہو گئے۔ وہ کہتے ہیں میں دیکھ رہا

ہوں ہم اس کی آنکھ کے گڑھے سے چربی کے مٹکے بھر بھر کر نکالتے تھے اور اس سے بیل کی طرح یا بیل کے برابر ٹکڑے کاٹتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لئے اور انہیں اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں سے ایک پسلی لی اسے کھڑا کیا اور ہمارے پاس جو اونٹ تھے ان میں سے سب سے بڑے اُونٹ پر پالان باندھا تو وہ اس کے نیچے سے گذر گیا اور ہم نے توشہ کے طور پر اس کے گوشت کے پارچے خشک کر کے ساتھ لئے۔ جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کو یہ بات بتائی۔ آپؐ نے فرمایا یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے کہ تم ہمیں بھی کھلاؤ۔ راوی کہتے ہیں ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپؐ نے اسے تناول فرمایا۔

326۔ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ،فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا لم یجد کفنا الا ما یواری راسه 1276)

حضرت خباب (بن ارت) رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا، کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ وطن چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی ہم چاہتے تھے اور ہمارا بدلہ اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو مر گئے اور انہوں نے اپنے بدلہ سے کچھ نہیں کھایا۔ انہیں میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ہیں اور ہم میں ایسے بھی ہیں جن کا میوہ پک گیا اور وہ اس میوہ کو چن رہے ہیں۔ حضرت مصعبؓ احد کے دن شہید ہوئے تھے اور ہمیں صرف ایک ہی چادر ملی تھی کہ جس سے ہم ان کو کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل

جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر کھل جاتا تو نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (خوشبو دار گھاس) ڈال دیں۔

327۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي:يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي(و قُتِل يَوْمَ أُحدٍ) وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟ قَالَ:قلتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا. فَقَالَ يَا عَبْدِى تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ. قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تبارک و تعالیٰ إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ

(ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورۃ آل عمران 3010)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مجھ سے ملے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر آج میں تمہیں پریشان اور اداس کیوں دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا حضور میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور کافی قرض اور بال بچے چھوڑ گئے ہیں۔ حضور فرمانے لگے کیا میں تمہیں یہ خوشخبری نہ سناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور! ضرور سنائیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے گفتگو کی ہے تو ہمیشہ پردہ کے پیچھے سے کی ہے لیکن تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ۔ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تا کہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔

328۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ، فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ. قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ. قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ عَلَى الْجَبَلِ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ — أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ — ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْظُرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الغَنِيمَةِ، فَأَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب في الكمناء 2662)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے تیر اندازوں پر ـــــ اور وہ پچاس تھے ـــــ حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کو مقرر کیا اور آپؐ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک رہے ہیں تب بھی تم اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہیں بلا بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے اس قوم کو شکست دیدی اور ان کو روند ڈالا تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہاں تک کہ میں تمہیں بلا بھیجوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو شکست دی اور وہ کہتے ہیں کہ بخدا! میں نے عورتوں کو دیکھا وہ پہاڑ پر چڑھ رہی ہیں۔ تو حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا لوگو! غنیمت، تمہارے ساتھی غالب آگئے، تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حضرت عبد اللہؓ بن جبیر نے کہا کیا تم بھول گئے جو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا بخدا! ہم ضرور لوگوں کے پاس پہنچیں گے اور غنیمت حاصل کریں گے۔ وہ ان کے پاس آئے تو ان کے رخ پھیر دیے گئے اور وہ شکست کھا کر مڑے۔

329ـ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ، هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا القَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ، فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ، فَهَزَمُوهُمْ، قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الغَنِيمَةَ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ، فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الغَنِيمَةِ، فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ، فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ المُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً، سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ، ثُمَّ قَالَ أَفِي القَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ أَفِي القَوْمِ ابْنُ الخَطَّابِ؟ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلاَءِ، فَقَدْ قُتِلُوا، فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ، وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ، قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ، وَالحَرْبُ سِجَالٌ، إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي القَوْمِ مُثْلَةً، لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: أُعْلُ هُبَلَ، أُعْلُ هُبَلَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ، قَالَ إِنَّ لَنَا العُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ،

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلاَ تُجِيبُوا لَهُ؟، قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا نَقُولُ؟ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلاَنَا، وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ

(بخاری کتاب الجھاد باب ما یکرہ من التنازع و الاختلاف فی الحرب 3039)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن پیادہ فوج پر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کو مقرر فرمایا اور یہ پچاس آدمی تھے اور ان سے فرمایا اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا خواہ دیکھو کہ پرندے ہم پر جھپٹ رہے ہیں۔ اپنی جگہ پر رہنا، تاوقتیکہ میں تمہیں نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہمیں اس حالت میں بھی دیکھو کہ لوگوں کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں ہم نے روند ڈالا ہے۔ تب بھی یہاں سے نہ سرکنا، جب تک کہ میں تمہیں نہ کہلا بھیجوں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان کو شکست دے کر بھگا دیا۔ حضرت براءؓ کہتے تھے بخدا میں نے (مشرک) عورتوں کو دیکھا کہ وہ بھاگ رہی تھیں اور وہ اپنے کپڑے اُٹھائے ہوئے تھیں۔ ان کی پازیبیں اور پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں۔ (حضرت عبداللہ) بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے یہ دیکھ کر کہا لوگو! چلو، غنیمت حاصل کریں۔ تمہارے ساتھی غالب ہو گئے۔ تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے کہا کیا تم وہ بات بھول گئے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا بخدا ضرور ہم بھی لوگوں کے پاس پہنچیں گے اور غنیمت کا مال لیں گے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو ان کے منہ پھیر دیئے گئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے لوٹے۔ یہی وہ واقعہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جبکہ رسول تمہاری سب سے پچھلی جماعت میں (کھڑا) تمہیں بلا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا اور کافروں نے ہم میں سے ستر آدمی شہید کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جنگ بدر میں مشرکوں کے ایک سو چالیس آدمیوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ ستر قیدی اور ستر مقتول۔ ابوسفیان نے تین بار پکار کر کہا کیا ان لوگوں میں محمد ہے؟ نبی ﷺ نے صحابہؓ کو اسے جواب دینے سے روک دیا۔ پھر اس نے تین بار پکار کر پوچھا: کیا لوگوں میں ابو قحافہ کا بیٹا ہے؟ پھر تین بار پوچھا: کیا ان لوگوں میں ابن خطاب ہے؟ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگا: یہ جو تھے وہ تو مارے گئے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بولے: اے اللہ کے دشمن! بخدا تم نے جھوٹ

کہا ہے۔ جن کا تونے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں۔ جو بات ناگوار ہے اس میں سے ابھی تیرے لئے بہت کچھ باقی ہے۔ ابوسفیان بولا: یہ معرکہ بدر کے معرکے کا بدلہ ہے اور لڑائی توڈول کی طرح ہے۔ (کبھی اس کی فتح اور کبھی اس کی)۔ تم ان لوگوں میں کچھ ایسے مردے پاؤگے جن کے ناک کان کٹے ہوئے ہیں۔ میں نے اس کا حکم نہیں دیا اور میں نے اسے برا بھی نہیں سمجھا۔ پھر اس کے بعد وہ یہ رجزیہ فقرہ پڑھنے لگا: ہبل کی جے۔ ہبل کی جے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے جواب نہیں دوگے؟ صحابہؓ نے کہا یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم کہو۔ اللہ ہی سب سے بلند اور بڑی شان والا ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا عُزّٰی نامی بت ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عُزّٰی نہیں۔

نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کیا تم اسے جواب نہیں دوگے؟ حضرت براء بن عازبؓ کہتے تھے صحابہؓ نے کہا یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

330۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَحْنُ الْفَرَّارُونَ، قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ، وَأَنَا فِئَتُكُمْ

(ترمذی کتاب الجهاد باب ماجاء فی الفرار من الزحف1716)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک فوجی مہم کے لئے بھیجا۔ لوگ ڈر کر بھاگ آئے۔ جب مدینہ پہنچے تو چھپتے پھرے اور (پشیمان ہو کر) کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ﷺ ہم بھاگنے والے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے (ہماری تسلی کی خاطر) فرمایا نہیں بلکہ تم توٹھکانے پر تازہ دم ہونے اور تقویت حاصل کرنے کے لئے آئے ہو۔ کیونکہ میں تمہارا ٹھکانہ تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

331۔عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ، فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ، وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَارْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَتْ: ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ فَارْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ

(مسلم کتاب الجهاد باب کراهة الاستعانة فی الغزو بکافر 3374)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب آپؐ حرۃ الوبرہ پہنچے تو آپؐ کو ایک شخص ملا جس کی جرأت اور بہادری کا ذکر کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے جب اسے دیکھا تو بہت خوش ہوئے جب وہ آپؐ سے ملا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا میں آپؐ کے ساتھ جانے اور آپؐ کے ساتھ حصہ پانے کے لئے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا واپس چلے جاؤ کیونکہ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا وہ کہتی ہیں وہ چلا گیا یہاں تک کہ جب ہم شجرہ پہنچے وہ شخص پھر آپؐ کو ملا۔ اس شخص نے آپؐ کو پایا اور ویسا ہی کہا جیسا پہلی مرتبہ کہا تھا۔ نبی ﷺ نے اُسے ویسا ہی فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا لوٹ جاؤ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ پھر وہ لوٹا اور آپؐ کو بیداء میں ملا تو آپ ﷺ نے اُسے فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا تو اب چلو۔

332۔ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ. ــ وَابْنُ أَبِي سَرْحٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ــ قَالَ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى (عليهِ) فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَالُوا مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا فِي نَفْسِكَ أَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ. قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب قتل الاسیر ولا یعرض علیه الاسلام 2683)

حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دیا سوائے چار شخصوں اور دو عورتوں کے اور ان کا نام لیا اور ابن ابی سرح کا...... اور باقی روایت بیان کی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابن ابی سرح تو حضرت عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو وہ (حضرت عثمان) اس (ابن ابی سرح) کو لائے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا اور بولے اے اللہ کے نبی! عبد اللہ سے بیعت لے لیجئے۔ آپؐ نے سر اٹھایا اور اس کو تین دفعہ دیکھا، ہر بار اس کے بارہ میں رکتے تھے۔ پھر اس کی بیعت لی تین دفعہ کے بعد۔ پھر اپنے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ہدایت یافتہ آدمی نہیں تھا؟ اس کی طرف کھڑا ہو کر جاتا کہ جب اس نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ روک لیا تھا کہ اس کو قتل کرتا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے دل میں کیا ہے، آپ نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیوں نہ فرما دیا؟ آپؐ نے فرمایا نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اس کی طرف سے آنکھوں کی خیانت ہو۔

333۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

(ترمذی کتاب السیر باب ما جاء فی الھجرۃ1590)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔البتہ جہاد اور نیت (ہجرت کا ثواب ہے) اور جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو اس کے لئے نکلو۔

334۔ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

(ابو داؤد کتاب الجھاد باب فی دعاء المشرکین 2635)

حضرت عصامؓ المزنی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو فرمایا جب تم کوئی مسجد دیکھو یا مؤذن کو سنو تو کسی کو قتل مت کرنا۔

335۔ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

(مسلم کتاب الامارۃ باب استحباب طلب الشھادۃ فی سبیل اللہ3518)

سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے صدق سے شہادت مانگتا ہے اللہ اسے شہادت کے درجات تک پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔

336۔ عَن أبي الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من فرَّ بِدِينِهِ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ عَلى نَفْسِهِ وَدِيْنِهِ كُتِبَ عِنْدَ اللّهِ صِدِّيْقاً فَإِذا مَاتَ قَبَضَهُ[1] اللهُ شَهِيداً وَتَلَا هَذِه الْآيَة وَالَّذين آمنُوا بِاللّه وَرُسُله أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْد رَبهم ثمَّ قَالَ وَهَذِهِ فِيْهِمْ ، ثُمَّ قَالَ والفارُّوْنَ[2] بِدِيْنِهِمْ من أَرضٍ إِلَى أَرضٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي دَرَجَته فِي الْجنَّةِ

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ، سورۃ الحدید(والذین آمنوا باللہ و رسلہ) آیت نمبر 19)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دین میں فتنہ کے ڈر سے (بچاؤ کی خاطر) ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگ جاتا ہے وہ خدا کی نظر میں صدیق ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جاتا ہے تو وہ شہید ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی " اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہیں"۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اپنے دین کے بچاؤ کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں وہ قیامت کے روز (آخری زمانہ میں) عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ایک ہی درجہ کی جنت میں ہوں گے۔

337۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلَى بَعْثٍ، وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ، فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّهِ: وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ: أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا بَلَى،

1: بعض نسخوں میں **كَتَبَهُ** کالفظ ہے۔

2: بعض نسخوں میں **والفَرَّارُوْن** کالفظ ہے۔

قَالَ فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ بِشَيْءٍ، إِلَّا صَنَعْتُمُوهُ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ، إِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ، فَقَامَ نَاسٌ، فَتَحَجَّزُوا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ، قَالَ أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلَا تُطِيعُوهُ

(ابن ماجه کتاب الجهاد باب لا طاعة فی معصية الله2863)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر پر علقمہ بن مُجَزِّز کو سردار مقرر کیا۔ اور میں بھی ان میں تھا جب وہ اپنے غزوہ کے مقام پر پہنچا یا ابھی کسی راستے میں تھا تو لشکر کے ایک گروہ نے ان (علقمہ) سے اجازت چاہی۔ انہوں نے ان کو اجازت دی اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر مقرر کیا۔ میں بھی ان میں سے تھا جنہوں نے ان کی معیت میں غزوہ کیا۔ جب یہ (گروہ) کسی رستے پہ تھا تو اُن لوگوں نے آگ جلائی تا کہ وہ آگ تاپیں یا اس پر کچھ بنائیں۔ تو عبد اللہ نے کہا۔ اور اس کی مذاق کی عادت تھی۔ کیا میرا تم پر حق نہیں کہ تم سنو اور اطاعت کرو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا میں تمہیں جس بات کا حکم دوں گا تم اس پر عمل کروگے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا میں تمہیں یقینی حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور (کودنے کے لئے) تیار ہو گئے۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ تو کودنے لگے ہیں اس نے کہا اپنے آپ کو روک لو کیونکہ میں تو تم سے صرف مذاق کر رہا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو لوگوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تمہیں ان (امراء) میں سے اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔

338۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(ترمذی کتاب الدیات باب ما جاء فیمن قتل دون ماله فهو شهید1421)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(بخاری کتاب المظالم باب من قتل دون ماله 2480)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

339۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

(ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر 2174)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق اور انصاف کی بات کہنا ہے۔

340۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت 4531)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش کی ہجو کا جواب دو کیونکہ وہ ان پر تیروں کی مار سے زیادہ گراں ہے۔

341۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اهْجِ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ

(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب 4124)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے واقعہ میں حسانؓ بن ثابت سے کہا ان مشرکوں کی ہجو کرو، جبرائیلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ، مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت 4525)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ، حضرت حسانؓ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو انہوں (حضرت عمرؓ) نے اُن (حضرت حسانؓ) کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت بھی شعر پڑھا کرتا تھا جب اس میں آپؓ سے بہتر موجود تھے۔ پھر وہ حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے جواب دو اے اللہ! روح القدس سے اس کی تائید فرما۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر
دعوت وارشاد اور وعظ وتبشیر

342۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ.............. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 4409)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا .... حضرت علیؓ نے کہا یارسول اللہ! میں ان سے لڑوں کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنی رفتار پر چلتے جاؤ یہاں تک کہ تم ان کے صحن میں اترو۔ پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ جو اللہ کے حق میں سے ان پر واجب ہیں کیونکہ اللہ کی قسم اگر اللہ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو (بھی) ہدایت دے دے۔ وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

343۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

(مسلم کتاب العلم باب من سن سنة حسنة او سیئة ومن دعا الی ھدی او ضلالة 4817)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو اس کا اجر ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی مانند ہوگا اور یہ ان کے اجر میں کچھ بھی کم نہ کرے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف

بلائے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہو گا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہ ہوں گے۔ یہ بات ان کے گناہوں میں سے بھی کم نہ کرے گی۔

344۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

(مسند ابی حنیفه کتاب الادب ، باب بیان ذکر المتفرقات469)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے (یعنی عمل کرنے والے کی طرح اسے بھی ثواب و اجر ملتا ہے)۔

345۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلَا تُنَفِّرُوا

(بخاری کتاب العلم باب ما کان النبی ﷺ یتخولهم بالموعظة 69)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آسانی کرو۔ سختی نہ کرو اور خوشی کی باتیں سنایا کرو اور نفرت نہ دلاؤ۔

عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا

(مسلم کتاب الجهاد باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر 3250)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو اور سکینت پہنچاؤ اور متنفر نہ کرو۔

346۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ .... قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان 62)

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان تھا۔ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ اس نے کہا یہاں جو ہوا کرتا تھا اس کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت ابو سعیدؓ نے کہا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تم میں سے جو کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اسے طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان سے اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ـــ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ، وَفَّاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ ـــ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

(ابو داؤد کتاب الملاحم باب الامر و النھی 4340)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں سے جو کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے اور وہ طاقت رکھتا ہو کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل سکے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے..........اور اگر اسے طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان سے اور اگر اسے زبان سے طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

347۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان 63)

حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی امت میں جو بھی نبی مبعوث کیا اس کے اس کی امت میں سے حواری اور صحابہؓ تھے جو اس کی سنت کو اختیار کرتے تھے اور اس کے احکام کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے وہ جو کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور وہ کرتے تھے جس کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا جو اُن سے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اُن سے زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اُن کے ساتھ دل کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

348۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ

(ترمذی کتاب الفتن باب الامر بالمعروف و النھی عن المنکر 2169)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

349۔ عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ سَمِعْتُ نَبِی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ، فَلَا يُغَيِّرُوا، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا

(ابو داؤد کتاب الملاحم باب الامر و النھی 4339)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ برے لوگوں میں رہتے ہیں اور باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

350۔ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ القَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ المَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيعًا

(بخاری کتاب الشرکة باب ہل یقرع فی القسمة و الاستہام فیہ 2493)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص اللہ کی حدوں پر قائم ہوا اور وہ شخص جس نے ان حدوں سے تجاوز کیا ان کی مثال ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ایک کشتی میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی۔ ان میں سے بعض کو اوپر کا درجہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ تو وہ لوگ جو اس کشتی کے نچلے درجہ میں تھے جب پانی لینا چاہتے ان لوگوں کے پاس سے گزرتے جو اُوپر کے درجہ میں تھے۔ پھر انہوں نے کہا اگر ہم اپنے ہی درجہ میں ایک سوراخ کر لیں اور جو اوپر کے درجہ میں ہیں اُن کو تکلیف نہ دیں (تو بہتر ہو گا)۔

اب اگر اُوپر کے درجہ والے انہیں وہ بات جس کا انہوں نے ارادہ کیا ہے، کرنے دیں تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی نجات پا جائیں اور دوسرے بھی سب نجات پا جائیں۔

351۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاذًا، قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَاءِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

(مسلم کتاب الایمان باب الدعاء الی الشہادتین و شرائع الاسلام 19)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو، ان کو اس شہادت کی طرف بلاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی تسلیم کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر صدقہ [1] فرض کیا ہے جو ان کے امیروں سے لیا جائے گا اور ان کے غرباء کو دیا جائے گا۔ اگر وہ یہ بات تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ اموال لینے سے بچنا اور مظلوم کی (بد) دعا سے ڈر کر رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔

1: صدقہ سے یہاں مراد زکوۃ ہے۔

352۔ عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ، وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(مسلم کتاب صفة القیامة باب الاقتصاد فی الموعظة 5034)

شقیق بن ابی وائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہؓ ہمیں ہر جمعرات کے دن نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے انہیں کہا اے ابو عبد الرحمن! ہمیں آپ کی باتیں اچھی لگتی ہیں اور ہمیں پسند آتی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں۔ اس پر حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا مجھے صرف تمہاری اکتاہٹ کا ڈر اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ تمہارے سامنے وعظ کروں۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہماری اکتاہٹ کے ڈر سے دنوں وعظ کے سلسلہ میں ہمارا خیال رکھتے تھے۔

امت محمدیہ کی فضیلت

353۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ المُسْلِمِينَ وَاليَهُودِ وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا، يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ، فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلاَةِ العَصْرِ، قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الفَرِيقَيْنِ

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب من ادرک رکعة من العصر قبل الغروب 558)

حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں اور یہودیوں اور عیسائیوں کی حالت اس شخص کی حالت کی مانند ہے جس نے کچھ لوگ مزدوری پر لگائے کہ وہ اس کے لئے رات تک کام کریں تو انہوں نے آدھا دن کام کیا اور کہا ہمیں تیری مزدوری کی ضرورت نہیں۔ اس نے اَوروں کو مزدوری پر لگایا اور کہا کہ تم اپنا بقیہ دن پورا کرو اور تمہیں وہی مزدوری ملے گی جس کی میں نے شرط کی ہے۔ یہاں تک کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا یہ لو سنبھالو جو ہم نے کیا ہے۔ اِس پر اُس نے کچھ اَور لوگ مزدوری پر لگائے اور وہ بقیہ دن کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا اور انہوں نے دونوں گروہوں کی مزدوری پوری کی پوری لے لی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَيْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ اليَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ اليَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاَةِ العَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ، فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، أَلاَ لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ اليَهُودُ، وَالنَّصَارَى، فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا لَا، قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل 3459)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا زمانہ ان امتوں کے زمانے کے مقابل میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ عصر کی نماز اور سورج کے غروب

ہونے کے درمیان ہوتا ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کچھ مزدور کام پر لگائے اور اس نے کہا کون میرے لئے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرے گا؟ یہ سن کر یہود نے ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون میرے لئے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا۔ یہ سن کر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون میرے لئے عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرے گا۔ سنو! ہوشیار رہو کہ تم وہ لوگ ہو جو عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کر رہے ہو۔ اچھی طرح سن لو۔ تمہارے لئے دوگنا اجر ہے جس سے یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے: ہم نے کام زیادہ کیا اور دیا گیا تھوڑا۔ اللہ نے کہا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ نے فرمایا پھر یہ میرا انعام ہے، جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

354۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ

(ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی لزوم الجماعة 2167)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

355۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟

قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ — قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا البِلاَدَ — وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ بَلَى، فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ، لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو القَاسِمِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام 3595)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی ﷺ کے پاس تھا۔ اتنے میں ایک شخص آپؐ کے پاس آیا تو اس نے آپؐ سے بھوک کا شکوہ کیا۔ پھر آپؐ کے پاس ایک اور شخص آیا اور اس نے آپؐ سے رہزنی کا شکوہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ (یہ بستی کوفہ کے پاس ہے) میں نے کہا اسے میں نے نہیں دیکھا مگر مجھے اس کی نسبت بتایا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم اکیلی سوار عورت کو دیکھ لوگے کہ وہ حیرہ سے چل کر آئے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی۔ سوا اللہ کے کسی سے نہ ڈرے گی۔ میں نے اپنے دل میں کہا طی (قبیلہ) کے وہ ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں آگ بھڑکائی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو کسریٰ

کے خزانے ضرور فتح کیے جائیں گے۔ میں نے کہا کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپؐ نے فرمایا کسریٰ بن ہرمز کے، اور اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو تم یہ بھی دیکھ لوگے کہ ایک آدمی اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی نکالے گا اور ایسے شخص کو تلاش کررہا ہو گا جو اس سے وہ قبول کرے اور وہ کسی کو بھی نہ پائے گا جو اُس سے اس کو لے اور تم میں سے ایک اللہ سے اس روز ضرور ملے گا جس روز کہ وہ اس سے ملے گا۔ حالت یہ ہوگی کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا جو اس کے لئے ترجمانی کرے اور وہ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جو تجھے میرا حکم پہنچائے؟ تو وہ کہے گا: کیوں نہیں، ضرور بھیجا ہے اور وہ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور تجھ پر فضل نہیں کیا تھا۔ وہ کہے گا: کیوں نہیں، ضرور کیا تھا۔ پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم ہی دیکھے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم ہی دیکھے گا۔ عدیؓ کہتے تھے میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر، اور جو کھجور کا ایک ٹکڑا نہ پائے تو وہ اچھی بات سے ہی۔ عدیؓ کہتے تھے چنانچہ میں نے عورت سوار دیکھی جو حیرہ سے چل کر آئی اور کعبہ کا طواف کرتی۔ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتی اور میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر زندگی تمہاری لمبی ہوئی تو تم بھی ضرور ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھ لوگے جو اس نبی ابو القاسم ﷺ نے فرمائی ہیں، یعنی یہ کہ ایک آدمی مٹھی بھر (سونا چاندی) لے کر نکلے گا (اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو العَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ العِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا العَيْلَةُ: فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ

يَدَيِ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقة قبل الرد 1413)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ اتنے میں دو شخص آپؐ کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک اپنی محتاجی کا شکوہ کرتا تھا اور دوسرا رہزنی کا شکوہ کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہزنی جو ہے تو اس کے متعلق یاد رکھو کہ تھوڑی دیر گزرے گی کہ جب قافلہ بغیر کسی محافظ کے مکہ کو جایا کرے گا اور جو محتاجی ہے تو وہ گھڑی اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم میں سے کوئی اپنے صدقہ کو لئے گھومتا نہ پھرے اور وہ کسی کو نہ پائے جو اس سے صدقہ قبول کرے۔ پھر اس کے بعد تم میں سے ایک ضرور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گا۔ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نہ کوئی پردہ ہو گا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کے لئے ترجمانی کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے کہے گا کیا میں نے تجھ کو مال نہیں دیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: کیوں نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر وہ اپنی دائیں طرف نظر کرے گا تو آگ ہی آگ دیکھے گا اور پھر بائیں طرف نظر کرے گا تو آگ ہی آگ دیکھے گا۔ اس لئے چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک آگ سے بچاؤ کا سامان کرے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑہ ہی سے ہو۔ اگر یہ بھی نہ پائے تو اچھی بات سے ہی۔

نکاح اور شادی
حسن معاشرت اور اولاد کی تربیت

356۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا آكُلُ اللَّحْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا؟ لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ، وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

(مسلم کتاب النکاح باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه...2473)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ میں سے بعض لوگوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپؐ کے ان کاموں کے بارہ میں پوچھا جو آپؐ تنہائی میں کرتے تھے۔ اس کے بعد ان (پوچھنے والوں) میں سے ایک نے کہا میں کبھی عورتوں سے شادی نہیں کروں گا اور دوسرے نے کہا میں کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا اور تیسرے نے کہا میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جو اس اس طرح کہتے ہیں؟ میں تو نماز (بھی) پڑھتا ہوں اور سوتا (بھی) ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور روزہ چھوڑتا (بھی) ہوں اور میں عورتوں سے شادی (بھی) کرتا ہوں۔ پس جو میری سنّت سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔

357۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

(ابوداؤد کتاب المناسک باب لا صرورة فی الاسلام 1729)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں کوئی جبری روک ٹوک نہیں ہے۔

358۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَدَاكَ

(بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین 5090)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن وجمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تو دین دار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دین دار عورت حاصل ہو۔

359۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ

(ابن ماجه کتاب النکاح باب افضل النساء 1855)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا تو صرف ایک عارضی فائدہ کی چیز ہے اور اس دنیا کے عارضی فائدے میں صالحہ عورت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں۔

360۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً جَمَالٍ وَ حَسَبٍ ، وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا، قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ

(ابو دؤد کتاب النکاح باب النهی عن تزویج من لم یلد من النساء 2050)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایک عورت ملی ہے جو خوبصورت بھی ہے اور خاندانی بھی لیکن اس کے اولاد نہیں ہوئی تو کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا آپؐ نے پھر منع فرمادیا۔ پھر وہ تیسری

مرتبہ آیاتو آپؐ نے فرمایاایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچے جننے والی ہو کیونکہ تمہاری کثرت کی بناپر ہی میں دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ، إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا ؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

(نسائی کتاب النکاح باب کراھیۃ تزویج العقیم 3227)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آیااور کہامیں ایک حسب نسب والی عورت سے شادی کا خواہاں ہوں مگر وہ بچہ نہ جن سکے گی۔ کیامیں اس سے شادی کرلوں؟ آپؐ نے اسے منع فرمایا پھر وہ دوسری مرتبہ آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے اسے منع فرمایاپھر وہ تیسری مرتبہ آیا۔ آپؐ نے اسے منع فرمایااور فرمایاتم ایسی عورتوں سے شادی کروجو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تا کہ میں کثرت افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔

361۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ

(نسائی کتاب النکاح باب ای النساء خیر 3231)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت (بطور رفیقہ حیات) بہتر ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایاوہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ الَّتِي تَسُرُّ إِذَا نَظَرَ، وَلَا تَعْصِيهِ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ بِمَا يَكْرَهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا، وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، وَقَالَ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ

(شعب الایمان، الستون من شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد علی الاھلین 8363)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت (بطور رفیقہ حیات) بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ جب اسے کوئی کام کہا جائے تو وہ انکار نہ کرے اور کسی ایسی بات کی مخالفت نہ کرے جسکو اس کا خاوند اس کی ذات اور اس کے مال کے بارہ میں ناپسند کرے۔

362۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

(ترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی النظر الی المخطوبة 1087)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس (لڑکی) کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔

363۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ، قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی الرجل ینظر الی المراۃ و ھو یرید تزویجھا 2082)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اگر دیکھنا ممکن ہو جو اسے اس کے نکاح پر آمادہ کرتا ہو تو وہ ایسا کرلے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام بھجوایا اور میں اسکے لیے چھپ کر بیٹھتا یہاں تک کہ میں نے اس میں وہ (خوبی) دیکھ لی جس نے مجھے اس سے نکاح پر آمادہ کیا پھر میں نے اس سے شادی کرلی۔

364۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَتَلاَحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: مَا لِبَعِيرِكَ؟، قَالَ قُلْتُ: عَيِيَ، قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَجَرَهُ، وَدَعَا لَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟، قَالَ قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ؟ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ، قَالَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ فَبِعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ، حَتَّى أَبْلُغَ المَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى المَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ المَدِينَةَ، فَلَقِيَنِي خَالِي، فَسَأَلَنِي عَنِ البَعِيرِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ، فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ، وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ

(بخاری کتاب الجهاد باب استئذان الرجل الامام 2967)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیلئے نکلا۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے کہ نبی ﷺ پیچھے سے آکر مجھے مل گئے اور میں اپنے پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک کر رہ چکا تھا اور وہ چلتا ہی نہ تھا۔ تو آپؐ نے مجھے پوچھا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟ حضرت جابرؓ کہتے تھے میں نے کہا تھکا ماندہ ہو کر رہ گیا ہے۔ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ پیچھے ہو گئے اور آپؐ نے اسے ڈانٹا اور اس کیلئے دعا کی۔ پھر تو وہ تمام اونٹوں کے آگے ہی رہا۔ ان کے آگے ہی آگے چلتا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ کہتے تھے میں نے کہا اچھا ہے۔ آپؐ کی برکت اس کو نصیب ہوئی ہے۔ آپؐ نے پوچھا: تو پھر کیا تم اس کو میرے پاس بیچتے ہو؟ کہتے تھے میں نے شرم کی اور ہمارے پاس اس کے سوا اَور کوئی پانی لانے والا اونٹ نہ تھا۔ کہتے تھے میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو وہ اونٹ قیمتاً دے دیا اس شرط پر کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔ کہتے تھے (جب میں مدینہ کے قریب پہنچا) تو میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! میں نے ابھی شادی کی ہے۔ یہ کہہ کر میں نے جانے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے مجھے اجازت دی۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ کو چل پڑا۔ جب مدینہ پہنچا تو میرے ماموں مجھے ملے اور انہوں نے اونٹ کی نسبت مجھ سے دریافت کیا۔ تو مَیں نے انہیں جو فیصلہ اس کے متعلق کر چکا تھا بتایا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر جانے کی اجازت لی تھی تو آپؐ نے مجھے پوچھا کہ تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ تو آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں شادی نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟ میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! میرے والد فوت ہو گئے ہیں یا کہا کہ شہید ہو گئے اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں تھیں۔ میں نے ناپسند کیا کہ میں ان جیسی عمر کی عورت سے شادی کروں جو نہ ان کو اَدب سکھائے نہ ان کی تربیت کرے۔ اس لئے بیوہ سے شادی کی ہے کہ ان کی نگرانی کرے اور ان کو ادب سکھائے۔ کہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے تو میں دوسرے دن صبح وہ اونٹ لے کر آپؐ کے پاس گیا۔ آپؐ نے مجھے اس کی قیمت دی اور وہ اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔

365۔ عَنِ الأَعْرَجِ، قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ .... وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ

(بخاری کتاب النکاح باب لا یخطب علی خطبة اخیه حتی ینکح 5144،5143)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ وہ نکاح کرے گا یا اس رشتہ کو چھوڑ دے گا۔

366۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِي: النِّكَاحَ: أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ، مَنْ يَهْدِي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران: 103) وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، (النّساء: 2) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا، يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ، وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (الْأَحْزَاب: 71،72)

(مسند ابی حنیفه ، کتاب النکاح ، باب بیان خطبة النکاح 256)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے موقعہ پر اس طرح خطبہ نکاح پڑھنا سکھایا ہے۔ کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے سو ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اس سے ہدایت کے طلب گار ہیں کیونکہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان آیات کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ (جن کا ترجمہ یہ ہے کہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا

ایسا تقوی اختیار کرو جیسا اس کے تقوی کا حق ہے اور ہر گز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

367۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ

(ابن ماجه کتاب النکاح باب اعلان النکاح 1895)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ جو نکاح ہے اس کا اعلان کیا کرو اور اس (موقع) پر دف بجایا کرو۔

368۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

(بخاری کتاب النکاح باب النسوة اللاتی یهدین المرءة الیٰ زوجها 5162)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا۔ اس پر اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے عائشہ! رخصتانے کے اس موقع پر تم نے گانے بجانے کا اہتمام کیوں نہیں کیا حالانکہ انصار شادی کے موقع پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔ (یعنی ہلکے پھلکے اچھے گانے اور ہنسی مذاق کا شریفانہ اہتمام شادی کے موقع پر پسندیدہ ہے یہ منع نہیں)۔

369۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي ، قَالَتْ: لَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

(ابن ماجه كتاب النكاح باب الغناء و الدف1900)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ نے انصار میں کسی اپنی قرابت دار کی شادی کرائی۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو تحفوں کے ساتھ رُخصت کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی کو بھیجا جو گائے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار ایسے لوگ ہیں جن کو گانے سے لگاؤ ہے۔ اگر تم اس کے ساتھ کسی کو بھیج دیتے جو یہ کہتا ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہم تمہارے ہاں آئے ہیں۔ وہ ہمیں سلامت رکھے، وہ تمہیں سلامت رکھے۔

370۔ عَنْ عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتَا: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نُدْخِلَهَا عَلَى عَلِيٍّ، فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ، فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ أَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ، ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيفًا، فَنَفَشْنَاهُ بِأَيْدِينَا، ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيبًا، وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا، وَعَمَدْنَا إِلَى عُودٍ، فَعَرَضْنَاهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثَّوْبُ، وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ، فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ

(ابن ماجه كتاب النكاح باب الوليمة 1911)

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ ہم فاطمہؓ کو تیار کریں یہاں تک کہ ہم اس کو حضرت علیؓ کے پاس لے جائیں۔ چنانچہ ہم گھر کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اس کو

بطحاء کے نواح کی نرم مٹی سے لیپا۔ پھر ہم نے کھجور کے ریشوں سے دو تکئے بھرے ہم نے اس کو اپنے ہاتھوں سے دُھنا پھر ہم نے کھجور اور منقّٰی کھانے کے لئے رکھا اور میٹھا پانی پینے کے لئے رکھا اور ہم نے ایک لکڑی لی اور اس کو کمرے میں ایک طرف لگا دیا۔ تاکہ اس پر کپڑے ڈالے جائیں اور اُس پر مشکیزہ لٹکایا جائے۔ ہم نے حضرت فاطمہؓ کی شادی سے اچھی کوئی شادی نہیں دیکھی۔

371۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ مَا هَذَا؟ قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

(بخاری کتاب النکاح باب کیف یدعی للمتزوج 5155)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے عبدالرحمن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ گٹھلی بھر سونا مہر میں رکھ کر میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے، ولیمہ بھی کرو چاہے ایک بکری ذبح کر لو۔

372۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى إِلَيْهِ الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة 2571)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں "بدترین کھانا" اس دعوت ولیمہ کا کھانا ہے جس میں (صرف) امیروں کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو بلانے پر نہ آیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری کتاب النکاح باب من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ5177)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔

373۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ المؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيَارُكُمْ خَيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

(ترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی حق المراۃ علی زوجھا 1162)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

374۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ النبی ﷺ للنساء 4273)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر تھے۔ ایک سیاہ رنگ کا غلام جسے انجشہ کہا جاتا تھا حُدی پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اے انجشہ! آہستہ، آبگینے لے جارہے ہو۔

375ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ، فَصُرِعَا جَمِيعًا، فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ، فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهُ عَلَيْهَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا، فَرَكِبَا

(بخاری کتاب الجهاد باب ما یقول اذا رجع من الغزو 3085)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپؐ عسفان سے لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپؐ نے حضرت صفیہؓ بنت حییّ کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور دونوں گر پڑے۔ حضرت ابو طلحہؓ یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے کود ے اور بولے: یارسول اللہ! میں آپؐ پر قربان۔ آپؐ نے فرمایا اس عورت کی خبر لو۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا اڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے پاس آئے اور وہ کپڑا اُن پر ڈالا اور ان دونوں کی سواری درست کی جس پر وہ سوار ہو گئے۔

376ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى، نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ

(ابو داؤد کتاب التطوع، ابواب قیام اللیل، باب قیام اللیل 1308)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اگر اس نے انکار کیا اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔ اللہ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھی اس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو جگایا اگر اس نے انکار کیا اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔

377۔ أَسْمَاء بِنْت يَزِيْد الأَنْصَارِية. مِنْ بنى عبد الأشهل. رسول النساء إِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روى عنها مسلم بن عسد. إنها أتَتِ النَّبِي صَلى الله عَليه وسلم وهو بَيْنَ أَصْحَابه، فقالت: بِأَبِي وَأُمي أنْتَ يَا رَسُول اللَّه. أَنَا وَافدة النِّسَاء إِلَيْكَ، إِنَّ اللَّه- عَزَّ وَجَلَّ- بعثك إِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاء كَافَة، فَآمنا بِكَ وَبِإِلَاهِكَ، وَإِنَا مَعْشَر النِّسَاء محصُوْرَات مَقْصُوْرَات، قَوَاعِد بيوتكم، ومَقْضى شَهَوَاتِكم، وحَامِلَات أوْلَادِكُمْ. وإنكم- معشر الرجال- فُضِّلتم علينا بالجُمَع والجماعات، وَعِيَادَة المَرْضَى، وَشهُوْد الجَنَائِزِ، وَالحَجّ بَعْدَ الحَجّ، وَأفضل من ذلك الجهاد فِي سَبِيْلِ اللَّه عَزَّ وَجَلَّ وإن الرجل إِذَا خرج حَاجاً أو معْتَمِراً أَوْ مُجَاهداً، حفظْنَا لَكُم أَموَالكُم، وَغزلْنَا أثْوَابكم، ورَبِيْنَا لكم أَوْلَادكم. أَفَمَا نشَارككُم فى هذا الأَجْر والخير؟ فالتفت النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى أصحابه بوجهه كله، ثم قال: هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأةٍ قَطُّ أحْسَنَ مِن مُسَاءَلَتِهَا فى أَمْرِ دِيْنِهَا مِن هَذِه؟ فقالوا: يارسول الله، ما ظننا أن امرأة تهتدى إلى مثل هذا. فالتفت النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إليها فقال: افْهَمِى أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ، وَأَعْلِمِى مَنْ خَلَفَكِ مِنَ النِّسَاءِ، أَنْ حُسْنَ تَبَعُّلِ الْمَرْأةِ لِزَوْجِهَا وطَلَبَهَا مَرْضَاتِهِ، وَاتِّبَاعَهَا مُوَافقَتِه، يَعْدَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ

(اسد الغابة، كتاب النساء، حرف الهمزة، اسماء بنت يزيد صحابی نمبر 6718 جلد7 صفحه17، 18)

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی

اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سوت کات کر آپ کے کپڑے بنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ نبی ﷺ اسماء کی یہ باتیں سن کر صحابہؓ کی طرف مڑے اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپ ﷺ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو ان کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الأَنْصَارِيَّةُ......... رَوَى عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّيْ رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِي مَنْ جَمَاعَةِ نِّسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ، كُلُّهِنَّ يَقُلْنَ بِقَوْلِي، وَعَلَى مِثْلَ رَأْيِي، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى بَعَثَكَ إِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَآمَنَّا بِكَ وَاتَّبَعْنَاكَ، وَنَحْنُ مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَقْصُوْرَاتٌ مُخَدَّرَاتٌ، قَوَاعِدُ بُيُوْتٍ وَمَوَاضِعُ شَهَوَاتِ الرِّجَالِ، وَحَامِلَاتُ أَوْلَادِهِمْ، وإِنَّ الرِّجَالَ فُضِّلُوْا بِالْجُمُعَاتِ وَشُهُوْدِ الجَنَائِزِ وَالْجِهَادِ، وَإِذَا خَرَجُوْا لِلْجِهَادِ حَفِظْنَا لَهُمْ أَمْوَالَهم وَرَبَّيْنَا أَوْلَادَهُمْ، أَفَنُشَارِكُهُم فِي الأَجْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ أَحْسَنَ سَؤَالًا عَنْ دِيْنِهَا مِنْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنْصَرِفِي يَا أَسْمَاءُ وَأَعْلِمِي مَنْ وَرَائَكِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا،

وَطَلَبَهَا لِمَرْضَاتِهِ، وَاتِّبَاعَهَا لِمُوَافَقَتِهِ، يَعْدِلُ كُلَّ مَا ذَكَرْتِ لِلرِّجَالِ. فَانْصَرَفَتْ أَسْمَاءُ وَهِيَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ اِسْتِبْشَارًا بِمَا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الاستیعاب کتاب النساء باب الالف .اسماء بنت یزید)

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سوت کات کر آپ کے کپڑے بنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ حضور ﷺ اسماء کی یہ باتیں سن کر صحابہؓ کی طرف مڑے اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنا مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپ ﷺ حضرت اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو ان کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

378۔ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ

(ابن ماجه کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأته 1854)

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو کوئی عورت ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہو گئی۔

379۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(بخاری کتاب النکاح باب لا تاذن المراۃ فی بیت زوجھا لاحد الا باذنہ 5195)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔

380۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ المرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(ترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء فی حق الزوج علی المراۃ 1159)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

381۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم و ذریته 3331)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے بارے میں میری وصیت پر کاربند ہو۔ بھلائی سے ان کے ساتھ پیش آیا کرو۔ کیونکہ عورت کی پیدائش بھی پسلی ہی کی ہے اور تم دیکھتے ہی ہو کہ پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر کا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو تو اس کو توڑ دوگے اور اگر اسے چھوڑ دو تو ٹیڑھا ہی رہے گا۔ اس لئے عورتوں کے متعلق میری وصیت پر عمل کرو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

(بخاری کتاب النکاح باب المداراۃ مع النساء و قول النبی ﷺ انما المراۃ کالضلع 5184)

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ دوگے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروگے تو فائدہ اٹھالوگے۔

382۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ

(مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء 2658)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر وہ اس کے کسی خُلق کو ناپسند کرے گا تو کسی خُلق کو پسند بھی تو کریگا۔

383۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟، قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المراۃ علی زوجھا 2142)

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب تم کھانا کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تم کپڑا پہنو تو اسے پہناؤ اور چہرہ پر مت مارو اور عیب نہ لگاؤ اور (اس کو) علیحدہ نہ کرو مگر گھر میں۔

384۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ، يَكْفُرْنَ قيل أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ:يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

(بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر و کفر دون کفر 29)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جہنم دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں اکثر عورتیں ہیں۔ کفر کرتی ہیں۔ پوچھا گیا: کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا شوہر کی ناشکر گذاری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں۔ اگر تو ان میں سے کسی پر زمانہ بھر بھی احسان کرتا رہے اور پھر وہ تجھ سے کچھ ایسی ویسی بات دیکھے تو کہہ دے گی کہ میں نے تجھ سے کبھی بھی بھلائی نہیں دیکھی۔

385۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ عزوجل الطَّلَاقُ

(ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی کراهية الطلاق 2178)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ

(ابن ماجه کتاب الطلاق باب حدثنا سويد بن سعيد 2018)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

386۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ، حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ: وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي، وَلَا آوِيكِ أَبَدًا، قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ أُطَلِّقُكِ، فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ

(ترمذی کتاب الطلاق باب ما جاء فی الطلاق المعتوه 1192)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (زمانہ جاہلیت میں) لوگوں میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے سکتا تھا کیونکہ طلاق دیکر عدت کے اندر رجوع کر لیتا اور بعض اوقات تو سو(۱۰۰) سو(۱۰۰) بار بلکہ

اس سے بھی زیادہ دفعہ طلاق دیتا (اور پھر رجوع کرلیتا)۔ ایک شخص نے ایک بار اپنی بیوی سے کہا کہ نہ میں تجھے اس طرح طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے آزاد ہو جائے اور نہ تجھے اپنے گھر بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا، وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ اس طرح کہ تجھے طلاق دوں گا اور جب تمہاری عدت ختم ہونے لگے گی تو رجوع کرلوں گا اور اسی طرح کرتا رہوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اور اپنے خاوند کی اس زیادتی کا ان کے پاس ذکر کیا۔ حضرت عائشہ خاموش رہیں کوئی جواب نہ دیا۔ جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کے پاس اس عورت کی اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے بھی کوئی جواب نہ دیا تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ آئندہ اس طرح دو مرتبہ طلاق دی جاسکتی ہے (یعنی پہلی طلاق کے بعد مرد عدت کے اندر رجوع کرسکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے اگر رجوع یا نکاح کے بعد اس نے پھر طلاق دے دی تو اسے یہی اختیار حاصل ہوگا یعنی عدت کے اندر رجوع کرسکے گا اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کرسکے گا اگر اس نے اس دوسرے رجوع یا نکاح کے بعد پھر اس نے طلاق دے دی تو پھر نہ وہ رجوع کرسکے گا اور نہ اس عورت سے نکاح کرسکے گا البتہ اگر عدت گزرنے کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کرلے اور دوسرا مرد باہمی نباہ نہ ہوسکنے کی وجہ سے اسے طلاق دے دے تو پھر اگر پہلا مرد چاہے تو عورت کو رضامند کرکے اس سے تیسری بار شادی کرلے۔ گویا طلاق اور رجوع کے اختیار کو محدود کردیا گیا اور اس طرح جاہلیت کے اس برے رواج کو ختم کرکے ظالم خاوند سے عورت کی آزادی کی راہ آسان کردی) چنانچہ اس قانون کے نازل ہونے کے بعد مسلمان اس ہدایت کی پابندی کرنے لگے اور جن لوگوں نے اس طرح طلاق دی ہوئی تھی وہ اس ظلم و زیادتی سے باز آگئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا، وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةً أَوْ أَكْثَرَ، إِذَا ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، حَتَّى قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي، وَلَا آوِيكِ إِلَيَّ. قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ أُطَلِّقُكِ وَكُلَّمَا قاربت

عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ ارْتَجَعْتُكِ، ثُمَّ أُطَلِّقُكِ، وَأَفْعَلُ ذَلِكَ، فَشَكَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ إِلَى عَائِشَةَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ(البقرہ:230)

(مستدرک علی صحیحین للحاکم ،کتاب التفسیر باب من سورۃ البقرۃ 3106)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (زمانہ جاہلیت میں) لوگوں میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے سکتا تھا کیونکہ طلاق دیکر عدت کے اندر رجوع کر لیتا اور بعض اوقات تو سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) بار بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ طلاق دیتا اور پھر رجوع کر لیتا۔ ایک شخص نے ایک بار اپنی بیوی سے کہا کہ نہ میں تجھے اس طرح طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے آزاد ہو جائے اور نہ تجھے اپنے گھر بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا، وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ اس طرح کہ تجھے طلاق دوں گا اور جب تمہاری عدت ختم ہونے لگے گی تو رجوع کر لوں گا اور اسی طرح کرتا رہوں گا۔ اس عورت نے حضرت عائشہؓ کے پاس اپنے خاوند کی اس زیادتی کا ذکر کیا۔ (جب آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے) تو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس عورت کی اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے بھی کوئی جواب نہ دیا تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ " ایسی طلاق (جس میں رجوع ہو سکے) دو دفعہ (ہو سکتی) ہے (یا تو) مناسب طور پر روک لینا ہو گا یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا ہو گا"۔ (یعنی پہلی طلاق کے بعد مرد عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے اگر رجوع یا نکاح کے بعد اس نے پھر طلاق دے دی تو اسے یہی اختیار حاصل ہو گا یعنی عدت کے اندر رجوع کر سکے گا اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کر سکے گا اگر اس نے اس دوسرے رجوع یا نکاح کے بعد پھر اس نے طلاق دے دی تو پھر نہ وہ رجوع کر سکے گا اور نہ اس عورت سے نکاح کر سکے گا البتہ اگر عدت گزرنے کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا مرد باہمی نباہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اسے طلاق دے دے تو پھر اگر پہلا مرد چاہے تو عورت کو رضامند کر کے اس سے

تیسری بار شادی کر لے۔ گویا طلاق اور رجوع کے اختیار کو محدود کر دیا گیا اور اس طرح جاہلیت کے اس برے رواج کو ختم کر کے ظالم خاوند سے عورت کی آزادی کی راہ آسان کر دی)۔

387۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجها ابوها ولا یستامرها 2096)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے بیان کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ ناپسند کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اسے اختیار دیا۔

388۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ......أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ، فَخَطَبَهَا عَمُّ وَلَدِهَا إِلَى أَبِيهَا، فَقَالَتْ: زَوِّجْنِيهِ، فَأَبَى وَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِهِ بِغَيْرِ رِضًى مِنْهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ نَعَمْ، زَوَّجْتُهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا

(مسند ابی حنیفہ کتاب النکاح، باب بیان استئذان البکر والثیب 266)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اس کے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اس کا رشتہ کیا ہے۔ حضور ﷺ نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر

بچے کے چچا یعنی عورت کے دیور سے اس کا رشتہ کر دیا۔ (یعنی شادی کے معاملہ میں لڑکی کی پسند اور اس کی مرضی کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے)۔

389۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

(بخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا اتی اھلہ6388)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے تعلق قائم کرتے وقت یہ دعا مانگے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ، قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

(مسلم کتاب النکاح باب ما یستحب ان یقولہ عند الجماع2577)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ کہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچا۔ اگر ان دونوں کے لئے اس میں کوئی اولاد مقدر ہے تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

390۔ عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ، وَيُسَمَّى

(ابن ماجه کتاب الذبائح باب العقیقة3165)

حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر بچہ عقیقہ کے ساتھ بندھا ہوا ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

(ابن ماجه کتاب الذبائح باب العقیقة3164)

حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دہ چیز دور کرو۔

391۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ، وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء 4948)

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں کے ذریعہ بلایا جائے گا۔ اس لئے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أسمائكم

(مشکاة المصابیح ،کتاب الادب ، باب الاسامی ،الفصل الثانی 4768)

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں کے ذریعہ بلایا جائے گا۔ اس لئے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

392۔ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ، وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء 4950)

حضرت ابو وہب جشمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کے ناموں جیسے اپنے بچوں کے نام رکھو۔ اور عبد اللہ اور عبد الرحمن نام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور حارث اور ہمام بھی اچھے اور سچائی کے قریب نام ہیں لیکن حرب اور مرہ (ان کے معنی لڑائی اور تلخی ہونے کی وجہ سے) برے نام ہیں۔

393۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی تغییر الاسماء 2839)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ كَانَ يُغَيِّرُ الِاسْمَ الْقَبِيحَ

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب الاسامی، الفصل الثانی 4774)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

394۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ ...4789)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت (صحیحہ) پر پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے ایک چوپایہ سالم چوپائے کو ہی جنم دیتا ہے۔ کیا تم اس میں کوئی چیز کٹی ہوئی دیکھتے ہو؟

395۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ

(ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد1952)

حضرت ایوب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

396۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ

(ابن ماجه کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان إلی البنات3671)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

397۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا - وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيثًا، وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ، وَالْهَدْيَ، وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی القیام 5217)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہؓ جب کبھی رسول اللہ ﷺ سے ملنے آتیں تو حضور ﷺ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ﷺ ملنے کے لئے فاطمہؓ کے یہاں تشریف لے جاتے وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضور ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضور ﷺ کو بٹھاتیں۔

398۔ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ، دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ

(مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ علی العیال و المملوک1646)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جس کو وہ آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو آدمی اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

399۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ

(ابن ماجه کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان الی البنات 3667)

حضرت سُراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم کو بہترین نیک خرچ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تمہاری بیٹی جو تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہے اور اس کا تیرے علاوہ کوئی کمانے والا نہیں ہے۔

400۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل الاحسان علی البنات4750)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اُٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کو دیں اس نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف بڑھائی ہی تھی کہ اس کی بیٹیوں نے کھانے کے لئے وہ بھی مانگ لی۔ چنانچہ اس نے وہ کھجور جسے وہ کھانا چاہتی تھی ان دونوں کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ مجھے اس کا فعل پسند آیا اور میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے اس وجہ سے اس پر جنت واجب کر دی یا (فرمایا) اس کی وجہ سے اسے آگ سے آزاد کر دیا۔

ماں باپ کی خدمت اور صلہ رحمی

401۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي ؟ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ أَبُوكَ

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة 5971)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا۔ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ (پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ؟ قَالَ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب بر الوالدین و انهما احق به 4608)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے حسنِ سلوک کا حقدار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں، پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر جو تیرے قریب تر ہے۔ جو تیرے قریب تر ہے۔

402۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، قيل مَنْ ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب رغم انف من ادرک ابویه او احدهما عند الکبر...4613)

حضرت نواس بن سمعانؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارہ میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا نیکی حسنِ خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ لگے۔

403۔ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ، أَخْبَرَهُ، قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ............ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ ؟ فَقَالُوا هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ

(ابو داؤد کتاب الادب ،ابواب النوم ، باب فی بر الوالدین 5144)

حضرت ابو طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپ ﷺ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اس دوران ایک عورت آئی تو حضور ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزت افزائی فرمارہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضور ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

404۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ...... فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب صلة اصدقاء الاب و الام و نحوهما 4617)

عبد اللہ بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بارہ میں روایت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کا اپنے باپ کے بعد اس کے باپ کے پیاروں سے حسن سلوک کرنا یقیناً سب سے بڑی نیکی ہے۔

405۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

(مراسیل ابو داؤد باب ما جاء فی بر الوالدین 487)

حضرت سعید بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر (یعنی بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے لئے بمنزلہ باپ کے ہے اس لئے اس کا ادب و احترام بھی واجب ہے)۔

406۔ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ، قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

(ابو داؤد کتاب الادب ،ابواب النوم ، باب فی بر الوالدین5142)

حضرت ابو اسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح

صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت واکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

407۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ، وَيُزَادَ لهُ فِي رِزْقِهِ، فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(مسند احمد بن حنبل، مسند المكثرين من الصحابة، مسند انس بن مالك رضي الله عنه 13847)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

408۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(مسلم كتاب البر و الصلة باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها 4624)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی دی جائے یا اس کی عمر لمبی کی جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

409۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ

(مسلم كتاب البر و الصلة باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها 4626)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول ﷺ اللہ! میرے ایسے قرابت دار ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے حلم سے پیش آتا ہوں وہ مجھ سے جہالت سے پیش آتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اگر تم ویسے ہی ہو جیسا کہ تم کہتے ہو۔ تو تم گویا ان پر گرم راکھ ڈالتے ہو۔ جب تک تم اس حال پر رہے اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ان کے مقابل پر ایک مددگار رہے گا۔

410۔عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ ـــ أَوْ كَثِيرٌ ـــ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ البَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

(بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی ﷺ سعد ابن خولہ 1295)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ (حضرت سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ جس سال حجۃ الوداع ہوا، میری بیمارپرسی کے لئے آیا کرتے تھے۔ کیونکہ میری بیماری بڑھ گئی تھی۔ میں نے کہا میری بیماری آخری حد تک پہنچ گئی ہے اور میں مالدار ہوں اور سوائے (میری) ایک لڑکی کے اور

کوئی میرا وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو آدھا؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا تہائی بلکہ تہائی بھی بڑا ہے یا فرمایا بہت ہے اور یہ کہ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑو، بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ جاؤ، لوگوں کے سامنے وہ ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو تم ایسا خرچ کرو گے کہ جس سے اللہ کی رضامندی چاہتے ہو تو ضرور ہی اس پر تمہیں ثواب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے (مکہ میں) رہ جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا تم کبھی پیچھے نہیں رہو گے۔ جو نیک کام بھی کرو گے، تم اس کے ذریعہ سے درجہ اور بلندی میں بڑھو گے۔ مزید برآں امید ہے کہ تم پیچھے رکھے جاؤ گے تا تمہارے ذریعہ بہت سی قومیں نفع حاصل کریں اور بعض کو تمہارے ذریعہ نقصان پہنچے۔ اے میرے اللہ! میرے ساتھیوں کے لئے ان کی ہجرت پوری کر اور ان کو ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹائیو۔ لیکن بیچارے سعد بن خولہؓ ان کے لئے رسول اللہ ﷺ افسوس ہی کیا کرتے تھے کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا، قَالَ قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ لَا، الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ، إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي، قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ، إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

(مسلم کتاب الوصیة باب الوصیة بالثلث 3062)

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت فرمائی۔ اس بیماری میں جس میں مَیں موت کے کنارے پر پہنچ گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! میری تکلیف جس حد تک پہنچ چکی ہے وہ آپؐ دیکھ رہے ہیں۔ میں مالدار ہوں اور میرا وارث سوائے میری اکلوتی بیٹی کے کوئی نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کیا میں اس کا نصف صدقہ کردوں؟ آپؐنے فرمایا نہیں۔ تیسرا حصہ (کردو) اور تیسرا حصہ (بھی) بہت ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو اچھی حالت میں چھوڑنا انہیں محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے جو بھی خرچ کروگے تمہیں اس کا اجر دیا جائے گا یہانتک کہ ایک لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑا جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا تم پیچھے چھوڑے نہ جاؤ گے مگر جو نیک عمل کروگے جس کے ذریعہ تم اللہ کی رضا چاہو تو تم اس کے ذریعہ درجہ اور رفعت میں زیادہ ہوگے۔ اور بعید نہیں کہ تم پیچھے چھوڑے جاؤ (یعنی لمبی عمر دیئے جاؤ) یہانتک کہ قومیں تجھ سے فائدہ اٹھائیں اور کچھ دوسری نقصان اٹھائیں۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا لیکن بے چارہ سعد بن خولہؓ! راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دکھ کا اظہار فرمایا کیونکہ وہ (ہجرت کے بعد) مکہ میں فوت ہوگئے تھے۔

411۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب لا صدقۃ الا عن ظھر غنی 1427)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے ان کو دو جن کی تم پرورش کرتے ہو اور بہتر صدقہ وہی ہے جو ضرورت پوری کرنے کے بعد ہو اور جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو غنا حاصل کرنا چاہے گا۔ اللہ اُسے غنی کر دے گا۔

ہر اہم کام میں مشورہ لینے، سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے اور استخارہ کرنے کی ہدایت

412۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(ترمذی کتاب الادب باب ان المستشار مؤتمنن2823)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

413۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ......فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ، فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الأَنْصَارِيِّ.........فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ ؟ قَالَ لاَ، قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اخْتَرْ مِنْهُمَا، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا

(ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی ﷺ 2369)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا جب میرے پاس کوئی قیدی آئے تو آنا۔ نبی ﷺ کے پاس دو قیدی آئے تو اس وقت ابو الہیثم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان دو قیدیوں میں سے جو تمہیں پسند ہو وہ لے لو۔ ابو الہیثم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے لئے آپ ﷺ خود پسند فرماویں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا" المستشار موتمن" کہ جس سے مشورہ مانگا جائے اسے امین ہونا چاہئے یعنی وہ صحیح مشورہ دے۔ پھر ایک قیدی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ لے لو، یہ اچھا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرنا۔

414۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ترمذی کتاب الجھاد باب ما جاء فی المشورۃ 1714)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

415۔ عَنِ ابْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ لَوِ اجْتَمَعْتُمَا فِي مَشُورَةٍ مَا خَالَفْتُكُمَا

(مسند احمد بن حنبل ،مسند الشامیین ، حدیث عبد الرحمٰن بن غنم الاشعری 18157)

حضرت ابن غنم الاشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک بار) حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا جب تم دونوں کوئی متفقہ مشورہ دیتے ہو تو پھر میں اس کے خلاف نہیں کرتا (یعنی تم دونوں کے متفقہ مشورہ کی قدر کرتا ہوں)۔

416۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَشَارَكَ، فَأَشِرْهُ بِالرُّشْدِ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ، فَقَدْ خُنْتَهُ

(مسند ابی حنیفه ، کتاب الادب ، باب بیان ذکر المتفرقات472)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

417۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ

(مشکاۃ ، کتاب الادب ، باب الحذر و التانی ، الفصل الثانی 5057)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا جو کام کرو پہلے اس پر اچھی طرح غور و فکر کر لیا کرو۔ اگر تم سمجھو کہ بہتر اور فائدہ مند ہے تو کرو اور اگر سمجھو کہ اس کام کے کرنے میں گھاٹا اور نقصان ہے تو اس سے رک جاؤ۔

418۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ

(شعب الایمان ،الثالث والثلاثون من شعب الایمان و هو باب فی تعدید نعم الله عزوجل و ما یجب من شکرها ،فصل فی فضل العقل الذی هو من النعم العظام ...4325)

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ابو ذر! اچھی تدبیر اور عمدہ سوچ سے بڑھ کر کوئی عقل والی بات نہیں۔ اور برائی سے بچنا اصل پرہیز گاری ہے اور حسن خلق سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب بنانے والی نہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَلَا ورع كالكفِّ ولا حسب كحسن الْخلق

(مشكاة، كتاب الادب، باب الحذر و التانی، الفصل الثالث 5066)

حضرت ابو ذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ابو ذر! اچھی تدبیر اور عمدہ سوچ سے بڑھ کر کوئی عقل والی بات نہیں۔ اور برائی سے بچنا اصل پرہیز گاری ہے اور حسن خلق سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب بنانے والی نہیں۔

419۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا، كَالسُّورَةِ مِنَ القُرْآنِ: إِذَا هَمَّ بِالأَمْرِ احَدَكم فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـــ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـــ فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ـــ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ ـــ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ، وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارة 6382)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اہم امور میں استخارہ کا طریق اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے کوئی قرآن کا حصہ سکھا رہے ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو(۲) رکعت نفل پڑھے پھر آخر میں یہ دعا مانگے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں۔ تجھ سے طاقت و قدرت چاہتا ہوں۔ تیرے فضل عظیم کا سوالی ہوں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے، میں قادر نہیں۔ تو ہر بات کو جانتا

ہے، میں نہیں جانتا۔ تو سارے علم رکھتا ہے اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام) کام کا نام لے سکتا ہے (میرے لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ یا فرمایا یوں کہے کہ میری اب کی ضرورت اور بعد میں پیدا ہونے والی ضرورت کے لحاظ سے بابرکت ہے تو یہ کام میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تیرے علم میں یہ کام میری دینی اور معاشی حالت کے لحاظ سے اور انجام کار کے اعتبار سے مضر ہے۔ یا یوں فرمایا اب کی ضرورت یا مستقبل کی ضرورت کے لحاظ سے میرے لئے مضر ہے تو اس کام کو نہ ہونے دے اور اس کے شر سے مجھے بچالے، اور میرے لئے خیر جہاں بھی ہو، وہ مقدر فرما اور مجھے اس پر اطمینان بخش۔

شہریت اور اس کے حقوق

420۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الأَسْوَاقِ

(ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء لیلینی منکم اولو الاحلام والنھیٰ 228)

حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے صاحب فہم اور بڑی عمر والے افراد مجھ سے قریب رہا کریں، پھر درجہ بدرجہ عمر اور فہم والے افراد۔ اور دیکھو آپس میں بغض، کینہ اور اختلافات نہ کرو، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا (یعنی تم میں پھوٹ پڑ جائے گی) اور بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

421۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، وَأَطْفِؤا السِّرَاجَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ

(مسلم کتاب الاشربة باب الامر بتغطية الاناء و ایکاء السقاء ......3741)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برتن ڈھانک کر رکھو اور مشکیزے کا منہ باندھو اور دروازہ بند رکھو اور چراغ بجھادو کیونکہ شیطان مشکیزہ نہیں کھولتا اور نہ دروازہ کھولتا ہے اور نہ ہی برتن کا ڈھکنا اٹھاتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کچھ نہ پائے سوائے اس کے کہ اپنے برتن پر کوئی لکڑی (ہی) رکھ دے اور اللہ کا نام لے تو ایسا کرے کیونکہ چوہیا لوگوں پر ان کے گھر جلا دیتی ہے۔

422۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا المَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضُّ البَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلاَمِ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

(بخاری کتاب الاستئذان باب یاایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا6229)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں، اس کے بغیر چارہ نہیں، ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، دکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیک بات کی تلقین کرنا اور بری بات سے روکنا۔

423۔ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ

(ابو داؤد کتاب الادب ،ابواب النوم ، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق 5272)

حضرت ابو اسید انصاری ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خواتین راستہ کے ایک طرف ہو کر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک بن جائیں۔ ابو اسید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف ہو کر دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چلا کرتیں۔ بعض اوقات تو وہ اس قدر دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتے۔

424۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ

(مسلم کتاب المساقاۃ باب فضل الغرس و الزرع 2886)

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان کوئی درخت نہیں لگاتا مگر جو بھی اس میں سے کھایا جائے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے اور جو اس میں سے چوری ہو جائے وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ اور جو درندے اس سے کھائیں وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے اور جو پرندے کھائیں وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے اور کوئی بھی اس کو نقصان نہیں پہنچاتا مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

(بخاری کتاب المزارعہ ، باب فضل الزرع و الغرس اذا اکل منہ 2320)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اور پھر اُس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو یہ (کھیتی اور درخت) اس کے لئے ثواب کا موجب بن جائے گا۔

425۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ، أَوْ طَيْرٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی فضل الغرس 1382)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس کے لگائے ہوئے درخت یا کھیتی کی پیداوار انسان پرندے یا جانور کھائیں تو یہ اس درخت لگانے یا کھیتی کرنے والے شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔

426۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ، فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ، كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق 4731)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو جنت میں اِدھر اُدھر جاتے دیکھا راستہ سے ایک درخت کے کاٹنے کی وجہ سے جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ وَ اللَّهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق 4730)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص رستہ پر پڑی درخت کی شاخ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں (کے راستہ) سے ایک طرف کر دیتا ہوں تا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے۔ چنانچہ اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

427۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا، أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ كَفَّهُ. أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی النبل یدخل فی المسجد 2587)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے گذرے اور اس کے پاس اس کے تیر ہوں تو ان کے پھلوں سے پکڑے یا فرمایا اپنی ہتھیلی سے پکڑے مبادا وہ کسی مسلمان کو لگ جائیں۔

428۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

(بخاری کتاب المزارعة باب اقتناء الکلب للحرث 2322)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا تو اس کے اعمال سے ہر روز ایک قیراط کم ہو تا جائے گا، سوائے اس کتے کے جو کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کی غرض سے رکھا جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ، وَلَا مَاشِيَةٍ، وَلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

(مسلم کتاب المساقاة باب الامر بقتل الکلاب و بیان نسخه ......2933)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کتا رکھا جو شکاری کتا نہیں نہ ہی جانوروں اور نہ ہی زمین (کی حفاظت) کے لئے ہے تو اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہونگے۔

پڑوسی کے حقوق اور پڑوسی سے حسن سلوک

429۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

(بخاری کتاب الادب باب الوصائة بالجار 6015)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنادے۔

430۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ، وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الثناء الحسن 4223)

حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی شخص نے یہ عرض کیا کہ میرے لئے کیسے ہو سکتا ہے کہ میں جان لوں کہ جب میں نے اچھا کام کیا ہے اور جب میں نے برا کام کیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جب تو پڑوسیوں کو یہ کہتا سنے کہ تم نے اچھا کام کیا ہے تو تم نے اچھا کیا ہے اور جب تم ان کو یہ کہتے سنو کہ تم نے برا کیا ہے تو تم نے برا کیا۔

431۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِہِ، وَخَيْرُ الجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرُهُمْ لِجَارِہِ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی حق الجوار 1944)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہو۔ اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

432۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب الوصية بالجار و الاحسان اليه 4744)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذرؓ! جب تو شوربہ بنائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دے اور پڑوسیوں کا خیال کر۔

433۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

(بخاری کتاب الادب باب لاتحقرن جارۃ لجارتھا 6017)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہئے۔

434۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمتہ ...6136)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے (یعنی سچا مومن ہے) وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

435۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

(بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ 6016)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! کون مومن نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

436۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی النصیحۃ و الحیاطہ 4918)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے (یعنی اپنا آپ اس میں دیکھتا ہے)۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اپنے بھائی کا مال و متاع ضائع کرنے سے بچتا ہے اور اس کی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

صفائی اور نظافت

437۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء 320)

حضرت ابومالکؓ اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفائی (و پاکیزگی) نصف ایمان ہے۔

438۔ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ بِطِيبٍ، فَلْيُصِبْ مِنْهُ

(مسند ابی حنیفه کتاب الادب باب بیان الخلق الحسن 459)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

439۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً: الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ

(بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب 5889)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) پانچ باتیں فطرت انسانی میں رکھی گئی ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن اتروانا، بغلوں کے بال لینا اور مونچھیں تراشنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ - الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ

(مسلم کتاب الطهارة باب خصال الفطرة 369)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پانچ باتیں فطرت ہیں یا پانچ باتیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ، استرہ لینا، ناخن تراشنا، بغل صاف کرنا اور مونچھیں تراشنا۔

440۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ،

وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَيْبَةُ، قَالَ وَكِيعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ: يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ

(مسلم کتاب الطهارة باب خصال الفطرة 376)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دس باتیں فطرت میں سے ہیں مونچھیں ترشوانا، اور داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا ناخن کاٹنا، جوڑ دھونا[1] ، بغل صاف کرنا اور استرہ لینا اور پانی کا کم (یعنی محتاط) استعمال کرنا۔ مصعب کہتے ہیں کہ دسویں بات میں بھول گیا ہوں شاید وہ کُلّی کرنا ہے۔ قتیبہ نے مزید کہا کہ وکیع کہتے تھے کہ انتقاص الماء سے مراد استنجاء کرنا ہے۔

441۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ. فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ. فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ أَنِ اخْرُجْ. كَأَنَّهُ يَعْنِي إِصْلاَحَ شَعَرِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. فَفَعَلَ الرَّجُلُ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَلَيْسَ هذَا خَيْراً مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ ؟

(موطاء کتاب الشعر باب اصلاح الشعر 1770)

حضرت عطاء بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کرکے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ شیطان اور بھوت لگے۔

1: البراجم: مفاصل الاصابع او العظام الصغار فی الید و الرجل (المنجد) انگلیوں کے جوڑ یا ہاتھ پاؤں کی چھوٹی ہڈیاں۔

بیت الخلاء میں جانے کے متعلق ہدایات

442۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الخلاء 6322)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء جانے لگتے تو یہ دعا پڑھتے اے میرے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں نقصان پہنچانے والے گندے خیالات اور جراثیم سے اور نقصان پہنچانے والی گندگیوں اور بیماریوں سے۔

عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الخَلاَءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ

(بخاری کتاب الوضوء باب ما یقول عند الخلاء 142)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو کہتے ”اے اللہ! میں گندگی اور گندی باتوں سے تیری پناہ لیتا ہوں“۔

443۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الخَلاَءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ

(بخاری کتاب الوضوء باب حمل العنزة مع الماء فی الاستنجاء 152)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برچھی اُٹھا کر لے جاتے۔ پانی سے آپؐ استنجا کرتے۔

444۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ

(بخاری کتاب الوضوء باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول...144)

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف اپنی پیٹھ کرے۔ مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف۔

445۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ

(مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن التخلی فی الطرق...389)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو لعنت کرنے والوں (کی لعنت کا باعث بننے والے کام) سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ دو لعنت کرنے والے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (اس شخص پر لعنت کرنے والے) جو لوگوں کے رستہ میں یا ان کے سایہ کی جگہ میں قضائے حاجت کرتا ہے۔

سونے اور بیدار ہونے کے آداب

446۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

(بخاری کتاب الدعوات باب النوم علی شق الایمن 6315)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنی آبرو تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنے سب معاملات تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے اپنا سہارا بناتا ہوں۔ تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھی سے ڈرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو تو نے اتاری ہے اور تیرے اس نبی پر بھی ایمان لاتا ہوں جو تو نے بھیجا ہے۔

447۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

(بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید تحت الخد الیمنی 6314)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کے وقت سونے کے لئے جب بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! میں تیرے نام کی مدد سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں یعنی

سوتاہوں اور جاگتاہوں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوتے تو یہ دعامانگتے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیااور اس کے پاس ہی سب نے جااکٹھے ہوناہے۔

448۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اصبح 6325)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اس طرح دعاکرتے اے میرے اللہ! میں تیرے نام کی برکت سے زندہ ہوتاہوں اور مرتاہوں یعنی بیدار ہوتاہوں اور سوتاہوں۔ اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیدار ہوتے تو یہ دعامانگتے۔ اس اللہ کی میں حمد وثناء کرتاہوں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیااور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جاناہے۔

449۔ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ انزلہ بعلمہ والمائکۃ 7488)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اے میاں! جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے کے لئے آؤ تو یہ دعاکرو۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، میں نے اپنارخ تیری

طرف پھیر لیا، میں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، میری پشت پناہ تو ہی ہے، تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں، نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ کوئی جائے نجات مگر تو ہی۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی کو مانا جس کو تو نے بھیجا۔ یہ دعا سکھانے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا اگر تو یہ دعا پڑھ کر سویا اور اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت صحیحہ پر تیری وفات ہو گی اور اگر صبح زندہ اٹھا تو نیکی اور بھلائی تیرے مقدر میں ہو گی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو پہلے وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور پھر یہ دعا پڑھ یہ سب سے آخر میں ہو اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی جائے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ، فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، وَقُلِ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ

(بخاری کتاب الدعوات باب اذا بات طاہرا و فضلہ 6311)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میاں! جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے کے لئے آؤ تو یہ دعا کرو۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، میں نے اپنا رخ تیری طرف پھیر لیا، میں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، میری پشت پناہ تو ہی ہے، تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں، نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ کوئی جائے نجات مگر تو ہی۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی کو مانا جس کو تو نے بھیجا۔ یہ دعا سکھانے کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا اگر تو یہ دعا پڑھ کر سویا اور اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت صحیحہ پر تیری وفات ہو گی اور اگر صبح زندہ اٹھا تو نیکی اور بھلائی

تیرے مقدر میں ہو گی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو پہلے وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور پھر یہ دعا پڑھ یہ سب سے آخر میں ہو اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی جائے۔

450۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

(بخاری کتاب الوضو باب السواک 245)

حضرت حذیفہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب رات کو اُٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے اوپر نیچے مل کر صاف کرتے۔

451۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی فصاحة و البیان 2854)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔

452۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ

(بخاری کتاب الاستئذان باب لا تترک النار فی البیت عند النوم 6294)

حضرت ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک آدمی کا گھر رات کے وقت جل گیا۔ نبی ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا آگ تمہاری دشمن ہے، آگ کو اچھی طرح بجھا کر سویا کرو۔

آداب کلام

453۔عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَرَّتَيْنِ، قَالَ لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ، أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ - أَوْ فَلَاةٍ - فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ، رَدَّهَا عَلَيْكَ، قَالَ قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ، قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ المخِيلَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ

(ابو داؤد کتاب اللباس باب ما جاء فی اسبال الازار 4084)

حضرت ابوجُرَیُ جابر بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس سے ہدایت اور مشورہ طلب کرنے کے لئے آتے ہیں (یعنی وہ مرجع عوام ہے) اور جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور کہا اے اللہ کے رسول! علیک السلام۔۔۔ دو دفعہ۔۔۔ آپؐ نے فرمایا تم نہ کہو۔۔علیک السلام۔۔۔ یہ "علیک السلام" کہنا تو مُردوں کا سلام ہے۔ بلکہ تم کہو "السلام علیک" یعنی سلامتی ہو آپ پر۔ جابر کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا۔ کیا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور تو اس سے دعا کرتا ہے تو وہ تیری دعا کو سنتا ہے اور اس تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور جب تجھے قحط سالی سے دوچار ہونا پڑے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے کھیت ہرے بھرے کر دیتا ہے اور جب تو کسی بیابان جنگل میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے واپس دلا دیتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ نہ کسی آزاد کو اور نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو۔ اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔ اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اونچا باندھو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھ سکتے ہو اس سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں کیونکہ تہبند کا زمین پر گھسٹنا تکبر کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے یا ایسی کمزوری کا طعنہ دے جو تجھ میں ہے تو تو اس کے مقابلے میں اسے ایسے عیب کا طعنہ نہ دے جو تیرے علم کے مطابق اس میں ہے تو اس شخص کی زیادتی کا سارا وبال اسی پر پڑے گا۔ (وہی نقصان اٹھائے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے حضور سے صبر کا اجر پاؤ گے)۔

454۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ امْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ

(ترمذی کتاب الزھد باب ما جاء فی حفظ اللسان 2406)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! نجات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو، اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر (اللہ کے حضور) رویا کرو۔

455۔عَن ثَوْبَان رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسلم طُوبَى لِمَنْ مَلكَ لِسَانَهُ ووَسِعَه بَيتُه وَبَكَى عَلَى خَطِيْئَتهِ

(الترغيب و الترهيب للمنذرى ، كتاب الادب و غيره، الترغيب فى العزلة لمن لا يأمن على نفسه عند الاختلاط 3968)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور نادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

456۔ عَن صَفْوَان بن سليم قَالَ قَالَ رَسُول اللَّهِ صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وأَهْوَنِها عَلَى الْبَدَنِ؟ الصُّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ، رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا فِي كتاب الصمت مُرْسلا

(الترغيب و الترهيب للمنذرى ، كتاب الادب و غيره ،الترغيب الخلق الحسن و فضله ... 3840)

حضرت صفوان بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجالانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

آداب وامثال

457۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْهُدَى، وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ، وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ

(مسلم کتاب الفضائل باب بیان مثل ما بعث به النبیﷺ من الهدی4218)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ اللہ عزّوجل نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر پڑی تو اس زمین کا ایک عمدہ حصہ تھا جس نے اس پانی کو قبول کر لیا اور کثرت سے جڑی بوٹیاں اور سبزہ اُگایا اور اس میں سے بعض سخت حصے تھے جنہوں نے پانی روک رکھا تو اللہ نے اس کے ذریعہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور لوگوں نے اس میں سے پانی پیا اور سیر اب کیا اور جانوروں کو چرایا۔ اس کے ایک حصہ کو پانی پہنچا جو چٹیل میدان ہے نہ تو پانی روکتا ہے نہ ہی کوئی سبزہ اُگاتا ہے۔ یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو اس ذریعہ سے فائدہ پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ پس اس نے سیکھا اور سکھایا اور اس کی مثال جس نے اس کے ساتھ اپنا سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اُس ہدایت کو جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے قبول نہ کیا۔

شعر وشاعری

458۔ عَنْ صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ جَدِّہِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَھْلًا، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُکْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما جاء فی الشعر 5012)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض باتیں جادو کی طرح اثر انگیز ہوتی ہیں اور بعض علم مراحل جہالت کا مظہر ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت اور دانائی کے مضامین سے پر ہوتے ہیں اور بعض باتیں کہنے والے کے لئے مصیبت اور وبال کا باعث بن جاتی ہیں۔

459۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: ذُکِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہُ حَسَنٌ، وَقَبِیحُہُ قَبِیحٌ

(دار قطنی کتاب المکاتیب، باب خبر الواحد یوجب العمل 4306)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کے اچھے یا برے ہونے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا شعر ایک انداز کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ برے اور مخرب اخلاق ہیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: ذُکِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہُ حَسَنٌ وَقَبِیحُہُ قَبِیحٌ

(مشکاۃ کتاب الادب باب البیان و الشعر، الفصل الثالث 4807)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کے اچھے یا برے ہونے کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا شعر ایک انداز کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ برے اور مخرب اخلاق ہیں۔

460۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ هِيهْ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ هِيهْ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

(مسلم کتاب الشعر باب فی انشاء الاشعار و بیان اشعر کلمة ...4171)

عمرو بن شریدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا سناؤ تو میں نے آپؐ کو ایک شعر سنایا۔ آپؐ نے فرمایا اور سناؤ۔ میں نے پھر ایک شعر سنایا۔ آپؐ نے فرمایا اور پڑھو یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو 100 شعر سنائے۔

461۔ عَن كعبِ بنِ مالكٍ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قد أنزلَ فِي الشعرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِى نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ

(مشکاۃ کتاب الادب باب البیان و الشعر الفصل الثانی 4795)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ حضور شعر اور شعراء کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کا علم تو حضور کو ہے (پھر میں کس طرح بذریعہ اشعار کفار کی ہجو لکھوں)

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور کبھی زبان سے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس وقت (بذریعہ ہجویہ اشعار) ایک طرح سے انہیں تیروں سے چھلنی کر رہے ہو۔

462۔ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ:هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

(بخاری کتاب الجهاد باب من ينكب في سبيل الله 2802)

اسود نے جندب بن سفیان سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں شریک تھے۔ آپؐ کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپؐ نے یہ شعر پڑھا

؎ تو ایک انگلی ہی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور جو تجھے تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے

تفریح و مزاح اور ورزش

463۔ عَن قتادةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا

(مشكاة كتاب الادب باب الضحک ، الفصل الثالث 4749)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کبھی ہنستے بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہنستے تھے اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیر اندازی کی مشق کرتے اور اس دوران ایک دوسرے پر ہنستے بھی

دیکھا(یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے)۔ لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اس طرح محو ہوتے گویا وہ تارک الدنیا ہیں۔

464۔ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مسلم کتاب الفضائل باب تبسمه ﷺ و حسن عشرته4272)

سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے کہا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، بہت کثرت سے— آپؐ اپنے اس مصلّٰی سے جس پر آپؐ صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے نہ اٹھتے جب تک سورج طلوع نہ ہو جاتا۔ پھر جب (سورج) طلوع ہو جاتا تو آپؐ کھڑے ہوتے— (اور مجلس میں) لوگ باتیں کرتے، جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرنے لگ جاتے اور ہنستے اور حضور ﷺ تبسم فرماتے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا، كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ، أَوِ الْغَدَاةَ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ

(مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح1066)

سماک بن حرب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں بہت دفعہ۔ جب آپؐ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ سے نہ اٹھتے

یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ ﷺ اٹھتے۔ لوگ گفتگو کرتے اور (زمانہ) جاہلیت کی باتیں کیا کرتے اور ہنستے اور آپؐ تبسم فرماتے۔

465۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ، وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ، فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء فی انشاد الشعر 2850)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کی مجلس میں سو سے زیادہ دفعہ بیٹھنے کی سعادت ملی۔ آپ ﷺ کے صحابہؓ ان مجالس میں (بعض اوقات) ایک دوسرے کو شعر بھی سناتے اور جاہلیت کے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہوتا۔ آپ ﷺ خاموش (بیٹھے باتیں سنتے) رہتے اور بعض اوقات ان کی خوشی میں شامل ہونے کے لئے تبسم بھی فرماتے۔

466۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتِ الرِيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟ قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ

(ابو داؤد کتاب الادب باب اللعب بالبنات 4932)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم غزوۂ تبوک یا غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے اور حضرت عائشہؓ کے کمرہ کی الماری کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو پردہ ہٹا۔ وہاں حضرت عائشہؓ کی کچھ گڑیاں رکھی تھیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کاغذ کے دو پر تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے پروں کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ اس کے پر ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کچھ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا گھوڑا اور پر۔؟ اس پر حضرت عائشہ نے معصومانہ انداز میں جواب دیا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تھے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس پر کھکھلا کر ہنس پڑے۔

467۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَ قَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح 5000)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے عرض کیا حضور پورے کا پورا اندر آجاؤں۔ حضور نے فرمایا ہاں پورے کے پورے آجاؤ۔ اس پر میں خیمہ میں چلا گیا۔

468۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ احْمِلْنِي، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ

(ابو داؤد کتاب الادب ما جاء فی المزاح 4998)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! مجھے سواری کا جانور مہیا فرمایئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں سواری کے لئے تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ کہنے لگا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی المزاح 1991)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سواری کے لئے جانور مانگا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا میں سواری کے لئے تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

469۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما جاء فی المزاح 5002)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے ایک بار ازراہ مزاح انہیں کہا " اے دو کانوں والے "۔

470۔ عَن أنسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوزٍ: إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهَا: أَمَا تَقْرَئِينَ الْقُرْآنَ؟ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنشاءً فجعلناهُنَّ أَبْكَارًا

(مشکاۃ کتاب الادب باب المزاح فصل الثانی 4888)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ حضور ﷺ کس وجہ سے نہیں جائیں گی حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا ہے۔ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنشاءً فجعلناهُنَّ أَبْكَارًا کہ ہم نے انہیں (جنت والیوں کو) نو عمر اور کنواریاں بنایا (یعنی بوڑھی عورتیں بھی کنواری اور نو عمر بن کر جنت میں جائیں گی)۔

471۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

(بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس 6129)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم میں بے تکلف ہو کر گھل مل جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا۔ (عمیر کے پاس ایک ممولہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا)۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

(ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ما جاء فی المزاح 1989)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں بے تکلف ہو کر گھل مل جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟

عَن أنس قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ

(مشکاۃ کتاب الادب باب المزاح الفصل الاول 4884)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم میں بے تکلف ہو کر گھل مل جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟ عمیر کے پاس ایک ممولہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔

472۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا

(ترمذی کتاب البر باب ماجاء فی المزاح 1990)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ (کسی بات پر) لوگوں نے کہا یارسولؐ اللہ! آپ بھی کبھی کبھی ہم سے مزاح کر لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں حق کے سوا کچھ اور نہیں کہتا(یعنی میرے مزاح میں خوش مزاجی کے علاوہ حکمت، سچائی، بھلائی بھی ہوتی ہے جس کی طرف متوجہ کرنا مقصد ہوتا ہے)۔

473۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ، خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ

وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

(مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوۃ و ترک العجز...4802)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پیارا ہے جو بھی تیرے لئے مفید ہے تو اس کی خواہش رکھ اور اللہ سے مدد طلب کر اور ہمت نہ ہار اور اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ مت کہہ کہ اگر میں (ایسا) کرتا تو یہ یہ ہو جاتا بلکہ کہو کہ اللہ کی تقدیر تھی جو اس نے چاہا سو کیا کیونکہ (لفظ) لَوْ (یعنی اگر) تو شیطان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔

474۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ

(ابو داؤد کتاب الجھاد باب فی السبق علی الرجل 2578)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں۔وہ کہتی ہیں میں نے آپؐ سے دوڑ کا مقابلہ کیا۔میں اس دوڑ میں آپؐ سے آگے نکل گئی۔جب میرا وزن زیادہ ہو گیا تو میں نے آپؐ سے مقابلہ کیا تو آپ آگے بڑھ گئے فرمایا یہ اس کی جگہ ہے۔

قسم کھانے کے آداب

475۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ، يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ أَلاَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

(بخاری کتاب الایمان باب لا تحلفوا بآبائکم 6646)

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطابؓ سے آملے اور وہ ایک قافلہ کے ساتھ جارہے تھے، وہ اپنے باپ کی قسم کھارہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو اللہ تمہیں منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسمیں کھاؤ، جس نے قسم کھانی ہی ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

476۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، .... وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

(بخاری کتاب الایمان، باب قول اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی أیمانکم 6622)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کسی کام کے متعلق قسم کھالے اور پھر تجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر آئے تو اس قسم کو توڑ کر اس بہتر بات کو کرلو اور قسم (توڑنے) کا کفارہ ادا کردو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ

أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

(مسلم کتاب الایمان باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خیر منھا...3106)

حضرت عبد الرحمان بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد الرحمان بن سمرہ! (کبھی) امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر تجھے مانگنے پر یہ (امارت) دی گئی تو تمہیں اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا اور اگر بن مانگے یہ تمہیں دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم قسم کھاؤ پھر دوسری بات اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کر لو جو بہتر ہے۔

ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کی ہدایت

477۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

(بخاری کتب اللباس باب ینزع نعلہ الیسری 5855)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص جوتی پہننے لگے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے تاکہ شروع میں بھی دائیں طرف کا خیال رہے اور آخر میں بھی۔

478۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ، فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ، وَنَعْلِهِ

(ابو داؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال4140)

حضرت عائشہ ؓبیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حتی الامکان تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ وضویا غسل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

479۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ، فَقَالَ الغُلاَمُ: لاَ وَاللَّهِ لاَ أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

(بخاری کتاب الھبة باب الھبة المقبوضة و غیر المقبوضة ......2605)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی اور آپؐ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر والے۔ آپؐ نے اس لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان کو دے دوں؟ تو اس لڑکے نے کہا اللہ کی قسم! آپؐ سے جو حصہ مجھے ملے، میں تو اسے کسی کو بھی نہ دوں گا۔ اس پر آپؐ نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

لباس اور اس کے آداب

480۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ، فَإِنَّہَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَکَفِّنُوا فِیہَا مَوْتَاکُمْ

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان 994)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی طرح سفید کپڑوں میں ہی کفن دیا کرو۔

481۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ أَحَبَّ الثِّیَابِ إِلَی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیصُ

(ترمذی کتاب اللباس باب ما جاء فی القمص 1764)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

482۔ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہِ، عِمَامَۃً، أَوْ قَمِیصًا، أَوْ رِدَاءً، ثُمَّ یَقُولُ اللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ أَنْتَ کَسَوْتَنِیہِ، أَسْأَلُکَ خَیْرَہُ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہُ، وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّہِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہُ

(ترمذی کتاب اللباس باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا 1767)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص، چادر۔ پھر آپ ﷺ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اس کی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

483۔عَنْ أَنَسٍ، قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الحَرِيرِ، لِحِكَّةٍ بِهِمَا

(بخاری کتاب اللباس باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکة5839)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش کی شکایت تھی(اور یہ لباس اس مرض کے لئے مفید ہے)۔

484۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی المراۃ من زینتها 4104)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔

485۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء 4097)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں (یعنی عورتیں مردانہ اور مرد زنانہ لباس اور انداز بودو باش اختیار نہ کریں)۔

سفر اور اس کے آداب

486۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي بِالسِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عزوجل

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب النهى عن السياحة 2486)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! مجھے سیاحت کی اجازت دیجئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کی سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔

487۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی القوم يسافرون يومرون احدهم 2608)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تین سفر میں نکلیں تو چاہئے کہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔

488۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي، قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذاودع انسانا 3445)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپؐ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپ ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ! اس کی دوری کو لپیٹ دے (یعنی اس کا سفر جلد طے ہو) اور اس کا سفر آسان کر دے۔

489۔ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ، إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

(بخاری کتاب الجهاد باب من اراد غزوة فوری بغیرها......2949)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جمعرات کے سوااَور کسی دِن نکلیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

(بخاری کتاب الجهاد باب من اراد غزوة فوری بغیرها......2950)

عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے اپنے باپ (حضرت کعب بن مالک) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور آپؐ جمعرات کے دن سفر پسند کرتے تھے۔

490۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ

(ابن ماجہ کتاب التجارات باب مایرجی من البرکۃ فی البکور 2237)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ اے اللہ! میری امّت کے لئے جمعرات کی صبح کو بابرکت بنادے۔

491۔ عَنْ صَخْرٍ الغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا، قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً، أَوْ جَيْشًا، بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ

(ترمذی کتاب البیوع باب ما جاء فی التبکیر بالتجارۃ 1212)

حضرت صخر الغامدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے میرے خدا! میری امت کو صبح جلدی کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی مہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو دن کے پہلے حصہ میں اسے روانہ کرتے۔ (اس حدیث کے راوی) حضرت صخرؓ تاجر تھے، وہ (حضور ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل میں) اپنا تجارتی مال دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے۔ آپ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا اور بہت نفع ملتا۔

492۔ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ

الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

(مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ 2378)

حضرت ابن عمرؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے ہوئے اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم اس کو زیرِ نگیں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (الزخرف:14، 15) اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کے فاصلہ کو (بسہولت) طے کرا دے۔ اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، کسی اندوہناک منظر اور مال اور گھر کے لحاظ سے بُری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ فرماتے ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

493۔ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ، تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ

(مسلم کتاب الذکر باب فی التعوذ من سوء القضاء و درک الشقاء وغیرہ 4867)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خولہ بنت حکیم سُلَمِی سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی جگہ پر قیام کرے پھر یہ کہے کہ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے چلا جائے۔

494۔ قَالَ كَعْبٌ.........وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک ...4418)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ (جب آنحضرت ﷺ) سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

استقبال اور الوداع

495۔ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ، قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ

(ترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی تلقی الغائب اذا قدم 1718)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوئہ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیہ الوداع تک آپ ﷺ کے استقبال کے لئے پہنچے۔ سائب کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

496۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِالصِّبْيَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ قَالَ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، إِمَّا حَسَنٌ، وَإِمَّا حُسَيْنٌ، فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ. قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلاثَةً عَلَى دَابَّةٍ

(مسند احمد بن حنبل، مسند اہل بیت رضوان اللہ علیہم، حدیث عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب 1743)

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے جاتے ایک دفعہ جب آپ ﷺ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپ ﷺ تک پہنچایا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس طرح مدینہ منورہ میں (اس شان سے) داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

497۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ مَشَى مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، ثُمَّ وَجَّهَهُمْ وَقَالَ انْطَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، وَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنْهُمْ ـــ يَعْنِي النَّفَرَ الَّذِينَ وَجَّهَهُمْ إِلَى كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

(مسند احمد بن حنبل ،منسد بنی ہاشم ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب 2391)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہؓ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دعا کی۔ اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کے لئے آپ ﷺ نے بھیجی تھی۔

آداب ملاقات اور سلام کا رواج

498۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ

(ابن ماجه كتاب الادب باب اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه 3712)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزت و تکریم کرو۔

499۔ عَن عبد اللّٰهِ بن عَمْرو رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا — رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

(الترغيب و الترهيب للمنذرى ،كتاب البر والصلة، باب الترغيب فى زيارة الاخوان و الصالحين ... 3900)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (روز روز ملنے چلے آنے سے چاہت کم ہو جاتی ہے)۔

500۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي المدِينَةَ......قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(ترمذى كتاب صفة القيامة و الرقائق باب ما جاء فى صفة اوانى الحوض 2485)

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (اگر تم ایسا کرو گے) تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

501۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

(بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام 12)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کا کونسا عمل بہترین ہے؟ فرمایا (یہ کہ) تو کھانا کھلائے اور سلامتی کی دعا کرے، اس کے لئے جس کو تو جانتا ہے اور اس کے لئے بھی جسے تو نہیں جانتا۔

502۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ ثَلَاثُونَ

(ابوداؤد کتاب الادب ابواب السلام باب کیف السلام ؟ 5195)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا آپ ﷺ نے انہی الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

503۔ قَال أَنَس بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

(ترمذی کتاب الاستئذان و الادب باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ 2698)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی۔

504۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الماشِي، وَالماشِي عَلَى القَاعِدِ، وَالقَلِيلُ عَلَى الكَثِيرِ

(بخاری کتاب الاستئذان باب تسلیم الماشی علی القاعد 6233)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی سلام میں پہل کریں) ۔

505۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا

(ابوداؤد کتاب الادب ابواب السلام باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ اسلم علیہ؟ 5200)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

506۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ

(ابو داؤد کتاب الادب ابواب السلام باب فی المصافحة 5213)

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔

507۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ـــ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ ـــ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ، وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ

(ترمذی کتاب الاستئذان و الادب باب ما جاء فی المصافحة 2731)

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اس کی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے ملانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلَهُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ

(مشکاة المصابیح ،کتاب الادب ، باب المصافحة و المعانقة . الفصل الثانی 4681)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اس کی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے ملانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

508۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذًا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ؟ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي، وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ

(ابو داؤد کتاب الادب ، ابواب السلام ، باب فی المعانقة 5214)

حضرت ایوب بن بشیر قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابو ذر (غفاریؓ) سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابو ذرؓ نے بتایا کہ میں جب کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اس وقت بستر پر تھے۔ حضور ﷺ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

509۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ

(ابوداؤد کتاب الادب ، ابواب النوم ، باب فی قبلة ما بین العینین5220)

حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے چچازاد بھائی جعفر بن ابی طالب ؓ سے ملے تو آپؐ نے (بوقت ملاقات) ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

510۔ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رَقِيقَةَ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَايِعَهُ، فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أُصَافِحُ النِّسَاءَ

(مسند ابی حنیفہ کتاب الادب باب بیان الخلق الحسن456)

حضرت امیمہ بنت رقیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا (یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا)۔

511۔ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ، تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي المَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ

(ترمذی کتاب الاستئذان و الادب باب ما جاء فی التسلیم علی النساء 2697)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

512۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ كُنْتُ آخُذُ بِيَدِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ وَهُوَ مُنْصَرِفٌ إِلَى بَيْتِهِ، فَلَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ صَغِيرٍ وَلَا كَبِيرٍ، مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِيٍّ، إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَابِ دَارِهِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي، أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نفْشي السَّلَام

(عمل الیوم و اللیلة (لابن السنی) باب کیف افشاء السلام 216)

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان، عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپ اسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بھتیجے! ہمارے نبی ﷺ نے اس طرح سے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

513۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا .... حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ......... فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین و المشرکین 6254)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گدھے پر سوار ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ان کو السلام علیکم کہا۔

514۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

(بخاری کتاب الاستئذان باب کیف یرد اہل الذمة السلام 6258)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔

نوٹ :۔ یہ دراصل ایسے مخالف کے بارہ میں ہے جو منافق طبع ہو۔ مدینہ کے بعض یہود ظاہراً تو سلام کرتے تھے لیکن زبان کو لوچ دیکر السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہہ جاتے تھے یعنی تم پر موت اور ہلاکت آئے۔ اس قسم کے حالات میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر تمہیں اس قسم کی شرارت کا خدشہ ہو تو تم جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو یعنی تم پر بھی وہی ہو جو تم ہمارے لئے چاہ رہے ہو۔

گھر کے اندر جانے اور اس کے لیے اجازت لینے کے آداب

515۔ عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مَنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ: اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الِاسْتِئْذَانَ، فَقُلْ لَهُ: قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ

(ابوداؤد کتاب الادب ، ابواب السلام ، باب کیف الاستئذان 5177)

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی جبکہ آپ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آجاؤں؟ آپ ﷺ نے اپنے خادم کو کہا جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں۔ پہلے السلام علیکم کہیں، پھر پوچھیں کیا میں اندر آ سکتا

ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سنی تو ایسا ہی کیا۔ سلام کہا پھر عرض کیا۔ اندر آ سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اجازت ہے آجاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

516۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ، أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا

(موطا امام مالک کتاب الاستئذان باب الاستئذان 1796)

حضرت عطاء بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہئے۔ اس شخص نے کہا میں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو۔ اس شخص نے کہا میں تو اس کا خادم ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوا کرو۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھو(یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر کپڑا نہ ہو)۔ اس شخص نے عرض کیا(میں تو اسے پسند) نہیں(کرتا)۔ آپؐ نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔ (یعنی بغیر اجازت، خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو، اندر نہیں جانا چاہئے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہوں یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں یا نہا رہی ہوں۔ کئی احتمالات ہیں)۔

صحبت صالحین اور آداب مجلس

517۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ، وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحین و مجانبة قرناء السوء4748)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی سی ہے۔ خوشبو والا یا تو تجھے (خوشبو) دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا کم از کم تجھے اس سے اچھی خوشبو تو آجائے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی۔

518۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

(ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس4833)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

519۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی سعة المجلس4820)

حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھ سکیں۔

520۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس فافسحوا...6270)

حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعت قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمر ؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

521۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّجُلُ:

يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ حَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ

(شعب الایمان ، الحادی و الستون من شعب الایمان و ھو باب فی مقاربۃ اہل الدین و موادتھم ... ، فصل فی قیام المرء لصاحبہ علی وجہ الاکرام ...8933)

حضرت واثلہ بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام اسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا۔ یارسول اللہ! جگہ بہت ہے آپ ﷺ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

عَن وَاثِلَة بن الخطابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، . فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ

(مشکاۃ المصابیح ، کتاب الادب ، باب القیام ، الفصل الثالث 4706)

حضرت واثلہ بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اسے جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! جگہ بہت ہے آپ ﷺ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اس کا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

522۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب اذا قام من مجلسه ثم رجع 4853)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

523۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ

(مسلم کتاب السلام باب تحریم مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ 4039)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر دوسر گوشی سے بات نہ کریں جب تک اور لوگوں سے مل جل نہ جاؤ۔ اس وجہ سے کہ یہ (بات) اس کو تکلیف دے گی۔

524۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ، وَبِيَدِهِ نَبْلٌ، فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا، ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا

(مسلم کتاب البر والصلة باب امر من مر بسلاح فی مسجد او سوق او غیرھا من المواضع ...4725)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس یا بازار سے گزرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ (ان کو) ان کے پھل سے پکڑے پھر چاہئے کہ وہ تیر کو ان کے پھل سے پکڑے، پھر چاہئے کہ وہ تیر کو ان کے پھل سے پکڑے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ، أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا

(مسلم کتاب البر و الصلة باب امر من مر بسلاح فی مسجد او سوق او غیرھا من المواضع ...4726)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کے پھل کو ہاتھ سے پکڑے تاکہ مسلمانوں میں سے کسی کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے یا آپؐ نے فرمایا کہ اسے چاہئے کہ انہیں ان کے پھل سے پکڑے۔

525۔ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا

(بخاری کتاب الاطعمة باب ما یکرہ من الثوم و البقول 5452)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔(یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع یا مسجد میں نہ آئے)۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ...... مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ

(مسلم کتاب المساجد و المواضع الصلاة باب نهی من اکل ثوما او بصلا او کراثا......868)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو اس ترکاری یعنی لہسن میں سے کھائے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے بنی آدم تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

526۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ ــــ شَكَّ يَحْيَى

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی العطاس 5029)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب آپ ﷺ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے۔

527۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(بخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت 6224)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے (اور اس کا بھائی جو سن رہا ہے) وہ اس کے جواب میں یرحمك الله کہے یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور جب وہ چھینک مارنے والا یہ جواب سنے تو یَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

528۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ كَانَ اليَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء کیف یشمت العاطس 2739)

حضرت ابو موسیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں یہود جان بوجھ کر چھینک مارتے تاکہ آپ ﷺ ان کے حق میں يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ کہہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ لیکن حضور ﷺ اس وقت کہتے يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کر دے۔

529۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا قام من مجلسه 3433)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ تو پاک ہے تیری حمد بیان کرتے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قصور کو معاف کر دے گا جو اس مجلس میں بیکار اور لغو باتوں میں شامل رہنے کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا۔

مہمان نوازی
اور دعوت کے آداب

530۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

(ابو داؤد کتاب الاطعمة باب ما جاء فی الضیافة 3748)

حضرت ابو شریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُس چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اُس کی اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی ایک دن رات ہے اور مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور جو اس کے بعد ہے تو وہ نیکی ہے۔ اور اُس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اُس کے پاس اس قدر ٹھہرے کہ اُسے تنگ کر دے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثٌ فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابة ، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ 11345)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور جو اس کے بعد ہے تو وہ نیکی ہے۔

531۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ، أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ، إِلَى بَابِ الدَّارِ

(ابن ماجه كتاب الاطعمة باب الضيافة3358)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کو اپنے گھر کے دروازے تک چھوڑنے کے لئے ساتھ جائے۔

532۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا، فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا، فَلْيَطْعَمْ

(مسلم كتاب النكاح باب الامر باجابة الداعي الى دعوة2570)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو دعوت کے لئے بلایا جائے تو وہ قبول کرے اور اگر وہ روزہ دار ہو تو وہ دعا کرے اور اگر بغیر روزے کے ہو تو وہ کھائے۔

533۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا المَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ضَحِكَ

اللّٰهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ المفْلِحُونَ

(بخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ یؤثرون علی انفسھم ...3798)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا؟ یا فرمایا اسے کون مہمان ٹھہرائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا: میں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس کچھ نہیں مگر اتنا ہی کھانا جو میرے بچوں کیلئے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا اپنے اس کھانے کو تیار کر لو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دینا۔ چنانچہ اس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا اور اپنے بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے۔ اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ ہنس پڑا، یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا، اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ انصار اپنے آپ پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں اگرچہ خود انہیں محتاجی ہی ہو اور جو اپنے نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں وہی ہیں جو بامراد ہونے والے ہیں۔

534۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ـــ أَوْ لَيْلَةٍ ـــ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: الْجُوعُ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُومُوا، فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ، قَالَتْ: مَرْحَبًا

وَأَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، قَالَ فَانْطَلَقَ، فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ، وَالْحَلُوبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ

(مسلم کتاب الاشربة باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلک 3785)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک رات یا دن رسول اللہ ﷺ (گھر سے) نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ آپؐ نے ان سے پوچھا اس وقت کیا چیز تمہیں گھر سے باہر لائی؟ ان دونوں نے کہا یا رسول ﷺ اللہ! بھوک۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو نکالا ہے۔ اٹھو، پس وہ آپؐ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور انصارؓ میں سے ایک شخص کے ہاں آئے۔ وہ اس وقت اپنے گھر نہیں تھا جب آپؐ کو عورت نے دیکھا تو کہا خوش آمدید۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اتنے میں وہ انصاریؓ آ گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا اور کہا الحمد للہ۔ آج کوئی مجھ سے بڑھ کر معزز مہمانوں والا نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ گیا اور ایک شاخ لایا جس میں گدری اور عام کھجوریں اور تر و تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا اس میں سے کھائیے اور اس نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا دودھ والی ذبح نہ کرنا۔ اس نے اُن کے لئے (ایک بکری) ذبح کی پھر انہوں نے بکری (کا گوشت) اور اس خوشہ میں سے کھایا اور پانی پیا جب وہ کھانے پینے سے سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا اس ذات کی

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے اس نعمت کے بارہ میں ضرور پوچھا جائے گا۔ بھوک تمہیں تمہارے گھروں سے باہر لائی اور تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم نے اس نعمت کو پایا۔

535۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلاَثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، :آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ:بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ

فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ... 3578)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت امّ سلیمؓ سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت امّ سلیمؓ نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر جَو کی کچھ روٹیاں نکال لائیں۔ پھر انہوں نے اپنی ایک اوڑھنی نکالی اور ان روٹیوں کو اس کے ایک کنارے میں لپیٹ دیا اور وہ میرے ہاتھ میں دے دیں اور اوڑھنی کا کچھ حصہ میرے بدن پر لپیٹ دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف مجھے بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے میں وہ لے کر چلا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا ابو طلحہؓ نے تجھے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپؐ کے پاس تھے چلو اُٹھو۔ آپؐ چل پڑے اور میں بھی آپؐ کے آگے آگے چل پڑا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا اور ان کو بتایا۔ حضرت ابو طلحہؓ کہنے لگے: امّ سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو اُن کو کھلائیں۔ وہ بولیں: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ گئے اور جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ آئے، حضرت ابو طلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امّ سلیم! جو تمہارے پاس ہو وہ لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا وہ توڑی گئیں اور حضرت امّ سلیمؓ نے گھی کی ایک کُپّی نچوڑی اور اس کو بطور سالن کے پیش کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں پر دعا کی جو دعا اللہ نے چاہی کہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ

سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور باہر چلے گئے۔ غرض ان سب لوگوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا اور وہ لوگ ستّر یا اسّی آدمی تھے۔

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ........فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ، فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا

(مسلم کتاب الاشربۃ باب جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یثق برضاہ 3788)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں.................... پھر وہ اسی طرح دس (دس) کو اندر لاتے اور سیر ہونے کے بعد باہر بھیجتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا مگر وہ داخل ہوا اور اس نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا، پھر آپؐ نے اس کھانے کو ایک جگہ جمع کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا اس وقت جب انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ......فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوا سُؤْرًا

(مسلم کتاب الاشربۃ باب جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یثق برضاہ 3788)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں.................... انہوں نے کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے 80 آدمیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر نبی ﷺ نے اور گھر والوں نے اس کے بعد کھایا اور کچھ بچ بھی گیا۔

536۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَقُولُ أَللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الأَرْضِ مِنَ الجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمِ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا سَأَلْتُهُ

إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ، قَالَ أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ الحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الإِسْلاَمِ، لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ البَيْتِ، قَالَ يَاأَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ فَأَخَذْتُ القَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ القَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ القَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ القَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ أَبَاهِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْت قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ:اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ القَدَحَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الفَضْلَةَ

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیﷺ و اصحابہ...6452)

مجاہد نے بتایا کہ ابوہریرہ کہا کرتے تھے۔ اس اللہ ہی کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں بھوک کے مارے اپنے کلیجے کے سہارے زمین سے لگا رہتا تھا اور کبھی تو بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھ دیا کرتا تھا اور ایک دن میں لوگوں کے اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے وہ نکلا کرتے تھے اتنے میں ابوبکر گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی۔ میں نے ان سے اس لئے پوچھی تھی تاکہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں مگر وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر گزرے میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی۔ میں نے محض اس لئے پوچھی تھی تاکہ وہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں مگر وہ بھی گزر گئے۔ انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر اس کے بعد ابوالقاسم نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اور جب آپ نے مجھے دیکھا تو مسکرائے اور جو میرے نفس کی کیفیت تھی اور جو میرے چہرے کی حالت تھی سمجھ گئے اور آپؐ نے فرمایا ابوہریرہ ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ ! آپ نے فرمایا میرے پیچھے آجاؤ اور یہ کہہ کر چلے گئے اور میں آپ پیچھے پیچھے گیا۔ آپ اندر گئے اور اجازت لے کر گئے اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ جو اندر گئے تو دودھ کا پیالہ پایا۔ آپ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے ہے؟ گھر والوں نے کہا فلاں شخص نے یا کہا عورت نے آپ کو یہ ہدیہ بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ ! آپ نے فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ کہتے تھے اور اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان ہوتے نہ گھر بار تھا کہ وہاں جا کر آرام کرتے اور نہ کوئی ایسا تھا کہ جس کے پاس جا کر وہ رہتے۔ جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ان کو بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور اس میں انہیں بھی شریک کرتے۔ مجھے ان کا یہ بلانا برا لگا میں نے کہا اہل صفہ کے سامنے یہ اتنا سا دودھ کیا چیز ہے؟ میں زیادہ حقدار تھا کہ میں اس دودھ سے کچھ پیتا کہ جس سے مجھ میں طاقت آتی اگر وہ آگئے تو آپ مجھے حکم دیں گے اور مجھے ان کو دینا ہوگا اور امید نہیں کہ اس دودھ سے مجھ تک کچھ پہنچے اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری سے کچھ چارہ نہ تھا۔ آخر میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلایا وہ چلے آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے ان کو اجازت دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ ! فرمایا یہ لو اور ان کو دو۔ کہتے تھے۔ میں نے وہ پیالہ لیا اور ایک آدمی کو وہ دیتا اور وہ پیتا یہاں تک کہ

سیر ہو جاتا۔ پھر وہ پیالہ مجھے واپس دے دیتا۔ پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا اور وہ بھی اتنا پیتا کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ مجھے وہ پیالہ واپس دے دیتا۔ پھر دوسرا سیر ہو کر پیتا اور وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا یہاں تک کہ آخر میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور سب لوگ سیر ہو چکے تھے۔ آپ نے وہ پیالہ لیا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا میں اور تم باقی رہ گئے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے پینا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ آپ یہی فرماتے رہے اور پیو اور میں نے اتنا پیا آخر میں نے کہا اب نہیں۔ اسی ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں اب اس کے لئے راستہ نہیں پاتا جس میں اس کو اتاروں۔ آپ نے فرمایا مجھے دکھلاؤ۔ تو میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے اللہ کا شکر کیا اور اللہ کا نام لیا اور وہ بچا ہوا دودھ پی لیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَاف أَهْلِ الإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الأَرْضِ مِنَ الجُوعِ وَأَشُدُّ الحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الحَقْ، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدَحًا مِنْ لَبَنٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ لَكُمْ ؟ قيل أَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ. قَالَ الحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ، وَهُمْ أَضْيَافُ أَهْلِ الإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَمَالٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ

أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ مَا هَذَا الْقَدَحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ فَقَالَ أَبَو هُرَيْرَةَ، خُذِ الْقَدَحَ وَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ فَأُنَاوِلُهُ الآخَرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ، وَيَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى ثُمَّ شَرِبَ

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض 2477)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابو بکرؓ گزرے میں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کرکے گزر گئے پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی آیت کا معنی بتاکر چلے گئے پھر میرے پاس سے آنحضرت ﷺ گزرے تو آپ ﷺ نے تبسم فرمایا میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضور ﷺ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب آپ ﷺ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپ ﷺ کی اجازت سے اندر آگیا۔ آپ ﷺ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپ ﷺ

نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفتاً دے گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ! میں نے کہا یارسول اللہ حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سب صفہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ ﷺ صفہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہر حال حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بلاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صفہ میں کس کس کے کام آئے گا، میں اس کا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صفہ آجائیں اور مجھے ا ہی حضور ﷺ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی برا ہو گا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صفہ کو بلا لایا۔ جب سب آگئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا)۔ بہر حال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس، اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا ابوھریرہ! میں نے کہا یارسول اللہ! فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور ٹھیک ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پی ؤ۔ جب میں نے بس کیا تو فرمایا ابوہریرہ اور پی ؤ! میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپ ﷺ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیؤ۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ میں نے پیالہ آپ ﷺ کو دے دیا آپ ﷺ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

537۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

(ترمذی کتاب الاشربة باب ما جاء ان ساقی القوم آخرھم شربا 1894)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قوم کے ساقی کی باری آخر میں آتی ہے۔

538۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ

(مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل ...3821)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

(مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل ...3822)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ایک کا کھانا دو کے لئے کفایت کر جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کر جاتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔

539۔عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَرَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ،

فَقَالَ لِغُلَامِهِ: وَيْحَكَ، اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ، فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، قَالَ فَصَنَعَ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ، قَالَ لَا، بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ

(مسلم کتاب الاشربۃ باب ما یفعل الضیف اذا اتبعہ غیر من دعاہ صاحب الطعام 3783)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں انصارؓ میں سے ایک شخص تھا جس کا نام ابو شعیب تھا اور اس کا ایک غلام گوشت بیچنے والا تھا۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپؐ کے چہرہ پر بھوک کے آثار محسوس کئے۔ اس نے اپنے غلام سے کہا تیرا بھلا ہو ہمارے لئے پانچ کس کا کھانا تیار کرو۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں نبی ﷺ سمیت پانچ کی دعوت کروں۔ راوی کہتے ہیں اس نے کھانا تیار کیا پھر وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سمیت پانچ کو کھانے کی دعوت دی اور ان کے پیچھے ایک شخص چلا آیا۔ جب آپ ﷺ دروازہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ آگیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اگر تم چاہو تو وہ لوٹ جائے اس نے کہا نہیں یارسول ﷺ اللہ! میں اسے اجازت دے تا ہوں۔

540۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الغَدِ، فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِشَاةٍ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ما جاء ان المومن یاکل فی معی واحد 1819)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کفایت و قناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انتڑی میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سمائے۔ (یعنی کھانے پینے میں کفایت کرنا اور قناعت سے کام لینا سچے مومن کا خاصہ ہوتا ہے۔ اور کافر کا مقصد زندگی کھانا پینا عیش منانا اور مال و دولت کی حرص ہوتا ہے)۔

541۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء 4746)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ تمہارا اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

حلال وحرام اور کھانے پینے کے آداب

542۔ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ، وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ ، وَطَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ ، فَاجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِي الْقَدَرِ ، فَقَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ فِيهِمْ مَرْضِيًّا[1]: أَنْصِتُوا أُخْبِرْكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا ، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا ، وَنَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا ، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تتَكَلَّفُوهَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوهَا. نَقُولُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمُورُ بِيَدِ اللَّهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَصْدَرُهَا ، وَإِلَيْهِ مَرْجِعُهَا ، لَيْسَ إِلَى الْعِبَادِ فِيهَا تَفْوِيضٌ وَلَا مَشِيئَةٌ

(سنن دار قطنی ، کتاب الصید و الذبائح و الاطعمه و غیر ذلک ، باب الاکل من آنیة المشرکین 4814)

ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ وہ اور حسن بن ابی الحسن اور مکحول شامی اور عمرو بن دینار مکّی اور طاؤس یمانی مسجد خیف میں اکٹھے ہوئے۔ تقدیر کے بارہ میں انکی آوازیں بلند ہوئیں۔ طاؤس نے کہا—اور وہ ان کے پسندیدہ تھے— خاموش ہو جاؤ۔ میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے حضرت ابو درداء سے سنا۔ انہوں (حضرت ابو درداءؓ) نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا اور کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے بعض چیزوں سے تم کو روکا ہے۔ تم ان کے مرتکب نہ ہونا اور بغیر کسی نسیان یا بھول کے کچھ اشیاء کے بارہ میں وہ خاموش رہا ہے ان کا ذکر نہیں کیا سو تم بلاوجہ تکلف سے کام لے کر ان کے پیچھے نہ

1: بعض نسخوں میں رِضاً کا لفظ ہے۔

پڑنا کیونکہ اپنی رحمت اور اپنے فضل کی وجہ سے اس نے ان کا ذکر نہیں کیا تاکہ تم پر زیادہ بوجھ نہ پڑے پس خدا کی اس رعایت کو تم خوش دلی سے قبول کرو اور اس کی رحمت کی قدر کرو۔ (راوی کہتے ہیں کہ) ہم انہی باتوں کے قائل ہیں جنہیں ہمارے رب اور ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیان کیا ہے۔ اس پر کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ تمام اختیارات ہمارے رب کے ہاتھ میں ہیں وہیں سے احکام آتے ہیں اور ان کے مال کا مالک بھی وہی ہے۔ انسانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی مرضی چلائیں یا اپنی خواہشات کی پیروی کریں۔

543۔ عَنْ عَامِرٍ، قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ

(بخاری کتاب الایمان باب فضل استبرا الدینہ52)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی کچھ باتیں ہیں۔ اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے۔ پس جو اِن مشتبہ باتوں سے بچا، اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری احتیاط سے کام لیا اور جو اِن مشتبہ امور میں جا پڑا تو وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو اپنا ریوڑ رَکھ کے آس پاس چرا رہا ہے۔ قریب ہے کہ اس میں ریوڑ جا پڑے۔ دیکھو ہر بادشاہ کی ایک رَکھ ہوتی ہے۔ خیال رکھنا کہ اللہ کی رَکھ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی باتیں ہیں۔ خبردار! اور جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ ٹھیک ہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے اور سنو! کہ وہ دل ہے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ —وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ— إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ، وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ، صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ، فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

(مسلم کتاب المساقاة باب اخذ الحلال و ترک الشبهاة 2982)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے اور نعمانؓ اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں تک لے گئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حلال (بھی) واضح ہے اور حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ باتیں ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں داخل ہو گیا۔ اس چرواہے کی طرح جو کسی محفوظ علاقہ کے گرد (جانور) چراتا ہے بعید نہیں کہ وہ (جانور) اس (چراگاہ) کے اندر چرنے لگ جائے۔ خبردار ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے اور سنو! اللہ کا ممنوعہ علاقہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ سنو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہو گا۔ اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہو گا اور سنو وہ دل ہے۔

544۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ، يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا ؟ قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللَّهِ، وَكُلُوا

(بخاری کتاب التوحید باب السؤال بأسماء الله تعالیٰ و الاستعاذة به 7398)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ حضور کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے

وقت بسم اللہ پڑھی بھی یا نہیں۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور (بخوشی) کھاؤ۔

545۔ عَنْ هشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ وَلَا نَدْرِي هَلْ سَمَّوُا اللَّهَ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوهَا

(موطا امام مالک کتاب الذبائح باب ما جاء فی التسمیۃ علی الذبیحۃ 1054)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ گاؤں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو (ایسے گوشت کو) ہم کیا کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھالو۔

546۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ أَيْنَ صُنِعَتْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا بِفَارِسَ، وَنَحْنُ نُرَى أَنَّهُ يُجْعَلُ فِيهَا مَيْتَةً. فَقَالَ اطْعَنُوا فِيهَا بِالسِّكِّينِ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا

(مسند احمد بن حنبل، مسند بنی ہاشم، مسند عبد اللہ بن عباس 2755)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں نبی ﷺ کے سامنے پنیر لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہاں کا تیار شدہ ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ فارس کا (یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے) اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں مردار ملایا جاتا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا (زیادہ کرید کی ضرورت نہیں) بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ۔

547۔ (فَفِی السُنَنِ) لِاَبِی دَاوٗدَ (مِنۡ حَدِیۡثِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَی) بِالبِنَاءِ لِلۡمَجۡهُوۡلِ (النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِجِبۡنَةٍ فی تَبُوۡكَ) مِنۡ عَمَلِ النَّصَارَی فَقِیۡلَ هَذَا طَعَامٌ تَصۡنَعُهُ المَجُوۡسُ (فَدَعَا بِسِکِّیۡنٍ فَسَمّٰی وَقَطَعَ، رَوَاهُ اَبُوۡدَاؤُدُ)وَ مُسَدَّدُ وَ غَیۡرُهُمَا.

وَرَوَی الطَّیَالِسِیُّ عَنۡ ابۡنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَکَّةَ رَأَی جُبۡنَةً فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: طَعَام یُصۡنَعُ بِأَرۡضِ الۡعَجَمِ فَقَالُوا: ضَعُوۡا فِیۡهِ السِّکِّیۡنُ وَکُلُوۡا.

وَرَوَی أَحۡمَدُ وَالۡبَیۡهَقِیُّ، عَنۡهُ: أُتِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِجُبۡنَةٍ فِي غَزَاةِ تَبُوكَ، فَقَالَ: أَیۡنَ صُنِعَتۡ هٰذِهِ؟ قَالُوۡا: بِفَارِسَ، وَنَحۡنُ نَرَی أَنۡ یُّجۡعَلَ فِیۡهَا مَیۡتَةً، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّم: أَطۡعِمُوا . وَفِی رِوَایَةٍ: ضَعُوۡا فِیۡهَا السِّکِّیۡنَ، وَاذۡکُرُوۡا اسۡمَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَکُلُوۡا

(شرح العلامه الزرقانی علی المواهب اللدنیه بالمنح المحمدیه للعلامه القسطلانی،المجلد السادس، الفصل الثالث: فیما تدعو ضرورته الیه من غذائه و ملبسه و منکحه .... النوع الاول فی عیشه ﷺ فی الماکل و المشارب ،تحت و أما الجبن ......،صفحه نمبر 190،189)

امام ابو داوٗدؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں نبی ﷺ کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے (کسی چھان بین کے بغیر) چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر پنیر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اہل عجم اس کو تیار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا چھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو (یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سنتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مردار کی چربی استعمال ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں چھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھالو۔

وَجُوْخٍ اشْتُهِرَ عَمَلُهُ بِشَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَجُبْنٍ شَامِيٍّ اشْتُهِرَ عَمَلُهُ بِإِنْفَحَةِ الْخِنْزِيْرِ وَقَدْ جاءَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبْنَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ فَأَكَلَ مِنْها وَلَمْ يَسْأَلْ عَنْ ذَلِكَ

(فتح المعین شرح قرۃ العین ، باب الصلاۃ ،فصل : فی شروط الصلاۃ ، تحت الفظ: ''ویعفی عن دم نحو برغوث ،،، جلد1صفحہ83)

جوخ جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ اس کو سور کی چربی کے ساتھ بنایا جاتا ہے اور شام کا بنا ہوا پنیر، کہ اس کے بارہ میں مشہور تھا کہ وہ سور کی چربی کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کی طرف سے پنیر آیا۔ آپؐ نے اس میں سے کھایا اور اس کے بارہ میں (کسی سے نہ) پوچھا۔

548۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ

(ترمذی کتاب الاطعمة باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام 1858)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ پڑھ لے۔

549۔ قَالَ الوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، يَقُولُ كُنْتُ غُلاَمًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلاَمُ، سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ

(بخاری کتاب الاطعمة باب التسمیة علی الطعام و الاکل بالیمین 5376)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو رسول اللہ ﷺ کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں رسول اللہ ﷺ کے گھر رہتا تھا۔ (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں ادھر ادھر گھومتا تھا۔ (یعنی بے صبری سے جلد جلد کھاتا اور اپنے آگے کا بھی خیال نہ کرتا)۔ رسول اللہ ﷺ نے (میری اس عادت کو دیکھ کر) فرمایا اولڑکے! کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضور ﷺ کی یہ نصیحت میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور اس کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

550۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشٍ، عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ، وَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا، فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ، كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ، ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ، أَوْ الرُّطَبِ ـــ شَكَّ عُبَيْدُ اللَّهِ ـــ قَالَ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ، كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ، هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

(ترمذی کتاب الاطعمة باب ما جاء فی التسمية علی الطعام 1848)

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں آیا تو میں نے آپؐ کو مہاجرینؓ اور انصارؓ کے درمیان رونق افروز دیکھا۔ حضور ﷺ نے میرا ہاتھ

پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا۔ کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ثرید کا پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے۔ میں کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے کھاتا اور رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عکراش! کھانا ایک جگہ سے کھاؤ تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھجور یا ڈوکے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہ ﷺ اپنی پسند کے مطابق کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے چن چن کر کھاتے اور فرمایا اے عکراش! اپنی پسند کی چن چن کر کھاؤ کہ مختلف اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازؤں پر پھیرا اور فرمایا اے عکراش! یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضوء ہے (یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں)۔

551۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ما جاء فی کراھیۃ الاکل من وسط الطعام 1805)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کھانے کے درمیانی حصہ میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے کنارے یعنی ایک طرف سے کھایا کرو اور درمیان سے کھانے سے اجتناب کرو۔

552۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِهَا

(مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام و الشراب و احکامھما 3751)

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ اس سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور پیتا ہے۔

553۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام 3457)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو بعد میں یہ دعا پڑھتے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان (یعنی اطاعت شعار) بنایا۔

554۔ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ، وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ القِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ

(بخاری کتاب الاطعمة باب القران فی التمر 5446)

حضرت جبلہ بن سحیمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے عہد خلافت میں ایک سال ہمیں سخت قحط سالی سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ نے ہمیں کھجوریں دیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا اکٹھے بیٹھ کر کھانے لگو تو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ (یعنی حرص اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو) کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس کے کہ کھانے والا دوسرے شریک طعام بھائی سے اس کی اجازت لے لے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ، قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ، وَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ، فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ

(مسلم کتاب الاشربة باب نہی الاکل مع جماعة عن قران تمرتین و نحوھما فی لقمة ...3795)

شعبہ کہتے ہیں میں نے جبلہ بن سحیم کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن زبیرؓ ہمیں کھجوریں دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ان دنوں لوگ بہت مشکل حالات سے دوچار تھے۔ ہم کھارہے تھے تو حضرت ابن عمرؓ ہمارے پاس سے گذرے انہوں نے کہا دودو کھجوریں ملا کر نہ لو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دو دو اکٹھی کھجوریں لینے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس کے کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے۔ شعبہ کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بات حضرت ابن عمرؓ کی ہے یعنی اجازت لینے کی بات۔

555۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَوْ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا

(مسلم کتاب الاشربة باب استحباب لعق الاصابع و القصعة و اکل اللقمة الساقطة......3777)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو انہیں چاٹ لیتے تھے۔

556۔ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ، وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ

(ترمذی کتاب الاطعمة باب ما جاء فی اللقمة تسقط 1803)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد اپنی انگلیوں کے پوروں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالینا چاہئے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور ہمیں حکم فرماتے تھے کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں (یعنی کھانا نہ

بچایا کریں یا اتنا ڈالیں جتنا کھانا ہے) یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

557۔ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ، فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ، وَإِذَا رُفِعَ

(ابن ماجه كتاب الاطعمة باب الوضوء عند الطعام 3260)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ اس کے گھر کی بھلائی میں اضافہ کرے تو اسے چاہئے کہ جب اس کا کھانا آئے تو ہاتھ دھوئے اور جب اُٹھایا جائے تب بھی۔

558۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا فَالْأَكْلُ، فَقَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ

(مسلم كتاب الاشربة باب كراهية الشرب قائما 3758)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پیئے۔ قتادہ کہتے ہیں ہم نے کہا اور کھانا! وہ کہنے لگے وہ تو اور بُرا ہے یا (کہا) زیادہ خراب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

(مسلم كتاب الاشربة باب كراهية الشرب قائما 3757)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

559۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

(ترمذی کتاب الاشربة باب ما جاء فی النھی عن الشراب قائما 1880)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم (بوقت ضرورت) چلتے ہوئے بھی کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

560۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

(مسلم کتاب الاشربة باب فی الشرب من زمزم قائما 3762)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپؐ نے پیا جبکہ آپؐ کھڑے تھے۔

561۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ

(ترمذی کتاب الاشربہ باب ما جاء فی کراھیة النفخ فی الشراب 1888)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا اسی طرح پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے بھی روکا۔

562۔ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ، بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دُهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الآخِرَةِ

(بخاری کتاب الاشربہ باب الشرب فی آنیۃ الذھب 5632)

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ بن یمان مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان ان کے پاس چاندی کا پیالہ لایا۔ آپ نے وہ پیالہ اس پر پھینک دیا اور کہنے لگے۔ میں نے اسے نہیں پھینکا مگر اس لئے کہ میں نے اس کو روکا ہے اور وہ رکا نہیں اور نبی ﷺ نے ریشمی کپڑوں اور دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے ہمیں روکا اور فرمایا یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور وہ آخرت میں تمہارے لئے ہوں گی۔

ذبیحہ اور شکار

563۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الكَلْبِ المعَلَّمِ، قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ المعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخرىٌ؟ قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ، وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ

(ترمذی کتاب الصید باب ما جاء فی الکلب یاکل من الصید 1470)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سدھائے ہوئے شکاری کتے سے شکار کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے تو اس شکار کو کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پکڑ رکھا ہے اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں تو کیا

حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا دوسرے کتوں کو نہیں (اس لئے ایسے شکار کو نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ اس جانور کو خود ذبح کیا ہو)۔

564۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا، لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الماءِ فَلَا تَأْكُلْ

(بخاری کتاب الذبائح و الصید باب الصید اذا غاب عنه یومین او ثلاثه 5484)

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس نے شکار کو تمہارے لئے پکڑے رکھا خواہ وہ مر ہی گیا ہو تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس کو نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے تمہارے لئے نہیں۔ اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جن پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھا اور ان سب نے شکار کو مار کر تمہارے لئے روکے رکھا اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھایا تو بھی تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ شکار کو کس کتے نے مارا ہے۔ اگر تم نے شکار کو تیر سے مارا ہے اور تم نے اس کو ایک یا دو دن بعد مرا ہوا پایا اور مرنے کی وجہ تیر کے سوا کوئی اور چیز نہیں تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر شکار پانی میں مرا ہوا ملا ہے تو اسے نہ کھاؤ (اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ پانی میں گرنے کی وجہ سے مرا ہو تیر کے زخم سے نہیں)۔

565۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

(مسلم کتاب الصید باب الامر باحسان الذبح و القتل... 3601)

حضرت شدادؓ بن اوس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے احسان کو فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھے طریق سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔

566۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجْهِزْ

(ابن ماجہ کتاب الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح 3172)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھری تیز کرنے کا اور اسے جانوروں سے چھپانے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے ذبح کرے وہ پوری تیاری اور تیزی سے کرے۔

تجارت اور صنعت، خرید و فروخت اور اجارہ کے آداب

567۔ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ ؟ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ

(مسند احمد بن حنبل ،مسند الشاميين ، حديث رافع بن خديج 17397)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کون سا ذریعہ معاش بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہیں۔

568۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ أُتِيَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا ؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا، قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ، فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ، فَقَالَ اللّٰهُ: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي ، فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ، هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مسلم كتاب المساقاة باب فضل انظار المعسر 2906)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندہ جسے اللہ نے مال عطا کیا تھا لایا گیا۔ اللہ نے اس سے پوچھا کہ تم نے دنیا میں کیا کیا؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اپنا مال عطاء فرمایا تھا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا اور میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔ میں مالدار کو سہولت دیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ میں

تم سے زیادہ اس کا حقدار ہوں۔ میرے بندے سے در گزر کرو۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ اور حضرت ابو مسعودؓ انصاری کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح یہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے۔

569۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا

(ابن ماجه كتاب التجارات ، باب الرجحان في الوزن 2222)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم وزن کرو تو (پلڑا) جھکاؤ۔

570۔ عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أَنْمَارٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ عُمَرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ الشَّيْءَ، سُمْتُ بِهِ أَقَلَّ مِمَّا أُرِيدُ، ثُمَّ زِدْتُ، حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ، وَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ الشَّيْءَ، سُمْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيدُ، ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَبْلُغَ الَّذِي أُرِيدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلِي يَا قَيْلَةُ إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا، فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ، أُعْطِيتِ أَوْ مُنِعْتِ، فَقَال وَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبِيعِي شَيْئًا، فَاسْتَامِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ، أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ

(ابن ماجه كتاب التجارات ، باب السوم 2204)

حضرت قیلہ ام بنی انمارؓ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپؐ کے ایک عمرہ کے دوران "مروہ" کے قریب حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں ایک عورت ہوں جو خرید و فروخت کیا کرتی ہوں جب میں کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں اس کی قیمت لگاتی ہوں اس سے کم جتنے میں لینا چاہتی ہوں پھر میں بڑھاتی ہوں یہاں تک کہ اس (قیمت تک) پہنچ جاتی ہوں جو میرا ارادہ ہوتا ہے اور جب میں کوئی چیز بیچنا چاہتی ہوں تو میں اس کی اس سے زیادہ قیمت لگاتی ہوں جو میرا ارادہ ہوتا ہے پھر میں کم کرتی ہوں یہاں تک کہ

وہاں پہنچ جاتی ہوں جہاں میرا ارادہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قَیلہؓ! ایسا نہ کرو، جب تم کچھ خریدنا چاہو تو اس کی قیمت لگاؤ جو تم چاہتی ہو خواہ تمہیں دیا جائے یا نہ دیا جائے اور فرمایا جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو وہ قیمت بتاؤ جو تمہارا ارادہ ہے خواہ تم دو یا نہ دو۔

571۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

(سنن الدارمی کتاب البیوع باب فی التاجر الصدوق2542)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب البیوع، باب و اما حدیث حبیب بن ابی ثابت2143)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءَ

(ترمذی کتاب البیوع باب ما جاء فی التجار و تسمیۃ النبی ﷺ ایاھم 1209)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

572۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الْأَمِینُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(ابن ماجه کتاب التجارات . باب الحث علی المکاسب 2139)

حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امانت دار، سچ بولنے والا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہو گا۔

573۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، ـــ أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا ـــ فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

(بخاری کتاب البیوع باب ما یمحق الکذب و الکتمان فی البیع2082)

حضرت حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو (بیع فسخ کرنے کا) اِختیار ہے، جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں۔ یا (یہ) فرمایا اُس وقت تک کہ جدا ہو جائیں۔ اگر اُن دونوں نے سچائی سے کام لیا اور صفائی سے بات کی تو اُن دونوں کو خرید و فروخت کے سودے میں برکت دی جائے گی اور اگر اُن دونوں نے اخفاء سے کام لیا اور جھوٹ بولا تو اُن دونوں کے سودے کی برکت مٹادی جائے گی۔

574۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ المرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا

(بخاری کتاب البیوع باب لا یبیع علی بیع اخیه و لا یسوم علی سوم اخیه 2140)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری غیر شہری کے لئے بیع کرے، اور تم دھوکہ دینے کے لئے آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ، اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے، اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام نہ دے، اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق طلب نہ کرے، اس نیت سے کہ اُس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ خود انڈیل لے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبْتَاعَ المُهَاجِرُ لِلأَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ المَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ، وَعَنِ التَّصْرِيَةِ

(بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الطلاق 2727)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ سے آگے جاکر ملنے کی ممانعت کی۔ اور اس بات سے بھی کہ کوئی مہاجر کسی بدوی کے لئے خرید وفروخت کرے۔ اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دینے کی شرط کرے۔ اور اس سے بھی کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ اور آپؐ نے دھوکا دینے کیلئے قیمت بڑھانے سے اور تھنوں میں دودھ جمع رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا

(مسلم کتاب النکاح باب تحریم الجمع بین المراۃ و عمتها2505)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے اور نہ ہی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے☆اور کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی نہ ہی خالہ پر کیا جائے اور نہ ہی کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ وہ اس کے برتن کو انڈیل لے بلکہ نکاح کرے۔ کیونکہ اس کے لئے وہی ہے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے۔

☆ اس پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت ہے جو گویا منظور ہو چکا ہو اور اس سودے پر سودے کی پیش کش منع ہے جو طے ہو چکا ہو۔

(یہ روایت اس کے علاوہ مسلم میں کتاب النکاح باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه میں متعدد بار مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے)۔

575۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلَقَّوْا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ

(بخاری کتاب البیوع باب النهی عن التلقی الرکبان 2165)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور تجارتی سامان لانے والوں سے آگے جاکر نہ ملا کرو، جب تک کہ مال منڈی میں لے جاکر اُتارا نہ جائے۔

576۔ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنَبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهُ طَعَامٌ فِي وِعَاءٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَشْتَ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

(ابن ماجه کتاب التجارات باب النهی عن الغش 2225)

حضرت ابو الحمراءؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ ایک شخص کے پاس سے گذرے، اس کے پاس ایک برتن میں غلّہ تھا۔ آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور فرمایا معلوم ہوتا ہے تم نے دھوکہ کیا ہے۔ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

577۔ رُوِیَ عَن ابْن عمر رَضِی الله عَنْهُمَا عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ إِن الله يُحِبُّ الْمُؤمنَ المحترِفَ- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ

(الترغیب و الترھیب للمنذری ، کتاب البیوع و غیرھا الترغیب فی الاکتساب بالبیع 2469)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہر دست کار اور ہنر مند مومن کو پسند کرتا ہے۔

صحت و مرض، پرہیز اور اعلاج

578۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ

(بخاری کتاب الرقاق باب ولا عیش الا عیش الآخرۃ 6412)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں بہت سے لوگ گھاٹا کھا رہے ہیں۔ صحت اور فراغت۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ

(ترمذی کتاب الزهد، باب الصحة و الفراغ نعمتان مغبون فیهما کثیر من الناس2304)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی قدر نہ کرکے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت دوسرے فارغ البالی۔

579۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ

(مسلم کتاب السلام باب الطب و المرض و الرقی4042)

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جبریل نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ! آپ ﷺ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایاہاں۔ انہوں نے کہا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ ﷺ کو دَم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ ﷺ کو تکلیف دیتی ہے۔ ہر نفس کے شر سے اور حسد کرنے والے کی آنکھ سے۔ اللہ آپ ﷺ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ ﷺ کو دَم کرتا ہوں۔

580۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، قَالَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

(مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیة من العین و النملة و الحمة ...4063)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میرے ایک ماموں بچھو (کے کاٹے) کا دَم کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرما دیا۔ وہ کہتے ہیں وہ (ان کے ماموں) آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول ﷺ اللہ! آپؐ نے دم سے منع فرمادیاہے اور میں بچھو (کے کاٹے) کا دم کرتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اُسے ایسا کرنا چاہیے۔

581۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ، فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ، فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ حَتَّى أَذْكُرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ، وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة بالقرآن ...4066)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے اور ان سے مہمان نوازی چاہی لیکن انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ انہوں نے ان سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو کسی چیز (بچھو وغیرہ) نے ڈس لیا ہے یا وہ بیمار ہے۔ ان (صحابہؓ) میں سے ایک نے کہا ہاں۔ وہ اس کے پاس گئے اور انہوں نے اسے سورۃ فاتحہ کا دَم کیا۔ تو وہ شخص تندرست ہو گیا تو اس کو بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا لیکن اُس (صحابیؓ) نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں (پہلے) نبی ﷺ کے پاس اس کا ذکر کروں گا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بیان کی اور اس نے کہا یارسولؐ اللہ! اللہ کی قسم میں نے صرف سورۃ فاتحہ کا دم کیا ہے۔

آپؐ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا تم ان سے لے لو اور اپنے ساتھ میرے لئے بھی حصہ رکھنا۔

582۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ، إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ

(مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض...4656)

حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مومن کو کوئی تکلیف تھکان بیماری یا غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ اگر کوئی فکر اسے لاحق ہوتی ہے تو اس کے عوض اس کی بعض برائیوں کو دور کر دیا جاتا ہے۔

583۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا

الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ، فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ـــ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ ـــ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ

(مسلم کتاب السلام باب الطاعون و الطیرۃ و الکهانة و نحوها4100)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ شام کی طرف گئے یہاں تک کہ سرغ مقام پر پہنچے تو آپؓ کو لشکروں کے افسران حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہوں نے آپؓ کو بتایا کہ شام میں طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا ابتدائی مہاجرین کو میرے پاس بلاؤ۔ میں انہیں بلالایا۔ آپؓ (حضرت عمرؓ) نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں بتایا کہ شام میں طاعون پھوٹ پڑی ہے۔ اس پر انہوں نے مختلف آراء دیں۔ ان میں سے بعض نے کہا آپؓ ایک اہم کام کے لئے نکلے ہیں اور ہم آپؓ کا واپس لوٹنا مناسب نہیں سمجھتے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا آپؓ کے ساتھ بہترین لوگ اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہؓ ہیں اور ہم مناسب خیال نہیں کرتے کہ آپ انہیں اس وباء میں لے جائیں۔ آپؓ نے انہیں فرمایا آپ جاسکتے ہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا میرے پاس انصارؓ کو بلاؤ۔ میں اُنہیں آپؓ کے پاس بلالایا۔ آپؓ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرینؓ کا طریق اختیار کیا اور ان کی طرح مختلف آراء پیش کیں۔ آپؓ نے فرمایا آپ لوگ جاسکتے ہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا میرے پاس قریش کے بزرگان کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر ہجرت کی تھی۔ میں انہیں بلالایا۔ ان میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہماری رائے ہے کہ

آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انہیں اس وبا میں نہ لے جائیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کروادیا کہ میں صبح (واپسی کے لئے) سوار ہوں گا آپ سب لوگ بھی صبح سوار ہو جائیں۔ اس پر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابو عبیدہ! کاش تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا!! ــــ اور حضرت عمرؓ بالعموم ان (حضرت ابو عبیدہؓ) سے اختلافِ رائے کو ناپسند فرماتے تھے ــــ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں۔ بتایئے اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایک ایسی وادی میں ہوں جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز وشاداب ہو اور دوسرا خشک اور ویران ہو تو اگر تم سرسبز کنارے پر انہیں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے ہی انہیں چراؤ گے اور اگر تم انہیں خشک کنارے پر چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے انہیں چراؤ گے۔ وہ (حضرت ابن عباسؓ) کہتے ہیں حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ جو اپنے کسی کام کی وجہ سے موجود نہ تھے آئے اور انہوں نے کہا مجھے اس بات کا علم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب تم کسی جگہ اس (وبا) کا سنو تو اس کی طرف نہ جاؤ اور اگر اس جگہ پھوٹ پڑے جہاں تم ہو تو وہاں سے اس سے بھاگنے کے لئے نہ نکلو۔ وہ (حضرت ابن عباسؓ) کہتے ہیں اس پر حضرت عمرؓ نے اللہ کی حمد کی اور واپس لوٹ گئے۔

584۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ .... أَنَتَدَاوَى؟ قَالَ تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً، إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ

(مسند احمد بن حنبل، اول مسند الکوفیین، حدیث اسامہ بن شریک 18647)

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یارسول اللہ! ہم علاج معالجہ کر سکتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفا رکھی ہے۔ کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

585۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء و استحباب التداوی4070)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب بیماری کی دوا مل جائے تو اللہ عزوجل کے اذن سے (مریض) شفاء پاتا ہے۔

586۔ عَنْ سِمَاكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ، أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا نَتَدَاوَى بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ

(ترمذی کتاب الطب باب ما جاء فی کراھیة التداوی بالمسکر 2046)

حضرت علقمہؓ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں حضرت سوید بن طارقؓ نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے استعمال کرنے سے منع فرمایا اس پر سوید نے کہا کہ ہم اسے بطور دوا پیتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے۔

587۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ

(نسائی کتاب الجنائز باب تمنی الموت1818)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کیا کرے اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے مزید نیکیاں کرنے کی اسے توفیق ملے اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے توبہ واستغفار کرنے کا موقع ملے۔

588۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب کراھیة تمنی الموت لضر نزل به4826)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے اترنے پر موت کی خواہش نہ کرے۔ اگر اسے خواہش کئے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ کہے اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیو جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دینا جب وفات میرے لئے بہتر ہو۔

تیمار داری اور عیادت

589۔ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَنَصْرِ المظْلُومِ، وَإِبْرَارِ المقْسِمِ. ....

(بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس اذا حمد الله6222)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں، جنازے کے ساتھ جائیں، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دیں، اور دعوت کے لئے بلانے والے کی

دعوت قبول کریں اور سلام کا جواب دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور قسم کھانے والے کو اس کی قسم پورا کرنے میں مدد دیں۔

590۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الجَنَّةِ مَنْزِلًا

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی زیارة الاخوان2008)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔

591۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل عيادة المريض4647)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ عزّوجل فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تونے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے میرے رب! میں کس طرح تیری عیادت کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا لیکن تونے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تونے مجھے کھانا نہ کھلایا وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح کھلا سکتا ہوں جبکہ تُو سب جہانوں کا رب ہے۔ وہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تونے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو جانتا نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تونے مجھے پانی نہیں پلایا وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح پانی پلا سکتا ہوں جبکہ تُو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ فرمائے گا کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا لیکن تونے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے ضرور میرے پاس موجود پاتا۔

592۔ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ، قَالَتْ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ، فَقَالَ أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ، فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

(ابو داؤد كتاب الجنائز باب عيادة النساء 3092)

حضرت ام علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھی۔ آپؐ نے فرمایا اے ام العلاء خوش ہو جاؤ کیونکہ مسلمان کی بیماری کے ذریعے اللہ اس کی خطائیں دور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔

593۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِهِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

(مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض4048)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو دعا کرتے اے لوگوں کے رب! تو بیماری کو دور کر دے۔ تو اسے شفاء دے کہ تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء دے جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

594۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمْ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه1356)

حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی لڑکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے اس کے پاس آئے۔ آپؐ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس سے کہا اسلام قبول کر لو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ اس کے پاس ہی تھا۔ تو اس نے اسے کہا ابو القاسم کی بات مانو۔ سو اس نے اسلام قبول کیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور آپؐ یہ کہہ رہے تھے اللہ ہی کی حمد ہے جس نے اس کو آگ سے بچا لیا ہے۔

وفات اور تعزیت

595۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین 3116)

حضرت معاذؓ بن جبل بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

596۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ

(بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت 5674)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ وفات کے وقت میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور یہ دعا کرتے تھے ”اے اللہ! مجھے بخش، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے“ (یعنی اپنا قرب خاص عطا کر)۔

597۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ العَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي، فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الحَمْدِ

(ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصيبة اذا احتسب 1021)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے بچہ کو وفات دیتا ہے تو اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی، اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں ہمارے اللہ! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کی کلی توڑ لی۔ فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں، ہمارے اللہ! پھر وہ پوچھتا ہے۔ اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اس نے تیری حمد کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس صابر و شاکر بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

598۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا. فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي، فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ: أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، عِنْدَ اللهِ أَحْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید3511)

حضرت ابو سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور دعا مانگے کہ میرے اللہ! میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں مجھے اس کا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ میں خیر اور برکت مجھے عطا کر۔ پس جب ابو سلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی۔ اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا قائم مقام عطا کرنا۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت ام سلمہؓ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور دعا کی کہ میں اپنی مصیبت تیرے حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اس کا بہتر اجر دے (چنانچہ ایسا ہوا کہ حضرت ام سلمہؓ کی شادی آنحضرت ﷺ سے ہو گئی اور اس طرح بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا)۔

599۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ القَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ، فَقَبَّلَهُ، وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ العَيْنَ تَدْمَعُ، وَالقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی ﷺ انا بک لمحزونون 1303)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم علیہ السلام کی انّا کے شوہر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لیا۔ ان کو بوسہ دیا اور پیار کیا۔ پھر اس کے بعد ہم (ابو سیف) کے پاس گئے اور ابراہیمؑ نزع کی حالت میں تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے کہا یارسول اللہ! آپؐ بھی؟ آپؐ نے فرمایا عوفؓ کے بیٹے یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپؐ نے آنسو بہائے اور آپ ﷺ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم کچھ نہیں کہتے مگر وہی جو ہمارے ربّ کو پسند ہو اور ہم اے ابراہیم! تیری جدائی سے یقینا غمگین ہیں۔

600۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلاَمَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ،

وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ، يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

(نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاحتساب و الصبر عند نزول المصیبة 1868)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی صاحبزادی نے حضور ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے آپ ذرا جلدی تشریف لاویں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سے میرا جاکر سلام کہو اور کہو کہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور وہی لے لیتا ہے اور اس نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ آپ کی صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا کہ آپ کو قسم ہے۔ خدا کے واسطے آپ ضرور تشریف لاویں۔ حضور ﷺ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ اور کئی اور لوگ تھے جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو بچے کو آپ کی گود میں دے دیا گیا بچہ جان کنی کی حالت میں تھا یہ دیکھ کر حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ حضرت سعد بن عبادہؓ کہنے لگے۔ حضور یہ کیا! آپ رو رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ رحم کے آنسو ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کے دل میں فطرۃ ودیعت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

601۔ حدثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ، عَنِ امْرَأَةٍ، مِنَ الْمُبَايِعَاتِ، قَالَتْ: كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ: أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا، وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی النوح 3131)

اسید بن ابی اسید نے ایک عورت سے روایت کی جو بیعت کرنے والیوں میں سے تھی اس نے کہا جن معروف باتوں پر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا ان میں یہ عہد بھی شامل تھا کہ ہم اس (معروف بات) میں آپؐ کی نافرمانی نہیں کریں گی، (غم میں) چہرہ نہیں نوچیں گی اور نہ ہی ہلاکت کو بلائیں گی اور نہ گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی۔

602۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

(مسلم کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن...92)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو باتیں لوگوں میں ہیں جو کفر کا موجب ہیں۔ نسب میں طعن کرنا اور میّت پر نوحہ کرنا۔

603۔ عَنْ زَيْنَبَ ابنة أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلاَثَةَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالیَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا-قَالَتْ زَيْنَبُ، فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابنة جَحْشٍ، حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى المِنْبَرِ:

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

(بخاری کتاب الطلاق باب المتوفی عنها زوجها اربعة اشهر و عشر5335،5334)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام المومنین ام حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی ان دنوں آپ کے والد حضرت ابو سفیانؓ فوت ہوئے تھے حضرت ام حبیبہؓ نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی پہلے اپنی لونڈی کو لگائی پھر اپنا ہاتھ اپنے رخساروں پر ملا اور ساتھ ہی فرمایا خدا کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے اس حدیث کی راویہ زینب کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں ام المومنین حضرت زینبؓ کی خدمت میں افسوس کے لئے حاضر ہوئی آپ ﷺ کے بھائی فوت ہو گئے تھے میری موجودگی میں انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں صرف رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہی ہوں آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اس بیوی کے جو اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں رہتی ہے۔

604۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ قَالَ هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِي، فَأَتَانِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّينِي بِهَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَقِيهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ، وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ. وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا لَهَا مُحِبًّا، فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيدًا، وَلَقِيَ عَلَيْهَا أَسَفًا،

حَتَّى خَلَا فِي بَيْتٍ، وَغَلَّقَ عَلَى نَفْسِهِ، وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ. فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ. وَإِنَّ امْرَأَةً سَمِعَتْ بِهِ فَجَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ لِي إِلَيْهِ حَاجَةً أَسْتَفْتِيهِ فِيهَا. لَيْسَ يُجْزِينِي فِيهَا إِلَّا مُشَافَهَتُهُ، فَذَهَبَ النَّاسُ، وَلَزِمَتْ بَابَهُ. وَقَالَتْ: مَا لِي مِنْهُ بُدٌّ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَةً أَرَادَتْ أَنْ تَسْتَفْتِيَكَ، وَقَالَتْ: إِنْ أَرَدْتُ إِلَّا مُشَافَهَتَهُ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ. وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ. فَقَالَ ائْذَنُوا لَهَا. فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ: إِنِّي جِئْتُكَ أَسْتَفْتِيكَ فِي أَمْرٍ. قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِي حَلْيًا، فَكُنْتُ أَلْبَسُهُ وَأُعِيرُهُ زَمَانًا، ثُمَّ أَرْسَلُوا إِلَيَّ فِيهِ، أَفَأُؤَدِّيهِ إِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ. وَاللَّهِ. فَقَالَتْ: إِنَّهُ قَدْ مَكَثَ عِنْدِي زَمَانًا، فَقَالَ ذَلِكِ أَحَقُّ لِرَدِّكِ إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ، حِينَ أَعَارُوكِيهِ زَمَانًا، فَقَالَتْ: أَيْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، أَفَتَأْسَفُ عَلَى مَا أَعَارَكَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ مِنْكَ وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ؟ فَأَبْصَرَ مَا كَانَ فِيهِ وَنَفَعَهُ اللَّهُ بِقَوْلِهَا

(موطاء امام مالک کتاب الجنائز باب جامع الحسبة فی المصیبة 559)

قاسم بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی فوت ہو گئی تو تعزیت کے لئے میرے پاس محمد بن کعب قرظیؒ تشریف لائے اور بسلسلہ تعزیت و تسلی یہ حکایت سنانے لگے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا فقیہہ عالم اور عبادت گزار بزرگ شخص تھا اس کی بیوی فوت ہو گئی جو بہت خوبصورت تھی اور اس کو بہت پیاری تھی بیوی کے مرنے کی وجہ سے اس عالم کو بہت غم ہوا اور اس قدر افسوس ہوا کہ اس نے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور گھر میں بند ہو کر بیٹھ گیا تا کہ اس کے پاس کوئی بھی نہ آسکے ایک عورت کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ آئی اور کہا کہ میں ایک اہم فتویٰ پوچھنے کے لئے اس سے ملنا چاہتی ہوں آئے ہوئے تمام لوگ تو ملے بغیر چلے گئے لیکن یہ عورت جم کر بیٹھ گئی اور کہا کہ میں تو ملے بغیر نہیں جاؤں گی اس عالم کو گھر والوں میں سے کسی نے جا کر بتایا کہ سب لوگ چلے گئے ہیں لیکن یہاں پر ایک عورت آئی ہوئی ہے وہ جانے کا نام نہیں لیتی کہتی ہے کہ میں نے بالمشافہ ایک مسئلہ پوچھنا

ہے اس عالم نے کہا اچھا اس کو اندر آنے دو اس عورت نے اندر جا کر اس عالم سے کہا کہ میں تم سے ایک فتویٰ پوچھنے آئی ہوں عالم نے کہا پوچھو عورت نے کہا میں نے اپنے پڑوسی سے کچھ زیور عاریتاً لیا تھا میں اس زیور کو کافی عرصہ پہنتی رہی اب انہوں نے یہ زیور واپس مانگ بھیجا ہے کیا مجھے یہ زیور جو مجھے بہت پسند ہے واپس کرنا ہو گا دل تو اس کے واپس کرنے کو نہیں چاہتا۔ اس فقیہہ اور عالم نے کہا کیوں نہیں، اس زیور کا واپس کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ان کا ہے۔ عورت کہنے لگی جی تو نہیں چاہتا۔ عالم نے جواب دیا دل کی بات نہیں جن کا مال ہے وہ واپس مانگنے کے حقدار ہیں اور تجھے یہ واپس کرنا ہی پڑے گا یہ جواب سن کر وہ عورت کہنے لگی میاں! اللہ تجھ پر رحم کرے کیا تو ایسی چیز پر اتنا غم اور سوگ کر رہا ہے جو اللہ نے تجھے عاریتاً دی تھی اور پھر اپنی چیز واپس لے لی کیونکہ یہ اس کی امانت تھی اور اس نے اپنا ہی حق واپس لیا ہے۔ اس دانا عورت کی یہ بات سن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں، اسے صبر کی توفیق ملی اور معمول کی زندگی شروع کر دی۔

تجہیز و تدفین اور نماز جنازہ

605۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

(بخاری کتاب الجنائز باب السعرۃ بالجنازۃ 1315)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنازہ جلدی لے جایا کرو۔ اگر نیک (روح) ہوئی تو تم اچھی چیز آگے لے جا رہے ہو اور اگر نیک نہ ہوئی تو وہ بری ہو گی۔ جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

606۔ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ، مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ إِنِّي لَا أُرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب تعجیل الجنازۃ و کراھیۃ حبسھا3159)

حصین بن وَحْوَحْ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہؓ بن براء بیمار ہوگئے۔ نبی ﷺ ان کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس کی وفات ہونے والی ہے۔مجھے اس کی اطلاع کر دینا اور جلدی کرنا کیونکہ ایک مسلمان کی میت کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اس کے اہل کے درمیان روک رکھی جائے۔

607۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَغَالِيَ لِي فِي كَفَنٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ، فَإِنَّهُ يُسْلَبُهُ سَلْبًا سَرِيعًا

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب کراھیۃ المغالاۃ فی الکفن 3154)

حضرت علیؓ بن ابو طالب نے فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا کفن میں غلو نہیں چاہیے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کفن میں غلو نہ کرو۔ کیونکہ وہ اس سے جلد ہی چھین لیا جاتا ہے۔

608۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَصَلَّى النَّاسُ عَلَيْهِ أَفْذَاذًا لَا يَؤُمُّهُمْ أَحَدٌ. فَقَالَ نَاسٌ: يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، وَقَالَ آخَرُونَ: يُدْفَنُ بِالْبَقِيعِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي مَكَانِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَحُفِرَ لَهُ فِيهِ، فَلَمَّا كَانَ

عِنْدَ غُسْلِهِ، أَرَادُوا نَزْعَ قَمِيصِهِ. فَسَمِعُوا صَوْتًا يَقُولُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ، فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيصُ، وَغُسِّلَ وَهُوَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(موطاء امام مالک ، کتاب الجنائز باب ما جاء فی دفن المیت543)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سوموار کے روز ہوئی اور دفن بروز منگل ہوئے اور حضور ﷺ کا جنازہ لوگوں نے الگ الگ گروہوں کی شکل میں پڑھا کسی نے امامت نہیں کرائی کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ منبر کے قریب آپ کو دفن کیا جائے اور کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا جائے حضرت ابو بکرؓ نے آکر بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اس کی وفات ہوئی ہو اس وجہ سے حضور کے لئے اسی کمرے میں قبر تیار کی گئی حضور علیہ السلام کے غسل دینے کے وقت کپڑے اتارنے کا ارادہ کیا گیا تو ایک غیبی آواز آئی کپڑے نہ اتارو اس لئے کپڑوں میں ہی حضور ﷺ کو غسل دیا گیا۔

نوٹ :۔ غالباً یہاں حضور ﷺ کی ذات اقدس یا مستقل شریعت لانے والا نبی مراد ہے ورنہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نعشیں مصر سے ارض فلسطین میں لاکر دفن کی گئی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

609۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ

(ابو داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور 2042)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں اور میری قبر کو عید مت بنانا، مجھ پر درود بھیجنا، تم جہاں بھی ہوگے وہیں سے تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

610۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ نِسَائِهِ

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی غسل الرجل امراته ...1464)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا اگر مجھے اس بات کا پہلے علم ہوتا جسکا مجھے بعد میں علم ہوا تو نبی ﷺ کو آپؐ کی ازواجؓ کے علاوہ اور کوئی غسل نہ دیتا۔

611۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلام) جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ(عَلَيْهَا السَّلَام) قَالَ: ذَاكَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلام) قَالَ: فَكَأَنِّي اِسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: فَكَأَنَّكَ ضِقْتَ مِمَّا اَخْبَرْتُكَ بِهِ؟ قُلْتُ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ: لَا تَضِيْقَنَّ فَإِنَّهَا صَدِيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا إِلَّا صِدِّيْقٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ (عَلَيْهَا السَّلَام) لَمْ يَغْسِلْهَا إِلَّا عِيْسَى (عَلَيْهِ السَّلام).

(الاستبصار فيما اختلف من الاخبار ،كتاب الطهارة ،ابواب الجنائز ، باب جواز غسل الرجل امراته و المراة زوجها، جلد1 صفحہ 200 روایت نمبر 703)

مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کس نے غسل دیا تھا تو انہوں نے فرمایا امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے غسل دیا تھا مجھے ان کی بات بہت عجیب لگی اس پر آپ فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے کہ میری بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے میں نے کہا کچھ ایسا ہی معاملہ ہے فرمانے لگے حیران ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ صدیقہ تھیں اور انہیں صدیق کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا تھا کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام کو (ان کے بیٹے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔

612۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْهَا

(بخاری کتاب الجنائز باب یبداء بمیامن المیت 1255)

حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو غسل دینے سے متعلق فرمایا اس کی داہنی طرفوں اور اس کے وضو کرنے کی جگہوں سے شروع کرو۔

613۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ غَسَّلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ تُوُفِّيَ، ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ. فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، وَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ فَقَالُوا لَا

(موطاء امام مالک ، کتاب الجنائز باب غسل المیت 519)

حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی اسماء بنت عمیسؓ نے ان کو غسل دینے کے بعد، مہاجرین صحابہ جو وہاں پر موجود تھے، سے دریافت کیا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سردی شدت کی ہے تو کیا غسل دینے کی وجہ سے مجھے بھی غسل کرنا ضروری ہے؟ صحابہؓ نے کہا نہیں یعنی غسل ضروری نہیں۔

614۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ، إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ

(مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیہ مائة شفعوا فیه 1565)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بھی میت نہیں جس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نمازِ جنازہ پڑھے جو سو تک پہنچے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں مگر اس کے بارہ میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

615۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ، حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ/ كَفْنَهُ

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب فی الکفن 3148)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطاب فرمایا اور (حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے) آپؐ کے ایک صحابی کا ذکر کیا جو فوت ہو گیا۔ تو اس کو ایک معمولی کفن میں کفن دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا۔ نبی ﷺ نے تنبیہ کی کہ آدمی کو رات کو دفنایا جائے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے سوائے اس کے کہ آدمی ایسا کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو اچھا کفن دے۔

616۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ 1498)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یوں دعا کیا کرتے اے اللہ! ہمارے زندہ اور وفات یافتہ کو اور ہمارے حاضر کو اور غیر حاضر کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مَرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو بھی تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جس کو بھی تو وفات دے اُسے ایمان پر وفات دینا۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ہمیں اُس کے بعد گمراہ نہ کر دینا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا

قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيهِ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یقول فی الصلاۃ علی المیت1024)

ابو ابراھیم الاشھلی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا کرتے۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو اور ہمارے وفات پانے والوں کو، ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو سب کو بخش دے ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے، اس میں مزید یہ ہے کہ "اے ہمارے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے"۔

617۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنْ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنْ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ

(مسلم ، کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ 1589)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپؐ کی دعا یاد کر لی۔ آپؐ کہہ رہے تھے اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اس پر رحم کر، اس کو عافیت سے رکھ اور اس سے درگزر کر اور اس کی باعزت مہمانی فرما۔ اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسیع کر دے اور اسے پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے بدیوں سے صاف کر دے جیسے ایک سفید کپڑے کو تو آلودگی سے صاف کرتا ہے۔ اور اسے بدلے میں اس کے گھر سے بہتر گھر دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا کر اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی دے۔ اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے پناہ دے یا (کہا) آگ کے عذاب سے۔ راوی کہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے خواہش ہوئی کہ کاش وہ مرنے والا میں ہوتا۔

618۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي اليَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى المُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

(بخاری کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا 1333)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشیؓ کے فوت ہونے کی خبر اُسی روز دی تھی جس روز وہ فوت ہوئے تھے اور آپؐ ان (لوگوں) کے ساتھ عید گاہ کو گئے اور ان کی صفیں بندھوائیں اور ان کے لئے چار تکبیریں کہیں۔

619۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

(بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان 47)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کی وجہ اور رضائے الٰہی کی خاطر جاتا ہے۔ جب تک اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھ لی جاتی اور اس کے دفنانے سے لوگ فارغ نہیں ہو جاتے، تب تک وہ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے تو وہ دو قیراط اَجر لے کر واپس آتا ہے۔ ایک ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہو گا اور جس نے جنازہ پڑھا اور پھر اس کے دفنانے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط لے کر واپس آتا ہے۔

620۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

(بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنائز 1278)

حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں جنازوں کے ساتھ جانے سے ہم روکی گئی تھیں مگر ہمیں تاکیدی حکم نہیں دیا گیا تھا۔

621۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ

(بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت 1367)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازے کے پاس سے گذرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازے کے پاس سے گذرے۔ انہوں نے اس کی مذمت کی۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے کہا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے اچھی تعریف کی، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے مذمت کی ہے، اس کے لئے آگ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

622۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ، قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ 3174)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک ہمارے پاس سے جنازہ گزرا۔ آپؐ اُس کی خاطر کھڑے ہوئے۔ جب ہم اُسے اُٹھانے کے لئے گئے تو وہ ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا موت ایک گھبراہٹ پیدا کرنے والی چیز ہے۔ پس جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

623۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ؟ فَقَالَا: مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ؟! فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟

(نسائی کتاب الجنائز باب القیام لجنازة اهل الشرک 1921)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہؓ قادسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں بزرگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے انہیں بتایا کہ یہ جنازہ یہیں کے کسی (غیر مسلم) باشندے کا ہے یہ سن کر دونوں (بزرگ) کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اسے دیکھ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا کہ حضور ﷺ یہ جنازہ تو یہودی کا ہے آپ نے فرمایا تو اس سے کیا ہوتا ہے کیا یہ انسان نہیں (یعنی احترام میت ہر حال میں ضروری ہے)۔

624۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَاسْأَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف 3221)

حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو اس پر کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی مانگو کیونکہ اب اس سے پوچھ جائے گا۔

625۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

(مسلم کتاب الوصیة باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته 3070)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا ایسے علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد کے جو اس کے لئے دعا کرے۔

قبرستان جانا اور وفات یافتہ عزیزوں کے لیے دعا کرنا

626۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ - فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ - السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ - وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

(مسلم کتاب الجنائز باب ما یقول عند دخول القبور و الدعا لاھلھا 1608)

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کو (یہ دعا) سکھایا کرتے تھے جب وہ قبرستان جائیں اور ان میں سے کہنے والا — ابو بکر کی روایت کے مطابق — کہتا تھا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

أَهْلَ الدِّيَارِ گھر والوں پر سلام ہو۔ اور زہیر کی روایت میں ہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ تم پر سلام اے گھر والو! مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور ہم انشاء اللہ ضرور ملنے والے ہیں۔ میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتا ہوں۔

627۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ، قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا عِنْدِي، انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ، ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ، حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ، فَقَالَ مَا لَكِ؟ يَا عَائِشُ، حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ: قُلْتُ لَا شَيْءَ، قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ، نَعَمْ، قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، فَنَادَانِي، فَأَخْفَاهُ مِنْكِ، فَأَجَبْتُهُ، فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ،

فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ ، قَالَتْ: قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

(مسلم کتاب الجنائز باب ما يقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها1607)

محمد بن قیس نے ایک دن کہا کیا میں تمہیں اپنے اور اپنی ماں کے بارہ میں حدیث نہ سناؤں۔لوگ سمجھے ان کی مراد اپنی ماں سے ہے جو اُن کی حقیقی والدہ تھیں۔انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں بات نہ سناؤں؟ہم نے کہا کیوں نہیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا ایک دفعہ اس رات میں جس میں نبی ﷺ میرے ہاں تھے۔ آپؐ گھر لوٹے، اپنی چادر رکھ دی اور اپنے جوتے اتارے اور اپنے پاؤں کے قریب رکھ دیئے۔ اور اپنے ازار کا ایک پہلو بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے۔ اور آپ اتنا وقت ٹھہرے کہ آپ نے خیال فرمایا کہ میں سوگئی ہوں تو آپؐ نے آہستہ سے اپنی چادر لی۔ آہستہ سے اپنے جوتے پہنے اور دروازہ کھولا اور باہر چلے گئے۔ پھر اُسے آرام سے بند کر دیا۔ میں نے اپنی قمیص سر پر سے پہنی☆ اور اپنی اوڑھنی لی اور ازار پہنا اور آپؐ کے پیچھے چل پڑی یہانتک کہ آپؐ بقیع پہنچ گئے۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا پھر آپؐ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپؐ واپس مڑے اور میں بھی مڑی۔ آپؐ تیز چلنے لگے، میں بھی تیز چلنے لگی۔ آپؐ نے رفتار اور تیز کی تو میں نے بھی کرلی۔ آپؐ تیز دوڑنے لگے میں بھی تیز دوڑنے لگی پھر آپؐ گھر آگئے اور میں آپؐ سے پہلے اندر داخل ہوئی۔ پس میں لیٹی ہی تھی کہ آپؐ اندر آگئے اور فرمایا اے عائش! تمہیں کیا ہوا؟ تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟ وہ کہتی ہیں میں نے کہا کوئی بات نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ضرور مجھے بتاؤ گی ورنہ لطیف و خبیر (خدا) مجھے بتادے گا۔ وہ کہتی ہیں میں نے کہا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں ۔ پھر میں نے آپؐ کو ساری بات بتادی۔ آپؐ نے فرمایا(اچھا)تو تم وہ سایہ تھیں جسے میں نے اپنے آگے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے میرے سینہ پر

ہاتھ مارا جو مجھے محسوس ہوا۔ پھر فرمایا کیا تم نے گمان کیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہاری حق تلفی کریں گے ؟ حضرت عائشہؓ نے کہا جو کچھ بھی لوگ چھپاتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایاہاں جبرائیل میرے پاس آئے جب تم نے دیکھا اور انہوں نے مجھے بلایا اور تم سے انہوں نے مخفی رکھا۔ میں نے ان کی بات قبول کی اور اسے تم سے مخفی رکھا۔ جب تم اپنے کپڑے رکھ چکی تو اس نے تمہارے پاس نہیں آنا تھا مجھے خیال تھا کہ تم سو چکی ہو اور میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں جگاؤں اور مجھے اندیشہ ہوا کہ تم تنہائی محسوس کروگی۔ انہوں (جبرائیل) نے کہا کہ آپؐ کا رب آپؐ کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپؐ بقیع والوں کے پاس جائیں اوران کے لئے بخشش مانگیں۔ وہ کہتی ہیں میں نے کہا یارسول اللہ! میں ان کے لئے کیسے دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا تم کہو، مومنوں اور مسلمانوں میں سے گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے اور اللہ نے چاہاتو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

☆ دِرْعٌ سے مراد چھوٹی قمیص ہوتی ہے جو صدری کی طرح ہوتی ہے۔

خلافت، حکومت اور شوریٰ

628۔ مَا كَانَتْ نَبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ

(کنز العمال ، حرف الفاء ، کتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب الثانی فی فضائل سائر الانبیاء ، الفصل الاول فی بعض خصائص الانبیاء 32246)

(رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا) ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

629۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَا خِلَافَةَ إِلَّا عَنْ مَشْوُرَةٍ

(کنز العمال ،حرف الخاء ،کتاب الخلافہ مع الامارۃ ، الباب الاول فی خلافۃ الخلفاء ، مسند عمر رضی اللہ عنہ 14136)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں (نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے)۔

630۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی المشورۃ 1714)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہ ؓ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

631۔ عَن عَلِيٍّ رَضِي الله عَنهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ الله: الْأَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ وَلَمْ نَسْمَعْ مِنْك فِيهِ شَيأً قَالَ اِجْمَعُوا لَهُ العَابِدِيْنَ مِنْ أُمَّتِي وَاجْعَلُوْهُ بَيْنكُم شُورَى وَلَا تَقْضُوه بِرَأْيٍ وَاحِدٍ

(الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، سورۃ شوریٰ آیت نمبر 38 وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ و امرهم شوریٰ بينهم... جلد 13 صفحہ 168)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ کے بعد ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنت کا علم ہوتا ہے ایسے وقت میں کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ قُلْت: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْأَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَلَمْ تَمْضِ فِيهِ مِنْك سُنَّةٌ، قَالَ اجْمَعُوا لَهُ الْعَالَمِينَ، أَوْ قَالَ الْعَابِدِينَ، مِنْ الْمُؤْمِنِينَ فَاجْعَلُوهُ شُورَى بَيْنَكُمْ، وَلَا تَقْضُوا فِيهِ بِرَأْيٍ وَاحِدٍ

(اعلام الموقعين عن رب العالمين ، فصل كلام الائمة فی الفتيا ، فصل تاويل ما روی عن الصحابه من الاخذ بالرای ، جُمْلَةٌ مَنْ أَخْذِ الصَّحَابَةِ بِالرَّأْيِ، جلد 2صفحه 121)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک بار) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنت کا علم ہوتا ہے ایسے وقت میں کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

632۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، ـــ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ ـــ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ، وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ، فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ المَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ، فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ أَلا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ، قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلاَمًا قَدْ أَعْجَبَنِي، خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ، فَقَالَ فِي كَلاَمِهِ: نَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ المنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلَكِنَّا الأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ العَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا، فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ، فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، أَخْبَرَنِي القَاسِمُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى ثَلاَثًا، وَقَصَّ الحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ، ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى، وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ

(بخاری کتاب اصحاب النبی ﷺ باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا 3667،3668، 3669،3670)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور حضرت ابو بکرؓ اس وقت سنح میں تھے۔ اسماعیل نے کہا یعنی مضافات میں۔ (یہ خبر سن کر) حضرت عمرؓ

کھڑے ہوئے، کہنے لگے: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے بخدا میرے دل میں یہی بات آئی تھی۔ اور انہوں نے کہا اللہ آپ کو ضرور ضرور اُٹھائے گا تا بعض آدمیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ آگئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؐ کو بوسہ دیا۔ کہنے لگے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک وصاف ہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ آپؐ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکرؓ باہر چلے گئے اور کہنے لگے: ارے قسم کھانے والے ٹھہر جا۔ جب حضرت ابو بکرؓ بولنے لگے، حضرت عمرؓ بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حمد و ثناء بیان کی اور کہا دیکھو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا، سن لے کہ محمدؐ تو یقیناً فوت ہو گئے ہیں اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت پڑھی: تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی: محمدؐ صرف ایک رسول ہیں۔ آپؐ سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ تو پھر کیا اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ سلیمان کہتے تھے یہ سن کر لوگ اتنے روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ سلیمان کہتے تھے اور انصار بنی ساعدہ کے گھر حضرت سعد بن عبادۃؓ کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ ان کے پاس گئے۔ حضرت عمرؓ بولنے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں خاموش کیا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے اللہ کی قسم! میں نے جو بولنا چاہا تو اس لئے کہ میں نے ایسی تقریر تیار کی تھی جو مجھے بہت پسند آتی تھی۔ مجھے ڈر تھا کہ حضرت ابو بکرؓ اس تک نہ پہنچ سکیں گے یعنی ویسا نہ بول سکیں۔ پھر اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے تقریر کی اور ایسی تقریر کی جو بلاغت میں تمام لوگوں کی تقریروں سے بڑھ کر تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر کے اثناء میں کہا ہم امیر ہیں اور تم وزیر ہو۔ حباب بن منذرؓ نے یہ سن کر کہا ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ بخدا! ہم ایسا نہیں کریں گے۔

ایک امیر ہم میں سے ہو گا اور ایک امیر آپ میں سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا نہیں بلکہ امیر ہم ہیں اور تم وزیر ہو کیونکہ یہ قریش لوگ (بلحاظِ نسب) تمام عربوں سے اعلیٰ ہیں اور بلحاظِ حسب وہ قدیمی عرب ہیں۔ اس لئے عمرؓ یا ابوعبیدہؓ کی بیعت کرو۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں، بلکہ ہم تو آپؓ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم میں سے زیادہ پیارے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور اُن سے بیعت کی اور لوگوں نے بھی ان سے بیعت کی۔ ایک کہنے والے نے کہا سعد بن عبادہؓ کو تم نے مار ڈالا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے اسے مارا ہے۔ اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے کہا قاسم (بن محمد) نے مجھے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ وفات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹکٹکی بندھ گئی اور آپؐ نے تین بار فرمایا رفیق اعلیٰ کے ساتھ۔ اور پھر انہوں نے یہی واقعہ بیان کیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے خطبوں میں سے کوئی بھی ایسا خطبہ نہ تھا کہ جس کے ذریعہ سے اللہ نے فائدہ نہ پہنچایا ہو۔ حضرت عمرؓ نے بھی لوگوں کو ڈرایا جبکہ ان میں نفاق تھا۔ پھر اللہ نے ان کو ان خطبوں کے ذریعہ سے پھر ویسے کا ویسا بنا دیا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے بھی لوگوں کو سیدھا راستہ دکھلایا اور ان کو وہ سچائی شناخت کرا دی جس پر کہ وہ پہلے تھے اور وہ یہی آیت پڑھتے باہر نکلے تھے اور محمدؐ نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں۔

633۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمُ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ، فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ

يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللَّهُ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلاَهَا أَبُوبَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاَهَا فَعَقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَيَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلاَهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاته 4452،4453،4454)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر سن کر اپنے مکان سے جو سنح نامی محلہ میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مسجد کے قریب گھوڑے سے اتر کر کسی سے کوئی بات کئے بغیر مسجد میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گئے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک منقش کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا آپ ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا جھک کر بوسہ دیا اور رو کر کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لئے دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا جسمانی وفات تو ہو چکی لیکن آپ ﷺ کا لایا ہوا دین کبھی نہیں مٹ سکتا حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں جب حضرت ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کے حجرے سے باہر آئے اور مسجد میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں کر رہے ہیں آپ نے کہا اے عمر بیٹھ جایئے لیکن حضرت عمرؓ نہ بیٹھے تاہم لوگ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے آپ نے ان میں تقریر کی اور حمد و ثناء کے بعد کہا کہ جو شخص تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا اسے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ تو فوت ہو گئے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ....یعنی محمد بھی اللہ کے رسول ہیں اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہوئے وہ سب فوت ہو چکے ہیں تو محمد ﷺ کے فوت ہونے میں کون سی اچھنبے کی بات ہے یہ پوری آیت آپؓ نے پڑھی راوی کہتے ہیں کہ جب آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو آج اس آیت کا علم ہوا ہے اس کے بعد ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی وہ اسے پڑھتا اور روتا گویا وہ یقین کرنے لگا کہ واقعی ان کے آقا سرور دو عالم ﷺ فوت ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! جب میں نے حضرت ابو بکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا تو میری جان سکتے میں آ گئی، میرے پاؤں مجھے اٹھا نہیں رہے تھے میری ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں میں زمین پر بیٹھ گیا اور مجھے یقین آنے لگا کہ واقعی آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

634۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَاسْتَأْذَنَهُ إِلَى امْرَأَتِهِ بِنْتِ خَارِجَةَ، وَكَانَتْ فِي حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَلَا يَشْعُرُ، فَأَذِنَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَأَصْبَحَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَامَوْنَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ غُلَامًا يَسْتَمِعُ، ثُمَّ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ أَسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ: مَاتَ مُحَمَّدٌ، فَاشْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ يَقُولُ وَاقَطْعَ ظَهْرَاهُ، فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ، حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ، وَأَرْجَفَ الْمُنَافِقُونَ، فَقَالُوا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ، فَقَالَ عُمَرُ لَا أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ.

فَكَفُّوا لِذَلِكَ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى، كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَلْثِمُهُ، فَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُذِيقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ، أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، ثُم خرجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ، ثُمَّ قَرَأَ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ

اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَكَأَنَّا لَمْ نَقْرَأْهَا قَبْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ كَلامِهِ وَقِرَاءَتِهِ.وَمَاتَ لَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ، فَمَكَثَ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ يَصُبَّانِ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ يُغَسِّلَانِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(مسند امام اعظم (امام ابی حنیفه) کتاب الفضائل و الشمائل باب بیان فضائل النبی ﷺ 363)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے جب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ ٹھیک ہے تو آپ نے حضور علیہ السلام سے اپنی بیوی خارجہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کی جو انصار کے احاطہ میں رہتی تھیں حضور نے اجازت دے دی پھر رسول اللہ ﷺ اسی رات فوت ہو گئے صبح لوگ آپس میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرنے لگے حضرت ابو بکرؓ نے اپنے غلام کو کہا کہ پتہ کر کے آؤ کہ صورت حال کیا ہے غلام نے آکر بتایا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں ابو بکرؓ پر یہ بات بہت گراں گزری اور کہنے لگے ہائے یہ کیا ہو گیا ابو بکرؓ ابھی مسجد نبوی نہیں پہنچے تھے اور یہ سمجھا گیا کہ وہ نہیں آئیں گے اس وقت منافقین یہ مشہور کر رہے تھے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو فوت نہ ہوتے یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر میں نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا کہ محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں تو میں اس شخص کا سر تلوار سے اڑا دوں گا لوگ ڈر کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اس قسم کی باتیں کرنے سے رک گئے جب ابو بکرؓ آئے اس وقت نبی ﷺ پر چادر ڈالی ہوئی تھی ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی چوم کر کہا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دو موتوں کا مزہ نہیں چکھائے گا(یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے آپ ﷺ فوت ہو جائیں دین کے لحاظ سے آپ ﷺ ہمیشہ زندہ رہیں گے) اس کے بعد حجرہ مبارک سے باہر آئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ جو شخص محمد (ﷺ) کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سن لے کہ محمد (ﷺ) فوت ہو گئے ہیں اور جو شخص محمد ﷺ کے رب کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سنے کہ محمد ﷺ کا

رب زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران 145) یعنی محمد بھی ایک رسول ہیں (وہ بھی فوت ہو سکتے ہیں) جیسے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر یہ رسول (یعنی محمد) بھی فوت ہو جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے .... حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ کی یہ باتیں سن کر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے یہ آیت اس سے قبل پڑھی ہی نہیں تھی (یعنی اس آیت کی طرف پہلے میرا دھیان نہیں گیا تھا) بہر حال سب لوگوں کی زبان پر حضرت ابو بکرؓ کی یہ تقریر اور آیت وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ .... جاری تھی اور وہ زار و قطار رو رہے تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اتوار اور پیر کی درمیانی رات فوت ہوئے جنازہ دو رات رکھا رہا اس کے بعد منگل کے پچھلے پہر تدفین عمل میں آئی حضرت علی اور فضل بن عباس نے آپ ﷺ کو غسل دیا۔ اسامہ بن زیدؓ اور اوس بن خولہؓ نے پانی ڈالا۔

635۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَابَكْرٍ، أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ 4385)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں مجھ سے فرمایا کہ ابو بکرؓ اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش کرے یا کوئی کہنے والا کہے کہ میں زیادہ حق دار ہوں لیکن اللہ اور مومن تو سوائے ابو بکرؓ کے (کسی اور کا) انکار کریں گے۔

636۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِى قُبِضَ فِيهِ خَفَّ مِنَ الْوَجَعِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ لِعَائِشَةَ مُرِى أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا: إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ رَقِيقٌ، وَإِنِّي مَتَى لَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِهِ أَرِقُّ لِذَلِكَ، فَاجْتَمِعِي أَنْتِ وَحَفْصَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُرْسِلَ إِلَى عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِهِمْ، فَفَعَلَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرِى أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا نُودِىَ بِالصَّلَاةِ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ، وَهُوَ يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُونِي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ أَمَرْتُ أَبَا بَكْرٍ أَنَ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، وَأَنْتَ فى عَذِرٍ، قَالَ ارْفَعُونِي، فَإِنَّهُ جُعِلَتْ قُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَرَفَعْتُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَقَدَمَاهُ تَخُدَّانِ الْأَرْضَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ لَحْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَهُ يُكَبِّرُ، وَيُكَبِرُ أَبُو بَكْرٍ بِتَكْبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى فَرَغَ، ثُمَّ مَا صَلّى بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ الصَّلَاةِ حَتَّى قُبِضَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ الْإِمَامُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِعٌ حَتَّى قُبِضَ

(مسند امام اعظم (ابی حنیفه) کتاب الصلاة .باب بیان صلاة المریض 129)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مرض الوفات کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آنحضرت ﷺ کو کچھ افاقہ محسوس ہوا نماز کا وقت تھا آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ ابو بکر کو نماز پڑھانے کے لئے پیغام بھیج دو میں نے ابو بکرؓ کو کہلا بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کا ارشاد فرماتے ہیں ابو بکرؓ نے کہلا بھیجا کہ میں بڑی عمر

کا بوڑھا ہوں اور کمزور دل والا ہوں جب مصلے پر رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھ پاؤں گا تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکوں گا اس لئے تم اور حفصہ دونوں مل کر حضور سے عمر کے نام پیغام بھجواؤ جب ہم دونوں نے حضور ﷺ سے ایسا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَنْتُنَّ صوَاحِبُ یُوسُفَ کہ تم تو اسی طرح کی عورتیں ہو جیسی یوسف کے خلاف سازش کرنے والی تھیں ابو بکر کو نماز پڑھانے کے لئے کہو جب حضور نے موذن کی آواز حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ سنی تو فرمایا مجھے کھڑا کرو (یعنی اٹھا کر نماز کے لئے لے چلو) اس پر عائشہ نے کہا حضور آپ تو حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کے لئے فرما چکے ہیں اور آپ تکلیف کی وجہ سے معذور بھی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ میری دلی تسکین نماز سے ہوتی ہے اس پر دو آدمیوں نے پکڑ کر حضور ﷺ کو اٹھایا اور سہارا دے کر نماز کے لئے لے چلے حضور علیہ السلام کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کے لئے فرمایا اور خود حضرت ابو بکرؓ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی تکبیر پر حضرت ابو بکرؓ تکبیر کہتے اور مقتدی ابو بکرؓ کی تکبیر کی اقتداء کرتے اس طرح نماز پوری ہوئی یہ لوگوں کی نبی ﷺ کے پیچھے آخری نماز تھی اس کے بعد نبی ﷺ فوت ہو گئے۔

637۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ وَفَدْتُ مَعَ أَبِي إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرَةَ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ

بِعُمَرَ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ

(مسند احمد بن حنبل ، اول مسند البصريين ، حديث ابی بکرہ نفیع بن الحارث بن کلدہ 20718)

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت معاویہؓ بن ابو سفیان سے ملنے گیا جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے میرے والد سے کہا اے ابو بکرۃ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اس پر ابو بکرۃؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو اچھے خواب بہت پسند تھے اور آپ ﷺ ان کے بارہ میں پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے لٹکایا گیا ہے آپ ﷺ کا وزن ابو بکرؓ سے کیا گیا آپ ﷺ کا پلڑا جھک گیا پھر ابو بکرؓ کا وزن عمرؓ سے کیا گیا تو ابو بکرؓ کا پلڑا جھک گیا پھر عمرؓ کا وزن عثمانؓ سے کیا گیا تو عمرؓ کا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھا لیا گیا رسول اللہ ﷺ نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ خلافت نبوت کی طرف اشارہ ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

638۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ، فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، وَعَلَيْكُمْ

بِالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُمَا انْقِيدَ انْقَادَ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند الشميين ، حديث العرباض بن ساريه عن النبی ﷺ 17272)

حضرت عبد الرحمن بن عمرو سلمیؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرباض بن ساریہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا پر اثر وعظ کیا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے دل ڈر گئے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے ایک الوداع کہنے والا وصیت کرتا ہے، ہمیں کوئی ایسی ہدایت فرمایئے کہ ہم صراط مستقیم پر قائم رہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایک روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں اس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا اور تم میں سے جو شخص رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا ایسے حالات میں تمہیں میری جانی پہچانی سنت پر چلنا چاہئے اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت پر چلنا چاہئے تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے جدھر اسے لے جاؤ وہ ادھر چل پڑتا ہے اور اطاعت کا عادی ہوتا ہے۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ (التوبة: 92) فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي

فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(ابو داؤد كتاب السنة باب في لزوم السنة 4607)

عبد الرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کہتے ہیں کہ ہم عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے، وہ ان میں سے تھے جن کے بارے میں نازل ہوا وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ (التوبہ:93)(اور نہ ان لوگوں پر کوئی حرف ہے کہ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تا کہ تُو انہیں (جہاد کے لئے ساتھ) کسی سواری پر بٹھالے تو تُو انہیں جواب دیتا ہے میں تو کچھ نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر سکوں) تو ہم نے سلام کیا اور ہم نے کہا ہم آپ کے پاس آئے ہیں زیارت کرتے ہوئے، عیادت کرتے ہوئے اور علم حاصل کرتے ہوئے۔ اس پر حضرت عرباضؓ نے کہا ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بہت مؤثر وعظ فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور جس سے دل ڈر گئے۔ پھر ایک کہنے والے نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! یہ گویا کسی الوداع کرنے والے کا وعظ ہے، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا تقوی (اختیار کرنے) اور سننے اور اطاعت کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو، کیونکہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ تم میری سنت اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت پانے والے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رہنا اور اس کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور نئے نئے امور سے اجتناب کرنا۔ یقیناً ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

639۔ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ، زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً فَقَالَ...... سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

(مسلم كتاب الامارة باب الامر بلزوم الجماعة عند ظهور الفتن... 3427)

نافع سے روایت ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب حرّہ کا واقعہ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے انہوں (عبد اللہ بن مطیع) نے کہا ابو عبد الرحمان کے لئے تکیہ لگاؤ انہوں (حضرت ابن عمرؓ) نے کہا کہ .... میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

640۔ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ العُطَارِدِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی امورا...7054)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

641۔ عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ

(مسلم کتاب الامارة باب حکم من فرق المسلمین هو مجتمع3429)

حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے۔ تم ایک شخص پر متفق ہو اور وہ تمہارا عصا توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہے تو اسے قتل کر دو۔

642۔ عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتَّ سِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم

(مسند احمد بن حنبل ، تتمه مسند الانصار ، حديث ابی عبد الرحمان سفينة مولی رسول اللهﷺ 22264)

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد ملوکیت کا دور ہو گا۔ سفینہ نے کہا اب گن لو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ سال (یہ کل تیس سال بنے)۔

خلافت، پہرہ، امام کی حفاظت

643۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَهِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً. فقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ، فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ

(ترمذی کتاب المناقب ،باب مناقب سعد بن ابی وقاصؓ 3756)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے اس بے چینی کی کیفیت میں حضور ﷺ نے فرمایا کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی حضور ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ (باہر سے) جواب ملا (حضور!) میں سعد بن ابی وقاص

ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ سعدؓ نے جواب دیا میرے دل میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے آپ ﷺ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (سعدؓ) کے لئے دعا کی اور پھر (اطمینان سے) سو گئے۔

مقننہ

استنباط مسائل کے بارہ میں رہنما اصول

اور

حکومت کی بین الاقوامی ذمہ داریاں

644۔ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ، عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي؟ فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ؟ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي، قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی القاضی کیف یقضی 1327)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب انہیں یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو فرمایا تم کس طرح فیصلے کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا قرآن کریم کے احکامات کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر (ایسا معاملہ آجائے جس کے بارہ میں) قرآن کریم میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو تو (پھر کس طرح کرو گے)؟ انہوں نے عرض کیا حضور ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا۔ حضور ﷺ فرمانے لگے اگر

میری سنت میں بھی (کوئی ایسی مثال) نہ ملے (تو پھر کس طرح کروگے)؟ انہوں نے عرض کیا پھر میں اجتہاد اور غور و فکر کروں گا اور پھر جو رائے بنے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا اس پر آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا تمام تعریفوں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے رسول اللہ کے ایلچی کو اس فراست اور صحیح سوچ کی ہدایت دی۔

645۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتهد فاصاب او اخطاء 7352)

حضرت عمروؓ بن عاص بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر اور پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہر حال ملے گا۔

646۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ

(ابو داؤد کتاب الخراج باب فی اتخاذ الوزیر 2932)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی امیر کے متعلق خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کا صادق وزیر مقرر فرمادیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو وہ اُسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ اس کے ساتھ کچھ اور ارادہ کرتا ہے تو اُس کا بُرا وزیر مقرر کرتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو اُسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو اُس کی مدد نہیں کرتا۔

حکومت اور خلافت

بین الاقوامی معاہدے

647۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ! لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلَكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ. قَالَ فَذَهَبْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب في الامام يستجن به في العهود 2758)

حضرت ابورافعؓ نے بیان کیا کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! اب میں ان کی طرف لوٹ کر کبھی نہ جاؤں گا آپؐ نے فرمایا نہ تو میں عہد شکنی کرتا ہوں اور نہ ایلچیوں کو روکتا ہوں لہٰذا اب تو تم لوٹ جاؤ اور اگر پھر بھی تیرے دل میں وہ بات رہتی ہے جو اب ہے تو پھر واپس آجانا۔ ابورافع کہتے ہیں کہ اس وقت میں چلا گیا۔ پھر نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

648۔ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ، قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا، فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ، مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ،

فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ انْصَرِفَا، نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ

(مسلم کتاب الجهاد باب الوفاء بالعهد3328)

حضرت حذیفہؓ بن یمان بیان کرتے ہیں مجھے بدر میں شامل ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور میرا باپ حُسیلؓ نکلے وہ کہتے ہیں ہمیں قریش کے کافروں نے پکڑا انہوں نے کہا تم محمد (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے پاس جانے) کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہم آپؐ کے پاس نہیں جارہے بلکہ ہمارا ارادہ مدینہ کا ہے۔ انہوں نے ہم سے اللہ کا عہد اور اس کا پختہ وعدہ لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے۔ ہم رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے پاس آئے اور ہم نے آپؐ کو یہ بات بتائی۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان سے ان کا عہد پورا کریں گے اور ان کے معاملہ میں اللہ سے مدد چاہیں گے۔

حکومت اور پبلک ذمہ داریاں

عوام کی خیر خواہی

649۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

(بخاری کتاب النکاح باب المراۃ راعیة فی بیت زوجها 5200)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور

اس کی اولاد کی نگران ہے پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا(کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نباہا)۔

650۔ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، قَالَ مَعْقِلٌ: ...... سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار195)

حسن سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقلؓ بن یسار مزنی کی مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو حضرت معقلؓ نے کہا.................. میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جس بندے کو اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا نگران بنادے اور جب وہ مرے اس حال میں مرے کہ وہ رعایا کو دھوکہ دیتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ:......سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار197)

ابو ملیح سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقلؓ بن یسار کی بیماری میں ان کی عیادت کی تو حضرت معقلؓ نے اس سے کہا............... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو امیر مسلمانوں کے امور کا والی بنتا ہے اور پھر ان کے لئے جدوجہد نہیں کرتا اور نہ ہی خیر خواہی کرتا ہے وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

عَنِ الحَسَنِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ، عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ ...... سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ

(بخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح7150)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

651۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ.........أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

(مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلاۃ و الخطبۃ 1426)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ کا جلال زیادہ ہو جاتا تھا گویا آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے اور فرماتے کہ.............. میرا ہر مؤمن سے اس کی جان سے زیادہ قریبی تعلق ہے جو کوئی بھی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جو کوئی قرض چھوڑے یا کمزور اولاد چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہے۔

652ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

(بخاری کتاب الکفالۃ باب من تکفل عن میت دینا، فلیس لہ ان یرجع 2296)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا اگر بحرین سے مال آیا ہوتا تو مَیں تمہیں اس طرح (دونوں لپ بھر کر) اس طرح (اس طرح) دیتا۔ بحرین کا مال نہ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ جب بحرین سے مال آیا تو حضرت ابو بکرؓ نے حکم دیا اور منادی کرائی گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جس کسی کا کوئی وعدہ یا قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ میں بھی اُن کے پاس گیا اور میں نے کہا نبی ﷺ نے مجھ سے یوں فرمایا تھا تو انہوں نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور میں نے اسے گنا تو وہ پانچ سو تھے اور انہوں نے کہا اس سے دو گنے اور لے لو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ، فَلْيَأْتِنَا، قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ، ثُمَّ خَمْسَ مِائَةٍ

(بخاری کتاب الشہادات باب من امر بانجاز الوعد 2683)

حضرت جابر بن عبد اللہ (انصاری) رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو حضرت ابو بکرؓ کے پاس حضرت علاء بن حضرمیؓ (بحرین کے حاکم) کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا جس کسی کا نبی ﷺ کے ذمہ قرض ہو یا آپؐ نے اس سے کچھ وعدہ کیا ہو تو ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپؐ مجھے اتنا اتنا اتنا مال دیں گے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر تین بار اس طرح فرمایا حضرت جابرؓ کہتے تھے چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے میرے ہاتھ میں پانچ سو پھر پانچ سو پھر پانچ سو گن کر دیئے۔

653۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ —قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ— قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ 4384)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے اسے پھر آنے کا فرمایا اس نے عرض کیا یا رسول ﷺ اللہ! یہ بتائیں کہ اگر میں آئی اور آپؐ کو نہ پایا— میرے والد نے کہا گویا اس کی مراد وفات سے تھی— آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس جانا۔

منصف مزاج امراء اور حکام

654۔ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ۔ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ۔ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ، قَالُوا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ

(مسلم کتاب الامارۃ باب خیار الائمۃ و شرارھم 3434)

حضرت عوف بن مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے بُرے آئمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں تم ان پر لعنت ڈالتے ہو اور وہ تم پر لعنت ڈالتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس صورت میں ان کا مقابلہ نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں، نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ غور سے سنو! وہ جس کا کوئی والی ہو اور وہ دیکھے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی بات کرتا ہے تو اس بات کو ناپسند کرے جو وہ خدا کی نافرمانی کی بات کرتا ہے لیکن اپنا ہاتھ اطاعت سے ہرگز باہر نہ نکالے۔

655۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی الامام العادل 1329)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہو گا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہو گا۔

656۔ حَدَّثَنِي أَبُو الحَسَنِ، قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الحَاجَةِ، وَالخَلَّةِ، وَالمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ، وَحَاجَتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ، فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی امام الرعیة 1332)

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرہؓ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ (حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد) حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔

657۔ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ؟ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِلَّا أُقِصُّهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ

(ابو داؤد کتاب الدیات باب القود من الضربة و قص الامیر من نفسه 4537)

حضرت ابو فراسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے عمال کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں ماریں پیٹیں اور تمہارا مال و اسباب چھین لیں۔ اگر کسی حاکم نے ایسا کیا ہے تو مجھے بتاؤ میں اس سے بدلہ دلاؤں۔ عمرو بن عاصؓ کہنے لگے اگر کوئی حاکم رعیت کے کسی فرد کو تادیب کی غرض سے سزا دے تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے خود اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کیا۔ (مقصد یہ ہے کہ ثبوت اور باقاعدہ عدالتی کارروائی کے بغیر انتظامیہ کے کسی فرد کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ کسی کو من مانی سزا دے)۔

658۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ، فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(ابو داؤد کتاب الدیات باب القود من الضربة و قص الامیر من نفسه 4536)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ ﷺ پر جھک گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی سوٹی چبھو کر پرے کیا۔ جس کی وجہ سے اس کا چہرہ کچھ زخمی ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے معاف کیا۔

امراء اور حکام کی اطاعت

659۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ...3405)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر مشکل اور سہولت اور بشاشت اور ناپسندیدگی اور اپنے پر ترجیح دیئے جانے پر (بھی) سننا اور اطاعت کرنا فرض ہے۔

660۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ...3412)

عبادہ بن ولید بن عبادہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی تنگی اور سہولت، بشاشت اور ناپسندیدگی اور اپنے پر ترجیح (کی صورت) میں اور اس بات پر کہ اختیارات کے بارہ میں ذمہ دار لوگوں سے نزاع نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ ہم جہاں بھی ہوں سچ کہیں گے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

661۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ...3403)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔

662۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعۃ 7142)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو اور مانو، اگر تم پر ایک ایسا حبشی غلام ہی حاکم مقرر کیا گیا ہو کہ جس کا سر گویا ایک منقہ ہے۔

663۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الطاعۃ 2626)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سننا اور ماننا مسلمان مرد پر واجب ہے اس میں جو وہ پسند کرے اور (اس میں بھی) جو وہ ناپسند کرے اور یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک کہ معصیت کا حکم نہ دیا جائے۔ جب معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى المرْءِ المسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ

(ترمذی کتاب الجہاد باب ما جاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق 1707)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امر اس کے لئے پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔ جب تک وہ امر معصیت نہ ہو لیکن جب امام (کھلی) معصیت کا حکم دے تو اس وقت اس کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

664۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، فَأَجَّجَ نَارًا وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا، فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ، وَأَرَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا ـ أَوْ دَخَلُوا فِيهَا ـ لَمْ يَزَالُوا فِيهَا. وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الطاعة 2625)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک شخص کو اس کا امیر بنا دیا اور لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا کہ اس کی سنیں اور اطاعت کریں۔ پس اس نے آگ جلائی اور ان کو کہا اس میں داخل ہو جاؤ۔ پس کچھ لوگوں نے اس کی یہ بات ماننے سے انکار کیا اور کہا ہم تو آگ سے بھاگ کر آئے ہیں اور بعض لوگوں نے ارادہ کیا کہ اس میں داخل ہو جائیں۔ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو وہ اسی میں رہتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف معروف میں ہے۔

665۔ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعة لامام ما لم تکن معصیة 7143)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار یا بظاہر نظر بری بات دیکھے تو وہ صبر کرے یعنی جماعت سے وابستہ رہے۔ کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑلیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔

حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ ہے

666۔ عَنِ الحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

(بخاری کتاب الاحکام باب من سال الامارۃ وکل منھا 7147)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عبدالرحمن! تو امارت اور حکومت نہ مانگ، اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تو اس کی گرفت میں ہو گا۔ تائید الٰہی سے محروم رہے گا۔ اور جب تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس قسم کے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

(مسلم کتاب الایمان باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خیر منھا3106)

حضرت عبد الرحمان بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد الرحمان بن سمرہ! (کبھی) امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر تجھے مانگنے پر یہ (امارت) دی گئی تو تمہیں اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا اور اگر بن مانگے یہ تمہیں دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم قسم کھاؤ پھر دوسری بات اس سے بہتر دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور وہ کر لو جو بہتر ہے۔

عدالت اور پبلک انصاف

667۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ، فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ، فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ، وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ، كُلُوا ، فَأَكَلُوا، حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا، الَّتِي فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ، وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا

(ابن ماجه کتاب الاحکام باب الحکم فیمن کسر شیأً2334)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم امہات المؤمنین میں سے کسی ایک کے گھر میں تھے تو دوسری نے ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا۔ اس پر انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ پر مارا اور اُس پیالہ کو گرادیا۔ پیالہ گر گیا اور ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان دونوں ٹکڑوں کو لیا۔ ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور اُس میں کھانا جمع کرنا شروع کیا اور فرمانے لگے تمہاری ماں کو غیرت آگئی ہے تم کھالو۔ پس سب نے کھالیا اتنے میں وہ اپنے گھر کا پیالہ لے کر آئی تو آپؐ نے ثابت پیالہ قاصد کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا اس کے گھر میں چھوڑ دیا جس نے اس کو توڑا تھا۔

668۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ......وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ و وھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد...3427،3426)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے .... دو عورتیں تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا۔ ان میں سے ایک عورت کا بیٹا لے گیا۔ اس کی ساتھی نے کہا وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے، اور دوسری کہنے لگی۔ تیرا ہی بیٹا لے گیا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں داؤدؑ کے پاس اپنا جھگڑا فیصلہ کے لئے لے گئیں۔ انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلانے کا فیصلہ کیا۔ پھر دونوں نکل کر سلیمانؑ بن داؤدؑ کے پاس گئیں اور انہوں نے ان سے واقعہ بیان کیا۔ سلیمانؑ نے کہا مجھے چھری لادو تاکہ میں اس کو ان دونوں کے درمیان نصف، نصف تقسیم کردوں۔ یہ سن کر چھوٹی کہنے لگی ایسا نہ کیجئے۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔ یہ اسی کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر سلیمانؑ نے چھوٹی کو اس بیٹے کے دینے کا فیصلہ کیا۔

669۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ، حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمِ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمِ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

(مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ...3182)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخزومی عورت کے معاملہ سے فکر پیدا ہوئی جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا اس کے بارہ میں کون رسول اللہ ﷺ سے بات کرے ؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی رسول اللہ ﷺ کے محبوب اُسامہؓ کے سوا کون جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ آپؐ سے اُسامہؓ نے بات کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا ”اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز چوری کرتا تھا تو اُسے چھوڑ دیتے تھے اور جب اُن میں کوئی کمزور چوری کرتا تھا تو اُس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہؓ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا“۔

670۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی الراشی و المرتشی فی الحکم 1337)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

671۔ وَعَن ابْن مَسْعُود رَضِي اللّٰهُ عَنهُ قَالَ الرِّشْوَةُ فِي الحُكْمِ كُفْرٌ وَهِي بَين النَّاسِ سُحْتٌ

(الترغیب و التھیب للمنذری ، کتاب القضاء و غیرہ ، ترھیب الراشی و المرتشی و الساعی بینھما 321)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشوت کفر کے حکم میں شامل ہے۔ اور یہ لوگوں کے درمیان حرام ہے برکت کو ختم کرنے والی اور ناراضگی، دشمنی اور بے چینی پیدا کرنے والی حرکت ہے۔

خصومات، مراجعات اور جرم و سزا

672۔ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ، مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ، قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟، قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُو فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ

(ابو داؤد کتاب القضاء باب اجتھاد الرای فی القضاء 3592)

حضرت معاذؓ بن جبل کے حمص کے رہنے والے ساتھیوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذؓ کو یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو فرمایا! جب تمہارے پاس قضائی معاملے آئیں گے تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے؟ انہوں نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ملے اور کتاب اللہ میں بھی نہ ملے؟ انہوں نے کہا پھر میں کوشش کر کے

رائے قائم کروں گا اور کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے جس نے اللہ کے رسولؐ کے نمائندہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی جو اللہ کے رسولؐ کو خوش کرتی ہے۔

673۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ ، فَقَالَ هَذَا كِتَابُ عُمَرَ ، ثُمَّ قُرِءَ عَلَى سُفْيَانَ: مِنْ هَاهُنَا إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ ، فَافْهَمْ إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ ، آسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ حَتَّى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ وَلَا يَخَافَ ضَعِيفٌ جَوْرَكَ ، الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ ، الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ النَاسِ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا ، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْأَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ أَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ ، الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا يُخْتَلَجُ/تَخَلَّجَ فِي صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْقُرآنِ أَوِ السُّنَّةِ اعْرِفِ الْأَمْثَالَ وَالْأَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْأُمُورَ عِنْدَ ذَلِكَ فَاعْمَدْ إِلَى أَحَبِّهَا إِلَى اللَّهِ وَأَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِي أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ فَإِنْ أَحْضَرَ بَيِّنَتَهُ وَإِلَّا وَجَّهْتَ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَجْلَى لِلْعَمَى وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودًا فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبًا بشَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينًا فِي وَلَاءٍ أَوْ قَرَابَةٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَوَلَّى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَأَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، ثُمَّ إِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّأَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللَّهُ بِهَا الْأَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذِّكْرَ ،

فَإِنَّهُ مَنْ يُخْلِصُ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ يَكْفِهِ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَلِكَ، شَانَهُ اللَّهُ

(سنن دار قطنی ، کتاب الاقضیه و الاحکام ، باب کتاب عمر رضی الله عنه الی ابی موسیٰ 4472)

حضرت سعید بن ابو بردہؓ نے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطابؓ کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ یہ خط مشہور محدث سفیان عیینہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ امابعد۔ قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے (یعنی عدل و انصاف کا وعظ کرنا اور عملاً لوگوں کو صحیح انصاف مہیا نہ کرنا ایک بیکار وعظ ہو گا) کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ، اور کیا بلحاظ عدل و انصاف سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تا کہ کوئی بااثر تم سے ظلم کرانے کی امید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور (اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو پھر) قسم منکر مدعی علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی خلاف شریعت صلح جائز نہ ہو گی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور و فکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلہ میں غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح فیصلہ اور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لینے اور اسے منسوخ کرنے میں ذرہ برابر، ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے کیونکہ حق اور عدل ایک قدیمی صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مصر رہنے سے کہیں بہتر ہے جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن و سنت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اس کی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر ان پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو مدعی کو ثبوت پیش

کرنے کے لئے مناسب تاریخ اور وقت دو تا کہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقررہ تاریخ پر وہ ثبوت اور بینہ پیش کر سکے تو فبہا ورنہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق اندھے پن کو جلا بخشنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سلجھ جائے گا اور ہر قسم کے عذر اور اعتراض کا موثر جواب ہو گا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہو گا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو۔ یا اس کے جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو یا وہ غلط ولاء یا قرابت کے دعویٰ میں متہم ہو۔ مولیٰ کسی اور کا ہو اور دعویٰ کسی کے مولیٰ ہونے کا کرے یا اس کا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتہ دار ہونے کا کرے یعنی حسب و نسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو اس کی سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بینات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نپٹانے کا مکلف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دکھ محسوس کرنے اور فریقین مقدمہ سے تنفر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرز عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو شخص محض بناوٹ اور تصنع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کر دے گا اور اس کی رسوائی کے سامان پیدا کر دے گا۔

674۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: البَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَاليَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی ان البینۃ علی المدعی و الیمین علی المدعی علیہ 1341)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بینہ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور (اگر مدعی کے پاس بینہ نہ ہو تو) مدعی علیہ پر قسم آتی ہے۔

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ، كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الحُجْرَةِ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الأُخْرَى، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ......... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: :اليَمِينُ عَلَى المدَّعَى عَلَيْهِ

(بخاری کتاب التفسیر باب ان الذین یشترون بعھداللہ ...(آل عمران 78) 4552)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں ایک گھر میں یا کوٹھڑی میں بیٹھی (موزہ) سی رہی تھیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس کی ہتھیلی میں (موزہ سینے کا) سُوا چبھ گیا۔ اس نے دوسری پر دعویٰ کیا۔ یہ مقدمہ (حضرت عبد اللہ) بن عباسؓ کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ نے یہ سن کر کہا ....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم مدعاعلیہ پر ہوتی ہے۔

675۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ......... فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، وَلَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ

(سنن الکبریٰ للبیہقی ، کتاب الدعویٰ و البینات باب البینۃ علی المدعی و الیمین علی المدعی علیہ 21201)

ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میرے استفسار کرنے پر) حضرت ابن عباسؓ نے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر فیصلے ہوں تو لوگ دعویٰ کر کے لوگوں کے اموال کھا جائیں اور ان کی جانیں لے لیں (ایسا نہیں ہو سکتا) اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ ثبوت اور بینہ پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور (اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو) منکر (یعنی مدعی علیہ) پر قسم آئے گی (اگر وہ قسم کھا جائے تو مقدمہ خارج ہو جائے گا)۔

676۔ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنَ الْعُرَيْضِ، فَأَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فِي أَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فَأَبَى مُحَمَّدٌ، فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِي، وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَلَا يَضُرُّكَ، فَأَبَى مُحَمَّدٌ، فَكَلَّمَ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ، وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ، تَسْقِي بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا وَاللَّهِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ، وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ، فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ

(موطا امام مالک ، کتاب الاقضیہ ، باالقضاء فی المرفق 1463)

حضرت امام مالکؒ یحییٰ مازنیؓ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن خلیفہ نے مدینہ کی ایک وادی سے پانی کی ایک نالی نکالنی چاہی تاکہ اپنے کھیت سیراب کر سکے۔ یہ نالی محمد بن مسلمہ کی زمین میں سے گزرنی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے اس کی اجازت نہ دی۔ ضحاک نے ان سے کہا تم کیوں روکتے ہو تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے۔ پہلے تم اپنی زمین کو پانی دے سکو گے اور آخر میں بھی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں لیکن محمد نے کہا بس میری مرضی، میں اجازت نہیں دیتا۔ ضحاک نے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا کہ وہ ضحاک کی بات مان لیں لیکن محمد بن

مسلمہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے اور کوئی نقصان نہیں تو تم اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ محمد بن مسلمہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور کہا خدا کی قسم! میں ان کو ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نالی تمہارے پیٹ پر سے بھی گزارنی پڑے تو بھی گزرے گی (یعنی تم وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کے مصداق بننا چاہتے ہو) چنانچہ ضحاک نے (حضرت عمرؓ کے حکم سے) یہ نالی بنالی۔

677۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا — وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا — لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا

(بخاری کتاب الاعتصام باب اثم من دعا الی الضلالة او سن سنة السیئة 7321)

حضرت عبد اللہ (ابن مسعودؓ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلماً یا ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے قاتل کے گناہ میں سے کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے لڑکے کو بھی ملتا ہے۔ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے اس نے ہی قتل کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔

678۔ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا التَقَى المُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالقَاتِلُ وَالمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا القَاتِلُ، فَمَا بَالُ المَقْتُولِ؟ قَالَ:إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

(بخاری کتاب الدیات باب قول اللہ تعالیٰ ومن احیاھا (المائدة 33) 6875)

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں ان میں سے کوئی قتل ہو جائے تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے ابو بکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس قاتل کو تو آگ میں جانا چاہئے۔ لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔

679۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ القَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ

(بخاری کتاب الحدود باب الضرب بالجرید و النعال 6777)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مارو یعنی سزا دو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ سے مارا، کسی نے جوتی سے مارا، کسی نے کپڑے سے مارا، (غرض دھول دھپہ کر کے اسے چھوڑ دیا)۔ جب وہ واپس جانے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ ایسا کہہ کر تم اس کے خلاف شیطان کی مدد کرتے ہو (بلکہ اس کے حق میں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت اور سمجھ دے)۔

680۔ عنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي العَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي العُقُوبَةِ.

(ترمذی کتاب الحدود باب ما جاء فی در الحدود 1424)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

681۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ

(مسند ابی حنیفه کتاب الحدود باب بیان درء الحد314)

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شبہات کی وجہ سے حدود کا نفاذ روک دو۔ (یعنی کسی پر حد جاری کرنے میں جلدی نہ کرو۔ بلکہ اگر شبہ کی وجہ سے گنجائش نکلتی ہو تو اس کی بناء پر درگذر سے کام لو)۔

682۔ عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ أَخٍ لَهُ نَشْوَانَ، قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَحُبِسَ حَتَّى إِذَا صَحَّ وَأَفَاقَ عَنِ السُّكْرِ، دَعَا بِالسَّوْطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهُ ثُمَّ رَقَّهُ، وَدَعَا جَلَّادًا، فَقَالَ اجْلِدْهُ عَلَى جِلْدِهِ، وَارْفَعْ يَدَكَ فِي جَلْدِكَ وَلَا تَبْدَأْ ضَبْعَيْكَ، قَالَ وَأَنْشَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَعُدُّ حَتَّى أَكْمَلَ ثَمَانِينَ جَلْدَةً خَلَّى سَبِيلَهُ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَابْنُ أَخِي، وَمَالِي وَلَدٌ غَيْرَهُ، فَقَالَ شَرُّ الْعَمِّ وَالِي الْيَتِيمِ، أَنْتَ كُنْتَ، وَاللَّهِ مَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُ صَغِيرًا، وَلَا سَتَرْتَهُ كَبِيرًا، قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ حَدٍّ أُقِيمَ فِي الْإِسْلَامِ لِسَارِقٍ أُتِيَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ، قَالَ انْطَلِقُوا بِهِ، فَاقْطَعُوهُ فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهِ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَأَنَّمَا سُفَّ عَلَيْهِ وَاللَّهِ الرَّمَادُ، فَقَالَ بَعْضُ جُلَسَائِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَكَأَنَّ هَذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ؟ فقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ يَشْتَدَّ عَلَيَّ، أَنْ تَكُونُوا أَعْوَانَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ، قَالُوا فَلَوْلَا

خَلَّيْتَ سَبِيلَهُ؟ قَالَ أَفَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي بِهِ، فَإِنَّ الْإِمَامَ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ حَدٌّ، فَلَيْسَ يَنْبَغِي له أَنْ يُعَطِّلَهُ، قَالَ ثُمَّ تَلَا: وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا

(مسند ابی حنیفه ، کتاب الحدود ، باب بیان حرمة الخمر و القمار 312)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے بھتیجے کو جو نشہ میں دھت تھا ان کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے قید کرنے کا حکم دیا جب اس کے ہوش ٹھکانے لگے اور نشہ اتر گیا تو انہوں نے ایک کوڑا منگوایا اور اس کی اگلی گانٹھ کاٹ ڈالی اور اسے نرم کیا پھر جلاد کو بلا کر کہا کہ اس کے گوشت والی جگہ پر کوڑے لگاؤ لیکن مارتے وقت اپنے ہاتھ کو اس قدر نہ اٹھانا کہ تمہاری بغلیں ظاہر ہوں۔ پھر عبداللہ کوڑے گننے لگے یہاں تک کہ اسی (80) کی تعداد پوری ہو گئی تو اسے چھوڑ دیا۔ سزا دلانے کے بعد وہ آدمی جو ملزم کو لایا تھا کہنے لگا کہ اے ابو عبدالرحمن! خدا کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے علاوہ میری کوئی اولاد نہیں ہے یہ سن کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ تو بہت برا چچا ہے جو یتیم کا والی اور نگران تو بنا لیکن بچپن میں نہ اس کی اچھی تربیت کی اور جب وہ بڑا ہو گیا تو نہ اس کی پردہ پوشی کی۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی کہ شروع کے دنوں میں سب سے پہلے ایک چور کو حد کی سزا دی گئی اسے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس لایا گیا تھا جب اس کے جرم کا کھلا ثبوت مل گیا تو حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ لوگ جب اسے لے کر جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چہرہ مبارک پر اس کا اثر ہے آپ پر ملال اور اداس اداس ہیں۔ اس پر بعض نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس واقعہ کا بے حد افسوس ہے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کیوں نہ افسوس ہو تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا حضور نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ اس پر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا تم میرے پاس یہ شکایت لانے سے پہلے چھوڑ سکتے تھے۔ جب امام کے پاس ملزم کو لایا جائے اور جرم ثابت ہو جائے تو اس کارروائی کے بعد حد (کی سزا) واجب ہو جاتی ہے۔ اور امام (قاضی) یہ سزا معطل نہیں کر سکتا یہ فرمانے کے بعد آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے یہ آیت پڑھی وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا (النور:23) یعنی عفو اور درگزر سے کام لیا کرو۔

683۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دُرِسَتْ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَعْلَمَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا إِسْطَامًا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَبَكَى الرَّجُلَانِ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: حَقِّي لِأَخِي، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِذْ قُلْتُمَا، فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا، ثُمَّ تَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ

(مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرک من مسند الانصار ، حدیث ام سلمۃ زوج النبی ﷺ 27161)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی آئے جن میں وراثت کی ملکیت کے بارہ میں جھگڑا تھا اور معاملہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے ثبوت کسی کے پاس نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن کر فرمایا میں انسان ہوں اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی زیادہ لسان ہو اور بات کو بڑے عمدہ انداز اور لہجہ میں بیان کر سکتا ہو اور میں اس کی باتوں سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کروں اور اس کے حق میں فیصلہ دے دوں حالانکہ حق دوسرے فریق کا ہو۔ ایسی صورت میں اسے اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے اور اپنے بھائی کا حق نہیں لینا چاہئے کیونکہ اس کے لئے وہ ایک آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اسے دلا رہا ہوں۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پر لپٹا ہوا ہو گا۔ حضور ﷺ کی یہ بات سن کر دونوں کی چیخیں نکل گئیں اور ہر ایک نے عرض کیا۔ حضور! وہ کچھ نہیں لینا چاہتا۔ ساری جائیداد میرے بھائی کو دے دی جائے آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا جب تم اس پر آمادہ ہو تو یوں کرو کہ جائیداد تقسیم کر کے قرعہ اندازی کر لو جس حصہ کے بارہ میں جس کا قرعہ نکلے وہ، وہ حصہ لے لے اور دوسرے کے حصہ میں نکلا ہوا قرعہ اسے بخش دے یعنی اگر اس کا کوئی حق دوسرے کے حصہ میں ہے تو وہ اسے معاف کر دے اور اسے بخش دے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ، فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ

(ابو داؤد کتاب القضاء باب فی قضاء القاضی اذا اخطأ 3585)

عبد اللہ بن رافع بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہؓ کو نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے سنا انہوں نے کہا کہ دو شخص اپنی وراثت اور اشیاء کے بارہ میں جو پرانی ہو گئیں جھگڑا کرتے ہوئے آئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ان باتوں کا اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا جن کے بارہ میں مجھ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔

جھوٹی شہادت

684۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَأَصَابَ الأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا المَدِينَةُ كَالكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة باب ما ذکر النبی ﷺ وحض علی اتفاق اہل العلم 7322)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرکے مسلمان ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو مدینہ میں بخار ہو گیا۔(اس تکلیف سے گھبرا کر) وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اپنا اسلام واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا وہ دوسرے دن پھر آیا اور

کہنے لگا میرا اقرار بیعت واپس کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واپس لینے کے کیا معنی؟ وہ بدوی تیسرے دن پھر آیا اور یہی مطالبہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تمہارا مطالبہ پورا نہیں کر سکتے۔ آخر وہ خود ہی مدینہ سے چلا گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ تو بھٹی کی طرح ہے کہ گند اور میل کچیل کو نکال پھینکتی ہے اور خالص اور طیب حصہ کو قائم اور باقی رکھتی ہے۔

685۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُودَةٍ، وَلَا ذِي غِمْرٍ لِأَخِيهِ، وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ.

(ترمذی کتاب الشهادات باب ما جاء فیمن لا تجوز شهادته 2298)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہو نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پر ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے اور نہ ایسے شخص کی جس پر اس شخص کے وارث یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔

686۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ

(بخاری کتاب الایمان و النذور باب الیمین الغموس 6675)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الكَبَائِرُ؟ قَالَ الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ اليَمِينُ الغَمُوسُ قُلْتُ وَمَا اليَمِينُ الغَمُوسُ؟ قَالَ الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ

(بخاری کتاب الاستتابة المرتدین و المعاندین باب اثم من اشرک باللہ و عقوبته فی الدنیا... 6920)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا اور کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یمین غموس۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا یمین غموس کیا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹی قسم جس کے ذریعہ انسان کسی مسلمان کا حق مارے۔

687۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرة...188)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور اس پر جنت حرام کر دی۔ ایک شخص نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ وہ معمولی چیز ہو؟ آپؐ نے فرمایا خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہو۔

لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت

688۔ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ...... أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الکذب و بیان ما یباح منه 4703)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حمید بن حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ نے مجھے بتایا کہ اس کی ماں حضرت ام کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط........... نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اور نیک باتیں کہتا ہے اور نیک باتیں پہنچاتا ہے۔

اخلاق حسنہ

689۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول الله ﷺ احسن الناس خلقا 4259)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اخلاق والے تھے۔

690۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ 3559)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درشت زبان نہ تھے اور نہ تکلف سے درشتی کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تم میں بہتر وہی ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔

691۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللَّهِ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ماجاء فی معاشرة الناس 1987)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹادے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

692۔ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ القِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ القِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالمتَشَدِّقُونَ وَالمتَفَيْهِقُونَ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالمتَشَدِّقُونَ فَمَا المتَفَيْهِقُونَ؟ قَالَ:المتَكَبِّرُونَ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی معالی الاخلاق 2018)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر

جتلانے والے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں متفیہق کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا متفیہق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں۔

693۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا، تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا، تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ، تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع و التقوی 4217)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ پرہیز گار بنو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے۔اور قانع بنو تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے اور لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مومن ہو جاؤ گے اور جو تمہارا پڑوسی ہے اس سے اچھی ہمسائیگی کرو تم مسلم ہو جاؤ گے اور کم ہنسو کیونکہ ہنسنے کی کثرت دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحَبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ

(رسالة قشيرية ،باب القناعة ،صفحه196)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے، قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو، حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی بنو سچے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

694۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فَأَعِیذُوہُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰہِ فَأَعْطُوہُ، وَمَنْ دَعَاکُمْ فَأَجِیبُوہُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَیْکُمْ مَعْرُوفًا فَکَافِؤُوہُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُکَافِؤُونَہُ، فَادْعُوا لَہُ حَتَّی تَرَوْا أَنَّکُمْ قَدْ کَافَأْتُمُوہُ

(ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب عطیۃ من سال باللہ عز وجل1672)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے تو اسے پناہ دو اور جو اللہ کا واسطہ دے کر مانگے اسے دو اور جو تمہیں بلائے اس کی (پکار) کا جواب دو اور جو کوئی تم سے بھلائی کرے تو اس کا اسے بدلہ دو اور اگر اسے بدلہ میں دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لئے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔

695۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُہَا وَسَيِّئُہَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِہَا الْأَذَی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِہَا النُّخَاعَۃَ تَکُونُ فِي الْمَسْجِدِ، لَا تُدْفَنُ

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب النھی عن البصاق فی المسجد فی الصلاۃ...851)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمّت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اس کے خوبصورت اعمال میں سے تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا پایا اور اس کے بُرے کاموں میں وہ بلغم پائی جو مسجد میں ہو اور اسے دفن نہ کیا جائے۔

696۔ عَنْ أَبِي ہُرَیْرَۃَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہُ مَا لَا یَعْنِیہِ.

(ترمذی کتاب الزھد باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس 2317)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

نیکی کے مختلف راستے

اور

سبقت الی خیر العمل

697۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ، ...... فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ

(بخاری کتاب الادب باب فضل صلة الرحم 5983)

حضرت ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے...... نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔

698۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا

تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلاَةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلاَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ قَالَ أَلاَ أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَأْسُ الأَمْرِ الإِسْلاَمُ، وَعَمُودُهُ الصَّلاَةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ أَلاَ أُخْبِرُكَ بِمَلاَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ.

(ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی حرمۃ الصلاۃ 2616)

حضرت معاذؓ بن جبل نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ ایک دن دوران سفر میں آپؐ کے قریب ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اگر زاد راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ پھر آپ ﷺ نے یہ فرمایا کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق تجھے نہ بتاؤں؟ سنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ----- الخ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں یارسول اللہ! ضرور بتایئے آپ ﷺ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔

یارسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مواخذہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا بھلا ہو، لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے برے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

699۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا، قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین 1897)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا، جنت کے دروازوں سے اُسے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) اچھا ہے۔ سو جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہو گا، وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو جہاد کرنے والوں میں سے ہو گا، وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہو گا، اُسے ریان دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والوں میں سے ہو گا، اُسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جو اِن دروازوں میں سے بلایا گیا تو اُسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے اِن سب دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپؓ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

700۔ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَقُّ المُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلاَمِ، وَعِيَادَةُ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ العَاطِسِ

(بخاری کتاب الجنائز باب الامر باتباع الجنائز 1240)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ

(مسلم کتاب السلام باب من حق المسلم للمسلم رد السلام 4009)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کیا گیا یارسول ﷺ اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم اسے ملو، اسے السلام علیکم کہو اور جب وہ تمہیں بلائے تو لبیک کہو اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اسے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہو اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔

701۔حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، أَوِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ ـــ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ ـــ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ

(مسلم کتاب اللباس و الزینة باب تحریم استعمال اناء الذھب و الفضة علی الرجل و النساء 3834)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپؐ نے ہمیں ارشاد فرمایا مریض کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، چھینک کے جواب دے نے کا اور قسم پوری کرنے یا قسم کھانے والے کی قسم پورا کرنے میں مدد کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور پکارنے والے کی پکار کے جواب دے نے کا اور سلام کو رواج دے نے کا اور آپؐ نے ہمیں انگوٹھیوں سے یا (فرمایا) سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں پینے سے اور ریشمی زین پوشوں سے، قسی بستی میں بننے والے ریشمی کپڑوں سے، ریشم کے پہننے سے، موٹے ریشم سے اور ریشمی لباس کے استعمال سے منع فرمایا۔

702۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ

(الرسالة القشیریه ، باب التقوی صفحه 141)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو۔ کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے۔

703۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الغِنَى، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُومَ، قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب ایّ الصدقۃ افضل و صدقۃ الشحیح الصحیح 1419)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! ثواب میں کونسا صدقہ بڑھ کر ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو صدقہ کرے جب تو تندرست ہو۔ مال حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو اور بخیل ہو۔ محتاجی سے ڈرے اور مال دار ہونے کی امید رکھتا ہو اور اتنی دیر نہ کر کہ جان حلق میں آپہنچے اور تو کہے کہ فلاں کو اتنا دینا۔ فلاں کو اتنا دینا۔ حالانکہ فلاں کا تو ہو ہی چکا ہے۔

704۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا

يَا رَسُولَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْراً

(مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف 1660)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے بعض صحابہؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسولؐ اللہ! مالدار لوگ سب اجر لے گئے وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جیسا کہ ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرو یقیناً ہر تسبیح صدقہ ہے۔ ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل[1] صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بدی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی بیوی سے تعلق قائم کرنا بھی صدقہ ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے اگر کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو اس میں بھی اس کے لئے اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر اپنی خواہش حرام جگہ پوری کرتا تو کیا اس پر بوجھ نہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے جائز طریقہ سے کرتا ہے تو اس کے لئے اجر ہے۔

1: تہلیل: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کو تہلیل کہتے ہیں۔

صدق ووفا

705۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

(بخاری کتاب الادب باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللّٰہ و کونوا مع الصادقین (التوبۃ 120) 6094)

حضرت عبد اللہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ (آنحضرت ﷺ نے) فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

706۔ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر المشبھات (تعلیقاً)2052)

حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے زیادہ آسان کوئی بات نہیں دیکھی۔ چھوڑ دو وہ بات جو تمہیں کھٹکتی ہے اور اختیار کر و وہ بات جس کی نسبت تمہیں کوئی خدشہ نہیں۔

عَنْ أَبِي الحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَإِنَّ الكَذِبَ رِيبَةٌ

(ترمذی کتاب صفة القیامة باب ما جاء فی صفة اوانی حوض 2518)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو شک سے مبرا الیقین کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

707۔ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا المَبِيتَ إِلَى غَارٍ، فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الغَارَ، فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا، وَلَا مَالًا فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ، أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي، فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ

وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الخُرُوجَ مِنْهَا ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ، فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالبَقَرِ وَالغَنَمِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ، فَاسْتَاقَهُ، فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، فَخَرَجُوا يَمْشُونَ

(بخاری کتاب الاجارۃ باب من استاجر اجیرا فترک اجرہ فعمل فیہ... 2272)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے، تین آدمی کسی سفر میں نکلے، یہاں تک کہ ایک غار میں رات بسر کرنے کے لئے داخل ہوگئے۔ اُوپر سے ایک پہاڑ کا بڑا پتھر گرا اور انہیں غار میں بند کر دیا۔ اس پر وہ کہنے لگے اس پتھر سے ہمیں کوئی نجات نہیں دے گا ہاں تم اللہ سے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کرو (تو یہ مشکل حل ہو سکتی ہے)۔ تب ان میں سے ایک شخص نے کہا اے میرے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اُن سے پہلے کسی اور کو دودھ نہ پلاتا تھا، نہ بال بچوں کو نہ نوکروں کو۔ ایک دن میں کسی چیز کی تلاش میں دور نکل گیا اور شام کو اُس وقت واپس آیا کہ وہ سو گئے تھے۔ میں نے ان کے لئے ان کے شام کے پینے کا دودھ دوہا مگر انہیں سویا ہوا پایا، اور میں نے پسند نہ کیا کہ اُن سے پہلے بال بچوں یا لونڈی غلام کو دودھ پلاؤں۔ میں ٹھہر گیا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا، اُن کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ جب خوب صبح ہو گئی اور وہ دونوں جاگ

اٹھے تو انہوں نے دودھ پیا۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کی وجہ سے جس مصیبت میں ہم ہیں، وہ ہم سے دور کر۔ اس پر وہ پتھر کچھ سرک گیا مگر وہ غار سے نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا دوسرے نے کہا اے میرے اللہ! میری ایک چچا کی بیٹی تھی جو مجھے بہت ہی پیاری تھی۔ میں نے اسے پھسلانا چاہا، وہ مجھ سے بچتی رہی یہاں تک کہ قحط سالی میں مبتلا ہوئی اور وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں، اس شرط پر کہ وہ مجھے خلوت میں ملے۔ اس نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب وہ پوری طرح میرے قابو میں آ گئی تو وہ کہنے لگی: میں تیرے لئے یہ جائز نہیں قرار دیتی کہ تو اس مہر کو بغیر اس کے جائز حق کے توڑے۔ اس پر میں نے اس سے مباشرت کرنا گناہ سمجھا اور اس سے الگ ہو گیا جبکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور وہ اشرفیاں بھی مَیں نے اُسی کے پاس رہنے دیں جو میں نے اُسے دی تھیں۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں، وہ ہم سے دُور کر دے۔ اس پر وہ پتھر کچھ اور سرک گیا مگر پھر بھی وہ غار سے باہر نکلنے کے قابل نہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسرے نے کہا اے میرے اللہ! میں نے کچھ مزدور لگائے اور میں نے اُن کی مزدوری اُن کو دے دی، سوائے ایک شخص کے جو اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام پر لگا دیا، یہاں تک کہ اس ذریعہ سے بہت مال ہو گیا۔ پھر وہ ایک عرصہ کے بعد میرے پاس آیا اور اُس نے کہا اے اللہ کے بندے! میری مزدوری مجھے دے۔ میں نے اُسے کہا یہ سب اُونٹ، گائیاں، بکریاں اور غلام لونڈی جو تو دیکھ رہا ہے تیری مزدوری ہی ہے۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے! مجھ سے ہنسی نہ کر۔ میں نے کہا میں تم سے ہنسی نہیں کر رہا۔ تب اس نے ساری چیزیں لے لیں اور انہیں ہانک کر لے گیا اور اس نے اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے تیری رضا کے لئے یہ کام کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں، وہ ہم سے دور کر۔ اس پر وہ پتھر (ان سے اور بھی) ہٹ گیا، یہاں تک کہ وہ نکل کر چلے گئے۔

امانت اور دیانت کی فضیلت

708۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ ـــ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي ـــ مَا أُمِرَ بِهِ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ ۔ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

(مسلم کتاب الزکاۃ باب اجر الخازن الامین و المراۃ اذا تصدقت من بیت زوجھا...1685)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا یقیناوہ مسلمان امانتدار خزانچی جو صدقہ کرنے کے حکم کو نافذ کرتا ہے (راوی بسا اوقات کہتے یُعْطِي "دیتا ہے") جس کا اسے حکم دیا گیا اور وہ اس شخص کو مکمل اور پورا پورا اپنے دل کی خوشی کے ساتھ دیتا ہے اور جس شخص کیلئے اسے وہ چیز دینے کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کے سپرد کر دیتا ہے وہ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

وفائے عہد اور ایفائے وعدہ

709۔ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الحَكَمِ، وَالمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الحُدَيْبِيَةِ، فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ المُدَّةِ، وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ المُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامَّعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فِيهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَتِ المؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ عَاتِقٌ، فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي المؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ الحدیبیہ 4180)

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور حضرت مِسوَر بن مخرمہؓ سے سنا کہ وہ دونوں اس واقعہ کی خبر بیان کرتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ حدیبیہ میں پیش آیا تھا۔ عروہ نے ان دونوں سے روایت کرتے ہوئے مجھے جو بتایا اس میں یہ بھی تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حدیبیہ میں سہیل بن عمرو سے قضیہ معیادی کا صلح نامہ لکھوایا اور سہیل بن عمرو نے جو شرطیں کی تھیں ان میں سے اس نے یہ بھی کہا تھا: تمہارے پاس ہم میں سے جو کوئی جائے گا اور وہ تمہارے دین پر بھی ہو تو تم نے اسے ہماری طرف لوٹا دینا ہوگا اور ہمارے اور اس کے درمیان کوئی دخل نہیں دوگے۔ سہیل نے انکار کر دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بغیر اس کے صلح کرے۔ مومنوں نے اس شرط کو بُرا مانا اور پیچ و تاب کھانے لگے اور اس کے متعلق باتیں کرنے لگے۔ جب سہیل نے بغیر اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرنے سے قطعی انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ شرط لکھنے کے لئے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو جندل بن سہیلؓ کو (جو مسلمان ہو چکے تھے) انہی ایام میں ان کے باپ سہیل بن عمرو کے پاس لوٹا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو مرد بھی (قریش سے) آتا تو آپؐ میعادی صلح کے دوران اسے واپس کر دیتے گو وہ مسلمان ہی ہوتا اور چند مومن عورتیں بھی ہجرت کر کے آئیں۔ حضرت امّ کلثومؓ بنت

عقبہ بن ابی معیط بھی ان لوگوں میں سے تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس نکل کر آئے اور وہ ابھی بالغ ہوئی تھیں۔ ان کے رشتہ دار آئے، رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرنے لگے کہ وہ اسے ان کو واپس کر دیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کی بابت وحی نازل کی (کہ وہ واپس نہ کی جائیں)۔

710۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ فَأْتِنِي بِالكَفِيلِ، قَالَ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، قَالَ صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَخَرَجَ فِي البَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ التَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا، فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى البَحْرِ، فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ، فَسَأَلَنِي كَفِيلاً، فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا، فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، فَرَضِيَ بِكَ، وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا، فَرَمَى بِهَا فِي البَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا المَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ المَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَأَتَى بِالأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ، فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ، قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي

لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِالأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا

(بخاری کتاب الکفالۃ باب الکفالۃ فی القرض و الدیون بالابدان و غیرھا 2291)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل میں سے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار اَشرفیاں قرض مانگیں تواُس نے کہا میرے پاس کوئی گواہ لے آؤ۔ میں ان کو گواہ ٹھہراؤں (اور رقم دے دوں) تو اس نے کہا اللہ ہی کافی گواہ ہے۔ اس نے کہا پھر (اپنا) کوئی ضامن پیش کرو۔ اس نے کہا اللہ ہی کافی ضامن ہے۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا اور اُس کو ایک مقررہ میعاد کے لئے (اشرفیاں) دے دیں۔ (جس نے قرض لیا تھا) اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام سرانجام دیا اور اس کے بعد جہاز کی تلاش کی کہ جس پر وہ سوار ہو کر اُس کے پاس اس میعاد پر پہنچے جو اس نے مقرر کی تھی۔ مگر اس نے کوئی جہاز نہ پایا۔ آخر اس نے ایک لکڑی لی اور اسے کریدا اور اس میں ایک ہزار اشرفیاں اور اپنا ایک خط اپنے دوست کے نام رکھ دیئے۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا اور پھر اسے لے کر سمندر پر آیا اور کہا اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں اور اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا اور میں نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ ہی کافی ضامن ہے اور وہ تیرا نام سن کر راضی ہو گیا اور اُس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا اور میں نے کہا تھا: اللہ ہی کافی گواہ ہے اور وہ تیرا نام سن کر راضی ہو گیا تھا۔ اور میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز پاؤں کہ تا اس کا مال اس کو بھیج دوں مگر مَیں نہ کر سکا اور اَب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی، یہاں تک کہ وہ سمندر میں آگے چلی گئی۔ پھر اس کے بعد وہ واپس (گھر کو) لوٹا اور جہاز کی تلاش میں رہا۔ تا اپنے ملک کو واپس آجائے۔ وہ شخص جس نے اس کو قرض دیا ہوا تھا، ایک دن باہر نکلا کہ دیکھے شائد کوئی جہاز اس کا مال (روپیہ) لے کر آیا ہو تو اُس کی نظر اُس لکڑی پر پڑی جس کے اندر مال رکھا ہوا تھا۔ وہ اسے اپنے گھر والوں کے لئے ایندھن سمجھ کر لے گیا۔ جب اس نے اس کو چیرا، اس میں مال اور خط پایا۔ پھر کچھ مدت کے بعد وہ شخص بھی آپہنچا جس کو اس نے مال قرض دیا تھا۔ وہ ایک ہزار دینار اپنے ساتھ لایا اور کہا اللہ کی قسم! میں نے جہاز کی انتہائی

تلاش کی تا تمہارا مال تمہیں واپس کروں۔ مگر جس جہاز میں مَیں آیا ہوں، اس سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہیں پایا تو قرض خواہ نے کہا کیا تو نے کوئی (رقم) میرے لئے بھیجی تھی؟ اس نے کہا کہ میں تجھے بتاتا ہوں کہ مجھے اس جہاز کے سوا جس میں اب آیا ہوں کوئی جہاز نہیں ملا۔ قرض خواہ نے کہا اللہ نے تیری طرف سے وہ مال مجھے پہنچا دیا ہے جو تو نے لکڑی میں بند کر کے بھیجا تھا۔ پس تو اطمینان سے ہزار اشرفیاں لے کر واپس لوٹ جا۔

احترام آدمیت، یتامیٰ اور کمزوروں سے حسن سلوک شفقت علی خلق اللہ

711۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ، ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟، قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ - حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي

بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا - أَوْ ضُلَّالًا - يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟

(مسلم كتاب القسامة و المحاربين باب تغليظ تحريم الدماء و الاعراض والاموال 3165)

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اس شکل پر (جس شکل پر وہ تھا) چکر کھا کر آگیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا سال بارہ مہینے (کا) ہے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں تین تو متواتر ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا مہینہ ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ اس کو کوئی دوسرا نام دیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کونسا علاقہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ خاموش رہے اور ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کو کوئی اور نام دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ وہ (حرمت والا) علاقہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اور یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ اس کو کوئی دوسرا نام دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا یقیناً تمہارے خون اور تمہارے مال—راوی محمد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا اور تمہاری عزتیں— تمہارے لئے قابل احترام ہیں تمہارے اِس دن کی حرمت کی طرح، تمہارے اِس علاقہ میں، تمہارے اِس مہینہ میں اور جلد تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارہ میں پوچھے گا۔ پس میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا یا گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔ سنو! چاہئے کہ (یہ پیغام) حاضر غائب کو پہنچادے۔ ہو سکتا ہے کہ جن کو یہ (پیغام) پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو جس نے اس کو (خود) سنا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا سنو! کیا میں نے پہنچا دیا!!

712۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبَلَّغْتُ، قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ ثُمَّ قَالَ:أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ . قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَعْرَاضَكُمْ، أَمْ لَا . كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَلَّغْتُ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(مسند احمد بن حنبل من مسند الانصار 23885)

ابو نضرہؓ بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضور کا وہ خطبہ حجتہ الوداع سنا جو آپ ﷺ نے ایام منیٰ میں دیا تھا۔ کہ آپ ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ وسفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ وسفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا لوگوں نے (بلند آواز سے) عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے یہ پیغام حق اچھی طرح پہنچا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا (ایام حج کا) بڑا محترم دن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ (ذوالحجہ کا) بڑا محترم مہینہ ہے۔ پھر پوچھا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ یہ (مکہ کا) بڑا محترم شہر ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری جانیں تمہارے اموال (راوی کو یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے آبرو کا ذکر بھی فرمایا یا نہیں) اسی طرح قابل عزت اور حرمت والے ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والے ہیں (یعنی جس طرح ان کی بے حرمتی کا تم خیال بھی نہیں کر سکتے اسی طرح لوگوں کی جانوں اور ان کے مالوں اور ان کی آبروؤں کی بے حرمتی بھی

ناجائز ہے)۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے سب کچھ پہنچا دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تو جو موجود ہیں وہ ان تک بھی اس پیغام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

713۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله واحتقاره ...4636)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور دھوکہ دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ہی ایک دوسرے سے بے رُخی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے۔ اور آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لئے یہی شرّ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کا خون اس کا مال، اور اس کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

714۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان 1920)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔

715۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ

(مسلم کتاب الجنة و صفة نعیمها باب النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء 5080)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے ہی پراگندہ بالوں والے، جنہیں دروازوں سے دھکّے دئے جاتے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو وہ ضرور اسے پوری کرتا ہے۔

716۔ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الخُزَاعِيَّ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ، جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

(بخاری کتاب تفسیر القرآن ، باب عتل بعد ذلک زنیم (القلم 14) 4918)

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا جنت میں بسنے والوں کے متعلق میں تمہیں کچھ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی کے نام کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور جیسا وہ چاہتا ہے ایسا ہی کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر سرکش خود پسند، شعلہ مزاج، متکبر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

717۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي ضُعَفَاءَكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ

(ترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین 1702)

حضرت ابو الدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کرکے تم میری رضا حاصل کرسکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

718۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ —أَوْ شَابًّا— فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَنْهَا —أَوْ عَنْهُ— فَقَالُوا مَاتَ، قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا —أَوْ أَمْرَهُ— فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ

(مسلم کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی القبر 1577)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک نوجوان۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے موجود نہ پاکر اس کے بارہ میں پوچھا۔ انہوں نے کہا اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ انہوں نے اس کے معاملہ کو معمولی سمجھا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ انہوں نے قبر بتائی۔ آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر فرمایا یہ قبریں ان میں رہنے والوں پر تاریکی سے بھری ہوتی ہیں اور یقیناً اللہ عزوجل ان کے لئے اسے میری دعا سے، جو میں ان کے لیے کرتا ہوں، انہیں روشن کرتا ہے۔

719۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابہ ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ 8274)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔(یعنی اسے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور اس میں یہ اہلیت اور استعداد رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلی طور پر اپنا سکے)۔

720۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ

(شعب الایمان ، التاسع والاربعون من شعب الایمان وھو باب فی طاعة اولی الامر بفصولھا ، باب فضل فی نصیحة الولاة و وعظھم 7448)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

721۔ عنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرحمة 4941)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمیں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

722۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته 5997)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس بھی بیٹھا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمته ﷺ علی الصبیان والعیال 4268)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ حضرت حسنؓ کا بوسہ لے رہے تھے۔ اس نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

723۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ، لَا يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمته ﷺ علی الصبیان والعیال4269)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عزوجل اس پر رحم نہیں کرتا۔

724۔ عَنْ سَهْلٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

(بخاری کتاب الطلاق باب اللعان 5304)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے وضاحت کی غرض سے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح۔

725۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ

(ابن ماجه کتاب الادب باب حق الیتیم 3679)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہے اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔

726۔ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا، حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا، وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي، أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ، مِنْ أُمَّتِي، بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً، وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم کتاب البر و الصلۃ باب من لعنہ النبی ﷺ او سبہ او دعا علیہ...4698)

حضرت انس ؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم ؓ کے پاس ایک یتیم بچی تھی اور وہ (حضرت ام سلیم ؓ) حضرت انس ؓ کی والدہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس یتیم بچی کو دیکھا تو فرمایا تم وہی ہو، بہت بڑی ہو گئی ہو، اب تمہاری عمر نہ بڑھے۔ تب وہ یتیم بچی روتے ہوئے حضرت ام سلیم ؓ کے پاس آگئی تو حضرت ام سلیم ؓ نے پوچھا اے میری پیاری بیٹی تجھے کیا ہوا ہے؟ (اس) لڑکی نے کہا اللہ کے نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میری عمر نہ

بڑھے۔ اب کبھی میری عمر نہیں بڑھے گی۔ یا اس نے کہا میرا زمانہ۔ اس پر حضرت ام سلیمؓ جلدی سے اپنی اوڑھنی اوڑھتے ہوئے باہر آئیں اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا اے اُمّ سلیم! کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپؐ نے میری یتیم بچی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ام سلیمؓ ہوا کیا ہے؟ وہ کہنے لگیں اس کا خیال ہے کہ آپؐ نے اسے دعا دی ہے کہ نہ اس کی عمر بڑھے اور نہ اس کا زمانہ بڑھے۔ راوی کہتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے پھر فرمایا اے ام سلیمؓ! کیا تجھے میرے رب سے میری شرط کا پتہ نہیں جو میں نے اپنے رب سے کی ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو ایک بشر ہوں اور ایک بشر کی طرح خوش ہوتا ہوں اور ایک بشر کی طرح ناراض (بھی) ہوتا ہوں۔ پس جس کسی کے خلاف میں اپنی امت میں سے اس کے خلاف دعا کروں جس کا وہ اہل نہ ہو تو (اللہ) اسے قیامت کے دن اس کے لئے طہارت، پاکیزگی اور اپنے قرب کا موجب بنادے جو اسے قیامت کے دن اس کے قریب کرے۔

727۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال 111)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کونسی گردن آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کر پاؤں؟ آپؐ نے فرمایا پھر کسی کاریگر کی مدد کردے یا کسی سادہ لوح (بے ہنر، اناڑی) کو کچھ بنا کر

دے۔ وہ کہتے ہیں: مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایئے اگر میں ایسا کوئی کام (بھی) نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا اپنے شر کو لوگوں سے روکے رکھ۔ یہی تیری طرف سے تیرے نفس کے لئے صدقہ ہے۔

728۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ العَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ العَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الكَلْبَ مِنَ العَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ البِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي البَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس و البھائم 6009)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی راستے پر جارہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کوئیں پر گیا اور اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی پیاس کے مارے چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا کہ پیاس کی وجہ سے اس کتے کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچی ہے جتنی تکلیف مجھے پہنچی تھی یہ سوچ کر وہ دوبارہ کوئیں میں اترا۔ پانی سے اپنا موزا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا چارپایوں پر رحم کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر زندہ جان پر رحم کرنے میں ثواب ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک پیاسا کتا کنویں کا چکر لگا رہا تھا اور پیاس سے مرا جارہا تھا کہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا جوتا اتارا اور اس سے پانی بھر کر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے بخش دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ العَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار 3467)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک بار ایک کتا ایک کنوئیں پر گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ پیاس اس کو مار ڈالے۔ اتنے میں بنی اسرائیل کی کنچنیوں میں سے ایک کنچنی نے اسے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اس سبب سے اس کو بخش دیا گیا۔

729۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا، أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ، قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ، فَقَالَ مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا؟، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب ما یومر به من القیام علی الدواب و البهائم 2549)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے (سواری پر) اپنے پیچھے بٹھایا اور مجھے ایک راز کی بات بتائی، میں لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں۔ اور رسول اللہ ﷺ کو قضائے حاجت کیلئے پردے کیلئے دو جگہیں بہت پسند تھیں کوئی اونچی جگہ یا درختوں کا جُھنڈ۔ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا اس نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو اس نے رونے کی آواز نکالی اور اس کی

آنکھیں بہہ پڑیں۔ نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے کانوں کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصار میں سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا ہے۔ فرمایا اس جانور کے متعلق اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور مسلسل کام پر لگائے رکھتے ہو۔

730۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ

(مسلم کتاب السلام باب تحریم قتل الهرة 4146)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے (بلی) کو قید کر دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ اس وجہ سے وہ آگ میں داخل ہوئی۔ اس نے نہ اس کو جب اس نے اسے قید کیا کھانا ڈالا اور نہ پانی پلایا اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا، إِذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار 3482)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے سزا دی گئی جس نے اس کو دیر تک قید کر رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی اور اس وجہ سے وہ

(عورت) دوزخ میں داخل ہوئی۔ نہ تو اس نے بلی کو کچھ کھلایا اور نہ ہی پانی پلایا۔ اس نے اس کو روک رکھا۔ نہ خود کھانا دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

731۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا. وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب في كراهية حرق العدو بالنار 2675)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے آپؐ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک چڑیا دیکھی اس کے پاس دو بچے تھے۔ ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا تو چڑیا اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے پوچھا اس کا بچہ پکڑ کر کس نے اس کو تکلیف دی؟ اس کا بچہ اس کو دیدو۔ اور آپؐ نے چیونٹیوں کی ایک بستی کو دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا آپؐ نے پوچھا کہ یہ کس نے جلایا؟ ہم نے کہا ہم نے جلایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کسی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ آگ سے تکلیف پہنچائے سوائے آگ کے مالک کے۔

خادموں اور مزدوروں سے حسن سلوک

732۔ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ، قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک مما یاکل و الباسه مما یلبس...3126)

معرور بن سُوید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو دیکھا۔ انہوں نے ایک جوڑا پہن رکھا تھا اور ان کے غلام نے بھی ویسا ہی پہنا ہوا تھا۔ میں نے اس بارہ میں ان سے سوال کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں انہوں نے ایک شخص کو گالی دی اور اس کی ماں کا اسے طعنہ دیا۔ وہ کہتے ہیں وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے (مجھے) فرمایا تم ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت ہے۔ (یہ تمہارے خادم) تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے کاموں کا خیال رکھنے والے ہیں اور انہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو چاہئے کہ وہ جو خود کھائے اس میں سے اسے کھلائے اور جو خود پہنے اسے پہنائے ان کی طاقت سے بڑھ کر ان پر ذمہ داری نہ ڈالو اور اگر ان پر کوئی ایسا بوجھ ڈال دو تو اس پر ان کی مدد کرو۔

733۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ، صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ، وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا عَمِّ......لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ، وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ، وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ، فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ اللهُمَّ بَارِكْ فِيهِ، يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ، وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا — وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ — رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب حديث جابر الطويل و قصة ابی اليسر 5314)

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصار کے ایک قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ فوت ہو جائیں (ان سے) تحصیل علم کے لئے نکلے۔ اور سب سے پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ابوالیسرؓ سے ملے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک غلام تھا جس کے پاس کتابوں کا ایک بستہ تھا اور ابو لیسرؓ پر ایک چادر اور ایک معافری[1] کپڑا تھا اور ان کے غلام پر بھی ایک چادر اور ایک معافری کپڑا تھا۔ میرے باپ نے ان سے کہا اے چچا............ ! اگر تم اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنا کپڑا معافری اسے دے دیتے یا اس کا کپڑا معافری لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے تو آپؐ پر بھی پورا جوڑا ہو جاتا اور اس پر بھی پورا جوڑا ہو جاتا۔ انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے اللہ! اس کو برکت دے۔ اے میرے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور ان دو کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا اور انہوں نے اپنے دل کی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہیں کھلاؤ جس میں سے تم کھاتے ہو اور انہیں وہ پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور یہ بات مجھ پر

1: معافری ایک قسم کا دھاری دار کپڑا یا معافرہ بستی کا بنا ہوا کپڑا۔ (شرح نووی)

زیادہ آسان ہے کہ میں اسے (اس) دنیا کے مال ومتاع میں سے دوں بہ نسبت اس بات کے کہ قیامت کے روز وہ میری نیکیوں میں سے لے لے۔

734۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاَجَهُ

(بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ بطعامہ 2557)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو چاہیے کہ وہ اس کو ایک نوالہ یا دو نوالے یا فرمایا ایک لقمہ یا دو لقمے دیدے، کیونکہ اس نے اس کو اپنی نگرانی میں پکایا ہے۔

735۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ، وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ، وَإِحْسَانٌ إِلَى الْمَمْلُوكِ

(ترمذی کتاب صفة القیامة باب ما جاء فی صفة اوانی الحوض 2494)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

736۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ

(ابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاجراء 2443)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔

737۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

(بخاری کتاب البیوع باب اثم من باع حرا2227)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین شخص ہیں جن سے قیامت کے روز میں جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر کسی سے عہد کیا اور پھر غداری کی۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔ تیسرا وہ شخص جس نے مزدور کو مزدوری پر رکھا اور اس سے پورا کام لیا مگر اُس کی مزدوری اُسے نہ دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي، ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُوفِهِ أَجْرَهُ

(ابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاجیر 2442)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن تین آدمیوں کے مدّ مقابل ہوں گا اور جس کا میں مدِّمقابل ہوا قیامت کے دن میں اس پر غالب رہوں گا۔(اللہ فرماتا ہے)وہ شخص جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر دھوکہ دے اور ایک وہ شخص جو آزاد کو بیچ دے اور اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ جو مزدور رکھے اور اس سے کام لے مگر اس کو پوری اجرت نہ دے۔

738۔ قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ يَاأُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ، أَنَا أَذْهَبُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ، مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقا4258)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق میں سب لوگوں سے زیادہ اچھے تھے۔ ایک روز آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے کہہ دیا بخدا میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا کہ اس بات کے لئے اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے میں جاؤں گا۔ چنانچہ میں نکلا یہاں تک کہ بچوں کے پاس سے گزرا اور وہ بازار میں کھیل رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے اچانک مجھے گردن کے پچھلے حصہ سے پکڑا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا۔ آپؐ ہنس رہے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے اُنَیس! کیا تم وہاں گئے ہو جہاں میں نے تمہیں (جانے کا) کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا جی ہاں یا رسولؐ اللہ! میں جا رہا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خدا

کی قسم میں نے آپؐ کی نو ۹ سال خدمت کی ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ کسی کام پر جو میں نے کیا ہو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ یہ کیوں کیا یا کسی کام کے بارہ میں جسے میں نے چھوڑا ہو (فرمایا ہو) کہ تم نے یہ یہ کیوں نہ کیا۔

اتحاد و اتفاق، محبت و اخوت الفت اور شفقت

739۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه 13)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

740۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي، الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فی فضل الحب فی الله 4641)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔

741۔ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرِبَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ

(ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء فی اعلام الحب 2392)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ ۔ وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ ۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

(ابو داؤد کتاب الادب، ابواب النوم، باب الرجل یحب الرجل علی خیر یراہ 5124)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

742۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَيَرْضَى لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ

(مسلم کتاب الاقضیه باب النهی عن کثرة المسائل من غیر حاجة ......3222)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین کام پسند کرتا ہے اور تمہارے لئے تین کام ناپسند کرتا ہے۔ وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یہ کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور باہم تفرقہ نہ کرو اور وہ تمہارے لئے ناپسند کرتا ہے قیل و قال اور بہت مانگنا اور مال ضائع کرنا۔

743۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی المراء 1995)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو۔ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ

(مشکاة المصابیح کتاب الادب باب المزاح الفصل الثانی 4892)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو۔ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو (یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو)۔

744۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

(ابن ماجه کتاب الحدود باب من شهر السلاح 2575)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ و جود و سخا

صدقہ کی اہمیت

745۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

(بخاری کتاب الزکاۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی و اتقیٰ و صدق...1442)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن بھی ایسا نہیں کہ جس میں دو فرشتے جبکہ بندے صبح کو اُٹھتے ہیں نازل نہ ہوتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے: بخیل کا مال رائیگاں جائے۔

746۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

(ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب ما جاء فی فضل النفقۃ فی سبیل اللہ 1625)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

747۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ

(بخاری کتاب الایمان باب ما جاء ان الاعمال بالنیۃ و الحسبۃ ......56)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو جب کبھی بھی کوئی ایسا خرچ کرے گا کہ جس سے تو اللہ کی رضامندی چاہتا ہو گا تو ضرور ہے کہ اس کا بدلہ تجھے دیا جائے۔ یہاں تک کہ اس (لقمہ) پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔

748۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُوطَلْحَةَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعْهَا يَارَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ 4554)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ انصاری مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحاء نامی تھا جو حضرت طلحہؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبوی ﷺ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ رسول اللہ ﷺ بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پاسکتے)۔ تو حضرت ابو طلحہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ اور

میری سب سے پیاری جائید ادبیر حاء کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ یارسول اللہ ! آپؐ اپنی مرضی کے مطابق اس کو اپنے مصرف میں لائیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمایا واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تونے کہا ہے وہ بھی میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہؓ نے کہا میں نے دے دیا یارسول اللہ! چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

749۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

(بخاری کتاب الزکاۃ باب انفاق المال فی حقہ 1409)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: رشک نہیں کرنا چاہیے مگر دو (آدمیوں) پر۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور پھر اس کو بر محل خرچ کرنے کی توفیق دے اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے صحیح علم دیا ہو اور وہ خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کو بھی سکھاتا ہے۔

750۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيلِ

(الرسالة قشيرية ، باب الجود و السخاء صفحه280)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی، بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی السخاء 1961)

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی، بخیل عابد سے اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب ہے۔

751۔ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

(بخاری کتاب الزکاة باب اتقوا النار و لو بشق تمرة...... 1417)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ آگ سے بچو خواہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر۔

752ـ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِنَّ ثَلاَثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الأَبْرَصَ، فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ أَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الإِبِلُ— أَوْ قَالَ البَقَرُ، هُوَ شَكَّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الأَبْرَصَ، وَالأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ، وَقَالَ الآخَرُ: البَقَرُ — فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ فَأَيُّ المالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ البَقَرُ، قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ يَرُدُّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ فَأَيُّ المَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الحَسَنَ، وَالجِلْدَ الحَسَنَ، وَالمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ إِنَّ الحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، وَأَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ

مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلاَغَ اليَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ اليَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل 3464)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی اور ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا۔ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا: تجھے کونسی شئے زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھا جسم۔ لوگ مجھ سے بہت کراہت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا اور وہ کوڑھ اس سے جاتا رہا اور اسے اچھا رنگ اور اچھا جسم دیا گیا۔ پھر فرشتہ نے پوچھا: تمہیں کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا کہا گائے بیل۔ اسحاق (راوی) نے اس کے متعلق شک کیا کہ کوڑھی اور گنجے ان دونوں میں سے ایک نے اونٹ کہے اور دوسرے نے گائے بیل۔ چنانچہ اسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور کہا تیرے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور وہ گنجے کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تجھے کونسی چیز زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ گنج پن مجھ سے جاتا رہے۔ لوگ مجھ سے بہت ہی نفرت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور گنج پن جاتا رہا اور اسے اچھے بال دیئے گئے۔ فرشتہ نے کہا تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ کہا گائے بیل۔ فرشتہ نے اسے ایک گابھن گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت دی جائے گی اور اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تجھے کونسی چیز زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا اللہ میری بینائی مجھے واپس دیدے۔ جس سے میں لوگوں کو دیکھوں۔ آپؐ نے فرمایا فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کی بینائی اس کو پھر دے دی۔ فرشتہ نے پوچھا: کونسا مال تجھے زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ اس نے اس کو ایک جننے والی بکری دی۔ چنانچہ ان دونوں نے بچے دیئے اور اس نے بھی بچے دیئے۔ چنانچہ کوڑھی کے پاس اونٹوں کا اور گائے

والے کے پاس گائے بیلوں کا گلہ اور اندھے کے پاس بکریوں کے دَل کے دَل ہو گئے۔ پھر وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس ہو بہو اسی صورت شکل میں آیا اور کہنے لگا: ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر میں سارے وسیلے کٹ گئے ہیں، اس لئے سوائے اللہ کے اور پھر تمہارے بن آج میں اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ سکتا۔ میں تم کو اسی ذات کا واسطہ دیتے ہوئے جس نے کہ تم کو یہ اچھا رنگ دیا اور یہ اچھا بدن دیا اور یہ اونٹ دیئے تم سے ایک اونٹ مانگتا ہوں تاکہ میں اپنے سفر میں اس پر سوار ہو کر اپنے ٹھکانے پہنچوں۔ اس نے جواب دیا: حق بہت سے ہیں (جنہیں میں نے ادا کرنا ہے۔) وہ فرشتہ اسے کہنے لگا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں۔ کیا تو کوڑھی نہ تھا؟ لوگ تجھ سے کراہت کرتے تھے، محتاج تھا۔ اللہ نے تجھے دیا۔ اس نے کہا میں تو خود بڑا ہوں اور بڑوں سے وراثت ملتی چلی آئی ہے۔ فرشتہ نے کہا تم جھوٹے ہو۔ اللہ تمہیں اسی حالت میں لوٹا دے جس میں تم تھے اور وہ گنجے کے پاس اسی کی شکل وصورت میں آیا اور اس کو بھی ویسا ہی کہا (جیسا اس کوڑھی سے کہا تھا) اس نے بھی اس کو وہی جواب دیا جو اس کوڑھی نے اس کو دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا تم جھوٹے ہو۔ اللہ تمہیں اسی حالت میں لوٹا دے جس میں تم تھے پھر وہ اندھے کے پاس اسی صورت شکل میں آیا اور کہنے لگا: میں ایک مسکین شخص ہوں، مسافر ہوں۔ سفر میں میرے سارے وسیلے کٹ گئے ہیں۔ آج سوائے اللہ کے اور تمہارے بغیر ٹھکانے پہنچنے کی کوئی صورت نہیں۔ میں اسی کے وسیلے سے جس نے تمہاری بینائی تم کو واپس دی ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ میں اپنے سفر میں اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے ٹھکانے پہنچ جاؤں۔ اس نے کہا ہاں میں اندھا تھا اور اللہ نے میری بینائی لوٹا دی اور محتاج تھا اور اس نے مجھے مالدار کر دیا، اس لیے جو تم چاہو لے لو، اللہ کی قسم! میں تم سے آج کسی بات میں تنگی نہیں کرنے کا۔ جو تو لے لے، اللہ کے لئے لے گا۔ فرشتہ نے یہ سن کر کہا تم اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو کیونکہ تم کو تو صرف آزمایا گیا ہے۔ اللہ تم سے خوش ہو گیا ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ، وَأَقْرَعَ، وَأَعْمَى، فَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا، قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْإِبِلُ — أَوْ قَالَ الْبَقَرُ، شَكَّ إِسْحَاقُ — إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ، أَوِ الْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ، قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا، قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ، فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا، قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا، فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا، قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ الْغَنَمُ، فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا، قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ، قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ، قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ بَعِيرًا، أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، قَالَ

وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، وَدَعْ مَا شِئْتَ، فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ

(مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب الدنیا سجن المومن وجنة الکافر 5251)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک مبروص تھا ایک گنجا اور ایک نابینا۔ اللہ نے ارادہ کیا کہ ان کی آزمائش کرے۔ اس نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ مبروص کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے ؟اس نے کہا کہ خوبصورت رنگ ، خوبصورت جلد اور یہ مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں۔ فرمایا اس(فرشتہ) نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کی گئی۔ اس (فرشتہ) نے کہا کہ کونسا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا کہا گائے۔ راوی اسحاق کو اس بارہ میں شک ہے کہ مبروص یا گنجے میں سے کسی ایک نے اونٹ کہا تھا اور دوسرے نے گائے۔ فرمایا اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی گئی اور کہا کہ اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ فرمایا پھر وہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے کراہت آتی ہے۔ فرمایا اس (فرشتہ) نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس سے وہ (بیماری) جاتی رہی اور اسے خوبصورت بال عطا کئے گئے۔ اس (فرشتہ) نے کہا کہ کونسا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے کہا گائیں۔ چنانچہ اسے حاملہ گائے دی گئی اور کہا اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ فرمایا وہ نابینا کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ مجھے میری نظر لوٹا دے جس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرمایا پھر اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اسے اس کی نظر لوٹا دی۔ اس نے پوچھا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند

ہے؟اس نے کہا بکریاں پس اسے زیادہ بچے دینے والی بکری عطا کی گئی سوان دونوں نے بھی بچے دئے اور اس نے بھی بچے دئے۔ فرمایا کہ اس کے لئے اونٹوں کی وادی ہو گئی اور اس کے لئے گائیوں کی وادی اور اس کے لئے بکریوں کی وادی۔ فرمایا کہ پھر وہ (فرشتہ) مبروص کے پاس اس کی (پرانی) صورت اور ہیئت میں گیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اور سفر میں میرے سب اسباب جاتے رہے۔ پس آج اللہ اور پھر تمہارے بغیر میرا پہنچنا ممکن نہیں ۔ میں تم سے اس کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور مال عطا کیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں جو میرے سفر میں میرا کام بنادے اس نے کہا ذمہ داریاں بہت ہیں۔ اس پر اس نے کہا میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تم مبروص نہیں تھے جس سے لوگ کراہت کرتے تھے؟ (کیا تم) وہ فقیر (نہیں تھے) جسے اللہ نے عطا کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں تو اس مال کا نسل در نسل وارث ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں تمہاری پہلی حالت کی طرف لوٹا دے گا۔ فرمایا وہ (فرشتہ) گنجے کے پاس اس کی (پرانی) صورت میں آیا اور اسے بھی وہی کہا جو پہلے کو کہا تھا اور اس نے وہی جواب دیا جو پہلے نے جواب دیا تھا اس پر اس نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسے تو تھا فرمایا پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین شخص مسافر ہوں میرے سفر کے سب ذرائع کٹ چکے ہیں۔ آج اللہ اور پھر تمہارے بغیر میرا (منزل تک) پہنچنا ناممکن ہے۔ میں تم سے اس کے واسطہ سے جس نے تمہاری نظر تمہیں لوٹائی ہے ایک بکری مانگتا ہوں جو میرے سفر میں مجھے کفایت کر جائے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں اندھا تھا اللہ نے مجھے میری نظر لوٹائی۔ پس جو تو چاہے لے لے اور جو تو چاہے چھوڑ دے اللہ کی قسم آج کے دن میں تجھ پر اس بارہ میں جو تو نے اللہ کی خاطر لیا میں تمہیں کوئی روک ٹوک نہیں کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو۔ (تم تینوں کی) آزمائش کی گئی تھی اللہ تجھ سے راضی ہو گیا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

753۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ فُلَانٌ ـ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ ـ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ

(مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب الصدقة فی المساکین 5285)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک بار ایک شخص ایک ویرانہ میں تھا۔ اس نے ایک بدلی میں سے آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل ایک طرف ہو گیا اور اپنا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسایا ان نالیوں میں سے ایک نالی نے سارا پانی سمیٹ لیا وہ پانی کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسّی سے پانی کا رخ بدل رہا ہے۔ اس نے اسے کہا اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے بتا یا فلاں، تو وہ وہی نام تھا جو اس نے بدلی میں سنا تھا پھر اس نے کہا اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی تھی جو تیرا نام لے کر کہہ رہی تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ تو اس میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا کیونکہ تم نے پوچھا ہے تو بات یوں ہے کہ جو اس میں سے پیداوار ہوتی ہے۔ میں اس کا جائزہ لیتا ہوں اور ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اس (باغ) میں لوٹا دیتا ہوں۔

754۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ، فَإِذَا جَاءَنِي شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللَّهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ لِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ

(شمائل النبی للترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ 340)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے کچھ مانگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس (اس وقت) تو کچھ نہیں ہے تم میرے نام سے (ضرورت کی چیز) خرید لو، جب میرے پاس کچھ آئے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپؐ اُسے (پہلے) دے چکے ہیں اور جو آپؐ کی استطاعت میں نہیں اس کا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مکلف نہیں ٹھہرایا۔ نبی ﷺ نے حضرت عمرؓ کی بات ناپسند فرمائی تو انصارؓ میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش کی طرف سے فقر سے نہ ڈریں۔ انصاریؓ کی اس بات پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور خوشی آپؐ کے چہرہ سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر فرمایا اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

755۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ

زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ، قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ

(مسلم کتاب اللقطۃ باب استحباب المواساۃ بفضول المال 3244)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص اپنی اونٹنی پر سوار آیا۔ راوی کہتے ہیں اس نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس زائد سواری ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد کھانا ہے، وہ اسے دے دے جس کے پاس کھانا نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں آپؐ نے اموال کی بہت سی اقسام کا ذکر فرمایا یہاںتک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی کا زائد مال پر کوئی حق نہیں ہے۔

756۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض 2470)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا حضرت عائشہؓ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ (یہ سن کر) حضور ﷺ نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے (یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا وہ ثواب ملنے کی وجہ سے بچ گیا ہے اور جو بچا کر خود کھانے کے لئے رکھا ہے چونکہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ اس لئے حقیقتاً وہ نہیں بچا)۔

عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنهَا أَنهم ذَبَحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم مَا بَقِي مِنهَا ؟ قَالَت مَا بَقِي مِنهَا إِلَّا كتفها قَالَ بَقِي كلُّهَا غيرُ كتفها

(الترغيب و الترهيب للمنذری ،کتاب الصدقات،التَّرْغِيب فِي الصَّدَقَة والحث عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِي جهد الْمقل وَمن تصدق بِمَا لَا يحب ، روایت نمبر 1234)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی ۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا صرف دستی بچی ہے۔ حضورؐ نے فرمایاسارا بچ گیاہے سوائے اس دستی کے۔

ہدیہ، مصافحہ، ھبہ کی اہمیت

757۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا تَحَابُّوا، وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ

(موطا امام مالک ،کتاب حسن الخلق ، باب ما جاء فی المہاجرۃ 1685)

حضرت عطاء بن ابی مسلم عبد اللہ خراسانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بغض اور کینہ دور ہو جائے گا اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے ایک دوسرے سے محبت زیادہ ہو گی اور عداوت اور رنجش دور ہو جائے گی۔

758۔ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

(ابو داؤد کتاب الادب، ابواب النوم ، باب کیف الاستئذان 5176)

حضرت کلدہ بن حنبلؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ، ہرن کے بچے کا گوشت اور ککڑیاں دے کر بھیجا۔ نبی ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے۔ میں حضور ﷺ کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا پہلے باہر واپس جاؤ پھر السلام علیکم کہو (اور پھر اندر آنے کے لئے اجازت مانگو)۔

أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلَبَأٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الوَادِي، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟

(ترمذی کتاب الاستئذان و الادب باب ما جاء فی التسلیم قبل الاستئذان 2710)

حضرت کلدہ بن حنبلؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دودھ، ہرن کے بچے کا گوشت اور ککڑیاں دے کر بھیجا۔ اور نبی ﷺ وادی کے بالائی حصہ میں تھے۔ میں حضور ﷺ کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا پہلے باہر واپس جاؤ پھر کہو "السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟"

759۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا، فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ، قَالَ لَا، قَالَ فَارْجِعْهُ

(بخاری کتاب الهبة باب الهبة للولد 2586)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو لائے اور کہا میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے جیسے اس کو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کو واپس لے لو۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ، ...... فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ ؟ قَالَ لَا، قَالَ اتَّقُوا اللهَ، وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ

(مسلم کتاب الھبات باب کراھیة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة 3041)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے عطا کیا۔ .... رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم نے اپنے سب بچوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد سے عدل کا سلوک کرو۔ میرے والد واپس آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔

عَنْ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ، سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا، فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي، فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا، فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

(مسلم کتاب الھبات باب کراھیة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة 3042)

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے مجھے بتایا کہ ان کی والدہ بنت رواحہؓ نے ان کے والد سے خواہش کی کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ اس کے بیٹے کو ہبہ کر دیں۔ انہوں نے ایک سال تک تو اسے ملتوی رکھا پھر ان کی رائے ہو گئی (کہ ہبہ کر دیں)۔ اس پر وہ کہنے لگیں میں راضی نہ ہوں گی جب تک تم رسول اللہ ﷺ کو اس ہبہ پر گواہ نہ ٹھہراؤ جو تم نے میرے بیٹے کے نام کیا ہے۔ اس پر میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس وقت لڑکا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول ﷺ اللہ! اس کی ماں بنت رواحہؓ نے چاہا ہے کہ میں آپؐ کو اس ہبہ پر گواہ ٹھہراؤں جو میں نے اس کے بیٹے کو دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری کوئی اولاد ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے ان سب کو اس کی طرح ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

760۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ

(بخاری کتاب الهبة و فضلها باب لا یحل لاحد ان یرجع فی هبته ...2622)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری مثال اُس برے شخص کی سی نہیں جو اپنے ہبہ سے پھرتا ہے، جیسے کتا قے کر کے چاٹتا ہے۔

دولت اور شکر نعمت احسان کاشکریہ

761۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

(ترمذی کتاب الادب باب ما جاء ان الله تعالیٰ یحب ان یریٰ اثر نعمته...2819)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے (یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبر اور اسراف کا پہلو نہ ہو)۔

762۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى، قَالَ بَلَى يَا رَبِّ، وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول الله تعالیٰ و ایوب اذ نادی ربه انی مسنی ...3391)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک بار حضرت ایوبؑ برہنہ نہا رہے تھے کہ ان پر ڈھیروں ڈھیر سونا گرا۔ وہ لپ بھر بھر کر اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے۔ اس وقت ان کے ربّ نے ان کو آواز دی۔ ایوب! یہ جو تو دیکھ رہا ہے کیا میں نے تمہیں اس سے بے پروا نہیں کر دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ مگر اے میرے ربّ! تیری برکت سے مجھے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔

763۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ

(بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الی من ھو اسفل منه ...6490)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ان کو دیکھے جن کو اس سے بڑھ کر مال دیا گیا ہے اور اس سے عمدہ بناوٹ دی گئی ہے تو چاہیے کہ وہ ان کو بھی دیکھے جو اسی سے نیچے ہیں۔

عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ — قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ — عَلَيْكُمْ

(مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5250)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہے اور اس کی طرف مت دیکھو جو تم سے اوپر ہے یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی نعمت کی تحقیر نہ کرو۔ ایک روایت میں (نِعْمَةَ اللّٰهِ کے بعد) عَلَيْكُمْ کے الفاظ ہیں۔

764۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعطه2035)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو وہ احسان کرنے والے کو کہے اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا (یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا)۔

765۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف 4813)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے۔ اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔

وقارِ عمل، کسبِ حلال اور سوال سے بچنا

766۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الغَنَمَ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

(بخاری کتاب الاجارۃ باب رعی الغنم علی قراریط 2262)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) کیا آپؐ نے بھی (چرائی ہیں؟) آپؐ نے فرمایا ہاں، میں بھی چند قیراطوں کے بدلے مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

767۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیضَۃِ

(مشکاۃ المصابیح کتاب البیوع باب الکسب والطلب الحلال، الفصل الثالث 2781)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللہِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیضَۃِ

(شعب الایمان ۔ الستون من شعب الایمان وھو باب فی حقوق الاولاد و الاھلین 8741)

حضرت عبد اللہ (بن مسعودؓ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے۔

768۔ عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَا أَکَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَیْرًا مِنْ أَنْ یَأْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہِ، وَإِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ، کَانَ یَأْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہِ

(بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل و عملہ بیدہ 2072)

حضرت مقدام (بن معدی کرب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا کھانے سے بڑھ کر کوئی کھانا نہیں اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی ہی کھایا کرتے تھے۔

769۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء ان الوالد یاخذ من مال ولدہ 1358)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

770۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ بَلَى، حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ، وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ، قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا، قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ، قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ، وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ وَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ، وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ، وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ، فَأَتَاهُ بِهِ، فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ، وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا، فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ، فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ، فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا، وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ

(ابو داؤد کتاب الزکاۃ باب ما تجوز فیه المسالة 1641)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس مانگنے آیا آپؐ نے فرمایا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں۔ اس نے کہاہاں کیوں نہیں۔ ایک کمبل ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک بچھاتے ہیں اور ایک بڑا پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں۔ فرمایا وہ دونوں میرے پاس لاؤ۔ کہتے ہیں وہ آپ کے پاس لائے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ اپنے ہاتھ میں لیے اور فرمایا یہ دونوں کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا میں یہ ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ نے دو یا تین دفعہ فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون بڑھاتا ہے؟ ایک شخص نے کہا میں دو درہم میں لیتا ہوں۔ آپؐ نے اُسے وہ دے دیا اور دو درہم لیے اور اس انصاری کو وہ دیئے اور فرمایا اس ایک سے اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لو اور دوسرے سے ایک کلہاڑا خریدو اور اسے میرے پاس لاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس میں دستہ ڈالا اور فرمایا جاؤ ایندھن جمع کرو اور بیچو اور میں تمہیں پندرہ دن تک نہ دیکھوں۔ تو وہ آدمی لکڑیاں جمع کرنے اور بیچنے لگا اور جب آیا تو دس[10] درہم کما چکا تھا کچھ کے اس نے کپڑے خریدے کچھ کا اناج۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم مانگو اور قیامت کے دن تمہارے چہرے پر داغ ہو۔ مانگنا جائز نہیں سوائے تین آدمیوں کے، ایسے فقر والے کے جو ہلاکت تک پہنچانے والا ہو یا ایسا قرض جو پریشان کرنے والا انتہائی سخت ہو۔ یا تکلیف دہ خون والا (یعنی جسے قتل دیت دینا ہو)۔

771۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب الاستعفاف عن المسالۃ 1471)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر لائے اور پھر اُسے بیچے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس کی آبرو کو بچائے رکھے۔ یہ بات اُس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں سے مانگے، وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

772۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ، فَنَهَاهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ، لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی المبتوتۃ تخرج بالنہار 2297)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئی تھیں۔ وہ اپنی کھجوریں کاٹنے کے لئے گئیں۔ راستے میں ان کو ایک شخص ملا۔ اس نے ان کو منع کیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ واقعہ عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا نکلو اور اپنی کھجور کے درختوں کا پھل اتارو شاید تم اس میں سے صدقہ دو یا کوئی اور نیک کام کرو۔

773۔ عَنِ ابْنِ أَعْبُدَ، قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَ إِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَ فِي يَدِهَا، وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَ فِي نَحْرِهَا، وَكَنَسَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ، فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ، فَأَتَاهَا مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ؟ فَسَكَتَتْ، فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا، وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا، فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُهَا أَنْ تَأْتِيَكَ فَتَسْتَخْدِمَكَ خَادِمًا يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ، قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ! وَأَدِّي فَرِيضَةَ رَبِّكِ، وَاعْمَلِي عَمَلَ أَهْلِكِ، فَإِذَا أَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ، فَهِيَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّه وَعَنْ رَسُولِهِ

(ابوداؤد کتاب الخراج باب فی بیان مواضع قسم الخمس ... 2988)

ابن اعبد کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مجھے بتایا کیا میں تمہیں اپنے متعلق اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے متعلق نہ بتاؤں جو آپؐ کو اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ چکی چلاتی تھیں یہاں تک کہ (اس کام نے) ان کے ہاتھ پر نشان ڈال دیے اور مشکیزہ کے ذریعہ پانی لاتی تھیں یہاں تک کہ اس نے ان کے سینہ پر نشان ڈال دیا اور وہ گھر میں جھاڑو دیتیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے۔ نبی ﷺ کے پاس کچھ خادم آئے۔ میں نے کہا تم اگر اپنے ابّا کے پاس جاؤ اور اُن سے خادم مانگو۔ وہ آپؐ کے پاس گئیں اور آپؐ کے پاس متعدد بات چیت کرنے والے پائے تو وہ واپس آگئیں۔ آپؐ دوسرے دن ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارا کیا کام تھا؟ وہ خاموش رہیں۔ تو میں نے کہا میں بتاتا ہوں یا رسول اللہ!۔ وہ چکی چلاتی ہیں یہاں تک کہ اس نے ان کے ہاتھ پر نشان ڈال دیا ہے اور مشکیزہ اٹھاتی ہیں یہاں تک کہ اُس نے انکے سینہ پر نشان ڈال دیا ہے۔ پس جب آپؐ کے پاس خادم آئے تو میں نے ان کو کہا کہ آپ کے پاس جائیں اور آپؐ سے ایک خادم چاہیں جو ان کو اس مشقت سے بچائے جس میں وہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے فاطمہ! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنے رب کا فریضہ ادا کرو اور اپنے گھر والوں کا کام کرو۔ جب تم بستر پر جاؤ تو تینتیس دفعہ تسبیح کرو اور تینتیس دفعہ حمد کرو اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو۔ یہ سو100 ہوئے وہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر راضی ہوں۔

774۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ

(مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلیٰ ... 1701)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر جبکہ آپؐ صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

775۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، اليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى العَطَاءِ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب الاستعفاف عن المسالۃ 1472)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا۔ آپؐ نے مجھے دیا۔ پھر میں نے آپؐ سے مانگا۔ پھر آپؐ نے دیا۔ پھر میں نے آپؐ سے مانگا۔ پھر آپؐ نے دیا۔ پھر فرمایا حکیم! یہ مال تو ہرا بھرا میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوتِ نفس (یعنی استغناء) سے لیا تو اس کے لئے اس (مال) میں برکت دی جائے گی اور جس نے نفس کے لالچ سے لیا، اُس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی اور وہ اسی شخص کی مانند ہوگا جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت حکیمؓ کہتے تھے کہ

میں نے کہا یارسول اللہ! اُسی کی قسم جس نے آپؐ کو سچائی دے کر بھیجا ہے، میں آپؐ کے سوا کسی سے بھی کچھ نہیں لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت حکیمؓ کو وظیفہ دینے کے لئے بلاتے تو وہ اُن سے وظیفہ لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں بلایا کہ انہیں وظیفہ دیں تو بھی انہوں نے انکار کر دیا کہ اُن سے کچھ لیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں گواہ ٹھہراتا ہوں حکیم کو میں (بیت المال کی) آمدنی سے اُن کا حق پیش کرتا ہوں اور وہ انکار کرتے ہیں۔ اُسے نہیں لیتے۔ چنانچہ حضرت حکیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا لوگوں میں سے کسی سے کچھ نہیں لیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔

776ـ عَن أبي أُمَامَة رَضِي اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم من يُبَايع ؟ فَقَالَ ثَوْبَان مولى رَسُول الله صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم بَايعنَا يَا رَسُول اللّٰهِ ، قَالَ على أَن لَا تسأَل أحداً شَيْئاً فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهُ يَا رَسُول اللّٰهِ! قَالَ الْجنَّة فَبَايعهُ ثَوْبَان . قَالَ أَبُو أُمَامَة فَلَقَد رَأَيْته بِمَكَّة فِي أجمع مَا يكون من النَّاس يسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَرُبمَا وَقع على عاتق رجل فَيَأْخذهُ الرجل فيناوله فَمَا يَأْخُذهُ منهُ حَتَّى يكون هُوَ ينزل فَيَأْخذهُ

(الترغيب و الترهيب للمنذري كتاب الصدقات باب الترهيب من المسألة و تحريمها مع الغنى ...1171)

حضرت ابو امامہ بن باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے ایک موقع پر فرمایا مجھ سے کون عہد باندھتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کے آزاد کردہ غلام ثوبان نے عرض کیا یارسول اللہ! میں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اس پر ثوبان نے عرض کیا یارسول اللہ! اس عہد کا اجر کیا ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا اس کے بدلہ میں جنت ملے گی۔ اس پر ثوبان نے آپؐ کے اس عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثوبان کو مکہ میں دیکھا کہ سخت بھیڑ کے باوجود سواری کی حالت میں اگر

آپؐ کے ہاتھ سے چابک بھی گر جاتا تو خود اتر کر زمین پر سے اٹھاتے اور اگر کوئی شخص خود ہی انہیں چابک پکڑانا چاہتا تو نہ لیتے بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

777۔ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا، قَالَ ثُمَّ قَالَ يَاقَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ، تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ —أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ —وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ — أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ — فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

(مسلم كتاب الزكاة باب من تحل له المسالة1716)

قبیصہ بن مخارق ہلالیؓ کہتے ہیں میں نے ایک مالی ذمہ داری قبول کرلی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس بارہ میں سوال کے لئے گیا۔ آپؐ نے فرمایا ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجائے۔ پھر ہم تمہارے لئے اس کے بارہ میں حکم دیں گے۔ وہ کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنے کی تین میں سے ایک کو اجازت ہے۔ وہ شخص جو مال کی ذمہ داری اٹھائے اس کے لئے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اس کو حاصل کرلے پھر وہ (سوال سے) رک جائے ایک وہ شخص جس پر کوئی ایسی مصیبت آئے جو اس کے مال کو ضائع کردے اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔ یہاںتک کہ اس کی معیشت کے لئے سہارا مل جائے یا معیشت کا رخنہ بھر جائے اور ایک وہ شخص جسے فاقے کا سامنا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھدار لوگ گواہی دیں کہ فلاں شخص کو

فاقہ نے آلیا ہے تو اس کے لئے سوال جائز ہے یہاں تک کہ اس کی معیشت کے لئے سہارا مل جائے یا معیشت کا رخنہ بھر جائے۔ اس کے سوا سوال کرنا اسے قبیصہ حرام ہے۔ اس کا مرتکب حرام کھاتا ہے۔

778۔ عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الأَنَّمَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلاَثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلاَ ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ

(ترمذی کتاب الزھد باب ما جاء مثل الدنیا مثل اربعة نفر 2325)

حضرت ابو کبشہ انماریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین باتوں کے مؤثر ہونے کے بارہ میں میں قسم کھا سکتا ہوں تم ان باتوں کو یاد رکھو۔ اول یہ کہ صدقہ سے کسی کا مال کم نہیں ہوتا۔ دوسرے کوئی مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو عزت دیتا ہے۔ تیسرے جب کوئی انسان اپنے لئے سوال اور مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ غربت اور احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔ یاد رکھو دنیا میں رہنے والے چار قسم کے انسان ہو سکتے ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا اور وہ

اس نعمت کی وجہ سے اپنے رب سے ڈرتا ہے، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے۔ یہ تو سب سے اعلیٰ درجہ کا انسان ہے۔ دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا اور سچی نیت سے کہتا ہے کہ اگر مجھے مال بھی ملتا تو میں فلاں سخی کی طرح اپنے مال کو خرچ کرتا۔ ایسے شخص کو اس کی نیت کا ضرور ثواب ملے گا اور پہلے آدمی کے برابر اس کا درجہ ہو گا۔ تیسرا وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا۔ چنانچہ وہ اپنے مال کو سوچے سمجھے بغیر بے جا خرچ کرتا ہے اور اس خرچ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ صلہ رحمی اور رشتہ داروں حسن سلوک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانتا۔ یہ انسان بڑا بد قسمت اور بد کردار ہے۔ چوتھے وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم، لیکن آرزو رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بھی اس بد کردار شخص کی طرح اسے خرچ کروں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کروں۔ پس ایسے بد نہاد شخص کو بھی اس کی نیت کا بدلہ ملے گا اور اس کا انجام اس تیسرے شخص کی طرح بلکہ اس سے بھی بد تر ہو گا۔

779۔ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيَّ، قَالاَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلاَ اللُّقْمَةُ وَلاَ اللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ

(بخاری کتاب التفسیر باب لا یسالون الناس الحافا (البقرة 273) 4539)

عطاء بن یسار اور عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں لوٹا دیں اور نہ وہ جس کو ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین تو وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے بچتا رہے۔

780۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ، فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب قول اللہ تعالیٰ لا یسالون الناس الحافا (البقرۃ 273) 1479)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس گھومتا پھرے۔ ایک دو لقمے اور ایک دو کھجوریں اُس کو دربدر لے جائیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو اتنا مال نہیں پاتا کہ اس کی ضرورتوں کو پورا کر دے اور نہ اُس کا حال کسی کو معلوم ہو کہ اس کو صدقہ دے اور نہ وہ اُٹھ کر لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہو۔

میانہ روی اور متوازن زندگی

781۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(شعب الایمان الثانی و الاربعون من شعب الایمان و ھو باب الاقتصاد فی النفقۃ و تحریم اکل المال الباطل 6568)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(مشکاۃ المصابیح کتاب الادب باب الحذر و التانی الفصل الثالث 5067)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

782۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أُرَاهُ رَفَعَهُ، قَالَ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا

(ترمذی کتاب البر و الصله باب ما جاء فی الاقتصاد فی الحب والبغض 1997)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنے دوست سے اعتدال کے اندر رہ کر محبت کرو کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل کلاں وہی شخص تیرا دشمن بن جائے اور اسی طرح اپنے دشمن سے بھی حد کے اندر رہ کر دشمنی رکھ کیونکہ ممکن ہے کہ وہی کل تیرا دوست بن جائے (اور پھر کی ہوئی زیادتیوں پر تو شرمندہ ہوتا پھرے)۔

783۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْإِيمَانِ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ وَمَنْ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ

(المعجم الصغیر للطبرانی ، باب الالف ، من اسمه احمد جلد 1 صفحه 61)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اول یہ کہ جب کسی مومن کو غصہ آئے تو غصہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا اور جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے حق سے باہر نکلنے نہیں دیتی (وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا) اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو (اس وقت بھی) وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا (یعنی جو اس کا نہیں اس کو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا)۔

784۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

(بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر 39)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دین تو آسان ہے اور جو کوئی بھی دین میں حد سے بڑھے گا تو دین اس کو مغلوب کر دے گا۔ اس لئے ٹھیک راہ چلو اور حدود کے قریب قریب رہو اور خوش رہو اور صبح و شام دعاؤ کر سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے رہو اور ایسا ہی کچھ پچھلی رات کو بھی۔

785۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ جَاءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا، فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاَ أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

(بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح 5063)

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے تھے کہ تین شخص نبی ﷺ کی ازاوج مطہرات کے گھروں میں آئے اور پوچھنے لگے کہ نبی ﷺ کس طرح عبادت کیا کرتے تھے۔ جب انہیں بتلایا گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے

اسے کم خیال کیا۔ وہ کہنے لگے۔ نبی ﷺ سے ہمیں کیا نسبت؟ اللہ نے انہیں جو بھی ان سے پہلے قصور ہو چکے یا بعد میں ہونے والے تھے سب معاف کر دیئے۔ ان میں سے ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں گا اور دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا میں عورت سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا۔ رسول ﷺ آئے آپؐ نے فرمایا کیا تم وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ کے حضور عاجزی کرتا ہوں اور تم سے زیادہ اس (کی ناراضگی) سے ڈرتا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ سو جس نے میرے طریقے کو ناپسند کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ انا اعلمکم باللہ ...20)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی صحابہؓ کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتے تو آپؐ صرف اُنہیں ایسے کاموں کا حکم دیتے جن کو وہ کر سکتے۔ صحابہؓ کہتے: یارسول اللہ! ہم تو آپؐ جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پہلی اور پچھلی کوتاہیاں معاف کر دی ہیں۔ اس بات پر آپؐ کو اتنا رنج ہوا کہ آپؐ کے چہرہ سے ظاہر ہونے لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والا اور سب سے زیادہ عارف باللہ میں ہوں۔

786۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ، فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ، فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

(مسلم کتاب الفضائل باب علمه ﷺ بالله تعالیٰ و شدته خشیته 4331)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس میں رخصت پر عمل کیا۔ آپؐ کے صحابہؓ میں سے بعض لوگوں کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے گویا اسے ناپسند کیا اور اس سے بچنا چاہا۔ حضور ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اُن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں میری طرف سے بات پہنچی جس میں میں نے رخصت پر عمل کیا لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا اور اس حکم سے بچنا چاہا۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کے بارہ میں ان سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور اس کی خشیت بھی ان سے زیادہ رکھتا ہوں۔

787۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتَّى تَمَلُّوا ، قَالَتْ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينَ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

(ابن ماجه کتاب الزهد باب المداومة على العمل 4238)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی اور نبی ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ فلاں (اپنی نماز کا ذکر کرتی ہے) جو سوتی نہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا بس۔ تم پر وہ لازم ہے جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ بخدا اللہ نہیں اکتاتا مگر تم اکتا جاؤ گے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپؐ کو سب سے زیادہ پیارا دین وہ تھا جس کو کرنے والا اس پر باقاعدگی اختیار کرے۔

788ـ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ كُلْ؟ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع......1968)

عون بن ابی جُحَیفہ اپنے باپ (وہب بن عبد اللہ سوائی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ حضرت سلمانؓ حضرت ابودرداءؓ سے ملنے گئے تو انہوں نے حضرت امّ درداءؓ کو دیکھا کہ انہوں نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اُن سے پوچھا تمہارا یہ کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگیں: تمہارے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں۔ اِتنے میں حضرت ابودرداءؓ آئے تو انہوں نے حضرت سلمانؓ کے لئے کھانا تیار کیا اور اُن سے کہا آپؓ کھائیں (اور) کہا میں تو روزہ دار ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا میں اس وقت تک ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک آپؓ نہ کھائیں۔ (وہب نے) کہا حضرت ابودرداءؓ نے کھانا کھایا اور جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداءؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ (حضرت سلمانؓ نے) کہا سوئیں۔ تو وہ سو گئے۔ پھر نماز کے لئے اُٹھنے لگے تو انہوں نے کہا ابھی سوئیں۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا تو حضرت سلمانؓ نے کہا اب اُٹھیں اور دونوں نے نماز پڑھی اور حضرت سلمانؓ نے اُن سے کہا تیرے ربّ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اس لئے ہر حق والے

کو اُس کا حق دے۔ حضرت ابو درداءؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے اُن سے فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا ہے۔

789۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ مَا بَالُ هَذَا؟، قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

(بخاری کتاب جزاء الصید باب من نذر المشی الی الکعبة 1865)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (انہوں نے کہا) نبی ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان سہارا لئے چلا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کی یہ کیا حالت ہے؟ انہوں نے کہا اس نے نذر مانی تھی کہ وہ (حج کیلئے) پیدل جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے تئیں دکھ میں ڈالے اور آپؐ نے اس سے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

790۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أن تُؤتَى عَزَائِمُهُ

(صحیح ابن حبان، کتاب الصوم، باب صوم المسافر، ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ 3568)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کی طرف سے دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے اور اس رعایت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح اسے یہ بات پسند ہے کہ (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) عزیمت اور اصل حکم عمل کیا جائے (تعمیل حکم اور رعایت کے موقع پر رعایت سے فائدہ اٹھانا یہی حقیقی فرمانبرداری ہے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ

(صحیح ابن حبان ، کتاب الصلاۃ ، فصل فی صلاۃ السفر باب ذکر استحباب قبول الرخصۃ اللہ ......2742)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو رخصتوں اور رعایتوں سے فائدہ اٹھانا اسی طرح پسند ہے (اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے) جس طرح نافرمانی اور حکم عدولی اسے ناپسند ہے (اور اس پر وہ ناراض ہوتا ہے)۔

791۔ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ، قَالَ —وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ، قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، فَنَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ، تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ، حَتَّى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ، عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(مسلم کتاب التوبۃ باب فضل دوام الذکر و الفکر فی الامور الآخرۃ4923)

حضرت حنظلہ الاُسَیِّدِیؓ جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ مجھے ملے اور کہا حنظلہ تم کیسے ہو؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ حضرت حنظلہؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپؐ ہمیں دوزخ اور جنت یاد کراتے ہیں یہاںتک کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلتے ہیں اور بیوی بچوں اور جائیدادوں میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم پر بھی یہی گذرتی ہے۔ وہ کہتے ہیں پھر میں اور حضرت ابو بکرؓ چل پڑے یہاںتک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہم آپؐ کے پاس ہوتے ہیں تو آپؐ ہمیں دوزخ اور جنت یاد کرادیتے ہیں یہاںتک کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں لیکن جب ہم آپؐ کے پاس سے جاتے ہیں اور بیوی بچوں اور جائیدادوں میں پڑ جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو ضرور فرشتے تمہارے بچھونوں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کرتے لیکن اے حنظلہ! یہ وقت وقت کی بات ہے۔ یہ آپؐ نے تین دفعہ فرمایا۔

قناعت اور سادگی

792۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ يَمْلِكُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا

(ترمذی کتاب الزھد باب فی توکل علی اللہ 2346)

حضرت عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

793۔ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا، قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ

(مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5276)

ابو عبد الرحمان حُبُلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کو کہتے ہوئے سنا جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا ہم درویش مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبد اللہؓ نے اس سے کہا کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رہتے ہو ؟ اس نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا تمہارا گھر ہے جس میں تم رہ سکو؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا پھر تو تم اغنیاء میں سے ہو۔ اس نے کہا میرا تو خادم بھی ہے۔ انہوں نے کہا پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو۔

794۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ، اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ، فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ، فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا، وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي، ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

(مسلم کتاب الذکر و الدعا... باب التسبیح اول النہار و عند النوم 4892)

حضرت علیؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی چلانے سے اپنے ہاتھ میں تکلیف کی شکایت کی اور نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تھے تو وہ (حضورؐ کی طرف) گئیں اور آپؐ کو نہ پایا۔ آپؓ حضرت عائشہؓ سے ملیں اور (ان کو) بتایا۔ جب نبیؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے اپنے ہاں آنے کا بتایا۔ (حضرت علیؓ کہتے ہیں) تو نبیؐ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔ پھر آپؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگا ہے وہ یہ ہے کہ جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو چونتیس 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو، تنتیس 33 دفعہ سبحان اللہ کہو اور تنتیس 33 دفعہ الحمدللہ کہو۔ یہ تم دونوں کے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہے۔

795۔ عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي العَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي،

فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب من اعطاہ اللہ شیئا من غیر مسالة و لا ...1473)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ مجھے وظیفہ دیتے تو میں کہتا آپؐ اُن کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ اِس کے محتاج ہوں تو آپؐ فرماتے اس مال میں سے جب کچھ تمہارے پاس آئے تو اُسے ایسی حالت میں لے لو جبکہ تم نہ خواہشمند ہو اور نہ سائل اور جو نہ ملے تو اپنے نفس کو اُس کے پیچھے مت لگاؤ۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ، فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ: أَعْطِهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ

(مسلم کتاب الزکاۃ باب اباحة الاخذ لمن اعطی من غیر مسالة...1718)

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمرؓ کو کچھ عطا فرماتے تو حضرت عمرؓ آپؐ سے عرض کرتے یارسولؐ اللہ! اسے اس شخص کو عطا فرمادیں جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورتمند ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا یہ لے لو اور اس سے مالی فائدہ اٹھاؤ یا اس کو صدقہ کر دو اور وہ مال جو تمہیں بغیر حرص کے اور بن مانگے ملے وہ لے لو ورنہ اس کے پیچھے مت پڑو۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ اسی وجہ سے کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز آپؓ کو دی جاتی اسے ردّ نہیں کرتے تھے۔

796۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ — أَوْ سَبْيٍ — فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ،

(بخاری کتاب الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد الثناء اما بعد923)

حضرت عمرو بنت تغلبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال یا کوئی چیز لائی گئی۔ آپؐ نے وہ بانٹ دی۔ آپؐ نے بعض آدمیوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا۔ پھر آپؐ کو یہ خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو آپؐ نے چھوڑ دیا تھا۔ وہ کچھ ناراض ہیں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کی تعریف کی۔ پھر فرمایا اما بعد، اللہ کی قسم! میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اور ایک شخص کو چھوڑ دیتا ہوں) اور حالانکہ جسے چھوڑتا ہوں۔ وہ مجھ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے بہ نسبت اس کے جسے میں دیتا ہوں۔ لیکن میں بعض لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بے چینی اور بے صبری دیکھتا ہوں اور بعض لوگوں کو اس سیر چشمی اور بھلائی کے حوالہ کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہوتی ہے۔ انہی لوگوں میں عمرو بن تغلبؓ بھی ہیں (یہ کہتے تھے) بخدا! میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کے مقابل میں مجھے سرخ اونٹ ملتے۔

797۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَى مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا فِي قُرَيْشٍ وَقَبَائِلِ الْعَرَبِ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ وَجَدَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِهِمْ، حَتَّى كَثُرَتْ فِيهِمُ الْقَالَةُ حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا الْحَيَّ قَدْ

وَجَدُوا عَلَيْكَ فِي أَنْفُسِهِمْ لِمَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْفَيْءِ الَّذِي أَصَبْتَ، قَسَمْتَ فِي قَوْمِكَ، وَأَعْطَيْتَ عَطَايَا عِظَامًا فِي قَبَائِلِ الْعَرَبِ، وَلَمْ يَكُ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ، قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ يَا سَعْدُ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَنَا إِلَّا امْرُؤٌ مِنْ قَوْمِي، وَمَا أَنَا؟ قَالَ فَاجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فِي هَذِهِ الْحَظِيرَةِ، قَالَ فَخَرَجَ سَعْدٌ، فَجَمَعَ الناس فِي تِلْكَ الْحَظِيرَةِ، قَالَ فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَتَرَكَهُمْ، فَدَخَلُوا وَجَاءَ آخَرُونَ، فَرَدَّهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا أَتَاهُ سَعْدٌ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ لَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا قَالَةٌ بَلَغَتْنِي عَنْكُمْ وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوهَا فِي أَنْفُسِكُمْ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ؟ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ؟ وَأَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؟ قَالُوا: بَلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ. قَالَ أَلَا تُجِيبُونَنِي يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا: وَبِمَاذَا نُجِيبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ الْمَنُّ وَالْفَضْلُ. قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ وَصُدِّقْتُمْ، أَتَيْتَنَا مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ، وَمَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ وَطَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ، وَعَائِلًا فَآسَيْنَاكَ أَوَجَدْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فِي لُعَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا، تَأَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوا، وَوَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلَامِكُمْ؟ أَفَلَا تَرْضَوْنَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ فِي رِحَالِكُمْ؟ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْأَنْصَارَ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ فَبَكَى الْقَوْمُ، حَتَّى أَخْضَلُوا لِحَاهُمْ، وَقَالُوا: رَضِينَا بِرَسُولِ اللَّهِ قِسْمًا وَحَظًّا، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقُوا

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابه ، مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه 11753)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے قریش اور عرب کے قبائل میں وہ تمام مال غنیمت تقسیم فرما دیا جو فتح ہوازن و حنین میں ہاتھ لگا تھا اور انصار کو کچھ نہ ملا تو انصار کے کچھ لوگوں نے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کیا۔ یہاں تک کہ اس بارہ میں چہ میگوئیاں بڑھ گئیں۔ اور کسی کہنے والے نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب کیا ہے اب تو رسول اللہ ﷺ اپنی قوم سے آملے ہیں (اب ہماری ضرورت نہیں رہی) انصار میں سے سعد بن عبادہؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور ﷺ آپ کی اس تقسیم کی وجہ سے کچھ انصار کے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی قوم کو مال غنیمت میں سے اتنے بڑے بڑے عطیات مرحمت فرمائے ہیں اور انصار کو کچھ نہیں ملا۔ حضور نے فرمایا اے سعد! تم کہاں تھے لوگوں کو سمجھانا تھا۔ سعد نے عرض کیا حضور! میں بھی تو اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ میری کون سنتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا سعد اپنی قوم اس چوپال میں جمع کرو میں ان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سعدؓ انصار کو چوپال میں جمع کرنے لگے۔ مہاجرین میں سے بھی چند لوگوں کو اندر جانے کی اجازت دی اور باقی مہاجرین کو لوٹا دیا۔ جب تمام انصار اکٹھے ہو گئے تو آپؐ کو اطلاع دی کہ لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ پھر آپؐ تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا اے انصار! تم نے جو گلے شکوے کئے ہیں وہ مجھ تک پہنچے ہیں۔ اے انصار سوچو تو میں تمہارے پاس اس وقت آیا تھا جب تم بھٹکے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی۔ تم تنگ دست تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں دولت مند بنایا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا یہ سب سچ نہیں۔ انصار نے عرض کیا کیوں نہیں، خدا اور اس کے رسول کا یہ بڑا فضل و احسان ہے۔

حضور نے فرمایا اے انصار! تم میری ان باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے عرض کیا۔ ہم کیا جواب دیں۔ ہم تو اللہ اور اس کے رسول کے زیر احسان ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اگر چاہو تو یہ جواب دے سکتے ہو اور یہ جواب صحیح ہو گا کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب آپ ﷺ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور تکذیب کی اور ہم نے اس وقت آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ آپ پریشان حال ہمارے پاس آئے ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ ہمارے

پاس بے گھر ہو کر آئے ہم نے آپ کو پناہ دی۔ آپ محتاج اور بے سر و سامان ہو کر آئے ہم نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی محتاجی دور کی اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا سہارا بنے۔

اے انصار! کیا تم ان دنیاوی چمک دمک کے سامانوں کی وجہ سے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کرتے ہو جو میں نے قریش اور قبائل عرب کے نو مسلموں کو ان کی دلجوئی اور تالیف قلب کے طور پر دیئے ہیں۔ اے انصار کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھر بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے ساتھ اللہ کے رسول کو لے جاؤ۔ خدا کی قسم! جس کے قبضے اور اختیار میں محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر تمام لوگ ایک وادی اور ایک راہ پر چلیں اور انصار کوئی اور راہ اختیار کریں تو میں انصار کے ساتھ چلوں گا۔

اے اللہ! تو انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔

حضور کی اس تقریر کو سن کر انصار زار از روئے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور عرض کیا حضور! ہم آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے راضی ہیں آپ کی تقسیم پر راضی ہیں۔ کچھ ناسمجھ لوگوں کے منہ سے ایسی نازیبا باتیں نکلی ہیں اور سنجیدہ اور بزرگ انصار اس سے بیزار ہیں۔ بہر حال اس صورت حال کو سلجھنے کے بعد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ اور لوگ بھی اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔

قَالَ فَقَالَ الْأَنْصَارُ الْمَنُّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَالْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلٰى غَيْرِنَا، فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَسَكَتُوْا، فَقَالَ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئاً، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشاً وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ

(سیرۃ الحلبیہ، تتمہ باب ذکر مغازیہ، غزوۃ الطائف، جلد3 صفحہ 176)

راوی کہتے ہیں کہ انصار نے جواب دیا احسان اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور فضل ہم پر اور ہمارے غیر پر ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ وہ خاموش رہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھدار لوگوں نے کہا ہمارے سرداروں نے تو کوئی بات نہیں کی لیکن ہمارے نوجوانوں نے کہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت فرمائے، وہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔

798۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لا يَفْنٰى

(رسالة قشيريه ، باب القناعة صفحه196)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

799۔ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ، بِالْمَدَايِنِ، فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ،وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ، وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الآخِرَةِ

(بخاری کتاب الاشربة باب الشرب فی آنیة الذهب 5632)

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ مدائن میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان ان کے پاس چاندی کا پیالہ لایا۔ آپ نے وہ پیالہ اس پر پھینک دیا اور کہنے لگے۔ میں نے اسے نہیں پھینکا مگر اس لئے کہ میں نے اس کو روکا ہے اور وہ رکا نہیں اور نبی ﷺ نے ریشمی کپڑوں اور دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے ہمیں روکا اور فرمایا یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور وہ آخرت میں تمہارے لئے ہوں گی۔

عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ، قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ، فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ، فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ، فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم کتاب اللباس و الزینة باب تحریم استعمال اناء الذهب و الفضة ......3835)

عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حذیفہؓ کے پاس تھے۔ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا تو ایک گاؤں کا نمبر دار چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ انہوں نے وہ برتن اس پر دے مارا اور کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اسے پہلے حکم دے چکا ہوں کہ یہ مجھے اس (چاندی کے) برتن میں (پانی) نہ پلائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج اور ریشم پہنو کیونکہ یہ دنیا میں ان کے لئے ہے اور قیامت کے دن آخرت میں تمہارے لئے ہے۔

دنیا کی محبت سے اجتناب

800۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

(مسلم کتاب الشعر باب فی انشاء الاشعار و بیان الشعر...4173)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہے لبید کا یہ کلمہ ہے۔"سنو اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے"

801۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً، فَقَالَ مَا لِي وَمَا لِلدُّنْيَا، وَمَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

(ترمذی کتاب الزھد باب ما جاء فی اخذ المال بحقه 2377)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سو رہے تھے۔جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ہم نے عرض کیا۔یارسول اللہ!ہم آپ ﷺ کے لئے نرم سا گدیلہ بنادیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

802۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کانک غریب... 6416)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اس طرح بسر کر گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلتا مسافر۔

803۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ

(ابن ماجه ،کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا 4102)

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسولؐ اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھ سے محبت کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تم سے محبت کرے گا اور اس سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

804۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

(مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5242)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

805۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الأَنْصَارِيَّ ...... أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الجَرَّاحِ إِلَى البَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ البَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاَءَ بْنَ الحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَتْ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ

سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ لَا الفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

(بخاری کتاب الجزیہ باب الجزیہ و الموادعہ مع اہل العرب 3158)

حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ نے —جو بنوعامر بن لوئی کے حلیف اور بدر میں شریک تھے— بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین کی طرف بھیجا کہ اس کا جزیہ لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے باشندوں سے صلح کرلی تھی اور حضرت علاء بن حضرمیؓ کو ان کا امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بحرین کا مالیہ لے کر آئے اور انصار نے حضرت ابوعبیدہؓ کی آمد کی خبر سنی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ فجر کی نماز ان کو پڑھا چکے تو آپ مڑے۔ صحابہؓ آپ کے سامنے آبیٹھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر تمہیں بشارت ہو اور اسی بات کی امید رکھو جو تمہیں خوش کرے گی۔ بخدا! تمہارے متعلق مجھے محتاجی کا اندیشہ نہیں۔ بلکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں دنیا تمہارے لئے اس طرح کشادہ نہ ہوجائے جس طرح ان لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی جو تم سے پہلے تھے اور پھر تم اس میں اس طرح ایک دوسرے سے بڑھ کر حرص کرنے لگو جس طرح انہوں نے کی اور یہ حرص تمہیں بھی ویسے ہی ہلاک کردے جیسے انہیں ہلاک کیا ہے۔

أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ ...... أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟ فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

(مسلم کتاب الزهد و الرئقاق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5247)

حضرت عمرو بن عوفؓ جو بنو عامر بن لُوَیّ کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو جزیہ لینے کے لئے بحرین بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کا معاہدہ کیا تھا اور حضرت علاء حضرمیؓ کو ان پر امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصارؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے آنے کا سنا تو نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ادا کرنے کے لئے) پہنچ گئے۔ جب آپؐ نے نماز ادا کی تو آپؐ مڑے۔ وہ ان کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ بحرین سے ابو عبیدہؓ کچھ لائے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تم کو خوش کر دے گی۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارہ میں غربت کا ڈر نہیں ہے ہاں مگر تمہارے بارہ میں یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا کشادہ کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور پھر تم اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگو جیسے انہوں نے کیا تھا اور وہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے اس نے ان کو ہلاک کیا تھا۔

806۔ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

(المبسوط فی الفقه الحنفی (للسرخسی)، کتاب النکاح جلد 4 صفحه 194)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں ہے (یعنی عیسائیت کی طرح تجرد اور دنیا سے بے تعلقی کی زندگی گزارنا اسلام میں درست اور پسندیدہ نہیں)۔

خیر خواہی اور تعاون علی البر

807۔ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ ؟ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحة74)

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی اور خلوص (کا نام) ہے۔ہم نے عرض کیا کس کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے لئے اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے، مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عوام کے لئے۔

808۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثٌ لا يَغُلُّ / يَغِلُّ عَلِيهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ وُلاةِ الأَمورِ، وَلُزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

(رسالة قشيريه ، باب الاخلاص صفحه242)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین باتیں ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص، دوسرا حکام کی خیر خواہی، تیسرا جماعت مسلمین کے ساتھ وابستگی۔

809۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ لا یَزَالُ اللّٰہُ تَعَالَی فِي حَاجَۃِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي حَاجَۃِ أَخِیہِ الْمُسْلِمِ

(رسالة قشيريه ، باب الفتوة صفحه 261)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

810۔ عَنْ أَبِي هُرَیْرَۃَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا، نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ یَسَّرَ عَلَی مُعْسِرٍ، یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَہُ اللّٰہُ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، وَاللّٰہُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِیہِ، وَمَنْ سَلَکَ طَرِیقًا یَلْتَمِسُ فِیہِ عِلْمًا، سَہَّلَ اللّٰہُ لَہُ بِہِ طَرِیقًا إِلَی الْجَنَّۃِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰہِ، یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰہِ، وَیَتَدَارَسُونَہُ بَیْنَہُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمِ السَّکِینَۃُ، وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلَائِکَۃُ، وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیمَنْ عِنْدَہُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِہِ عَمَلُہُ، لَمْ یُسْرِعْ بِہِ نَسَبُہُ

(مسلم کتاب الذکر و الدعا باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن...4853)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں سہولت پیدا کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ اس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو حصول علم کی خاطر کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ اس کے ذریعہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اس کی کتاب پڑھنے کے لئے اور آپس

میں ایک دوسرے کو سکھانے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو ضرور ان پر سکینت اترتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے حلقے میں لے لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں اور جس کا عمل اسے سست کرے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرے گا۔

تواضع اور خاکساری، عجز اور انکساری

811۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ، إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب استحباب العفو و التواضع4675)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور عفو کرنے سے اللہ بندہ کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی اللہ کی خاطر انکساری نہیں کرتا ہے مگر اللہ اس کا درجہ بڑھاتا ہے۔

812۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى العَضْبَاءَ، لَا تُسْبَقُ – قَالَ حُمَيْدٌ: أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ — فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى المُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ، فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ

(بخاری کتاب الجهاد باب ناقة النبی ﷺ2872)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ اس سے آگے کوئی اونٹ نہیں نکل سکتا تھا۔ حُمید کہتے یا (یوں کہا کہ) ممکن نہ تھا کہ کوئی اونٹ اس سے آگے نکل سکے۔ ایک بدوی (نوجوان) اونٹ پر سوار آیا اور وہ اس سے آگے نکل گیا تو مسلمانوں پر یہ شاق گذرا اور نبی ﷺ بھی

پہچان گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ یہ ضرور کرتا ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے اسے (کبھی نہ کبھی) ضرور ہی نیچا دکھاتا ہے۔

حلم اور بردباری، رافت اور نرمی

813۔ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل الرفق4683)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ رفیق ہے اور رفق کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر جو عطا کرتا ہے وہ نہ سختی پر اور نہ اس کے سوا کسی (چیز) پر عطا کرتا ہے۔

814۔ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل الرفق4684)

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔

815۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

(ترمذی کتاب القیامۃ والرقائق باب ما جاء فی صفۃ اوانی الحوض 2488)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے۔ یعنی نفرت نہیں کرتا ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

816۔ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ

(بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول فی المسجد 220)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک بدوی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ اس پر نبی ﷺ نے ان سے کہا اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو۔ — سَجْلٌ کا لفظ (کہا) یا ذَنُوب کا — اور تم صرف اس لئے مبعوث کئے گئے ہو کہ آسانی کرنے والے بنو اور تم سختی کرنے کے لئے مبعوث نہیں کئے گئے۔

817۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ، ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ: ......وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الآيَةِ: إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِينَ

(ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورۃ الحجر 3127)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ نور سے دیکھتا ہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (یعنی اس میں ان لوگوں کے لئے نشانات ہیں جو بات کی تہ تک پہنچتے اور صحیح صورت حال فوری طور پر سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں)۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ تَعَالَى، ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ الْمُتَفَرِّسِينَ

(مسند امام ابی حنیفه (الامام الاعظم) کتاب التفسیر روایت نمبر 500)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ نور سے دیکھتا ہے پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت تلاوت فرمائی إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (الحجر 76) (یقیناً اس (واقعہ) میں کھوج لگانے والوں کے لئے نشانات ہیں)۔

818۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

(بخاری کتاب الادب باب لا یلدغ المومن من جحر مرتین 6133)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے کبھی دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

(مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب لا یلدغ المومن من جحر مرتین5303)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

819۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ...... فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا، فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ، حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَامَ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ؟ اخْرُجْ، ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ، فَيَحْلِقَكَ. فَقَامَ، فَخَرَجَ، فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ: نَحَرَ هَدْيَهُ، وَدَعَا حَالِقَهُ. فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا، فَنَحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا

(مسند احمد بن حنبل کتاب اول مسند الکوفیین باب حدیث المسور بن مخرمہ و مروان بن الحکم 19136)

مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے، ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی روایت کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ اپنے چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ نکلے .... جب معاہدہ صلح لکھا جا چکا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا اٹھو اپنی قربانیاں ذبح کرو اور بال منڈوا کر احرام کھول دو۔ راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم! ان میں سے ایک شخص بھی نہ اٹھا یہاں تک کہ آپؐ نے تین بار یہ بات دہرائی۔ جب ان میں سے کوئی نہ اٹھا آپؐ کھڑے ہوئے اور حضرت ام سلمہؓ کے پاس اندر تشریف لے گئے۔ اور ان سے اس صورت حال کا ذکر کیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس وقت صحابہؓ شدت غم سے دوچار ہیں) آپؐ باہر تشریف لے جائیں اور ان (صحابہؓ) سے کوئی گفتگو نہ فرمایئے بلکہ اپنی قربانی ذبح کیجئے اور حجام کو بلوایئے اور بال کٹوا کر احرام کھول دیجئے (پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے) چنانچہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور باہر نکلے اور ان میں سے کسی سے بات نہ کی یہاں

تک کہ آپؐ نے اپنی قربانی کی اور اپنے حجام کو بلایا۔ جب صحابہؓ نے یہ دیکھا تو تیزی سے اٹھے اپنی اپنی قربانیاں ذبح کیں اور احرام کھولنے کے لئے ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے جلدی اور غم کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ ایک دوسرے کو مار ہی ڈالیں گے۔

820۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللهُ؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ، وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ، فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ، فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ، قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ

(مسلم کتاب الاشربة باب اکرام الضیف و فضل ایثارہ 3815)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا میں فاقہ زدہ ہوں۔ آپؐ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے کہا اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے (ایک اور زوجہ مطہرہ) کی طرف بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کہا یہاں تک کہ ان سب نے اسی طرح کہا کہ نہیں! اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جو اس شخص کو رات مہمان بنائے گا اللہ اس پر رحم کرے گا۔ انصارؓ میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا میں یارسولؐ اللہ! وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی

سے کہا کیا تیرے پاس کچھ ہے ؟ اس نے کہا سوائے میرے بچوں کی خوراک کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کسی چیز سے بہلا دو اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرو کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانے لگے تو چراغ کی طرف جانا اور اسے بجھا دینا۔ راوی کہتے ہیں وہ سب بیٹھے اور مہمان نے کھایا جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا رات جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اللہ اس سے خوش ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا المَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلاَ يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلاَنِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ المُفْلِحُونَ

(بخاری کتاب المناقب باب قول اللہ و یوثرون علی انفسھم 3798)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا؟ یا فرمایا اسے کون مہمان ٹھہرائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا میں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی نہایت

اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی: ہمارے پاس کچھ نہیں مگر اتنا ہی کھانا جو میرے بچوں کیلئے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا اپنے اس کھانے کو تیار کر لو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دینا۔ چنانچہ اس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا اور اپنے بچوں کو سلا دیا۔ پھر اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتی ہے۔ اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ ہنس پڑا، یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا، اور اللہ نے یہ وحی نازل کی وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الحشر:10): انصار اپنے آپ پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں اگرچہ خود انہیں محتاجی ہی ہو اور جو اپنے نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں وہی ہیں جو بامراد ہونے والے ہیں۔

821۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ، بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل الاشعریین رضی الله عنه 4542)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوران جنگ اشعری لوگوں کا کھانا ختم ہو جاتا ہے یا مدینہ میں ان کے اہل و عیال کا کھانا کم پڑ جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر اسے آپس میں ایک برتن کے ذریعہ برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں لہٰذا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

حوصلہ اور جرات، شجاعت اور بہادری

822۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب 6114)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مدّ مقابل کو) پچھاڑنے والا بہادر نہیں ہوتا بلکہ بہادر وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھتا ہے۔

حسن کردار، بشاشت اور خوش خلقی

823۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

(مسلم کتاب الادب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء 4746)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ تمہارا اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

824۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ......... ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

(بخاری کتاب الایمان باب طیب الکلام 6023)

حضرت عدیؓ بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا .... پھر آپ نے فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اگر نہ پاسکو تو اچھی بات ہی سے۔

شرم وحیا

825۔ عَنْ زَيدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

(موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی الحیاء 1678)

حضرت زید بن طلحہؓ نبی ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین و مذہب کا ایک اپنا خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا (یہ خاص) خلق حیاء ہے۔

826۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ — أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ — شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان و افضلها...43)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا فرمایا ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اس کی سب سے افضل شاخ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کا اقرار کرنا اور سب سے عام راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

827۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ. قَالَ قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ لَيْسَ ذَاكَ، وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَالبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْتَذْكُرَ المَوْتَ وَالبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَا يَعْنِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الحَيَاءِ

(ترمذی کتاب صفة القیامة و الرقائق باب ما جاء فی صفة اوانی الحوض 2458)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ راوی کہتے ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! ہم یقیناً حیا کرتے ہیں، الحمد للہ۔ آپؐ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہیئے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ سے حیا کی۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَات يَوْم لأَصْحَابه: اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ.قَالُوا: إِنَّا نَسْتَحى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ.قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْيَذْكُرُ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

(الرسالة القشيريه ، باب الحیا صفحه249)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم حیا کرتے ہیں اے اللہ کے نبی! الحمد للہ۔ آپؐ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیا رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہئے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ سے حیا کی۔

828۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الفحش و التفحش1974)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بدنما بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے۔

829۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

(بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی فاصنع ما شئت6120)

حضرت ابو مسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلی نبوت کے کلام سے جو لوگوں نے محفوظ رکھا یہ بھی ہے کہ جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر تم جو چاہو کرو۔

830۔ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

(مسلم کتاب الفضائل باب کثرة حیائه ﷺ 4270)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ حیادار تھے اور جب آپؐ کچھ ناپسند فرماتے تو ہم اسے آپؐ کے چہرہ سے جان جاتے تھے۔

راز رکھنے کی فضیلت اور افشائے راز کی مذمت

831۔ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ: وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

(مسلم کتاب فضائل الصحابه باب من فضائل انس بن مالک رضی الله عنه4519)

حضرت ثابتؒ کہتے ہیں حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ (حضرت انسؓ) کہتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں سلام کہا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں کچھ تاخیر سے اپنی ماں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے کہا کہ

مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا آپؓ کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا یہ راز ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کا راز ہرگز کسی کو نہ بتانا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں بخدا اگر میں وہ کسی کو بتاتا تو اے ثابت! تجھے ضرور بتاتا۔

پردہ پوشی اور چشم پوشی

832۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ القِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ العَبْدِ مَا كَانَ العَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی الستر‌ة علی المسلم 1930)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

833۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا المُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ المُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ

بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ البَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسه6069)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ہر ایک کو معاف کر دیا جائے گا مگر ان کو نہیں جو کھلم کھلا گناہ کریں اور یہ بھی بے حیائی ہے کہ آدھی رات کو کوئی کام کرے اور پھر صبح کو ایسی حالت میں اٹھے کہ اللہ نے اس پر پردہ پوشی کی ہوئی ہے تو پھر وہ کہ کہے کہ میں نے گزشتہ رات یہ یہ کیا حالانکہ رات اس نے ایسی حالت میں گزاری کہ اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کئے رکھی اور وہ صبح کو اٹھتا ہے اور اپنے سے اللہ کے پردے کو کھول دیتا ہے۔

834۔ عَنْ مَوْلًى لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو كَثِيرٌ، قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، قَالَ دَعْهُمْ. ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَلَا أَدْعُو عَلَيْهِمُ الشُّرَطَ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ وَيْحَكَ دَعْهُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَ

(مسند احمد بن حنبل، مسند الشاميين، مسند عقبه بن عامر الجهني عن النبي ﷺ17465)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کے مولیٰ جن کا نام ابو کثیر تھا بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا عقبہ بن عامرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب پی رہے ہیں۔ عقبہؓ نے فرمایا جانے دو۔ پھر میں ان کے پاس دوبارہ گیا اور کہا کیا میں پولیس کو نہ بلا لاؤں؟ عقبہؓ نے فرمایا تیرا برا ہو! کہا جو ہے جانے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ در گور لڑکی کو اس کی قبر سے نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ إِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَقَالُوا إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يَشْرَبُونَ وَيَفْعَلُونَ، أَفَنَرْفَعُهُمْ إِلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ لَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً مِنْ قَبْرِهَا

(الادب المفرد ، باب من ستر مسلما 758 صفحہ 264)

ابو الھیثم کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے پاس آئے اور کہا ہمارے ہمسائے شراب پیتے ہیں اور دوسرے افعال کرتے ہیں کیا ہم ان کا معاملہ امیر تک پہنچائیں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

حسن ظن

835۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

(مسند احمد بن حنبل ،مسند المکثرین من الصحابہ ، مسند ابی ہریرۃ 7943)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ...... عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الظن 4993)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسن ظنی عبادت کی خوبصورتی میں سے ہے۔

836۔ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى: سَرَقْتَ؟ قَالَ كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِي

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ سلام 4352)

ہمام بن منبّہ نے بیان کیا کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بتائیں .... جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسیٰؑ نے اسے کہا کہ تونے چوری کی ہے۔ اس نے کہا ہر گز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔

عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ؟ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ، وَ كَذَّبْتُ عَيْنِي

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم ... 3444)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا: کیا تم چوری کرتے ہو؟ اس نے کہا ہر گز نہیں، اسی ذات کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ یہ سن کر بولے میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو جھوٹا قرار دیتا ہوں۔

عفو اور دوسروں کے قصور معاف کرنا

837۔ عَنْ سَہْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ، وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكيين ، مسند معاذ بن حسن 15703)

سہل بن معاذ بن انسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑی فضلیت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو در گزر کرے۔

838۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند ابی هريرة 7205)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَفَا رَجُلٌ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهِ عِزًّا، وَلَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَلَا عَفَا رَجُلٌ قَطُّ، إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند ابی هريرة 9641)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو کسی کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ اسے عزت میں بڑھا دیتا ہے۔

قرض، حسن تقاضا اور حسن ادا

839۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ، فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ، ......قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ

(مسلم کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر 2909)

عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہؓ نے اپنے ایک مقروض کو بلوایا تو وہ ان سے چھپ گیا۔ پھر وہ اس سے ملے ....(حضرت ابو قتادہؓ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جسے یہ بات خوش کرے کہ اللہ اسے قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نجات دے تو چاہئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا (مطالبہ ہی) چھوڑ دے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ

(مشكاة المصابيح ، كتاب البيوع باب الافلاس و الانظار ، الفصل الاول 2902)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہیئے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

840۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

(بخاری کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون 2306)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ لب ولہجہ سخت تھا۔ آپ کے صحابہؓ اُسے مارنے کے لئے لپکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، کیونکہ حق والا ایسی باتیں کہتا ہی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس کو ویسی عمر کا اونٹ دے دو جیسا کہ اس کا تھا۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! اس سے بہتر ہی ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو۔ کیونکہ تم میں عمدگی سے قرض ادا کرنے والے ہی بہترین لوگ ہیں۔

841۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَكُمْ —أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ— أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً

(ابن ماجہ کتاب الصدقات باب حسن القضاء 2423)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہیں یا تمہارے بہترین لوگوں میں سے وہ ہیں جو ادائیگی میں بہترین ہیں۔

842۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ، وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الجِدَادِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ، فَجَلَسَتْ، فَخَلاَ عَامًا فَجَاءَنِي اليَهُودِيُّ عِنْدَ الجَدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ اليَهُودِيِّ فَجَاءُونِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ اليَهُودِيَّ، فَيَقُولُ أَبَا القَاسِمِ لاَ أُنْظِرُهُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ، ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى، فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيهِ فَفَرَشْتُهُ، فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ اليَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الجَدَادِ، فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب الرطب و التمر 5443)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ مجھے میری کھجوریں کٹنے تک قرض دیا کرتا تھا اور جابر کی وہ زمین تھی جو بئر رومہ کے راستے پر تھی۔ ایک سال اس زمین نے پھل نہ دیا اور سال خالی گزرا وہ یہودی پھل کٹنے کے وقت میرے پاس آیا اور میں نے کھجوروں سے کچھ بھی نہ کاٹا تھا میں اس سے آئندہ سال تک مہلت مانگنے لگا۔ لیکن وہ نہ مانتا تھا۔ نبی ﷺ کو اس کے متعلق بتلایا گیا۔ آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا چلو یہودی سے جابر کے لئے مہلت مانگیں۔ وہ میرے پاس میرے کھجور کے باغ میں آئے اور نبی ﷺ یہودی سے گفتگو کرنے لگے۔ وہ کہنے لگا ابو القاسم! میں اس کو مہلت نہیں دوں گا۔ جب نبی ﷺ نے یہ دیکھا آپؐ کھڑے ہو گئے اور باغ میں چکر لگایا۔ پھر اس کے پاس آئے اور اس سے گفتگو کی مگر وہ نہ مانا۔ میں اٹھا اور جا کر تھوڑی سے تازہ کھجور لایا اور میں نے ان کو نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے کھائیں۔ پھر اس کے بعد پوچھا

جابر! تمہاری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ کو بتلایا۔ آپؐ نے فرمایا میرے لئے اس میں بچھونا لگادو۔ میں نے آپؐ کے لئے بچھونا بچھایا۔ آپؐ اس میں گئے اور سو گئے۔ پھر آپؐ جاگے اور میں آپؐ کے پاس مٹھی بھر اور کھجوریں لایا۔ آپؐ نے ان میں سے کچھ کھائیں پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو کی۔ لیکن اس نے آپ کی نہ مانی۔ آخر آپ دوسری بار ان کھجوروں میں جن کے پھل سبز تھے کھڑے ہوئے۔ پھر فرمایا جابر کھجوریں کاٹو اور اس کا قرض چکادو۔ آپ کھجوریں کاٹنے کے اثنا میں ٹھہرے رہے۔ میں نے ان سے اتنی کھجوریں کاٹیں جس سے اس کا قرضہ ادا کر دیا اور ان سے کچھ بچ رہیں۔ میں باغ سے نکل کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو خوشخبری دی آپؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

843۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي، فقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قَالَ قُلْ: اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ 3563)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا کہ میں زرِ کتابت یعنی فدیہ آزادی ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا تم یہ دعا مانگا کرو۔ اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے (یعنی مجھے حلال رزق دے، حرام رزق سے بچا) اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے (یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں)۔

844۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ

(بخاری کتاب الحوالات باب فی الحوالة و هل یرجع فی الحوالة 2287)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دولت مند کا ٹال مٹول کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور جس کو اپنا قرض لینے کے لئے مالدار شخص کے سپرد کیا جائے تو وہ قبول کرے۔

845۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ هَدْيَ زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا شَيْئَيْنِ لَمْ أَخْبُرْهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا ، فَكُنْتُ أَلْطُفُ بِهِ لَئِنْ أُخَالِطَهُ فَأَعْرِفُ حِلْمَهُ مِنْ جَهْلِهِ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بُصْرَى قَرْيَةُ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْلَمُوا وَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ، وَكُنْتُ حَدَّثْتُهُمْ إِنْ أَسْلَمُوا آتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ أَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَقُحُوطٌ مِنَ الْغَيْثِ، فَأَنَا أَخْشَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْإِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوا فِيهِ طَمَعًا، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُرْسِلَ إِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تُعِينُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ فَنَظَرَ إِلَيَّ رَجُلٌ وَإِلَى جَانِبِهِ أُرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَدَنَوْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ أَنْ تَبِيعَنِي تَمْرًا مَعْلُومًا مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ إِلَى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَا يَا يَهُودِيُّ، وَلَكِنْ أَبِيعُكَ تَمْرًا مَعْلُومًا إِلَى أَجَلِ كَذَا وَكَذَا، وَلَا أُسَمِّي حَائِطَ بَنِي فُلَانٍ

فَقُلْتُ نَعَمْ، فَبَايَعَنِي فَأَطْلَقْتُ هِمْيَانِي فَأَعْطَيْتُهُ ثَمَانِينَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِي تَمْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ كَذَا وَكَذَا فَأَعْطَاهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ اعْدِلْ عَلَيْهِمْ وَأَعِنْهُمْ بِهَا، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْأَجَلِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَتَيْتُهُ فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهِ وَرِدَائِهِ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيظٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تَقْضِيَنِي يَا مُحَمَّدُ حَقِّي فَوَاللَّهِ مَا عُلِمْتُمْ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَيِّئَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ، وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ وَنَظَرْتُ إِلَى عُمَرَ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدُورَانِ فِي وَجْهِهِ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيرِ، ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهِ، فَقَالَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ أَتَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْمَعُ وَتَصْنَعَ بِهِ مَا أَرَى؟ فَوَالَّذِى بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا أُحَاذِرُ قُوَّتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي رَأْسَكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى عُمَرَ فِي سُكُونٍ وَتُؤَدَةٍ وَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَنَا وَهُوَ كُنَّا أَحْوَجَ إِلَى غَيْرِ هَذَا أَنْ تَأْمُرَنِي بِحُسْنِ الْأَدَاءِ، وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ التِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهِ يَا عُمَرُ فَاعْطِهِ حَقَّهُ، وَزِدْهُ عِشْرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الزِّيَادَةُ يَا عُمَرُ، قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَزِيدَكَ مَكَانَ مَا نَقِمتُكَ قُلْتُ أَتَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ؟ قَالَ لَا، مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ، قَالَ الْحَبْرُ، قُلْتُ الْحَبْرُ، قَالَ فَمَا دَعَاكَ أَنْ فَعَلْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتَ، وَقُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ؟ قُلْتُ لَهُ يَا عُمَرُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَيْنِ لَمْ أَخْبُرْهُمَا مِنْهُ: هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا تَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَأُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَأُشْهِدُكَ أَنْ شَطْرَ مَالِي — فَإِنِّي أَكْثَرُهُمْ مَالًا — صَدَقَةٌ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَإِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ

قُلْتُ أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَرَجَعَ زَيْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ زَيْدٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَبَايَعَهُ وَشَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً، ثُمَّ تُوُفِّيَ زَيْدٌ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ وَرَحِمَ اللَّهُ زَيْدًا

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، کتاب معرفة الصحابه ، باب ذکر اسلام زید بن سعنة مولی رسول اللہ ﷺ 6547)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینی چاہی تو زید بن سعنہ نے کہا (وہ تمام علامات نبوت جو تورات میں درج تھیں) آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف جیسا میں نے دیکھا تھا تو آپ ﷺ میں تمام علامات نبوت مجھے نظر آئیں سوائے دو باتوں کے جن کا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپؐ میں ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نبی کا حلم اس کے غصہ پر غالب ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ جتنا ہی زیادہ اس کو غصہ دلایا جائے اور اس کی گستاخی کی جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری دکھائے گا اور میں اس کی جستجو میں رہا کہ کبھی موقع ملے تو ان علامتوں کو بھی آزماؤں زید بن سعنہ (یہودی) کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر آئے آپ ﷺ کے ساتھ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس دوران ایک سوار آیا جو بدوی یعنی دیہاتی لگتا تھا اس نے کہا یا رسولؐ اللہ! بنو فلاں کے گاؤں بصری کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کو وافر رزق ملے گا اب وہ قحط سے دوچار ہیں کیونکہ بارشیں نہیں ہوئیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حرص اور لالچ میں آکر اسلام سے نکل نہ جائیں جس طرح کہ وہ فراخی رزق کی ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ اگر آپؐ مہربانی فرما دیں اور مناسب سمجھیں تو ان کی طرف کچھ بھیج کر ان کی مدد اور دلداری فرماویں آپ ﷺ نے اس کی بات سن کر علی کی طرف دیکھا تو انہوں نے عرض کیا اس وقت تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مدد کے طور پر بھیجی جا سکے۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ میں (قریب ہی تھا) آپ کے پاس آیا اور کہا اے محمد ﷺ کیا بنو فلاں کے باغ کی کھجوریں ایک طے شدہ مقدار اور طے شدہ مدت کی شرط پر (یعنی بطور بیع سلم) بیچ سکتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا اے یہودی طے شدہ مقدار اور مدت کی شرط پر کھجوریں تو بیچ سکتا ہوں لیکن یہ شرط نہیں مان سکتا کہ یہ کھجوریں بنو فلاں کے

باغ کی ہی ہوں گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ آپؐ نے مجھ سے سودا طے کر لیا اور میں نے اپنی ہمیانی کھول کر آپ کو اسی 80 مثقال (بطور پیشگی قیمت) دے دیا کہ فلاں وقت اتنی کھجوریں آپؐ مجھے دے دیں۔ آپؐ نے وہ سونا اس شخص کو دے دیا (جو مدد مانگنے کے لئے آیا تھا) اور فرمایا یہ برابر ان مصیبت زدہ لوگوں میں تقسیم کر دو اور ان کی مدد کرو۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ ابھی مدت مقررہ طے شدہ مدت میں دو تین دن باقی تھے کہ میں آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ کا گریبان پکڑ لیا چادر کھینچی اور بڑے غصہ کی حالت بنا کر کہا۔ اے محمد! کیا میرا حق ادا نہیں کرو گے خدا کی قسم! تم بنو عبد المطلب اپنی اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ قرض ادا کرنے میں بڑے برے ہو اور تمہاری ٹال مٹول کی اس عادت کو میں بھی جانتا ہوں (اور اس کا مجھے تجربہ ہے) اس وقت میں عمرؓ کی طرف (جو پاس ہی تھے) دیکھ رہا تھا کہ (غصہ کے مارے) ان کی آنکھیں یوں گھوم رہی ہیں جس طرح گھومنے والی کشتی یا پھرکی۔ آپ نے بڑی تیز غصہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسول ﷺ سے ایسا کہتا ہے جو میں سن رہا ہوں اور اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ اس خدا کی قسم جس نے ان کو حق دیکر بھیجا اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور رسول اللہ ﷺ بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے اور تبسم فرما رہے تھے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر اس غصہ کی بجائے میں اور یہ دونوں اس بات کے زیادہ ضرورت مند ہیں کہ تو مجھے حسن ادا کے لئے کہے اور اسے حسن تقاضا کے لئے۔ اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اور کچھ دن باقی ہیں لیکن شاید یہ جلدی ادائیگی چاہتا ہے اس لئے جاؤ اسے (ذخیرہ میں سے) اس کا حق دلا دو اور بیس صاع زیادہ کھجوریں دے دینا۔ جب ادائیگی ہوئی تو میں نے عمرؓ سے کہا یہ زیادہ کس لئے؟ عمرؓ نے جواب دیا۔ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ جو سختی میں نے کی ہے اس کے عوض میں بیس صاع زیادہ ادا کروں۔ میں نے عمرؓ سے کہا آپ جانتے ہیں میں کون ہوں؟ عمرؓ نے کہا نہیں، آپ کون ہیں؟ میں نے کہا میں زید بن سعنہ ہوں عمرؓ نے پوچھا (وہ) حبر یعنی یہود کا عالم؟ میں نے جواب دیا ہاں، یہود کا عالم۔ اس پر عمر نے کہا اتنے بڑے عالم ہو کر گستاخی کا یہ طریق تم نے کیوں اختیار کیا؟ میں نے جواب دیا جتنی بھی علامات نبوت (میں نے اپنی کتابوں میں پڑھیں) تھیں جب میں نے

آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ میں وہ مجھے نظر آئیں سوائے دو علامات کے ان میں ایک یہ کہ کیا اس نبی کا حلم اس کے غصہ پر غالب ہے دوسرے یہ کہ جتنا زیادہ ان سے تلخی اور جہالت سے پیش آیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری سے پیش آئیں گے (سو موقع ملنے پر) میں نے ان دونوں باتوں کی آزمائش کی ہے۔ اے عمرؓ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا نبی ماننے پر خوش ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مالدار شخص ہوں میرا آدھا مال امت محمد ﷺ کے لئے صدقہ ہے۔ اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بعض امت محمدیہ کے لئے کہو کیونکہ ساری امت (کا تو کوئی شمار ہی نہیں ان) کے لئے یہ مال کیسے پورا آ سکتا ہے۔ میں نے کہا اچھا بعض کی ضرورتوں کے لئے خرچ ہو۔ اس کے بعد زیدؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ اس طرح زیدؓ نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور کئی جنگوں میں آپؐ کے ساتھ شریک رہے۔ یہاں تک کہ غزوۂ تبوک سے واپس آتے وقت راستہ میں ہی زیدؓ نے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ زیدؓ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات

846۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ—وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ—قَالَ قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ فَاسْتَقِمْ

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام 47)

حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! مجھے اسلام کے بارہ میں کوئی ایسا ارشاد فرمائیں کہ مجھے آپؐ کے بعد کسی سے اس بارہ میں پوچھنے کی ضرورت نہ ہو۔ ابو اسامہ کی روایت میں آپؐ کے ("بعد" کے بجائے) علاوہ کے الفاظ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہو "میں اللہ پر ایمان لایا" پھر اس پر قائم رہو۔

847۔ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام 3612)

حضرت خباب بن ارتؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا اور آپؐ اس وقت کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے آپؐ سے کہا کیا آپؐ ہمارے لئے نصرت کی دعا نہیں کریں گے؟ کیا آپؐ اللہ سے ہمارے لئے دعا نہیں کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو پہلے لوگ تھے، ان میں کوئی شخص ایسا بھی ہوتا جس کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا۔ پھر وہ اس میں گاڑ دیا جاتا اور آرا لا کر اس کے سر پر رکھا

جاتا اور وہ دو ٹکڑے کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی اور لوہے کی کنگھیاں چلا کر اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روکتی۔ اللہ کی قسم! اس سلسلہ (کی کامیابی) کو (پروردگار) ضرور مکمل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا۔ کسی سے نہیں ڈرے گا، سوا اللہ کے، یا اپنی بکریوں کی بابت بھڑیئے سے۔ مگر بات یہ ہے کہ تم (کامیابی) جلدی چاہتے ہو۔

848۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار 3477)

حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) نے بیان کیا کہ گویا میں نبی ﷺ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبیوں میں سے ایک نبی کا حال آپ سنا رہے ہیں جس کو اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور کہتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

849۔ عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ

(مسلم کتاب الزھد والرقائق باب المومن امرہ کلہ خیر 5304)

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا معاملہ سراسر خیر ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لئے نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ (بھی) اس کے لئے خیر ہے۔

850۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ، مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ

(بخاری کتاب المرضی باب ما جاء فی کفارۃ المرض 5641)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کو کوئی ایسی تکلیف نہیں پہنچتی اور بیماری اور غم اور نہ رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی گھبراہٹ یہاں تک کہ وہ کانٹا بھی جو اسے چبھ جاتا ہے مگر ضرور ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے اس کی غلطیوں کو دور کر دیتا ہے۔

851۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ قَالَ أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ، أَنَّ الْمسْلِمَ تُصِيبُهُ النَّكْبَةُ، أَوِ الشَّوْكَةُ فَيُكَافَى بِأَسْوَءِ عَمَلِهِ وَمَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكُمُ الْعَرَضُ، يَا عَائِشَةُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

(ابو داؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء 3093)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! میں یقیناً اللہ عزوجل کی کتاب میں وہ آیت جانتی ہوں جو سب سے زیادہ شدید ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! کونسی آیت؟ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ (النساء:124) جو بھی بُرا عمل کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتیں اے عائشہ! کہ جب کسی مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا کانٹا تو وہ اس کے سب سے برے اعمال کا بدلہ ہو جاتا ہے اور جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ یہ

نہیں فرماتافَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا تو یقیناً اُس کا آسان حساب لیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو صرف پیشی ہے اے عائشہ! جس سے خوب کرید کر حساب لیا گیا اسے عذاب دیا جائے گا۔

852۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ، امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ، فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ، قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا، فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ، فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، فَقَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبَّنَا، وَاللهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ ﷺ الصبیان و العیال و تواضعہ و فضل ذلک 4265)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات میرے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے ایک لوہار ابوسیف کی بیوی امّ سیف کے پاس بھیج دیا۔ حضور ﷺ اس کے پاس جانے کے لئے چلے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا۔ ہم ابوسیف کے پاس پہنچے اور وہ بھٹی دھونک رہا تھا۔ اس کا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ تو میں تیزی سے رسول اللہ ﷺ کے آگے چلا۔ میں نے کہا اے ابوسیف! رُک جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ وہ رُک گیا۔ پھر نبی ﷺ نے بچہ کو بلوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹایا پھر جو اللہ نے چاہا آپؐ نے فرمایا حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ وہ (بچہ) رسول اللہ ﷺ کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

پھر آپؐ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے مگر ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہتے سوائے اس کے جس میں ہمارے رب کی رضا ہے۔ خدا کی قسم اے ابراہیمؑ! یقیناً ہم تیری وجہ سے غمگین ہیں۔

853۔ عنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ، فَقَالَ قَدْ قَضَى؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ أَلاَ تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ العَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ القَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا —وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ— أَوْ يَرْحَمُ

(بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عند المریض 1304)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو کسی بیماری کی شکایت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اپنے ساتھ لے کر ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو گھر والوں کے جمگھٹ میں پایا۔ آپ نے فرمایا کیا فوت ہوگئے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں یا رسولؐ اللہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی روئے۔ آپ نے فرمایا سنتے نہیں۔ دیکھو اللہ آنکھ کے آنسو نکلنے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غمگین ہونے پر۔ بلکہ اس کی وجہ سے سزا دے گا یا رحم کرے گا اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

854ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ، فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، غَضِبْتَ وَقُمْتَ، قَالَ إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَقْعُدَ مَعَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ يَاأَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ، يُرِيدُ بِهَا صِلَةً، إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ، يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً، إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِلَّةً

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابه ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه 9622)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے ابو بکرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا اور حضرت ابو بکرؓ چپ تھے حضور ﷺ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کر دی تو ابو بکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ اس پر نبی ﷺ ناراضگی کے انداز میں کھڑے ہو گئے اور چل پڑے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جا کر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ سنتے رہے اور بیٹھے رہے لیکن جب میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ آئے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابو بکر جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آ گیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ پھر فرمایا اے ابو بکر تین باتیں بر حق ہیں۔ اول یہ کہ اگر کسی انسان سے زیادتی ہو اور وہ اللہ کی خاطر در گزر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا مقام عطاء کرتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ جس شخص نے بخشش کا دروازہ کھولا اور اس کا مقصد صرف صلہ رحمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو زیادہ کرے گا اور اسے بہت دے گا۔ تیسری

یہ کہ جس شخص نے اس غرض سے مانگنا شروع کیا ہے کہ اس کا مال زیادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو بڑھانے کی بجائے کم کر دے گا۔ یعنی تنگ دستی اس کا پیچھا کرے گی۔

855۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلاَنِ يَسْتَبَّانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

(بخاری کتاب بدء الخلق باب صفة الابلیس و جنودہ 3282)

حضرت سلیمان بن صُرَدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر وہ اسے کہے تو جو غصہ اس کو ہے وہ جاتا رہے گا۔ اگر وہ یہ کہے میں شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تو جو غصہ اس کو ہے وہ جاتا رہے گا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم شیطان سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ مانگو۔

856۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى

(بخاری کتاب الجنائز باب زیارة القبور 1283)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا اللہ کو سپر بناؤ اور صبر کرو۔ وہ کہنے لگی: مجھ سے دور ہو۔ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ اس نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ اسے کہا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تب وہ نبی ﷺ کے دروازے پر آئی اور آپ کے پاس کوئی دربان نہ پایا۔ کہنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صبر تو پہلے صدمہ کے وقت میں ہوتا ہے۔

اخلاق سیئہ، اثم اور گناہ

857۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الأَخْلَاقِ، وَالأَعْمَالِ وَالأَهْوَاءِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء ام سلمۃ رضی اللہ عنہا 3591)

حضرت زیاد اپنے چچا قطبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

858۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

(مسلم کتاب البر و الصلۃ باب تفسیر البر و الاثم 4618)

حضرت نواس بن سمعانؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارہ میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا نیکی حسنِ خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ لگے۔

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ البِرِّ وَالإِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البِرُّ حُسْنُ الخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

(ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء فی البر و الاثم 2389)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارہ میں پوچھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔

859۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الكَبَائِرُ الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَاليَمِينُ الغَمُوسُ

(بخاری کتاب الایمان و النذور باب الیمین الغموس 6675)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جان کو مار ڈالنا اور عمداً جھوٹی قسم کھانا۔

860۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ ثَلاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيئَةٍ فَاتَّقُوهُنَّ وَاحْذَرُوهُنَّ ، إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَإِنَّ إِبْلِيسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلَى أَنْ لا يَسْجُدَ

لآدَمَ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ فَإِنَّ آدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى أَنْ أكل مِنَ الشَّجَرَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ ابْنَيْ آدَمَ إِنَّمَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا

(الرسالة القشيريه ، باب الحسد192)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

861۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الکبائر و اکبرھا122)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (صحابہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، وہ کسی شخص کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

862۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ

(مسلم کتاب المساقات باب لعن آکل الربا و موکلہ 2980)

حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔

863۔ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالاَ لِي انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَهَدْهَدُ الحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المرَّةَ الأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ — قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ — قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ المرَّةَ الأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ — قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ — فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ — حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ — أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ

حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ المَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلاَءِ؟ قَالَ قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالاَ لِي: ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ المدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ المحْضُ فِي البَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ البَيْضَاءِ قَالَ قَالاَ لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالاَ: أَمَّا الآنَ فَلَا، وَأَنْتَ دَاخِلَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ قَالاَ لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ القُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ المكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ العُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ

الَّذِی أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الحَجَرَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الكَرِيهُ المرْآةِ، الَّذِی عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِی فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا الوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ المسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلاَدُ المشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلاَدُ المشْرِكِينَ، وَأَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(بخاری کتاب التعبیر باب تعبیر الرویا بعد صلاۃ الصبح 7047)

حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ سے اکثر یہ پوچھا کرتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ حضرت سمرہؓ کہتے تھے۔ تو پھر وہ لوگ جن کے متعلق اللہ چاہتا کہ بیان کریں آپ سے بیان کرتے اور ایک دن صبح کے وقت آپ نے فرمایا آج رات دو آنے والے میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہنے لگے۔ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا اور ہم ایک شخص کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور اتنے میں دیکھا کہ ایک دوسرا شخص ہے جو پتھر لئے اس کے پاس کھڑا ہے اور وہ جھک کر پتھر اس کے سر پر مارتا ہے اور سر کو پھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ پتھر ادھر ڈھلک جاتا اور وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو لیتا اور ابھی اس کے پاس لوٹ کر نہ آتا کہ اس کا سر ویسے ہی درست ہو جاتا جیسے پہلے تھا۔ پھر وہ اس کے پاس آتا اور اس سے وہی کرتا جو پہلی دفعہ کیا۔ آپ فرماتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں؟ آپ فرماتے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ فرماتے تھے۔ ہم چل پڑے اور ایک شخص کے پاس آئے جو اپنی گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک اور شخص ہے جو اس کے پاس لوہے کا کانٹا لئے کھڑا ہے اور وہ ان کے منہ کے ایک طرف جاکر اس کی باچھ اس کی گدی تک چیر ڈالتا اور اس کا نتھنا بھی گدی تک اور اس کی آنکھ بھی گدی تک چیر ڈالتا اور عوف اعرابی کہتے تھے اور کبھی ابو رجاء نے بجائے یُشَرْشِرُ کے یَشُقُّ کہا۔ آپ فرماتے تھے اس کے بعد وہاں سے ہٹ کر

دوسرے رخسار کی طرف جاتا اور اس سے وہی کرتا جو اس نے اس کے منہ کے پہلے رخسار سے کیا تھا۔ اس طرف سے ابھی فارغ نہ ہوتا کہ وہ پہلی طرف ویسی اچھی بھلی ہو جاتی جیسی پہلی تھی۔ پھر اس کے پاس آتا اور ویسے ہی کرتا جو اس نے پہلی بار کیا تھا فرماتے تھے۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ یہ کون ہیں؟ فرماتے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ ہم چل پڑے۔ پھر ایک ایسے گڑھے پر پہنچے جو تنور کی طرح تھا۔ حضرت سمرہؓ بن جندب کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے۔ تو کیا سنتا ہوں کہ اس گڑھے میں شور وغل ہے۔ فرماتے تھے۔ ہم نے اس میں جھانکا تو کیا دیکھا کہ اس میں مرد اور عورتیں ہیں جو ننگے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نیچے سے شعلے اٹھ کر ان پر لپک رہے ہیں۔ جب وہ شعلے ان پر لپکتے وہ چیختے چلاتے فرماتے تھے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا۔ یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ فرماتے تھے۔ ہم چل پڑے اور ایک ندی پر پہنچے۔ حضرت سمرہؓ کہتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں آپ فرمایا کرتے تھے جو خون کی طرح لال تھی اور کیا دیکھتے ہیں کہ اس ندی میں ایک تیراک شخص تیر رہا ہے اور کیا دیکھا کہ اس ندی کے کنارے پر ایک شخص ہے جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں اور تیراک تیرتا رہتا ہے جتنی دیر تیرتا ہے پھر وہ اس شخص کی طرف منہ کرتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں اور اس کے سامنے اپنا منہ کھول دیتا ہے تو وہ اس کے منہ میں وہ پتھر ڈال دیتا ہے اور پھر وہ جا کر تیرنے لگتا ہے۔ پھر کچھ تھوڑی دیر بعد وہ اس کے پاس لوٹ آتا ہے۔ جب کبھی وہ اس کے پاس لوٹ کر آتا ہے اپنا منہ اس کے سامنے کھول دیتا ہے اور وہ اس کے منہ میں پتھر رکھ دیتے۔ آپ فرماتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ یہ دونوں کون ہیں؟ فرماتے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ فرماتے تھے۔ ہم چل پڑے اور ہم ایسے شخص کے پاس آئے جو بدصورت تھا بہت ہی بدصورت ایسا کہ تم نے کبھی کسی شخص کو دیکھا ہو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس آگ ہے جس سے وہ سلگا رہا ہے اور اس کے گرداگرد دوڑ رہا ہے۔ آپ فرماتے تھے میں نے ان سے کہا۔ یہ کون ہے؟ فرماتے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ ہم چل پڑے اور سرسبز باغیچہ کے پاس پہنچے جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے غنچے تھے اور اس باغیچہ کے درمیان ایک لمبا شخص ہے اتنا لمبا کہ اونچائی کی وجہ سے میں اس کا سر بھی نہ دیکھ سکتا تھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس شخص کے گرداگرد اس کی کثرت

سے کہ جو میں نے کبھی دیکھے فرماتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ یہ کون ہے اور یہ کون ہیں؟ فرماتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ چلے چلو۔ آپ فرماتے تھے ہم چل پڑے اور ایک بہت ہی بڑے باغ پر پہنچے۔ میں نے کبھی اس سے بڑا اور نہ اس سے بڑھ کر خوبصورت کبھی کوئی باغ دیکھتا۔ فرماتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا اس درخت پر چڑھ جاؤ۔ فرماتے تھے ہم اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شہر پر پہنچے جو سونے کی اینٹوں اور چاندی کی اینٹوں سے بنا تھا اور ہم شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے (اسے) کھولنا چاہا۔ وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ ہم اس کے اندر گئے تو ہم کو ایسے آدمی ملے کہ جن کا آدھا دھڑ نہایت ہی خوبصورت ایسا کہ جو تم نے کبھی دیکھا ہو اور آدھا دھڑ نہایت ہی بدصورت ایسا کہ جو تم نے کبھی دیکھا ہو۔ فرماتے تھے۔ ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا۔ چلے جاؤ اور اس ندی میں داخل ہو جاؤ۔ آپ فرماتے تھے اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ندی ہے جو سامنے بہہ رہی ہے اس کا پانی ایسا صاف جیسا سفیدی میں خالص دودھ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس میں کود پڑے۔ پھر وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے وہ بدصورتی ان سے جاتی رہی اور وہ نہایت ہی خوبصورت ہو گئے۔ آپ فرماتے تھے ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ یہ جنت عدن ہے اور وہ تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ میری نگاہ جو اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک محل ہے جو سفید ابر کی مانند ہے اور فرماتے تھے ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ یہی تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ فرماتے تھے میں نے ان سے کہا۔ تم دونوں کو اللہ برکت دے مجھے اجازت دو کہ میں اس کے اندر جاؤں۔ ان دونوں نے کہا ابھی تو نہیں اور تم اس میں داخل ہو گے۔ فرماتے تھے میں نے ان سے کہا کہ آج جو میں نے عجیب باتیں دیکھیں ہیں تو وہ کیا ہے جو میں نے دیکھا ہے فرماتے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ سنو ہم تمہیں اصل حقیقت بتلائے دیتے ہیں۔ وہ پہلا شخص جس کے پاس تم آئے تھے۔ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا تو وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو رہتا ہے اور وہ شخص جس کے پاس تم آئے تھے جس کا جبڑا گدی تک اور اس کا نتھنا بھی گدی تک اور اس کی آنکھ بھی گدی تک چیری جا رہی تھی تو وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے صبح نکلتا ہے اور ایک جھوٹی بات بناتا ہے جو چاروں طرف پہنچ جاتی ہے اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تم نے ایسے گڑھے میں دیکھے جو تنور کی طرح بنا ہوا تھا وہ زنا کرنے والے اور زنا

کرنے والیاں اور وہ شخص جس کے پاس تم آئے جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیئے جاتے تھے تو وہ سود خور ہے اور وہ بد صورت شخص جو آگ کے پاس تھا اس کو سلگا رہا تھا اور اس کے گرد اگرد دوڑ رہا تھا تو وہ مالک فرشتہ ہے جو جہنم کا داروغہ ہے اور وہ شخص جو باغیچہ میں تھا تو وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے جو ان کے گرد اگرد تھے وہ تمہارے بچے ہیں جو فطرت پر مر گئے۔ حضرت سمرہؓ کہتے تھے یہ سن کر بعض مسلمانوں نے کہا۔ یارسول اللہ! اور مشرکوں کے بچے (جو مر جاتے ہیں)؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکوں کے بچے بھی تھے اور وہ لوگ جن کا آدھا دھڑ اچھا تھا اور آدھا بد صورت تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملے جلے کام کئے کچھ اچھے بھی اور کچھ برے بھی اللہ نے ان سے در گزر کر دیا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ ....رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الأَرْضِ المقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى: إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ، قُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ — أَوْ صَخْرَةٍ — فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ، فَضَرَبَهُ، قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ، أَعْلاَهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهَرِ — قَالَ يَزِيدُ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ — وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى

الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلاَنِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، وَنِسَاءٌ، وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ، فَأَدْخَلاَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ، وَشَبَابٌ، قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ، قَالاَ: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِى رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ، فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَالَّذِى رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ القُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ، وَالَّذِى رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِى رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَالصِّبْيَانُ، حَوْلَهُ، فَأَوْلاَدُ النَّاسِ وَالَّذِى يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَالدَّارُ الأُولَى الَّتِى دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ المؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِى، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

(بخاری کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین 1386)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ....نے فرمایا(آج رات تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟(حضرت سمرہؓ) کہتے تھے:اگر کسی نے دیکھا ہو تا تو وہ بیان کرتا۔ پھر جو اللہ چاہتا، آپ تعبیر فرماتے۔ ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا، فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے کہا نہیں)۔

میں نے تو آج رات دو شخص دیکھے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ارضِ مقدسہ کی طرف لے گئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا اور ایک شخص کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ (بن اسماعیل) سے یوں نقل کیا لوہے کا آنکڑا ہے، جو وہ اس کے گلپھڑے میں گھسیڑتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر دوسرے گلپھڑے میں بھی اسی طرح کرتا ہے اور پہلا گلپھڑا اجڑ جاتا ہے اور وہ بار بار اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: یہ کیا؟ ان دونوں نے کہا آگے چلیں۔ ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اس کے سر پر سل بٹہ یا کہا پتھر لئے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے۔ جب اسے مارتا ہے تو پتھر لڑھک جاتا ہے۔ پھر وہ اس کو لینے جاتا ہے۔ ابھی اس کی طرف نہیں لوٹتا کہ اس کا سر جڑ جاتا ہے اور پھر ویسے ہی ہو جاتا ہے جیسے پہلے تھا۔ پھر وہ اس کی طرف دوبارہ لپکتا ہے اور اسے مارتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا آگے چلیں۔ تو ہم ایک گڑھے کی طرف گئے جو تنور کی طرح تھا۔ اوپر سے تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ۔ اس کے اندر آگ سلگ رہی تھی۔ جب آگ کی لپٹ کنارے تک آتی تو وہ لوگ بھی اوپر اُٹھ آتے، یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب ہوتے۔ جب دھیمی ہوتی تو وہ بھی اس میں لوٹ جاتے اور اس میں کئی عورتیں اور مرد ننگے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون؟ دونوں نے کہا آگے چلیں۔ ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم ایک خون کی ندی پر آئے، اس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور وہ ندی کے درمیان میں تھا۔ اور ایک (اور) آدمی تھا جس کے سامنے پتھر تھے۔ یزید (بن ہارون) اور وہب بن جریر نے جریر بن حازم سے یوں روایت کی: کیا دیکھتے ہیں کہ ندی کے کنارے پر ایک شخص ہے۔ (جس کے سامنے پتھر ہیں۔) اتنے میں وہ شخص جو ندی کے اندر تھا، آگے کو بڑھا۔ جب اس نے نکلنے کا ارادہ کیا تو دوسرے آدمی نے اس کے منہ پر پتھر مارا اور اسے وہیں لوٹا دیا، جہاں تھا۔ پھر ایسا ہی کرتا ہے جب کبھی وہ نکلنے کے لئے آتا تو اس کے منہ پر پتھر مارتا اور وہ جہاں ہوتا وہاں لوٹ جاتا۔ میں نے کہا یہ کیا؟ دونوں نے کہا آگے چلیں۔ ہم چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک سرسبز باغ میں آئے، جس میں ایک بہت ہی بڑا درخت تھا۔ اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا اور کچھ بچے تھے اور دیکھا کہ ایک شخص درخت کے قریب ہے۔ اس

کے سامنے آگ ہے، جسے وہ جلا رہا ہے۔ وہ دونوں مجھے لے کر درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے اچھا (اور اس سے بہتر) گھر کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور درخت پر چڑھا لے گئے اور مجھے ایک ایسے گھر کے اندر لے گئے جو پہلے گھر سے بھی زیادہ خوبصورت اور بہتر تھا۔ اس میں بوڑھے اور جوان ہیں۔ میں نے کہا تم نے مجھے آج رات خوب گھمایا ہے جو میں نے دیکھا ہے اس کے متعلق مجھے بتلاؤ تو سہی۔ ان دونوں نے کہا اچھا وہ جو تم نے دیکھا تھا کہ اس کا گلپھڑا چیرا جا رہا ہے، وہ بڑا جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا۔ لوگ اسے سن کر اِدھر اُدھر لے جاتے، یہاں تک کہ چاروں طرف وہ بات پہنچ جاتی۔ اس لئے اس کے ساتھ بھی قیامت کے دن یہی معاملہ ہوتا رہے گا جو تم نے دیکھا اور جسے تم نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے، وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا تو وہ رات کو تو اس سے غافل سوتا رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ اس کے ساتھ بھی قیامت کے دن تک یہی ہوتا رہے گا اور وہ لوگ جو تم نے گڑھے میں دیکھے تو وہ زانی ہیں اور جس کو تم نے نہر میں دیکھا، اس سے مراد سود خور ہیں اور وہ بوڑھا شخص جو تم نے درخت کی جڑ میں دیکھا تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور بچے جو اُن کے ارد گرد تھے تو وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ جو آگ جلا رہا ہے تو وہ مالک فرشتہ ہے جو دوزخ کا داروغہ ہے اور وہ پہلا گھر جس کے اندر تم گئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر ہے اور یہ جو دوسرا گھر ہے تو وہ شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔ اپنا سر اٹھاؤ۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر اَبر کی طرح کوئی چیز ہے۔ ان دونوں نے کہا وہ تمہارا مقام ہے۔ میں نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں اپنے مقام میں جاؤں تو ان دونوں نے کہا ابھی تمہاری عمر باقی ہے جو تم نے پوری نہیں کی۔ اگر تم پوری کر چکے ہوتے تو تم اپنے مقام میں پہنچ جاتے۔

تکبر اور غرور

864۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ 123)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہے۔ ایک آدمی نے کہا انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے۔ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے حق کا انکار کرنا ہے اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

ظلم وستم ایذارسانی اور حق تلفی

865۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ، وَصِيَامٍ، وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم 4664)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ؟لوگوں نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ کوئی درہم ہے نہ کوئی سازو سامان ہے اس پر آپؐ نے فرمایا میری امت میں تو مفلس وہ ہے۔ جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ پیش ہو گا مگر اس طرح آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی اور کسی پر بہتان لگایا ہو گا اور کسی کا مال کھایا ہو گا اور کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا اس کو اس کی کوئی نیکی دی جائے گی اور کسی کو اس کی کوئی اور نیکی اور ان کی خطائیں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

866۔ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابه مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه 14515)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

867۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ، أَوْ تَمْنَعُهُ، مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ

(بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوه اذا خاف علیه 6952)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم تو ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں بھلا یہ تو بتلائیں کہ جب ظالم ہو تو میں کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے باز رکھو یا فرمایا روکو کیونکہ یہی اس کی مدد ہو گی۔

868۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب النهی عن الاشارة بالسلاح الی مسلم 4728)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو جھٹکا دے اور وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔

حسد اور بغض و کینہ اور قطع تعلق

869۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الحسد 4903)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَالصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ

(ابن ماجه کتاب الزهد باب الحسد4210)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اور صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور نماز مومن کا نُور ہے اور روزے آگ کے مقابل میں ڈھال ہیں۔

870۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ

(شعب الایمان ،الثالث والاربعون من شعب الایمان وهو باب فی الحث علی ترک الغل و الحسد6612)

حضرت انسؓ بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے اور حسد مقدر پر غالب آجائے (یعنی محرومی اس کا مقدر بن جائے)۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وكَادَ الْحَسَدُ أَن يَغْلِبَ الْقَدَرَ

(مشکاة المصابیح کتاب الادب باب ما ینهی عنه التهاجر و التقاطع و اتباع العورات، الفصل الثالث 5051)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے اور حسد مقدر پر غالب آجائے (یعنی محرومی اس کا مقدر بن جائے)۔

871۔ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن التحاسد و التدابر 6065)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم التحاسد و التباغض والتدابر 4627)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رُخی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بنو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلق کرے۔

872۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی ھجرة الرجل اخاہ 4911)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس وجہ سے اس سے ملنا جلنا چھوڑ دے اور جب ایک دوسرے سے سامنا ہو تو ایک ادھر منہ موڑ لے اور دوسرا ادھر۔ اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ

(بخاری کتاب الادب باب الهجرة 6077)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ ناراض رہے اور اس وجہ سے اس سے ملنا جلنا چھوڑ دے اور جب ایک دوسرے سے سامنا ہو تو ایک ادھر منہ موڑ لے اور دوسرا ادھر۔ اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

جھوٹ اور کذب بیانی۔ احسان جتانا

873۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِی إِلَی الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ یَھْدِی إِلَی الْجَنَّةِ، وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتَّی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیقًا، وَإِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ، فَإِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِی إِلَی الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ یَھْدِی إِلَی النَّارِ، وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتَّی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا

(مسلم کتاب البر و الصلة باب قبح الکذب و حسن الصدق و فضله 4707)

حضرت عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدق اختیار کرو یقیناً صدق نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ایک آدمی سچ بولتا چلا جاتا ہے اور سچ کے لئے طلب اور کوشش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو یقیناً جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک آدمی جھوٹ کیلئے کوشش کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک کذّاب لکھا جاتا ہے۔

874۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَکْرَةَ، عَنْ أَبِیهِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلاَ أُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الکَبَائِرِ قُلْنَا: بَلَی یَا رَسُولَ اللّٰہِ، قَالَ الإِشْرَاكُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوقُ الوَالِدَیْنِ، وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ یَقُولُهَا، حَتَّی قُلْتُ لَا یَسْکُتُ

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر 5976)

عبد الرحمن بن ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ اس وقت تک تکیہ لگا کر بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا سنو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ سنو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ ان کلمات کو اتنی بار دہراتے رہے کہ ہم نے سمجھا کہ آپ خاموش نہیں ہوں گے۔

875۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

(مسلم (مکتبہ بیروت)، مقدمة الکتاب، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، روایت نمبر 7)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

زبان کی حفاظت، غیبت اور چغلخوری

876۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ امْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ

(ترمذی کتاب الزهد باب ما جاء فی حفظ اللسان 2406)

حضرت عقبہؓ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں کہا یا رسولؐ اللہ! نجات کیسے حاصل ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان روک کر رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو (یعنی حرص سے بچو)۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی طلب کرو۔

877۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان 6478)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی رضاء الٰہی کی بات منہ سے نکالتا ہے اس کا کچھ خیال نہیں رکھتا تو اللہ اس کے ذریعہ سے کئی درجہ اس کو بلند کر دیتا ہے اور بندہ کبھی اللہ کی ناراضگی کی بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے اس کا کچھ خیال نہیں کرتا اس کے ذریعہ سے جہنم میں جا گرتا ہے۔

878۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ المؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الفَاحِشِ وَلَا البَذِيءِ

(ترمذی کتاب البر و الصلۃ باب ماجاء فی اللعنۃ 1977)

حضرت عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا، یاوہ گو زبان دراز مومن نہیں ہو سکتا۔

879۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان حال الایمان من قال لاخیہ المسلم ......84)

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی سے کہا اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کفر لے کر لوٹے گا۔ اگر تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس (کہنے والے) پر لوٹ جائے گا۔

880۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ ؟ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الغیبة4676)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا کہ حضور فرمایئے اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو؟ آپؐ نے فرمایا جو (بات) تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ (بات) اس میں نہیں تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

881۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب ذم ذی الوجهین و تحریم فعله4702)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بدترین دورنگی اختیار کرنے والے کو پاؤ گے جو اِن کے پاس ایک رخ سے جاتا ہے اور اُن کے پاس اور رخ سے جاتا ہے۔

882۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَاجِبْرِيلُ، قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبة 4878)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب مجھے معراج ہوا تو حالت کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے۔

883۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، ...... فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم النمیمة 143)

(حضرت حذیفہؓ کو خبر پہنچی کہ ایک آدمی چغلیاں کرتا پھرتا ہے) تو حضرت حذیفہؓ نے کہامیں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

884۔ عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ...... فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

(بخاری کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمة6056)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو برا بھلا کہنا

885۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(مسلم کتاب الالفاظ من الادب باب النهی عن سب الدھر 4152)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ عزوجل فرماتا ہے ابن آدم مجھے ایذاء دیتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں۔ رات اور دن کو میں ادلتا بدلتا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(بخاری کتاب التفسیر باب وما یھلکنا الا الدھر 4826)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانہ کو برا بھلا کہہ کر انسان مجھے دکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں (یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیرات ہیں)۔ میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری قدرتوں کا ہی مظہر ہے۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

(بخاری کتاب الادب باب لا تسبوا الدھر 6181)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نبو آدم زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے (اس طرح انسان مجھے دکھ دیتا ہے کیونکہ)اور میں زمانہ ہوں۔ میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابہ ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ 7244)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان مجھے دکھ دیتا ہے۔ وہ زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں۔ میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔

احسان جتانا

886۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار و المن بالعطیعة 146)

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین (شخص) ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہ کرے گا، نہ ان کو اللہ تعالیٰ دیکھے گا اور نہ ان کو پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار اس کو پڑھا۔ حضرت ابو ذرؓ نے کہا وہ لوگ خائب و خاسر ہو گئے، یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ازار (تکبر سے) لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، اور جھوٹی قسم کھا کر سودا نکالنے والا۔

تجسس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

887۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا

(مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الظن و التجسس...4632)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظن سے بچو یقیناً بد ظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور تجسس نہ کرو دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رخی نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، لَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الظن و التجسس......4634)

اعمش سے اسی سند سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ) آپس میں قطع تعلق نہ کرو، اور ایک دوسرے سے بے رخی نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ

(مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم ظلم المسلم و خذله4636)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور دھوکہ دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ہی ایک دوسرے سے بے رُخی کرو اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے۔ اور آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لئے یہی شرّ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کا خون اس کا مال، اور اس کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

(مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الظن و التجسس......4634)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور تجسّس نہ کرو اور ٹوہ نہ لگاؤ اور دھوکہ دینے کے لئے بولی نہ دو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا

(بخاری کتاب الادب باب یا یھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن 6066)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بد ظنی سے بچو کیونکہ بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

888۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ، فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا المُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِع عَوْرَةَ أَخِيهِ المُسْلِمِ يَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتبعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ

(ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی تعظیم المومن 2032)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر بآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا، انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

889۔ عَن أبِي هُرَيْرَة رَضِي اللّهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول اللّهِ صلى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلم يُبصِرُ أحدُكُم القَذاةَ فِي عينِ أَخِيه ويَنْسى الْجِذْع فِي عَيْنِهِ

(الترغيب و الترهيب للمنذری کتب الحدود و غیرها ، باب الترهيب من ان يأمر بمعروف وینهى عن المنكر 3379)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ۔ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 551)

بد نظری اور جنسی بے راہ روی

890۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ

(مسلم کتاب السلام باب تحريم الخلوة بالاجنبية و الدخول عليها 4022)

حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! کوئی شخص کسی بیوہ کے پاس (اکیلے) رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہوا ہو یا وہ محرم ہو۔

891۔ عنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ

(مسلم کتاب السلام باب تحريم الخلوة بالاجنبية و الدخول عليها 4023)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ہاں جانے سے بچو۔ انصارؓ میں سے ایک شخص نے کہا یارسول اللہ! دیور کے بارہ میں کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

892۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ، إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟

(مسلم کتاب الامارۃ باب حرمۃ نساء المجاہدین و اثم من خانھم 3501)

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی خواتین کا احترام (پیچھے) بیٹھ رہنے والوں کے لئے ان کی ماؤں کے احترام کی طرح ہے اور پیچھے بیٹھ رہنے والوں میں سے جو شخص بھی مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری کرتا ہے اور اس کی، اُن کے (اہل) کے بارہ میں خیانت کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس مجاہد کے لئے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (مجاہد) اس کے عمل میں سے جو چاہے گا لے لے گا۔ پس تمہارا کیا خیال ہے؟

اسراف اور فضول خرچی

893۔ عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ المغِيرَةِ، قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى المغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الملْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ المالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ البَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب باب ما یکرہ من کثرۃ السؤال و تکلف ما لا یعنیہ 7292)

وراد جو حضرت مغیرہؓ کے کاتب تھے، نے بیان کیا کہ امیر معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو لکھا کہ جو باتیں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں وہ میری طرف لکھ بھیجیں تو مغیرہؓ نے ان کو یہ لکھا کہ نبی اللہ ﷺ ہر نماز کے پیچھے یہ کہا کرتے تھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الملْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جس کو تو روک لے اور کسی شان والے کو تیرے مقابلہ میں (اس کی) شان نفع نہیں دیتی) اور نیز ان کو یہ لکھا کہ آپ چہ میگوئیوں سے اور بہت سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے سے منع فرمایا کرتے اور ماؤں کی نافرمانی سے اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے سے اور خود نہ دینا اور لوگوں سے کہنا کہ لاؤ، اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

حرص اور بخل

894۔ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ: أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ، قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي، قَالَ وَهَلْ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟

(مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب الدنیا سجن للمومن و جنة الکافر 5244)

مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپؐ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ کی تلاوت فرمارہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ آپؐ نے فرمایا اے ابن آدم! تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کیا اور آگے بھیج دیا۔

895۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ، فَلَا يُنْفِقُ مِنْهَا إِلَّا اتَّسَعَتْ حَلَقَةٌ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا عَلَيْهِ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ، فَإِنَّهَا لَا تَزْدَادُ عَلَيْهِ إِلَّا اسْتِحْكَامًا

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابه . مسند ابی هریره رضی الله عنه 7483)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہوئی ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے اور آخر کار وہ اس کی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔

896۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا، وَبِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا

(مسند احمد بن حنبل مسند المکثرین من الصحابۃ مسند عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ 6837)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا۔ بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے بخل، حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ اسی عیب نے پہلوں کو برباد کیا۔ اس نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اس لئے انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کرلیا۔ اس نے ان کو بخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اس نے ان کو فسق وفجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق وفاجر بن گئے۔

خیانت اور بددیانتی

897۔ عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ، وَمِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

(نسائی کتاب الاستعاذۃ باب الاستعاذۃ من الخیانۃ 5469)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک ننگ سے جس کا ساتھ (اوڑھنا بچھونا) بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اس کی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

898۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

(مسند احمد بن حنبل ، تتمه مسند الانصار ، حديث ابی امامة الباهلی الصدی بن عجلان بن عمرو ...22523)

حضرت ابو امامہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام کمزوریاں ہو سکتی ہیں۔

899۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

(مسلم كتاب الايمان باب بيان خصائل المنافق80)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ پورا منافق ہے اور جس (شخص) میں ان (خصلتوں) میں سے کوئی (ایک) خصلت ہو گی اس (شخص) میں نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب معاہدہ کرتا ہے معاہدہ شکنی کرتا ہے جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ کرتا ہے سوائے اس کے کہ سفیان کی روایت میں خُلَّةٌ کی بجائے "خَصْلَةٌ" کا لفظ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا، أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ، كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

(نسائی كتاب الايمان و شرائعه باب علامة المنافق 5020)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہو گا اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہو گی سوائے اس کے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔: جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔

شہرت کی طلب اور ریاکاری

900۔ عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا، يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ

(بخاری کتاب الرقاق باب الریاء و السمعة 6499)

حضرت جندبؓ (بن عبد اللہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا .... جس نے سنانے کے لئے نیک کام کئے اللہ بھی اس کی شہرت کرے گا اور جس نے دکھاوے کے لئے کام کئے تو اللہ بھی اس کے کاموں کو بطور دکھلاوے کے ہی رکھے گا۔

901۔ عَن مَحْمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وشِرْكَ السَّرَائرِ قَالُوا يَا رَسُول اللَّهِ وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ ؟ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ فَيصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِداً لِّمَا يرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذٰلِك شِرْكُ السَّرَائِرِ — رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

(الترغیب و الترھیب للمنذری ،کتاب الاخلاص، باب الترھیب من الریاء و ما یقوله من خاف شیئا منه 45)

حضرت محمود بن لبیدؓ نے بیان کیا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اے لوگو! شرک خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! شرک خفی کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرک خفی ہے۔

902۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

(مسلم کتاب البر و الصلة و الادب باب اذا اثنی علی الصالح فھی بشری ولا تضرہ 4766)

حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپؐ کا اس شخص کے بارہ میں کیا خیال ہے جو نیک کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ مومن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔

تکلف اور بناوٹ، نقالی اور تشبہ بالغیر

903۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا

(مسلم کتاب العلم باب ھلک المتنطعون 4809)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا موشگافی کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ آپؐ نے یہ تین دفعہ فرمایا۔

904۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات 3957)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ جن کے پاس گائیوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور وہ عورتیں جو لباس پہنے ہوئے (مگر) عریاں ہیں۔ (اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (اپنے بدن) مٹکانے والی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آتی ہے۔

905۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة 4031)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اس کی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے شمار ہو گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ، وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(مسند احمد بن حنبل ،مسند المکثرین من الصحابه ، مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنه 5114)

حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے تا کہ اللہ کی ہی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں، میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھا گیا ہے میرے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے بھرپور ذلت لکھ دی گئی ہے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی میں شمار ہو گا۔

توہم پرستی اور بدفالی

906۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الفَأْلُ قَالُوا وَمَا الفَأْلُ؟ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

(بخاری کتاب الطب باب لا عدوی 5776)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چھونے سے کوئی بیماری نہیں ہوتی اور نہ بدشگونی کوئی حقیقت رکھتی ہے اور مجھے فال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا فال کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اچھی بات۔

907۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ، وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ

(ترمذی کتاب السیر باب ما جاء فی الطیرۃ 1614)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بُرا) فال لینا شرک ہے اور ہم میں سے ہر شخص کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ (اس کے) توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے۔

908۔ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَاهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الطِّيَرَةُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ، وَشِقَّةٌ فِي الْأَرْضِ، وَقَالَتْ وَالَّذِي أَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ، إِنَّمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَطَيَّرُونَ مِنْ ذَلِكَ

(مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرک من مسند الانصار ، مسند الصدیقه عائشة بنت الصدیق رضی الله عنه 26562)

حضرت ابو حسانؒ نے بیان کیا کہ بنی عامر کے دو شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا تعلق ہوتا ہے یہ سن کر حضرت عائشہؓ سخت ناراض ہو گئیں اور کہنے لگیں خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ پر قرآن اتارا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ہرگز نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ اہل جاہلیت ان تین چیزوں کے متعلق نحوست اور بدشگونی کے قائل تھے۔

نعماء جنت اور مصائب دوزخ

ثواب اور عقاب

909۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

(بخاری کتاب التفسیر باب قوله فلا تعلم نفس ما اخفی لهم 4779)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کبھی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ کوئی نفس نہیں جانتا کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

910۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا

(مسلم کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها باب احلال الرضوان على اهل الجنة فلا يسخط عليهم ابدا 5043)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں اور یہ ہماری خوش بختی ہے اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے۔ وہ کہے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے تو نے کسی کو نہیں دیا۔ اس پر وہ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دوں وہ کہیں گے اے ہمارے رب! اس سے افضل چیز کونسی ہے؟ وہ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں اور اس کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

911۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ و معانقتہ 5999)

حضرت عمر بن خطابؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے اس وجہ سے پھوٹ پڑا کہ وہ کسی بچے کو دودھ پلایا کرتی تھی جب بھی وہ ان قیدیوں میں کسی بچے کو دیکھتی تو اس کو لیتی اور اپنے پیٹ سے اسے لگا لیتی اور اس کو دودھ پلانے لگتی۔ نبی ﷺ نے (یہ دیکھ کر) ہم سے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی۔ ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اس کو آگ میں نہ ڈالنے کی طاقت رکھے گی تو آپ نے فرمایا اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر۔

912۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ، تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ، قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا

(مسلم كتاب الايمان باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا36)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر جس کا نام عُفَیْر تھا بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ عزوجل پر یہ حق ہے کہ جو اس کا کسی کو شریک نہ بنائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا ان کو یہ نہ بتانا ورنہ وہ اس پر تکیہ کر بیٹھیں گے۔

913۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً، وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ، لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ لَا، يَا رَبِّ، وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، فَيَقُولُ

أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا، فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا، فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ، فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا، قَالَ بَلَى يَا رَبِّ، هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِيهَا، فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ قَالَ يَا رَبِّ، أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ، قَالَ هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ

(مسلم کتاب الایمان باب آخر اہل النار خروجا 266)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری شخص جنت میں داخل ہو گا وہ کبھی سیدھا چلے گا۔ کبھی اوندھے منہ گرے گا اور کبھی آگ اسے جھُلسائے گی۔ جب وہ اسے عبور کرے گا تو اس کی طرف متوجہ ہو گا اور کہے گا بہت ہی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ یقیناً اللہ نے مجھے وہ چیز عطاء فرمائی ہے جو اس نے اولین و اُخرین میں سے کسی کو نہیں دی۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا۔ وہ شخص کہے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ سے فائدہ اٹھاؤں اور اس کا پانی پیؤں۔ تب اللہ عزوجل فرمائے گا اے ابنِ آدم! ہو سکتا ہے کہ اگر میں نے تجھے یہ

دے دیا تو تُو مجھ سے اس کے علاوہ کچھ اور مانگے۔ تب وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! پھر وہ اس سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے علاوہ وہ اس سے اور کچھ نہیں مانگے گا اوراس کا رب اس کو معذور جانے گا کیونکہ اس نے وُہ دیکھ لیا ہے جس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا۔ تو وہ اسے اس کے قریب کر دے گا۔ پس وہ اس کے سایہ سے فائدہ اٹھائے گا اور اس کے پانی میں سے پیئے گا۔ پھر اس کے لئے ایک درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ تب وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے اس (درخت) کے قریب کر دے تا کہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایہ سے فائدہ اٹھاؤں۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ تب وہ فرمائے گا اے ابنِ آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے علاوہ مجھ سے کوئی سوال نہ کرے گا۔ اور فرمائے گا کہ ممکن ہے کہ اگر میں نے تجھے اس کے قریب کر دیا تو تُو مجھ سے اس کے علاوہ اور مانگے۔ تب وہ اس سے پھر عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ اس سے کچھ نہیں مانگے گا۔ اور اس کا رب اس کو معذور جانے گا کیونکہ وہ اُسے دیکھ رہا ہے جس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا۔ پس وہ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا۔ پھر وہ اس کے سایہ سے فائدہ اٹھائے گا اور اس کے پانی میں سے پیئے گا۔ پھر اس کے لئے جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے دونوں (درختوں) سے زیادہ حسین ہو گا۔ پھر وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب! مجھے اس کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سایہ سے فائدہ اٹھاؤں اوراس کا پانی پیوں۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہ مانگوں گا۔ تب (اللہ) فرمائے گا اے ابنِ آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے علاوہ مجھ سے کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے رب! بس یہی۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ سوال نہیں کروں گا اور اس کا رب اس کو معذور جانے گا کیونکہ وہ اسے دیکھ رہا ہے جس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتا۔ پس وہ اسے اس کے قریب کر دے گا۔ پھر جب وہ اسے اس کے قریب کر دے گا اور اہلِ جنت کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس میں داخل فرمادے۔ تب وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا۔ اے ابنِ آدم! مجھے تجھ سے کون بچائے؟ کیا تو اس بات پر راضی ہو گا کہ میں تجھے دنیا اور اس کے ساتھ اس جیسی اور (دنیا) دے دوں۔ اس پر وہ کہے گا اے میرے رب! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ اس پر

حضرت ابنِ مسعودؓ ہنس پڑے اور کہا کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں کس بات پر ہنس رہا ہوں-؟ اس پر انہوں نے کہا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہنسے تھے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا تھا یارسول ﷺ اللہ! آپ ؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا رب العالمین کے ہنسنے پر۔ جب اس شخص نے عرض کیا کیا مجھ سے مذاق کرتا ہے؟ اور تو رب العالمین ہے۔ تب وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا یقینا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا لیکن میں جو چاہوں اس پر قادر ہوں۔

914۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

(بخاری کتاب الرقاق باب حجبت النار بالشهوات 6487)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ نفسانی خواہشوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور جنت ان باتوں سے ڈھکی ہوئی ہے جو نفس کو بری معلوم ہوتی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتْ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتْ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

(مسلم ، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب صفة الجنة 5035)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت ناپسندیدہ باتوں سے گھری ہوئی ہے اور جہنم (نفسانی) خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔

یعنی جنت کے حصول کے لئے بہت سی آزمائشوں، ابتلاؤں، جن کو انسان ناپسند کرتا ہے، ان میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

915۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ......... فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا ، قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنِ اُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ، وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا

(مسلم کتاب الایمان باب ادنیٰ اہل الجنة منزلة فیہا280)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور مؤمن کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔..........پس وہ محمد ﷺ کے پاس جائیں گے۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت [1] اور رحم بھیجا جائے گا۔ وہ (پلِ) صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے پہلے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں کون سی چیز بجلی کے گزرنے کی طرح ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا کہ وہ کیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں لوٹتی ہے۔ پھر دوسرے ہوا کے چلنے کی طرح۔ پھر تیسرے پرندہ کے گزرنے کی طرح اور آدمیوں کے دوڑنے کی طرح۔ ان کے اعمال ان کو تیزی سے لے کر چلیں گے۔ اور تمہارا نبی ﷺ پلِ صراط پر کھڑا ہو گا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! سلامتی نازل فرما، سلامتی نازل فرما یہاں تک کہ بندوں کے اعمال تھک کر رہ جائیں گے یہاں تک کہ ایسا آدمی آئے گا جو چل نہ سکے گا مگر گھسٹ کر۔ فرمایا

1: امانت یعنی فرائض کی ادائیگی اور صلہ رحمی پل صراط پر گویا نیک لوگوں کی حفاظت کا ذریعہ بنے گی۔

(پل) صراط کے دونوں جانب آنکڑے لٹک رہے ہوں گے جس کے متعلق حکم ہو گا اس کو پکڑنے پر مامور ہوں گے۔ خراشیں لگنے والے (بھی) ناجی ہیں وہ نجات پا جائیں گے۔ بعض الٹ کر جہنم میں جا گریں گے اور اس کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی ہے۔

فتنے اور آخری زمانے کی علامات

916۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ القَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ القَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ — أُرَاهُ — السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

(بخاری کتاب العلم باب من سئل علما و هو مشتغل فی حدیثه ...59)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک بدوی آپؐ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: موعودہ گھڑی کب ہو گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات میں لگے رہے۔ اس پر لوگوں میں سے کسی نے کہا: جو اس نے کہا آپؐ نے سن لیا ہے مگر آپؐ نے اس کی بات کو برا منایا۔ اور ان میں سے بعض نے کہا نہیں آپ نے سنا نہیں۔ آخر جب آپؐ بات ختم کر چکے تو فرمایا کہ کہاں ہے؟ (راوی کہتا ہے) میں سمجھتا ہوں۔ (آپؐ نے یوں فرمایا) موعودہ گھڑی کے متعلق پوچھنے والا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں یہ ہوں۔ فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی تو اس وقت موعودہ گھڑی کا انتظار کرو۔ اس نے پوچھا: وہ کیوں کر ضائع کی جائے گی؟ فرمایا جب حکومت نااہل لوگوں کے سپرد کر دی جائے گی تو اس وقت اس گھڑی کا انتظار کرو۔

917۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ

(سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب اشراط الساعة 4045)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ کیا میں تم سے وہ حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے اور میرے بعد تم سے اس حدیث کو کوئی بیان نہ کرے گا۔ میں نے آپؐ سے سنا ہے کہ "اس گھڑی" کی نشانیاں یہ ہیں کہ علم اٹھا دیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو گی اور زنا پھیل جائے گا اور شراب پی جائے گی، مرد مر جائیں گے اور عورتیں باقی رہیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک کفیل ہو گا۔

918۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الهَرْجُ وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ — يَعْنِي آمَنُوا — أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا

يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

(بخاری کتاب الفتن باب خروج النار 7121)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دو بڑے بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں۔ ان دونوں کے درمیان بہت ہی بڑی لڑائی ہو گی۔ ان کا دعویٰ ایک ہی ہو گا اور جب تک کہ تیس کے قریب دجال ظاہر نہ ہو جائیں ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور جب تک کہ علم اٹھا نہ لیا جائے اور زلزلے کثرت سے نہ آئیں اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزر جائے اور فتنے نہ ہو لیں اور قتل و خونریزی بہت نہ ہو لے اور جب تک کہ مال اس کثرت سے نہ ہو جائے کہ وہ پانی کی طرح بہنے لگ جائے یہاں تک کہ مال والے کو یہ فکر رہے گی کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے گا یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا اور وہ شخص جس کے سامنے پیش کر رہا ہو گا کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور جب تک کہ لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اونچی عمارتیں نہ بنانے لگ جائیں گے اور جب تک کہ نہ ہو لے گا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر پر سے گزرے گا اور وہ کہے گا۔ اے کاش! میں اس جگہ ہوتا اور جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ کرے۔ جب سورج ادھر سے چڑھے گا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو وہ سب کے سب ایمان لائیں گے۔ سو یہی وہ وقت ہو گا جب کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لا چکا ہو یا ایمان نہ لا کر نیک کام نہ کئے ہوں۔ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا اپھیلایا ہوا ہو گا۔ وہ ابھی ایک دوسرے سے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے اور اپنے کپڑے کو لپیٹا نہیں ہو گا کہ وہ گھڑی برپا ہو گی۔ ایک شخص اپنی دودھیل اونٹنی کا دودھ لے کر لوٹے گا اور ابھی اس کو پیا نہیں ہو گا کہ وہ گھڑی برپا ہو جائے گی۔ ایک شخص ابھی اپنا حوض لیپ رہا ہو گا اور ابھی اس میں پانی نہ پلایا ہو گا کہ وہ گھڑی برپا ہو جائے گی۔ آدمی اپنا نوالہ اپنے منہ تک اٹھا چکا ہو گا مگر ابھی اسے کھایا نہ ہو گا کہ وہ گھڑی برپا ہو جائے گی۔

919۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربها 4069)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہور کے اعتبار سے نشانیوں میں سے پہلی سورج کا اپنے مغرب سے طلوع ہونا ہے اور دابۃ کا لوگوں کے سامنے نکلنا چاشت کے وقت۔

920۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ، تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو

(مسلم كتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب 5138)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر نہ کر دے۔ جس پر لوگ لڑیں گے اور ہر سو میں سے نناوے مارے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کہے گا کاش کہ میں بچ جاؤں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا

(بخاری كتاب الفتن باب خروج النار 7119)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک خزانہ نمودار کرے گا سو جو وہاں موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

مسلمانوں کا تنزل اور ان کا بگڑ جانا

921۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ

(مشکاۃ المصابیح کتاب العلم ۔ الفصل الثالث 276)

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔(اس زمانہ کے لوگوں کی) مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے ۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے (یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے)۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ خَطَبَ عَلَى النَّاسِ بِالْكُوفَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ مَنْ يَتَفَقَّرُ اِفْتَقَرَ، وَمَنْ يُعَمَّر يُبْتَلٰى، وَمَنْ لَا يَسْتَعِدُّ لِلْبَلَاءِ إِذا ابْتُلِيَ لَا يُصِيْرُ، وَمَنْ مَلَكَ اِسْتَأْثَرَ، وَمَنْ لَا يَسْتَشِيْرُ يَنْدَمُ! وَكَانَ يَقُوْلُ مِنْ وَرَاءَ هٰذَا الْكَلَامِ يُوْشِكُ أَنْ لَّا يَبْقٰى مِنَ الإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهٗ وَمِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهٗ، وَكَانَ يَقُوْلُ أَلَا! لَا يَسْتَحِي الرَّجُلُ أَنْ يَّتَعَلَّمَ، وَمَنْ يُسْأَلُ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَّقُوْلَ لَا أَعْلَمُ، مَسَاجِدُكُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ، وَقُلُوْبُكُمْ وَأَبْدَانُكُمْ خَرِبَةٌ مِّنَ الهُدٰى، شَرٌّ مِّنْ تَحْتِ ظِلِّ السَّمَاءِ فُقَهَاؤُكُمْ، مِنْهُمْ تَبْدُو الفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ

(کنز العمال حرف المیم ۔ کتاب المواعظۃ و الرقاق و الخطاب۔ من قسم الافعال ۔ فصل فی جوامع المواعظ ۔ خطب علی و مواعظہ رضی اللہ عنہ 44217)

ابو وائل کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے کوفہ میں لوگوں سے خطاب کیا میں نے اسے سنا چنانچہ آپؓ فرمارہے تھے ! اے لوگو! جو شخص تکلف سے فقر اپنائے وہ فقیر بن ہی جاتا ہے، جسے لمبی عمر دی گئی وہ ابتلاء کا شکار ہوا جو شخص آزمائش کے لئے تیار نہ ہوا تو وہ ابتلاء کے وقت صبر آزما نہیں ہو سکتا جو بادشاہ بنا وہ دولت جمع کرنے میں مشغول ہوا جو شخص مشورہ نہیں لیتا وہ نادم ہو جاتا ہے، اس کے بعد آپؓ فرمایا کرتے تھے، عنقریب اسلام کا صرف نام ہی باقی رہے گا اور قرآن کے صرف نقوش ہی باقی رہیں گے اس لئے فرمایا کرتے تھے خبر دار! کوئی شخص بھی علم حاصل کرنے میں حیاء محسوس نہ کرے جس سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ کہے " لَا اَعْلَمُ " میں نہیں جانتا ہوں ۔ اس وقت تمہاری مساجد کی عمارتیں عالی شان ہوں گی حالانکہ تمہارے دل اور تمہارے اجسام ہدایت سے ویران ہوں گے اس وقت تمہارے فقہاء آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنوں کا ظہور ہو گا اور انہی میں (فتنے) لوٹیں گے ۔

922۔ تَكُوْنُ فِي أُمَّتِي فَزْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ إِلَى عُلَمَائِهِمْ فَإِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيْرَ.

(كنز العمال حرف القاف كتاب القيامة ـ من قسم الأقوال الباب الأول في أمور تقع قبلها . الفصل الرابع في ذكر اشراط الساعة، الخسف والمسخ والقذف، الاكمال38727)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) میری امت میں سخت گھبراہٹ ہو گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ وہ خنزیر اور بندر بن چکے ہیں۔

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہو گا۔)

923۔ عن ثعلبة البهرانی، قال قال رَسُول اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ العِلمُ أن يُخْتَلَسَ من العَالَمِ حتی لا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَىءٍ، قَالُوا يا رَسُول اللّٰہِ، كَيْفَ يُخْتَلَسُ، وكِتَابُ اللّٰہِ بَيْنَنَا نُعَلمُهُ أَبْنَاءَنَا؟ فقال رَسُول اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَوْرَاةُ والإنجِيْلُ عِنْدَ اليَهُود والنَّصَارَى فَمَا يُغْنِي عَنْهُم؟

(أسد الغابة في معرفة الصحابة باب الثاء مع الراء ومع العين ثعلبة البهراني، صحابی نمبر 587 ، جلد 1 صفحہ 461)

حضرت ثعلبہ بہرانیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم وہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات انہیں سجھائی نہ دے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! علم کس طرح ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن اس نے انہیں کیا فائدہ دیا۔

924۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ العِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم 100)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ بندوں سے یونہی چھینا جھپٹی کر کے علم نہیں اٹھایا کرتا بلکہ وہ علماء کو اٹھا کر علم اٹھالیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہتا تو لوگ ایسے جاہلوں کو سردار بنالیتے ہیں کہ جن سے اگر (کوئی مسئلہ) پوچھا جائے تو بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہوتے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

925۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بنى إسرائيل حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِن بنى إسرائيل تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

(ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ 2641)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہو گی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ! یہ ناجی فرقہ کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہو گا۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ (حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلاَنِيَةً لَكَانَ فِي أمتى مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ) وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر (للسیوطی)، حرف اللام، روایت نمبر 7523)

میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے (جن میں ایسی مطابقت ہو گی) جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے (یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا)۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے

اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔(صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے؟ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا) وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہو گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

(ابن ماجه کتاب الفتن باب افتراق الامم 3993)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یقیناً بنی اسرائیل اکہتر 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت ضرور بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی وہ سب کے سب آگ میں ہیں سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔

926۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ فَمَنْ

(بخاری کتاب الاعتصام باب قول النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتتبعن سنن من کان قبلکم 7320)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم ضرور ان لوگوں کی چالوں پر چلو گے جو تم سے پہلے تھے بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں بھی داخل ہوئے ہوں تو تم بھی ان کے پیچھے ہی جاؤ گے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہود و نصاریٰ؟ آپ نے فرمایا اور کون۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

927۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً، عُرَاةً، غُرْلًا، ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ اليَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ أَصْحَابِي، فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ العَزِيزُ الحَكِيمُ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ و اذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا 3447)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ اُٹھایا جائے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے یہ آیت پڑھی جس طرح ہم نے پہلے پہل پیدا کیا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ ہمارے ذمہ یہ ایک وعدہ ہے ہم ضرور پورا کریں گے۔ (پھر فرمایا) سب سے پہلے جسے پہنایا جائے گا، ابراہیم ہوں گے۔ پھر (جب سب پہنائے جائیں گے تو) ایسا ہو گا کہ میرے صحابہ میں سے بعض لوگوں کو دائیں طرف لے جایا جائے گا اور بعض کو بائیں طرف۔ میں کہوں گا یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا آپ جب سے ان سے جدا ہوئے وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے۔ تو میں ویسے ہی کہوں گا جیسے اس نیک بندے یعنی عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا میں اپنی قوم پر نگران رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہی ہر ایک چیز کا نگران ہے۔ اگر تو انہیں سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی پردہ پوشی فرمائے تو تُو بڑی عزت والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

928۔ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ كان بعده نَبِيٌّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمَرَ الَّذِي كان قَبْلَهُ، وَ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السِّتِّينَ

(كنز العمال ،حرف الفاء ،كتاب الفضائل من قسم الأفعال ،الباب الثاني في فضائل سائر الأنبياء صلوات الله عليهم أجمعين،

الفصل الأول في بعض خصائص الأنبياء عموما. الا كمال32262)

(روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کوئی نبی ایسا نہیں کہ اس کے بعد میں آنے والا نبی نصف عمر زندہ رہتا ہے جتنا کہ اس سے پہلے نبی کی عمر تھی۔ اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میرا خیال ہے کہ میں ساٹھ 60 سال کے سر پر جانے والا ہوں (یعنی وفات پانے والا ہوں)۔

نوٹ:۔ یہ سنت الٰہی اور قاعدہ ربانی غالباً پرانی شریعت کے آخری نبی اور نئی شریعت کے بانی نبی کے بارہ میں ہے۔ فتفکر

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرِ خُمٍّ فَأَمَرَ بِرَوْحٍ، فَكُسِحَ فِي يَوْمٍ مَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(مستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم باب ذکر زید بن الارقم الانصاری رضی اللہ عنہ 6272)

حضرت زید بن ارقمؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم غدیر خم تک آئے۔ آپؐ نے آرام کا حکم دیا۔ ہمیں ایسے سخت دن سے واسطہ پڑا کہ اس سے قبل اس سے سخت اور گرم دن سے نہیں پڑا تھا۔ آپؐ نے اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کی اور فرمایا اے لوگو! کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر وہ اپنے سے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر زندہ رہا اور میرا یقین ہے کہ مجھے بلایا جائے گا اور میں جواب دوں گا (یعنی

میری وفات ہو گی) اور یقیناً میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جس کی وجہ سے تم بعد میں گمراہ نہ ہو گے، اللہ عزوجل کی کتاب۔

929۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِالْقُرْآنِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةً، وَلَا أَرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السِّتِّيْنَ

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، باب خصائص امته ﷺ، جلد 7 صفحه 398)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جبرائیلؑ ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کریم کا دور کرتا تھا لیکن اس سال اس نے دو دفعہ دور کیا اور مجھے خبر دی کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے۔ عیسیٰ ابن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ساٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

930۔ و كانت عَائِشَة رَضِيَ الله عَنْها تَقُوْلُ كُنْتُ كَثِيْرًا مَا أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَ قَدْ عَاشَ نِصْفَ عمر الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ وَ لا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِب عَلَى رأس سِتِّيْنَ سَنَةً فَكَانَ كَمَا قَالَ وَ قَدْ مَكَثَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔

(کشف الغمة عن جمیع الامة (للشعرانی) کتاب الامان و الصلح، باب قسم الفی والغنیمة جلد 2 صفحه 272)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتی تھی کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس 120 سال زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ساٹھ 60 سال کی عمر میں

میں اس دنیا سے جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ عیسیٰ بن مریم بنی اسرائیل میں چالیس 40سال رہے (اور اس کے بعد آپ دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے)۔

931۔ فَفِي زَادِ الْمَعَادِ مَا يُذْكَرُ أَنَّ عِيْسَى رُفِعَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً لَا يُعْرَفُ بِهِ أَثَرٌ مُتَّصِلٌ يَجِبُ الْمَصِيْرُ إِلَيْهِ. قَالَ الشَّامِي: وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ النَّصَارٰى، وَالْمُصَرَّحُ بِهِ فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ أَنَّهُ إِنَّمَا رُفِعَ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلاۃ و السلام ، باب المدخل ، جلد 1 صفحہ 67)

یہ روایت جو مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ سلام تنتیس 33سال کی عمر میں اٹھائے گئے۔ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث تو یہ ہے حضرت عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ حَدِيْثَ رَفْعِهِ ، وَهُو ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ، إِنَّمَا يُرْوٰى عَنِ النَّصَارٰى، فَعِنْدَ الْحَاكِمِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ "إِنَّ النَّصَارٰى تَزْعُمُ"، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ "وَإِنَّهُ رُفِعَ وَهُو ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ"، وَفِيْهِ عَبْدُ الْمُنْعَمِ بْنِ إِدْرِيْسِ كَذَّبُوْهُ، وَلَوْ صَحَّ، فَهُو عَنِ النَّصَارٰى كَمَا تَرٰى، وَالثَّابِتُ فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ أَنَّهُ رُفِعَ، وَهُو ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ.

(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ ،تابع المقصد الرابع : فی معجزاتہ ﷺ ، باب خصائص امتہ ﷺ ، جلد 7 صفحہ 398)

یہ روایت کہ ان (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کا تینتیس 33سال کی عمر میں رفع ہوا تھا عیسائیوں کا زعم اور خیال ہے۔ حدیث نبویہ سے تو ثابت ہوتا ہے کہ ایک سو بیس سال کی عمر میں ان کا رفع ہوا تھا۔

932۔ لَو کَانَ مُوسَی وَ عِیسَی حَیَّیْنِ مَا وَسِعَھُمَا إِلَّا اتِّبَاعِیْ

(الیواقیت و الجواہر ، الجز الثانی ،المبحث الثانی و الثلاثون :فی ثبوت رسالة نبینا محمد ﷺ و بیان انه افضل خلق الله . . .

صفحه نمبر 342)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ رہتے تو میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

لَوْ کَانَ مُوسَی وَعِیسَی حَیَّینِ لَمَا وَسِعَھُما إِلَّا اتِّباعِی

(تفسیر ابن کثیر ، زیر آیت وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِیثَاقَ النَّبِیِّینَ لَمَا آتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ (آل عمران 81، 82)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ رہتے تو (مجھ پر ایمان لانے اور) میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

933۔ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى عِیْسَى: أَنْ یَا عِیْسَى اِنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ إِلَى مَکَانٍ، لِئَلَّا تُعْرَفَ، فَتُؤْذٰی، فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُزَوِّجَنَّكَ أَلْفَ حُوْرَاءَ، وَلَأُوْلِمَنَّ عَلَیْكَ أَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ.

(کنز العمال حرف الخاء، الخوف والرجاء ، الخمول، باب الاکمال 5955)

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تا کہ تم پہچانے نہ جا سکو، بصورت دیگر تجھے لوگ دکھ دیں گے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ہزار حوروں سے تیری شادی کراؤں گا اور تیرا ولیمہ چار سو سال تک کراتا رہوں گا۔(یعنی ہزاروں حسن باطنی رکھنے والی قومیں تیری اطاعت اور پیروی کا دم بھریں گی اور چار سو سال تک تیرے ماننے والے صحیح راستہ پر گامزن رہیں گے اور تیرے ذریعہ نازل ہونے والی روحانی برکات سے حصہ پائیں گی)۔

934۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ، تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ، وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ

(مسلم کتاب فضائل الصحابه باب قوله ﷺ لا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ، وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ 4593)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یا اس کے قریب قریب فرمایا آج کوئی جان ایسی نہیں جس پر سو سال گزریں اور وہ زندہ ہو۔

935۔ إِذَا تَوَاضَعَ العَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ.

(کنز العمال، حرف التاء، التقوی، باب التواضع، 5720)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاکساری اور انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف اٹھالیتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسے بلندی رفعت اور بڑا اعزاز بخشتا ہے۔

دجال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا ظہور

936۔ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ، شَعْبُ هَمْدَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ — وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ — فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ، فَقَالَتْ........... سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي، مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُنَادِي: الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ،

وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ إِنِّي وَ اللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ، لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِى كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ، فَلَعِبَ بِهِمِ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَؤُا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ، مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ، قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِى، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا، ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقُلْنَا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا، وَفَزِعْنَا مِنْهَا، وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ، قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ، قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا هِيَ

كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ، قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ، قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ، قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً - أَوْ وَاحِدًا - مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا، يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ، هَذِهِ طَيْبَةُ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ، أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ، وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّأْمِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ، قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مسلم كتاب الفتن باب قصة الجساسة 5221)

عامر بن شراحیل شعبی۔۔شعب ہمدان۔۔۔بیان کرتے ہیں انہوں نے ضحاک بن قیس کی بہن حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے پوچھا اور وہ ابتدائی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیں جو آپ نے

رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور آپ اسے حضورؐ کے علاوہ کسی کی طرف منسوب نہ کریں 1 تو انہوں نے کہا ....میں نے ایک پکارنے والے کی پکار سنی وہ رسول اللہ ﷺ کا منادی تھا جو نماز کے لئے پکارتا تھا۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کے پیچھے تھی جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل فرمالی تو منبر پر بیٹھ گئے اور آپؐ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر ہی رہے پھر فرمایا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی چیز کی طرف رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا بلکہ میں نے تمہیں اس لئے اکٹھا کیا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی شخص تھا آیا، اس نے بیعت کی اور اسلام لایا اور اس نے مجھے اس سے ملتی جلتی بات بتائی جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارہ میں بتایا کرتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام کے تیس لوگوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سوار ہوا اور ایک ماہ تک سمندر کی موجیں ان سے کھیلتی رہیں پھر سمندر میں ایک جزیرہ کے قریب پہنچ گئے یہاںتک کہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ پھر وہ چھوٹی کشتیوں پر بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہوگئے۔ وہاں انہیں ایک بہت گھنے اور زیادہ بالوں والا چوپایہ ملا۔ زیادہ بالوں کی وجہ سے نہ اس کے آگے کا پتہ چلتا تھا نہ پیچھے کا۔ انہوں نے کہا تیرا بھلا ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے کہا کیا ہے جساسہ؟ اس نے کہا کہ تم اِس آدمی کے پاس دَیر میں چلے جاؤ وہ تمہارے بارہ میں جاننے کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم گھبرائے کہ کہیں یہ شیطان ہی نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں ہم تیزی سے دَیر کی طرف چل پڑے۔ جب اس میں داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم الخلقت انسان ہے جیسا ہم نے کبھی نہ دیکھا اور مضبوطی سے جکڑا ہوا، دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے (کی زنجیروں) سے جکڑے ہوئے۔ ہم نے کہا تمہارا بھلا ہو تم کون ہو؟ اس نے کہا میرے بارہ میں تمہیں پتہ لگ ہی چکا ہے، تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب کے کچھ لوگ ہیں جو ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے دوران سفر ہم نے سمندر کو اس وقت پایا جب وہ جوش میں تھا۔ موجیں ہم سے

1: بعض کے خیال میں یہ تمیم داری کی ایک رؤیا کا بیان ہے۔ واللہ اعلم

ایک ماہ تک کھیلتی رہیں یہاںتک کہ تمہارے جزیرہ میں آ پہنچے۔ ہم اس (جہاز) کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے۔ ہم جزیرہ میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک بہت گھنے بالوں والا چوپایہ ملا۔ زیادہ بالوں کی وجہ سے نہ اس کے آگے کا پتہ چلتا تھا نہ پیچھے کا۔ ہم نے کہا تیرا بھلا ہو تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں ہم نے کہا کون جساسہ؟ اس نے کہا کہ تم اِس آدمی کے پاس دَیر میں چلے جاؤ کیونکہ وہ تمہارے بارہ میں سننے کا شوق رکھتا ہے۔ پس ہم تمہاری طرف دوڑتے ہوئے آئے ہیں اور ہم اس سے بہت گھبرائے ہوئے ہیں کہ کہیں وہ شیطان ہی نہ ہو۔ اس نے کہا کہ مجھے نخل بیسان کے بارہ میں بتاؤ ہم نے کہا کہ اس کی کس چیز کے بارہ میں پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اس کی کھجوروں کے بارہ میں کیا وہ پھل دیتی ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دیں گی۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے بارہ میں بتاؤ۔ ہم نے کہا کہ اس کی کس چیز کے بارہ میں پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا اس میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا اس نے کہا مجھے زُغر کے چشمہ کے بارہ میں بتاؤ انہوں نے کہا اس کی کس چیز کے بارہ میں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا کیا چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا وہاں رہنے والے اس چشمہ کے پانی سے کھیتیاں اگاتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور اس کے رہنے والے اس سے کھیتیاں اگاتے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے بارہ میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلا اور یثرب آ گیا۔ اس نے کہا کیا عربوں نے اس سے جنگ کی؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا اس نے ان سے کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے اردگرد عرب پر غالب آ گیا اور انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس نے ان سے کہا کیا ایسا ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں۔ میں تمہیں اپنے بارہ میں بتاتا ہوں کہ میں مسیحِ (دجال) ہوں اور قریب ہے کہ مجھے خروج کی اجازت دی جائے گی۔ میں عنقریب خروج کروں گا اور زمین میں پھروں گا اور چالیس راتوں میں ساری بستیوں میں اتروں گا سوائے مکہ اور طیبہ کے، کہ وہ دونوں مجھ پر حرام کئے گئے ہیں۔ جب کبھی میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آ جائے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار ہو گی اور وہ مجھے اس سے روک دے گا اور اس کے ہر راستہ پر فرشتے

ہوں گے جو اس کا پہرا دے رہے ہوں گے۔ وہ (راویہ) کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے منبر میں اپنی چھڑی ٹھکور کر فرمایا یہ طَیبہ ہے، یہ طَیبہ ہے یعنی مدینہ۔ کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں (فرمایا) مجھے تمیم کی بات اچھی لگی کہ وہ اس بات کے مطابق ہے جو میں تمہیں اس کے اور مکہ اور مدینہ کے بارہ میں بتایا کرتا تھا۔ سنو! وہ شام یا یمن کے سمندر میں نہیں ہے بلکہ مشرق کی طرف سے ہے، وہ جو بھی ہے مشرق کی طرف ہے، وہ جو بھی ہے مشرق کی طرف ہے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا وہ کہتی ہیں میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے یاد کر لی۔

937۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ

فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ

مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال و صفته وما معه 5214)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور اس کے ذکر میں آواز کبھی دھیمی ہوئی اور کبھی بلند یہاںتک کہ ہم سمجھے کہ وہ (دجال قریب ہی) کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہم میں (گھبراہٹ کے آثار) پہچان لئے اور فرمایا تمہیں کیاہوا ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! صبح آپؐ نے دجال کا ذکر کیا تھا کبھی آپؐ کی آواز دھیمی تھی کبھی بلند۔ ہم سمجھے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا دجال کے علاوہ (اور امور کا) تمہارے بارے میں مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر وہ میری موجودگی میں نکلے تو میں تمہاری طرف سے اس سے دلیل کے ذریعہ مقابلہ کرنے والا ہوں اور اگر وہ نکلے اور میں تم میں نہ ہوں تو ہر شخص کو خود دلیل کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرنا ہو گا اور اللہ میرے بعد ہر مسلمان کا خلیفہ ہے۔ وہ (دجال) جوان ہے، بہت گھنے گھنگھریالے بالوں والا ہے۔ اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہے گویا کہ میں اسے عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دوں گا۔ تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو اس پر سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے نکلنے والا ہے۔ دائیں جانب بھی فساد برپا کرے گا اور بائیں جانب بھی۔ پس اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا چالیس دن، کوئی دن ایک سال کے برابر ہو گا اور کوئی دن ایک ماہ کے برابر اور کوئی دن ایک ہفتہ کے برابر، اس کے باقی سارے دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ دن جو ایک سال کی طرح ہو گا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمارے لئے کافی ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس کے لئے اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کیسی ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا چل رہی ہو۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں پکارے گا تو

وہ اس کی بات مان لیں گے۔ اس پر وہ بادلوں کو حکم دے گا تو وہ خوب بارش برسائیں گے اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اگائے گی اور شام کو ان کے مویشی آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے بہت اونچی ہوں گی، ان کے تھن بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کی کوکھیں بھری ہوں گی۔ پھر وہ ایک اور قوم کو بلائے گا وہ اس کی بات کو رد کر دیں گے اور وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور وہ (دجال) ویرانے سے گذرے گا تو اسے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال تو اس (ویرانے) کے خزانے اس طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے جیسے شہد کی نَر مکھیاں۔ پھر وہ ایک بھرپور جوان آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار سے مارے گا اور اس کے دو ٹکڑے کر دے گا نشانے پر مارنے کی طرح پھر اسے پکارے گا تو وہ روشن چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ اتنے میں اللہ مسیحؑ ابن مریم کو مبعوث کرے گا اور وہ سفید مینار کے پاس دمشق کے شرقی جانب دو زرد چادروں میں دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ جب وہ اپنا سر جھکائے گا تو سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائے گا تو موتی کی طرح بوندیں ٹپکیں گی۔ کافر (جو) اُس کی سانس کی ہوا پائے، اس کے لئے کچھ چارہ ممکن نہیں مگر یہ کہ وہ مر جائے گا اور اُس کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں تک اس کی نظر جائے گی۔ پھر وہ (مسیحؑ دجال) کو تلاش کرے گا یہاں تک کہ اسے بابِ لد پر پالے گا اور اسے قتل کر دے گا پھر عیسیٰؑ بن مریم کے پاس ایک قوم آئے گی جنہیں اللہ نے اس (دجال) سے محفوظ رکھا تھا وہ (عیسیٰؑ بن مریم) ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجے بتائیں گے۔ وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ عیسیٰؑ کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے کچھ ایسے بندے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں تاب نہیں۔ پس میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔ پھر اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلندی کو پھلانگتے ہوئے آئیں گے۔ ان کا پہلا ہر اول دستہ بُحیرہ طبریہ سے گذرے گا۔ وہ جو اس میں ہو گا پی جائیں گے اور ان کا آخری دستہ گذرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے لئے بیل کا سر، آج تم میں سے کسی ایک کے لئے سو دینار سے بہتر ہو گا۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی (خدا کی طرف) توجہ کریں گے۔ تو اللہ ان (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں

ایک کیڑا بھیجے گا۔ ایک آدمی کے مرنے کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھر جگہ بھی ان کی چربی اور تعفّن سے خالی نہ پائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ کی طرف توجہ کریں گے تو اللہ پرندوں کو بھیج دے گا جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گے۔ وہ ان کی لاشیں اٹھا اٹھا کر وہاں پھینکیں گے جہاں اللہ چاہے گا پھر اللہ بارش بھیجے گا جس سے خاک وخشت کا گھر یا خیمہ نہیں بچائے گا۔ پھر زمین کو دھوڈالے گی یہاں تک کہ اسے آئینے کی طرح کر دے گی پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنا پھل اگا اور اپنی برکت لوٹا۔ اس دن ایک انار سارا گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے سے سایہ لیں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی حتیٰ کہ دودھ والی اونٹنی ایک بڑے گروہ کو کفایت کرے گی۔ ایک دودھ والی گائے ایک قبیلے کو کفایت کرے گی۔ ایک دودھ والی بکری کا دودھ ایک خاندان کو کفایت کرے گا۔ اسی دوران اللہ ایک خوشگوار ہوا بھیجے گا جو ہر مسلمان کے پہلو کو لگے گی اور ہر مسلمان اور مومن کی روح قبض کر لے گی اور صرف شریر لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح لڑائی، فساد کریں گے اور ان پر وہ گھڑی آئے گی۔

938۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة باب ذکر الدجال و صفتہ و ما معہ5204)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے اور سنو! مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے۔

939۔ عَنْ أَبِي بَكَرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ بِعَيْنِ الشِّمَالِ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ الْأُمِّيُّ وَالْكَاتِبُ

(مسند أحمد بن حنبل ، اول مسند البصریین ، حدیث ابی بکرۃ نفیع بن الحارث بن کلدۃ 20672)

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہو گا جسے ان پڑھ اور پڑھا ہوا دونوں پڑھ سکیں گے۔

940۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن ، باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال ، الفصل الثالث 5493)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال ایک ایسے گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جو چاند کی طرح چمکے گا اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر 70 باع کا فاصلہ ہو گا۔

(انسان کے دونوں پھیلے ہوئے ہاتھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اسے "باع" کہتے ہیں۔)

نوٹ :۔

ا۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أُذُنَ حَمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفاً

(الدر المنثور فی تفسیر بالماثور ، سورۃ غافر ، آیت إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ (56 تا 59) جلد 13 صفحہ 63)

دجال کے گدھے کا کان ستر 70 ہزار لوگوں پر سایہ کرے گا۔

ب۔ مَا بَيْنَ حَافِرِ حِمَارِهِ إِلَى الْحَافِرِ الْآخَرِ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ

(کنز العمال ، حرف القاف ، کتاب القیامۃ من قسم الافعال ، باب الدجال 39709)

اس کے گدھے کے ایک سم سے دوسرے سم تک کا فاصلہ ایک دن اور رات کے سفر جتنا ہو گا۔

ج ۔ كُلُّ خُطْوَةٍ مِنْ خطَاهُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَ تُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْبِقُ الشَّمس إِذَا طَلَعَتْ إِلَى مَغْرِبِهَا يَخُوضُ الْبَحْرَ بِحِمَارِهِ الى ركبتيهِ

(نزهة المجالس و منتخب النفائس (عبد الرحمان الصفوى الشافعى) ، باب فى فضل الجمعة و يومها و ليلتها و كرمها، جلد 1 صفحه 132)

اس کے قدموں میں سے ہر قدم (کا فاصلہ) تین دن کا ہو گا۔ اس کے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی۔ حتیٰ کہ وہ مغرب کی طرف جاتے ہوئے سورج سے آگے نکل جائے گا۔ وہ اپنے گدھے سمیت سمندر میں اترے گا (اور سمندر کا پانی) اس کے گھٹنوں تک ہو گا۔ (تیز رفتار ہوائی جہازوں نے عملاً یہی صورت پیدا کی ہے کہ وہ دو ملکوں کے درمیان وقت کے فرق کے اندر اندر بلکہ پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں)۔

د ۔ أَمَامَهُ جَبَلُ دُخَانٍ

(کنز العمال ، حرف القاف ، کتاب القیامة من قسم الافعال ، باب الدجال 39709)

اس کے آگے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہو گا۔

ه ۔ وَرَكْبٌ ذَوَاتِ الفُرُوْجِ السُّرُوْجِ

(بحار الانوار (محمد باقر مجلسی)، الجز الثانی والخمسون، باب علامات ظهور علیه سلام من السفیانی و الدجال و غیر ذلک و فیه ذکر بعض اشراط الساعة، صفحه 414)

دجال کی سواری کے اندر روشنیاں ہوں گی اور اس کے بہت سے در اور کھڑکیاں ہوں گی۔

941۔ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ أَرْسَلُونِي مِنْ مَاهٍ إِلَى الْكُوفَةِ أَشْتَرِي الدَّوَابَّ، فَأَتَيْنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ، قَالَ فَأَمَّا صَاحِبِي فَانْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَأَتَيْتُهُ، فَإِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ نَعَمْ، قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ السَّيْفُ - أَحْسَبُ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ السَّيْفُ، أَحْسَبُ - قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ ، قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ، وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ، وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ ، قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ ، قَالَ قُلْتُ فَبِمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ؟ قَالَ بِنَهَرٍ–أَوْ قَالَ مَاءٍ–وَنَارٍ، فَمَنْ دَخَلَ نَهَرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ، وَوَجَبَ وِزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ ، قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ، فَلُوَّهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

(مسند احمد بن حنبل ، تتمه مسند الانصار ، حدیث حذیفه بن الیمان عن النبی ﷺ 23819)

حضرت سبیعؓ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں کے ساتھ مجھے ایک آباد چشمہ سے کوفہ کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہاں سے کچھ جانور خرید لاؤں۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر ایک خانقاہ پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میرے ساتھی تو جانوروں کی طرف چلے گئے اور میں اس آدمی کی طرف آ گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت حذیفہؓ ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے (دوسرے) صحابہؓ ہمیشہ اچھی، بھلائی اور خوشخبری والی باتیں آپ ﷺ سے پوچھا کرتے تھے لیکن میں مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ وفساد کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ان بھلے دنوں کے بعد برے دن بھی آئیں گے جس طرح پہلے برے دن تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا تلوار، یعنی جنگ کا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ نتیجہ کیا ہو گا؟

دلی کدورت کے باوجود صلح کی سطحی کوششیں کی جائیں گی۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ کھڑے ہوں گے، ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو تم اس کی متابعت و مصاحبت اختیار کرو۔ اگرچہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے اور اگر تمہیں ایسے خلیفۃ اللہ کا قرب میسر نہ آئے تو زمین کے کسی کونے میں چلے جاؤ اگرچہ تم اکیلے درخت کے تنے کو پکڑے مر جاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اس نازک صورت حال کے اور کیا نتائج بر آمد ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دجال کا غلبہ ہو گا۔ اس پر میں نے پوچھا وہ کیا شعبدے دکھائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نہریں جاری کرے گا، آگ سے کام لے گا۔ جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوا (یعنی اس نے دنیا کو ترجیح دی) اسے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا اور گناہوں کی سزا پائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا (یعنی اس کی پیدا کردہ مشکلات کا اس نے سامنا کیا) اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملے گا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد پھر کیا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑی بچہ جنے گی تو اس کا بچہ سواری کے قابل نہیں ہو گا کہ قیامت آجائے گی۔

عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ؟ قَالَ قُلُوبٌ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ

(مسند احمد بن حنبل، تتمہ مسند الانصار، حدیث حذیفہ بن الیمان عن النبی ﷺ 23819)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول "هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ" کے معنی کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسے دل جو پہلی بھائی چارہ کی حالت پر واپس نہیں آئیں گے یعنی ان میں دشمنی اور کھوٹ کی آگ سلگتی رہے گی۔

نوٹ :۔ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ، وَنَهَرَ مَاءٍ

(بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال 7122)

روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا اس کے ساتھ ہوں گے۔

942۔ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ

(مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة باب فی بقية من احاديث الدجال 5223)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصفہان کے یہود میں سے ستر 70 ہزار طیالسی قبا پہنے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔(قبا کو انگریزی میں duffle coat کہتے ہیں)

نوٹ:۔ أَلَا إِنَّ الدَّجَالَ أَكْثَرُ أَشْبَاعِهِ وَ أَتْبَاعِهِ الْيَهُودُ وَ أَوْلَادُ الزِّنَا

(کنز العمال، حرف القاف، کتاب القیامة، الکذابون، باب الدجال 39709)

دجال کے زیادہ تر پیروکار و مددگار یہودی اور حرامزادے ہوں گے۔

943۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی ان یکون مکان المیت من البلاء 5189)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ گھڑی" قائم نہیں ہو گی یہاںتک کہ مسلمان یہود سے جنگ کریں گے اور مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاںتک کہ یہودی کسی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ پتھر یا درخت کہے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ اور اسے قتل کر سوائے غرقد (درخت) کے کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔

944۔ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ العَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُونَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ۔ (ت ۔ عن أبي هريرة)

(كنز العمال، حرف القاف، كتاب القيامة من قسم الأقوال، الباب الأول: في أمور تقع قبلها ،الفصل الثالث في أشراط الساعة الصغرى38443)

(حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا) آخری زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دنیا اور پیسہ کے زور پر دین پھیلائیں گے اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر خرید لیں گے۔ دنیا کے سامنے وہ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے (یعنی بظاہر بڑے نرم مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کے ہوں گے۔) ان کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی (اور اپنی چکنی چپڑی اور میٹھی باتوں سے لوگوں کا دین بدلنے کی کوشش کریں گے) لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے (یعنی اندر سے ان کی نیتیں سخت خراب اور ان کے ارادے بڑے خطرناک ہوں گے)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حلم کی وجہ سے ان کو دھوکا لگا ہے اور میرے خلاف ایسی ناروا جرات کی ہے میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہی میں سے اور ان کے اندر سے ہی ایسے فتنہ گر پیدا کروں گا کہ ان کے فتنوں اور کارستانیوں کو دیکھ کر عقلمند اور دانا حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

945۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَ اللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ

(مسلم كتاب الفتن باب فى فتح قسطنطينية و خروج الدجال و نزول عيسى ابن مريم 5143)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی حتّٰی کہ رومی اعماق یا فرمایادابق [1] میں اتریں گے۔ تو اس وقت مدینہ کا ایک لشکر جو کرّہ ارض کے بہترین لوگوں میں سے ہو گااُن کی طرف نکلے گا۔ جب وہ صف آراء ہو جائیں گے تو رومی کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہم میں سے قیدی بنائے ہیں ہم ان سے لڑیں۔ مسلمان کہیں گے نہیں، اللہ کی قسم !ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ اس پر وہ ان سے جنگ کریں گے تو ایک تہائی بھاگ جائیں گے۔ اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور ان کا ایک تہائی مارا جائے گا۔ یہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہید ہوں گے اور ایک تہائی فتحیاب ہو گا۔ وہ کبھی فتنہ میں مبتلا نہ ہوں گے۔ وہ قسطنطینیہ کو فتح کریں گے۔ پس وہ اپنی

1: اعماق اور دابق شام میں حلب کے قریب دو مقامات کا نام ہے۔

تلواروں کو زیتون (کے درخت) سے لٹکا کر اموالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ان میں شیطان بلند آواز سے کہے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے اہل و عیال میں ہے۔ وہ وہاں سے نکلیں گے اور یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام آئیں گے تب وہ (دجال) نکلے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کے لئے صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے کہ نماز کھڑی ہونے کا وقت آجائے گا۔ تو مسیح ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور ان کی امامت کروائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن اسے دیکھے گا تو ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور اگر وہ (مسیحؑ) اسے چھوڑ بھی دیں تب بھی وہ خود ہی گھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ اُسے اس (مسیحؑ) کے ہاتھ سے قتل کرے گا اور وہ لوگوں کو اس (دجال) کا خون اپنی برچھی پر دکھائے گا۔

946۔ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ، عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ، قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ، إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ، وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ، وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ، وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ: وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ

(مسلم کتاب الفتن باب تقوم الساعة و الروم اکثر الناس 5144)

حضرت مُسْتَوْرِد قرشیؓ نے حضرت عمروؓ بن العاص کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قیامت اس وقت آئے گی جب لوگوں میں سے اکثر رومی ہوں گے۔ حضرت عمروؓ نے ان سے کہا کہ دیکھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں (حضرت عمروؓ) نے کہا کہ تم اگر ان کے بارہ میں یہ کہتے ہو تو ان میں چار خوبیاں ہیں (1) فتنہ کے وقت وہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم ہوتے ہیں اور (2) کسی تکلیف کے بعد سب (لوگوں) سے جلدی افاقہ پاتے ہیں

اور(3) بھاگنے کے بعد پھر حملہ کرتے ہیں اور(4) لوگوں میں بہتر ہیں مسکین یتیم اور کمزور کے لئے اور۔۔۔ پانچویں جو بڑی عمدہ اور خوبصورت خوبی ہے۔۔۔ وہ سب سے زیادہ بادشاہوں کے ظلم کو روکنے والے ہیں۔

947۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا يَاعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا ـ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ ـ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ، قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ نَعَمْ

(مسلم کتاب الفتن باب اقبال الروم فی کثرۃ القتل عند خروج الدجال 5146)

یُسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سُرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا اس کا تکیہ کلام تھا کہ " اے عبد اللہ بن مسعودؓ! قیامت آگئی"۔ راوی کہتے ہیں وہ (حضرت عبد اللہؓ) سہارا لئے ہوئے تھے بیٹھ گئے اور کہا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ میراث تقسیم نہ ہو گی اور محض مال غنیمت پر خوشی نہ ہو گی پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔۔۔اور اپنے ہاتھ کو شام کی طرف موڑا۔۔۔اور کہا کہ اہل اسلام کے مقابل پر دشمن (وہاں) اکٹھے ہوں گے اور مسلمان ان سے لڑنے کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ میں نے کہا آپؓ کی مراد رومی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔

948۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ: وَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ: هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ، مَا لِي وَلَكُمْ؟ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي، وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ، قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ، قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا، وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ

حَيْثُ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد 5196)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد نے مجھے کہا— اور مجھے اس سے شرم محسوس ہوئی اور میں دوسرے لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں— لیکن اے محمدؐ کے اصحاب! میرے اور تمہارے درمیان کیا (جھگڑا) ہے؟ کیا اللہ کے نبیؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ (دجال) یہودی ہے؟ اور میں تو مسلمان ہو چکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ اس کی تو اولاد نہ ہوگی اور میری اولاد ہے اور آپؐ نے فرمایا تھا کہ اللہ نے اس پر مکہ (میں داخلہ) حرام کیا ہے اور میں نے توحج کیا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں وہ باتیں کرتا رہا حتی کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر کر جائے۔ وہ کہتے ہیں پھر اس نے انہیں کہا سنو! اللہ کی قسم مجھے علم ہے کہ اب وہ (دجال) کہاں ہے اور میں اس کے باپ اور اس کی ماں کو جانتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں اس سے کہا گیا کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تم ہی وہ شخص ہو؟ وہ کہتے ہیں اس پر اس نے کہا اگر میرے سامنے پیش کیا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صياد إِلَى مَكَّة فَقَالَ مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ. وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسلم أَو لَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ؟ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ

(مشكاة المصابيح، كتاب الْفِتَن، بَاب قصَّة ابْن الصياد، الْفَصْل الأول 5498)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ کی طرف جاتے ہوئے میں ابن صیاد کے ساتھ تھا(اس شخص کے متعلق اس کی بعض عجیب وغریب حرکات کی وجہ سے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دجال ہے)ابن صیاد نے شکوہ کے رنگ میں مجھ سے کہا۔ میں لوگوں سے بڑا دکھی ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں میں دجال ہوں لیکن کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہیں سنا کہ دجال کی اولاد نہیں ہو گی اور میری اولاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجال کافر ہو گا اور میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا البتہ (کچھ نسبت تو میری دجال سے ضرور ہے) مجھے معلوم ہے کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہو گا؟ کہاں سے اٹھے گا، اس کے ماں باپ کو بھی میں جانتا ہوں۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خدا تجھے سمجھے! کیا تجھے اچھا لگتا ہے کہ تو ہی دجال ہو۔ اس پر ابن صیاد نے کہا اگر مجھے دجال بننے کی پیشکش کی جائے تو میں اسے رد نہیں کروں گا اور نہ دجال کہلانا ناپسند کروں گا۔

949۔ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

(صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ ويل للعرب من شر قد اقترب 7059)

حضرت زینب بنت جحشؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے۔ آپ کا چہرہ سرخ تھا۔ آپ یہ فرمارہے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کی بربادی ہے ایک شر سے جو بالکل قریب آن پہنچا ہے۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں آج اتنا روزن ہو گیا ہے اور سفیان نے انگلیوں سے نوے[90] یا سو[100] کا عدد بتلایا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کیا ہمیں ہلاک کیا جائے گا جب کہ ہم میں اچھے لوگ ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، جب گندگی بڑھ جائے گی۔

دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ

یہ اصول مسلمہ ہے کہ صحف آسمانی اور کلام الٰہی میں پیشگوئیوں کی زبان تمثیل، مجاز اور استعارہ پر مشتمل ہوتی ہے اور اس انداز سے بکثرت کام لیا جاتا ہے۔ دجال کی پیشگوئی میں بھی یہی انداز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ خروج دجال کے باب میں جو احادیث درج ہیں ان پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ دجال اور یورپی عیسائی طاقتیں اسی طرح یاجوج ماجوج اور دہریہ قوتیں ایک ہی گروہ انسانی کے مختلف صفاتی نام ہیں۔ کیونکہ بعض احادیث میں آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے کہ وہ ساری دنیا پر مسلط ہو جائیں گے اور بعض دوسری احادیث میں اسی دور میں رومیوں یعنی یورپی اور روسی عیسائیوں اور دہریوں کے تسلط اور غلبہ کا ذکر ہے اور وہ احادیث جن میں حضرت عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے کارناموں کا بیان ہے ان میں اگر ایک طرف دجال کے قتل کا ذکر ہے تو دوسری طرف عیسائیوں کے عقائد صلیب و کفارہ کے بطلان اور ان کے مٹانے کا اظہار ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دجالیت اور عیسائیت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں۔

غرض ایک ہی وقت میں ایک طرف دجال اور یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دوسری طرف یورپین اقوام کا غلبہ خواہ وہ یورپین عیسائیت کے عقائد رکھنے والے ہوں یا دہریہ صفت اشتراکی ہوں اور ان فتنوں کے استیصال کے لئے مسیح و مہدی کا ظہور اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان پیشگوئیوں میں ایسی قوموں کی طرف ہی اشارہ ہے جن کو بعض صفات کے لحاظ سے کبھی دجال یا یاجوج ماجوج کہا گیا ہے اور کبھی روم کا نام دیا گیا ہے۔

لغت میں دجال کے معنی تاجروں کا وہ گروہ جو اپنا تجارتی سامان ادھر سے ادھر دنیا کے کونے کونے میں بڑی تیزی کے ساتھ پہنچانے کا ماہر ہو نیز دجل و فریب کا شاہکار ہو اور یہ تمام صفات یورپی عیسائی اقوام میں بھی بطریق اتم موجود ہیں۔

یاجوج ماجوج کے معنے ہیں وہ قومیں جو آگ اور حرارت سے حیرت انگیز کام لینے میں ماہر ہوں اور ان کی ساری ترقیات اور صنعت و حرفت کا دارو مدار آگ اور حرارت پر ہو یا بھوک اور پیٹ کی آگ بھڑکا کر اقتصادی مساوات کے کرنے کے زور پر بر سر اقتدار آئیں یہ اوصاف بھی انہی اقوام کا خاصہ ہیں۔

پس سیاسی اور اقتصادی نظریات کی آگ بھڑکانے کی طرف بھی اس نام میں اشارہ ہے جس کی وجہ سے قوموں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی بھسم ہو کر رہ گئی ہے۔

دجال کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہودی اس کی حمایت کریں گے اور اس کی ترقی کی بنیاد یہودی نظریات اور ان کی ایجادات پر ہو گی اس طرح تمام دنیا پر تسلط قائم رکھنے کے لئے یہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات بکثرت تلاوت کرنے کی ہدایت ہے دیکھیں حدیث 937۔ جب ہم اس ہدایت پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ سورۃ کہف کی ان آیات میں باتفاق مفسرین عیسائیوں اور ان کے باطل عقائد اور ان کی دنیاوی ترقی کا ہی ذکر ہے۔ پس اس ہدایت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ دجال اور عیسائی اقوام ایک ہی طاقت کے دو مختلف صفاتی نام ہیں اور ان کے شر سے بچنے کا علاج ان آیات میں بتایا گیا ہے۔

حدیث نمبر 936 سے ظاہر ہے کہ دجال مغرب کے کسی سمندر کے کسی جزیرہ یا جزیرہ نما علاقوں کے گرجے میں قید ہے اور اپنے وقت پر وہاں سے اسے نکلنے اور دنیا پر مسلط ہو جانے کی اجازت ملے گی۔ اور اس کے خطرناک نظام جاسوسی میں عورتوں کا بکثرت عمل دخل ہو گا۔ پس اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ دجال اور کلیسا کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور عیسائیت کی موجودہ شکل وصورت کو ہی دجالیت کا نام دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 953 میں آنحضرت ﷺ کے ایک کشف کا ذکر ہے جس میں آپ ﷺ کو دکھایا گیا ہے کہ دجال اور مسیحؑ دونوں بیت اللہ کے ارد گرد چکر لگا رہے ہیں اور اس کا طواف کر رہے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس وقت دجال بیت اللہ یعنی اسلام کو مٹانے میں کوشاں ہوگا اور مسیحؑ اس کی ان کوششوں کو ناکام بنانے اور اسلام کی حفاظت کرنے پر مامور ہوں گے۔

حدیث نمبر 940 اور اس کے حاشیہ میں درج کئے گئے مختلف احادیث کے اقتباسات سے ظاہر ہے کہ دجال کے گدھے سے مراد دجالی اقوام کے ایجاد کردہ انتہائی تیز رفتار ذرائع آمد و رفت ہیں اس طرح مختلف احادیث میں ان کی دوسری حیرت انگیز ایجادات اور نظام صنعت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 949, 937 قابل غور ہیں جن میں ان آیات قرآنی کی مختصر تفسیر ہے جو سورۃ کہف کی آیت نمبر 84 تا 101 ہیں اور جن میں ذوالقرنین اس کی بنا کردہ دیوار اور یاجوج ماجوج کے حملوں کی روک تھام کا ذکر ہے اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیات نمبر 96 تا 98 جو یاجوج وماجوج کے خروج اور ان کے بلندیوں اور پستیوں (بحر و بر) پر تسلط کے مضمون کو بیان کر رہی ہیں اکثر محققین جن میں البیرونی کے علاوہ مولانا حفظ الرحمٰن سہواروی، دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کاشمیری اور ترجمان القرآن کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد بھی شامل ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد وہ قدیم منگولین اور آرین قبائل ہیں جو قدیم زمانہ میں منگولیا اور چینی ترکستان سے ہجرت کرکے یورپ کے علاقوں میں جا بسے۔ موجودہ روسی، انگریز اور بعض دوسری یورپین اقوام انہی قدیم قبائل کی نسل سے تعلق رکھتی ہیں[1]۔

1: **نوٹ:۔** (۱)۔ الاثار الباقیہ ص 41 مطبوعہ جرمنی ۱۸۷۸ء (۲)۔ جواہر القرآن ص 198/9
(۳)۔ فیض الباری شرح صحیح بخاری جلد 3 ص 437 مطبوعہ دارالماموں ۱۹۳۸ء (۴)۔ ترجمان القرآن ص 423/3
(۵)۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ''مسیح دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور'' مصنف مولانا محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مطبوعہ ۱۹۷۳ء

عیسی بن مریم یعنی مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کا ظہور

950۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (الجمعة: 3) قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ — أَوْ رَجُلٌ — مِنْ هَؤُلاَءِ

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ وآخرین منھم لما یلحقو بھم (الجمعة 3) 4897)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ پر سورۃ جمعہ نازل کی گئی۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے متعلق ابوہریرہؓ کہتے تھے میں نے پوچھا یارسول اللہ! یہ کون ہیں؟ آپ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا قَرَأَ: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (الجمعة: 3) قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا،

قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

(مسلم كتاب فضائل الصحابة باب فضل فارس4605)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ پڑھی تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ نبی ﷺ نے اسے جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک یا دو یا تین مرتبہ آپؐ سے پوچھا وہ (حضرت ابو ہریرہؓ) بیان کرتے ہیں اور ہم میں سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمانؓ فارسی پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہو تو ان میں سے کچھ جوانمرد اسے پالیں گے۔

951۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب الايات 4057)

حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علامات دو سو سال کے بعد ظاہر ہوں گی۔

952۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ يَمَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَلْفٌ وَ مِائَتَانِ وَ أَرْبَعُونَ سَنَةً يَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِيَّ

(النجم الثاقب اهتداء لمن يدعى الدين الواصب جلد 2 صفحه 209)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ہزار دو سو چالیس (1240) کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

953۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ المنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ المسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلاَ إِنَّ المسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ ۔ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الكَعْبَةِ فِي المَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعَرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا المسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: المسِيحُ الدَّجَّالُ

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا (مریم 16) 3439، 3440)

حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) نے بیان کیا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے مسیح دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا اللہ کانا نہیں۔ دیکھو ہوشیار رہنا۔ مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ اور آج رات خواب میں مَیں نے دیکھا کہ کعبہ کے پاس ہوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندم گوں شخص ہے ایسا ہی خوبصورت جیسے گندمی رنگ کے لوگ نظر آتے ہیں۔ اس کے بال کندھوں تک پہنچے تھے۔ بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی۔ اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ دو آدمیوں کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے اس کے پیچھے ایک اور شخص چھوٹے گنگھریالے بالوں والا داہنی آنکھ سے کانا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت مشابہ تھا۔ وہ بھی ایک شخص کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا چکر لگا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مسیح دجال ہے۔

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَانِي فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنَ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ قَدْ رُجِّلَتْ، وَلِمَّتُهُ تَقْطُرُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، رَجِلَ الشَّعْرِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

(مسند احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ 6099)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں، بال سیدھے شفاف ہیں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں وہ اپنے ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا مسیح ابن مریم ہے۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا۔ گھنگھریالے بال، سخت جلد، دائیں آنکھ کانی، ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے اور ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح الدجال ہے۔ (خواب میں حضور ﷺ کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طواف کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح بیت اللہ کی حفاظت اور اس کی شان کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہوں گے اور دجال کعبہ کی تخریب کے درپے ہو گا)۔

نوٹ:۔ نیز دیکھیں حدیث 954، 955، 956 ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور امت محمدیہ ﷺ میں آنے والے مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ اور شکل میں اختلاف ہے اس لئے دونوں کی شخصیتیں بھی الگ الگ ہونی چاہئیں کیونکہ ایک شخص کے دو حلیے نہیں ہو سکتے۔

954۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ — يَعْنِي عِيسَى علیه السلام — نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

(سنن أبي داود كتاب الملاحم باب خروج الدجال 4324)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے اور اس — یعنی عیسیٰ علیہ السلام — کے درمیان کوئی نبی نہیں ۔ جب تم اس کو دیکھو تو اسے پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کا ہو گا۔ سرخ و سفید رنگ، سیدھے بال اس کے سر سے بغیر پانی استعمال کئے قطرے گر رہے ہوں گے (یعنی اس کے بال چمک کی وجہ سے تر تر لگتے ہوں گے)۔ (وہ مبعوث ہو کر) صلیب کو توڑے گا (یعنی صلیبی عقیدے کا ابطال کرے گا) خنزیر قتل کرے گا (یعنی خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہو گا) پس اس کے ذریعہ صلیبی غلبہ کا انسداد اور خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع ہو گا۔ جزیہ ختم کرے گا (یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہو گا)۔ اس کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا اور جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ چالیس سال تک مسیح دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ: دِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ

يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ، حَتَّى يُهْلِكَ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأُسْدِ جَمِيعًا، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ 9630)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انبیاء کا باہمی تعلق علاتی بھائیوں کا سا ہے جن کا دین ایک اور مائیں الگ الگ ہوں۔ میرا لوگوں میں سے عیسیٰ بن مریمؑ سے سب سے قریبی تعلق ہے کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں (اس قرب روحانی کی وجہ سے میرا مثیل بن کر وہ ضرور نازل ہو گا) جب تم دیکھو تو اس حلیے سے اسے پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کا ہو گا۔ سرخ و سفید رنگ، سیدھے بال اس کے سر سے بغیر پانی استعمال کئے قطرے گر رہے ہوں گے یعنی اس کے بال چمک کی وجہ سے تر تر لگتے ہوں گے۔ وہ مبعوث ہو کر صلیب کو توڑے گا یعنی صلیبی عقیدے کا ابطال کرے گا خنزیر کو قتل کرے گا یعنی خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہو گا پس اس کے ذریعہ صلیبی غلبے کا انسداد اور خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع ہو گا۔ جزیہ ختم کرے گا یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہو گا۔ اس کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا اور جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور ایسا امن و امان کا زمانہ ہو گا کہ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچے اور بڑی عمر کے لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جتنا عرصہ اللہ چاہے گا مسیح دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کی تدفین عمل میں لائیں گے۔

نوٹ:۔ وَجَبَ نُزُولُه فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهِ بِبَدَنٍ آخَرَ

(عرائس البیان فی حقائق القرآن ،ھاشیہ محی الدین ابن عربی ، تحت الایت بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ . . .النساء 159 ،جلد 1صفحہ 262،)

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا آخری زمانہ میں نزول ان کے دوسرے بدن سے تعلق کی صورت میں واجب ہے۔

قَالَتْ فِرْقَةٌ نُزُوْل عِيْسَى خُرُوْجُ رَجُلٍ يُشْبِهُ عِيْسَى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرْفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ مَلَكٌ وَ لِلشَّرِيْرِ شَيْطَان تَشْبِيْهًا بِهِمَا وَ لا يُرادُ الْأَعْيَانُ

(خریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب(لابن الوردی) ، باب بقیۃ من خبر عیسیٰ علیہ سلام صفحہ442)

ایک گروہ نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے نزول سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص مبعوث ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا۔ جس طرح نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔ تشبیہ کی وجہ سے حقیقی شخصیات مراد نہیں ہوتیں۔

955۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى، فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ

(صحیح البخاري کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریں اذا انتبذت من اھلھا 3438)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عیسی عَلَيْهِ السَّلَام اور موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام اور ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کو دیکھا۔ عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام جو تھے تو ان کا رنگ سرخ، گھونگھریالے بال اور سینہ چوڑا رکھتے تھے اور موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام جو تھے تو وہ گندم گوں، فربہ جسم، سیدھے بالوں والے، جیسے کہ وہ زُطّ کے لوگوں میں سے ہیں۔

956۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

(صحيح البخاري كتاب احاديث الانبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام 3449)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیسے ہوگے جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تم ہی میں سے تمہارے امام ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا نَزَلَ بِكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ —أَوْ قَالَ إِمَامُكُمْ —مِنْكُمْ

(مسند احمد بن حنبل . مسند المكثرين من الصحابة . مسند ابى هريره رضى الله عنه 7666)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیل مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔

957۔ يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ

(مسند احمد بن حنبل . مسند المكثرين من الصحابة . مسند ابى هريره رضى الله عنه9312)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

958۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

(سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب فتنة الدجال و خروج عیسی ابن مریم و خروج یاجوج و ماجوج 4078)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ گھڑی نہیں آئے گی جب تک کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں انصاف کرنے والے حکم اور عدل کرنے والے امام کے طور پر۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔

959۔ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ القِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا **(النساء:159)**

(بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسی ابن مریم علیهما السلام 3448)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں، عادل حَکَم ہو کر وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ موقوف کریں گے اور مال اس بہتات سے ہو گا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور حالت یہ ہو گی کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اہل کتاب میں سے ایک بھی نہیں جو اس (واقعہ) پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ لاتا رہے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا(النساء:159)۔

960۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَمْحُو الصَّلِيبَ، وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ، وَيُعْطِى الْمَالُ حَتَّى لَا يُقْبَلَ، وَيَضَعُ الْخَرَاجَ، وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ، فَيَحُجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ، أَوْ يَجْمَعُهُمَا

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ 7890)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ نازل ہوں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے ان کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی، وہ مال دیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا، خراج ختم کر دیں گے۔ الروحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ (یعنی آپ کا مقصد بعثت اور قبلہ توجہ کعبہ کی عظمت اور اس کی حفاظت ہو گا)۔

961۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُولٌ، أَلَا إِنَّهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي بَعْدِي، أَلَا إِنَّهُ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، أَلَا فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(المعجم الاوسط (للطبرانی) کتاب العین ،باب من اسمه عیسیٰ 4898 جلد5 صفحه142)

حضرت ابوھریرۃؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا خبر دار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہو گا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہو گا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کر دے گا اور اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:أَلَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، أَلَا خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي يَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَتَضَعُ الْجِزْيَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ، أَلَا مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ

(معجم الصغیر للطبرانی ، کتاب العین ، باب من اسمه عیسی ، جلد 1صفحه275 ،276)

حضرت ابوھریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا خبر دار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہو گا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہو گا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا (یعنی اس کا رواج اٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

962۔ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو قال: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى بن مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فأقوم أَنا وَعِيسَى بن مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبَي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(مشكاة المصابيح كتاب الْفِتَن بَاب نزُول عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام الْفَصْل الثَّالِث5508)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہو گی (دعوی ماموریت کے بعد) پینتالیس[45] سال کے قریب رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور مسیح ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصد بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متحد الصفات اور ایک ہو گا)۔

نوٹ:۔ عِيْسَى عَلَيه السَّلامُ يَنْزِلُ فِيْنَا حكماً مِنْ غَيْرِ تَشْرِيْعٍ وَ هُوَ نَبِيٌّ بِلَا شَكٍّ

(فتوحات مکیه ، وصل فی اختلاف الصلاۃ جلد 1 صفحه 662)

عیسیٰ علیہ السلام ہم میں نازل ہوں گے بغیر کسی شریعت کے۔ لیکن وہ بلاشک نبی ہیں۔

عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ

(مسلم کتاب الایمان ، باب نزول عیسی بن مریم حکما بشریعة نبینا محمد ﷺ 212)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابنِ مریم ﷺ نازل ہوں گے منصف حکم کی حیثیت سے ،وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْ يَنْزِلَ حَكَمًا قِسْطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا، فَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَتَكُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً فَأَقْرِؤهُ، أَوْ أَقْرِئْهُ السَّلَامَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأُحَدِّثُهُ فَيُصَدِّقُنِي، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ أَقْرِؤهُ مِنِّي السَّلَامَ

(مسند احمد بن حنبل ، مسند المکثرین من الصحابه ، مسند ابی ہریرہ ؓ 9110)

حضرت ابوھریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے حکم بن کر اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے۔ وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب توڑیں گے۔ ایک ہی پکار ہو گی

پس اسے قبول کرو یا اس پر رسول اللہ ﷺ کا سلام بھیجو۔ میں اس کے بارہ میں بتارہا ہوں وہ میری تصدیق کرے گا۔ جب اس کی وفات کا وقت آئے، کہا میری طرف سے اسے سلام پہنچاؤ۔

963۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب شدة الزمان 4039)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معاملہ سختی میں بڑھتا جائے گا اور دنیا صرف تنزل میں اور لوگ حرص و بخل میں اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر اور المہدی صرف عیسیٰ ابن مریم ہے۔

لَا يَزْدَادُ الأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحّاً، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ. (ه، ك ـ عن أنس)

(كنز العمال حرف القاف كتاب القيامة ـ من قسم الأقوال الباب الأول: في أمور تقع قبلها. الفصل الرابع فی ذکر اشراط الساعة الكبرى ،باب خروج المهدي38656)

(حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا) معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے دنیا پر ادبار چھاجائے گا لوگ بخیل ہو جائیں گے شریر لوگ قیامت کا منظر دیکھیں گے۔ ایسے ہی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ کا مامور ظاہر ہو گا۔ عیسیٰؑ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں (یعنی مسیحؑ ہی مہدی ہوں گے کیونکہ مہدی کا کوئی الگ وجود نہیں ہے)۔

964۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

(سنن أبي داود كتاب المهدی 4285)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی کا مجھ سے قریبی تعلق ہو گا اس کی پیشانی روشن اور ناک بلند ہو گی (یعنی کشادہ پیشانی اور کھڑی ناک والا ہو گا) وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و تعدی سے اٹی پڑی تھی۔ وہ سات برس مالک رہے گا۔

نوٹ:۔ غالباً رسالہ ''ایک غلطی کا ازالہ'' کی اشاعت کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی وضاحت کی ہے اور ایک کھلا موقف پیش کیا ہے۔ یہ رسالہ 1901ء میں شائع ہوا تھا۔

965۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنَ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ

(ابن ماجه كتاب الفتن باب خروج المهدی 4088)

عبد اللہ بن حارث بن جزء الزبیدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو مہدی کے لیے تیاری کریں گے یعنی اس کے غلبہ کے لیے۔

966۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلق السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ، يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ ، وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلق السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

(سنن الدارقطني كتاب العيدين باب صفة صلاة الخسوف و الكسوف 1795)

حضرت محمد بن علیؓ(یعنی حضرت امام باقرؒ) نے فرمایا(پیشگوئی کے مطابق) ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ اول یہ کہ اس کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی تیرہ 13 رمضان) کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی اٹھائیس 28 رمضان) کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

نوٹ :۔ یہ دونوں نشان 1894ء میں ظاہر ہو چکے ہیں۔

967۔ در اربعین مذکور آمده است خروج از قریة کدعه باشد بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعَهْ وَيُصَدِّقُهُ اللهُ تَعَالَى وَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ أَقْصى الْبِلَادِ وعَلَى عدد بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَ عَشَرَ رَجُلا وَ مَعَهُ صَحِيْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِيْهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَاءِهِمْ وَ بِلَادِهِمْ وَ حِلَالِهِمْ

(جواہر الاسرار (قلمی نسخه) صفحه 43) مصنفه حضرت شیخ علی حمزه بن علی الملک الطوسی

(صاحب جواہر الاسرار لکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہو گا جس کا نام "کدعہ" ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور

بدری صحابہؓ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ 313جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

نوٹ:۔ کدعہ میں غالباً قادیان کی طرف اشارہ ہے۔

قال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَخۡرُجُ الۡمَھۡدِیُّ مِنۡ قَرۡیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَدۡعَۃُ وَیُصَدِّقُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ، یَجۡمَعُ اصحابہ مِنۡ أَقۡصی الۡبِلَادِ عَلَی عدۃ اھل بَدۡرٍ بِثَلاثِ مِائَۃٍ وَ ثَلاثَۃَ عَشَرَ رَجُلا وَ مَعَہُ صَحِیۡفَۃٌ مَخۡتُوۡمَۃٌ (ای مبطومۃ) فِیۡھَا عَدَدُ أَصۡحَابِہٖ بِأَسۡمَاۓِہِمۡ وَ بِلَادِھِمۡ وَ خلَالِھِمۡ

(ارشادات فریدی صفحہ70 مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ)

نبی ﷺ نے فرمایا مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہو گا جس کا نام "کدعہ" ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ 313جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

968۔ عَنۡ هِلَالِ بۡنِ عَمۡرٍو قَالَ سَمِعۡتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَخۡرُجُ رَجُلٌ مِنۡ وَرَاءِ النَّهۡرِ يُقَالُ لَهُ الۡحَارِثُ حَرَّاثٍ، عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنۡصُورٌ، يُوَطِّئُ —أَوۡ يُمَكِّنُ— لِآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنَتۡ قُرَيۡشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤۡمِنٍ نَصۡرُهُ أَوۡ قَالَ إِجَابَتُهُ

(سنن أبي داود كِتَاب الۡمَهۡدِيِّ4290)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماوراء النہر (ترکستان) کے علاقہ سے ایک شخص مبعوث ہو گا جسے الحارث بن حراث کے لقب سے پکارا جائے گا اس کے مقدمہ الجیش کے سردار کا نام منصور ہو گا۔ وہ

آل محمد ﷺ کے لئے تمکنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہو گا۔ جس طرح قریش کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو تمکنت حاصل ہوئی۔ ہر مومن پر اس کی مدد کرنا یا اس کی پکار کا جواب دینا فرض ہے۔

969۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ...... قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمْ الْمُحَرَّمَ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ، فِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ، وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ

(سنن الترمذي كتاب الصَّوْمِ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ المحرم 741)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد میں کس مہینہ میں روزے رکھا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اگر ماہ رمضان کے بعد تم روزے رکھنا چاہو تو محرم کے مہینہ میں رکھا کرو کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ظالم حکمران سے نجات دی اور آئندہ بھی اسی ماہ ایک دوسری قوم (یعنی مسیح موعود پر ایمان لانے والوں) کو ایسے ہی ظالم حکمران سے نجات دے گا۔

نوٹ:۔ قَوْلُهُ (فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ) هُمْ قَوْمُ مُوسَى بَنُو إِسْرَائِيلَ نَجَّاهُمُ اللَّهُ مِنْ فِرْعَوْنَ وَأَغْرَقَهُ

(تحفة الاحوذی بشرح جامع ترمذی ، مولفه محمد عبد الرحمان المبارکفوری،زیر روایت '' أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ''(كتاب الصَّوْمِ بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ المحرم 741) جلد3 صفحه305)

راوی کے اس قول (فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ) سے موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل مراد ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا۔

970۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

(النسائي كتاب الجهاد باب غزوة الهند3175)

حضرت ثوبان ؓ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مددگاروں کی ہو گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ،تتمة مسند الأنصار ،باب وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ22759)

حضرت ثوبان ؓ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مددگاروں کی ہو گی۔

عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (حم، ن والضياء ـ عن ثوبان)

(كنز العمال، حرف القاف، كتاب القيامة ـ من قسم الأقوال، الباب الأول: في أمور تقع قبلها، الفصل الرابع في ذكر اشراط الساعة ، نزول عيسى على نبينا وعليه الصلاة والسلام 38845)

(حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا) میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مدد گاروں کی ہو گی۔

971۔ أُمَّتِي أُمَّةٌ مُبارَكَةٌ لَا يدْرِى أَوَّلُها خيرٌ أَوْ آخِرُها

(الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير (للسيوطی)، حرف الهمزه، روايت نمبر 1620)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری (یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے)۔

أُمَّتِي أُمَّةٌ مُبَارَكَةٌ لَا يُدْرى أَوَّلُهَا خَيْرٌ أَوْ آخِرُهَا خَيْرٌ.

(كنز العمال حرف الفاء، تابع كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب السابع: في فضائل هذه الأمة المرحومة 34451)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت ایک مبارک امت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

نزول مسیحؑ اور ظہور مہدیؑ سے متعلق احادیث پر تبصرہ

1) حدیث نمبر 927، 930، 931، 932 سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول تھے ایک سو بیس سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام مالکؒ امام ابن حزم اور بعض اور علماء کا یہی مسلک ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات ہو چکی ہے۔

اور جو فوت ہو جائے وہ قیامت سے پہلے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ پس اس کے لازمی معنے یہ ہیں کہ آنے والے ابن مریم سے مراد خود عیسیٰ نہیں بلکہ ان کا مثیل ہے۔ جو اپنی صفات اور اپنے کام کے لحاظ سے عیسیٰ ابن مریمؑ سے مشابہ ہو گا۔ اور اس وجہ سے اس کا نام پا کر مسیح موعود کہلائے گا۔ امام سراج الدین نے بھی اپنی کتاب خریدۃ العجائب 1 صفحہ 442 پر لکھا ہے کہ آنے والا موعود خود عیسیٰ نہ ہو گا بلکہ اس کا مثیل اور ظل ہو گا۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ دیکھیں حاشیہ حدیث نمبر 953، 954۔

2) حدیث نمبر 937 میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب مسیحؑ مبعوث ہو گا تو وہ دجال کو قتل کرے گا اور اقوام یاجوج ماجوج اس کی دعا سے ہلاک ہوں گی۔ دوسری طرف حدیث نمبر 954 تا 970 سے ظاہر ہے کہ مسیحؑ صلیب کو توڑے گا۔ صلیب عیسائی مذہب کا بنیادی نشان ہے اس کے صاف معنے ہیں کہ وہ عیسائیت کے مذہبی غلبہ کا خاتمہ کرے گا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عیسائی، دجال اور یاجوج ماجوج ایک ہی طاقت کے صفاتی نام ہیں وہاں یہ بھی واضح ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو مختلف صفاتی نام ہیں۔

1: وقالت فرقة: نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى فى الفضل والشرف، كما يقال للرجل الخير ملك وللشرير شيطان، تشبيهاً بهما، ولا يراد الأعيان

(خريدة العجائب وفريدة الغرائب لسراج الدين بن الوردى، باب بقية من خبر عيسى عليه السلام ، صفحة442)

3) حدیث نمبر 956، 962، 963، 964 سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ ہی مسلمانوں کا امام اور مہدی ہے اور مہدی کے متعلق مسلم ہے کہ وہ امت محمدیہ کا فرد ہے اس لئے عیسیٰ سے مراد بھی ایسا ہی شخص ہے جو امت محمدیہ میں پیدا ہو گا۔ اس سے عیسیٰ رسول الیٰ بنی اسرائیل مراد نہیں گویا عیسائیوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونے کی وجہ سے آنے والے موعود کو عیسیٰ کہا گیا ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کی ذمہ داری سنبھالنے کی وجہ سے اس کا نام مہدی رکھا گیا ہے۔

4) حدیث نمبر 962 سے ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ بعثت کے بعد پینتالیس (45) سال رہیں گے لیکن اگر غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق یہ مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی آسمان سے نازل ہوں گے تو اس مسلمہ عقیدہ کے مطابق کہ رفع کے وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی، وفات کے وقت ان کی عمر پچھتر (75) سال کے قریب بنتی ہے حالانکہ حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر 932 پس ثابت ہوا کہ آنے والا مسیح خود امت محمدیہ ﷺ میں پیدا ہو گا اور الہام پانے کے بعد 45 سال کے قریب عمر پائے گا۔ بعثت کے بعد شادی کرے گا۔ اس کے مبشر اولاد ہو گی اور فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے اسے اپنے آقا کے ساتھ اتحاد کامل ہو گا اور اس کا دعویٰ ہو گا۔ مَن فَرقَ بَيْنِي وَ بَيْنَ المُصطفىٰ فَمَا عَرفَنِي و مَا راٰى [1] اسی طرح حدیث نمبر 970 سے ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ کا ہندوستان سے خاص تعلق ہو گا۔

5) آنے والا مسیح موعود جہاں امام مہدی ہو گا وہاں امتی نبی بھی ہو گا یعنی وہ کمالات نبوت آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت کامل کی برکت سے حاصل کرے گا۔ آپ ﷺ کا ظل اور بروز ہو گا اور آپ کے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے مبعوث ہو گا۔ نیز دیکھیں حدیث نمبر 937، 961، 964، مستدرک حاکم جلد 1 کتاب 1 ص 87، مسند احمد جلد 3 ص 245۔

1: خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259

6) وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَيَكُونَ مُتَابِعًا لِنَبِيِّنَا — صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — فِي بَيَانِ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ، وَإِتْقَانِ طَرِيقَتِهِ، وَلَوْ بِالْوَحْيِ إِلَيْهِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ، کتاب المناقب ، باب مناقب علی بن ابی طالبؓ، زیر روایت انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی، جلد 11صفحہ240 ،241)

ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ وہ نبی بھی ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ ہمارے نبی ﷺ کا پیروکار بھی ہو، احکام شریعت کے بیان کرنے اور حضور ﷺ کی طریقت کی مضبوطی کے لئے۔ خواہ ان مقاصد کے لئے اس طرف وحی بھی ہو۔

7) فَهُوَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَ إِنْ كَانَ خَلِيْفَةً فِي الْأُمَّةِ المحَمَّدِيَّةِ فَهُوَ رَسُولٌ وَ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى حَالِه

(حجج الکرامۃ (نواب صدیق حسن خان) صفحہ 426)

پس وہ (مسیح علیہ السلام)اگر امت محمدیہ میں خلیفہ بن جائے تو بھی وہ رسول اور نبی رہے گا۔

8) عِيْسَى عَلَيه السَّلامُ يَنْزِلُ فِيْنَا حكماً مِنْ غَيْرِ تَشْرِيْعٍ وَ هُوَ نَبِيٌّ بِلَا شَكٍّ

(فتوحات مکیہ ، وصل فی اختلاف الصلاۃ جلد 1صفحہ 662)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہم میں بغیر شریعت کے نازل ہوں گے لیکن وہ بلاشبہ نبی ہوں گے۔

رویااور کشوف کی اہمیت

972۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

(صحيح البخاري كتاب التعبير باب الرويا من الله 6985)

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور چاہیے کہ وہ اس کی وجہ سے اللہ کا شکریہ کرے اور اس خواب کو بیان کرے اور اگر اس کے سوا کوئی ایسی خواب دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔

973۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ المُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ المُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

(صحيح البخاري كتاب المناقب . باب علامات النبوة في الاسلام 3622)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سر زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر اس کی تعبیر مدینہ یثرب تھی اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی ہے تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ تو ٹوٹنے کی تعبیر وہ مومن ہیں جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے۔ پھر میں نے اس کو دوبارہ ہلایا تو پھر وہ ویسی اچھی ہو گئی جیسی کہ وہ پہلے تھی۔ تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فتح دینا اور مومنوں کا پھر سے اکٹھا ہونا تھا اور میں نے اس خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور اللّٰہُ خَیْرٌ کے الفاظ سنے تو معلوم ہوا کہ گائیوں سے مراد وہ مومن تھے جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے، اور خَیْر سے مراد وہی خیر اور سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ نے ہمیں جنگ بدر کے بعد دیا۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

(مسلم کتاب الرویا باب رویا النبی ﷺ 4203)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت ہیں تو میں نے خیال کیا کہ وہ یمامہ یا ھجر ہے لیکن وہ مدینہ یثرب نکلا اور میں نے اس رؤیا میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار لہرائی تو اس تلوار کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے یہ وہ تکلیف ہے جو اُحد کے دن مسلمانوں کو اٹھانی پڑی۔ میں نے اسے پھر دوسری دفعہ لہرایا تو وہ پہلے سے زیادہ

خوبصورت ہوگئی یہ وہ فتح ہے اور مؤمنوں کا اکٹھے ہونا ہے جو اللہ نے عطا فرمایا اور میں نے اس خواب میں گائیں بھی دیکھیں۔ اللہ (سراسر) خیر ہے تو یہ مؤمنوں میں سے وہ لوگ ہیں جو اُحد میں (شہید ہوئے) اور خیر تو وہ خیر ہے جو اللہ نے اس کے بعد عطا فرمائی اور سچائی کا بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے بعد عطا فرمایا۔

974۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ فَنَعَتَّهُ، فَإِذَا رَجُلٌ، حَسَبْتُهُ قَالَ، مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ. قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى، قَالَ فَنَعَتَّهُ، قَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، يَعْنِي الْحَمَّامَ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ. قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ، أَوْ أَصَبْتَ الفِطْرَةَ، أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

(سنن الترمذي كتاب تفسير القرآن باب ومن سورة بني إِسْرَائِيلَ 3130)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی جن کے بال لمبے اور بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے شنوءہ کے قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اسی طرح میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے بھی ہوئی میں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا وہ درمیانہ قد سرخی مائل رنگ۔ یوں لگتا جیسے ابھی ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ میں نے حضرت ابرہیمؑ کو بھی دیکھا میری شکل و صورت ان سے بے حد ملتی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی اور مجھ سے کہا گیا کہ جو پسند ہے وہ لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہاری صحیح فطرت کی طرف رہنمائی ہوئی ہے اگر آپ ﷺ شراب پسند کرتے تو (عیسائیوں کی طرح) آپ کی امت بھی گمراہ ہو جاتی اور بھٹکتی پھرتی۔

975۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ، أَوْ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ — شَكَّ إِسْحَاقُ — قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الأُولَى، قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ

(صحيح البخاري كتاب التعبير باب الرويا بالنهار 7001، 7002)

حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن آپ ان کے ہاں گئے اور اس نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کے سر کے بال دیکھنے لگیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر وہ جاگے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرام کہتی تھیں کہ میں نے کہا۔ یارسول اللہ! آپ کو کیا بات ہنسا رہی ہے؟ آپ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں غازی ہیں اس سمندر کے درمیان سوار ہو رہے ہیں۔ ایسے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر سوار ہوتے ہیں — راوی اسحاق کو شک ہے کہ آپ نے مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ فرمایا یا مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ فرمایا — ام حرام کہتی تھیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرماویں کہ مجھے بھی انہیں میں سے کرے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی۔ پھر آپ سر رکھ کر سو گئے۔ پھر جاگ

پڑے اور آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو کیا بات ہنسا رہی ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں نمازی ہیں۔ پھر آپؐ نے وہی بات فرمائی جو پہلے فرمائی تھی۔ ام حرام کہتی تھیں میں نے کہا یارسول اللہ! دعا فرماویں کہ اللہ مجھے بھی انہیں میں سے کرے۔ آپ نے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو۔ چنانچہ ام حرام نے معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ میں سمندر میں کشتی پر سوار ہوئیں اور پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنے جانور سے گر کر مر گئیں۔

976۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ، لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي

(مسلم کتاب الرویا باب قول النبی علیہ الصلاۃ و السلام من رانی فی المنام فقد رانی 4193)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا یا (فرمایا) گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ شیطان میرا تمثل اختیار نہیں کر سکتا۔

977۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ، فَالْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ، ثُمَّ وُصِلَ فَعَلَا بِهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بِأَبِي وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأُعَبِّرَنَّهَا، فَقَالَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ،

وَالْعَسَلِ، فَهُوَ الْقُرْآنُ لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ، وَالْمُسْتَقِلُّ، فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ: تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ، فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ

(سنن أبي داود كتاب السنة باب في الخلفاء 4632)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا یہ خواب بیان کیا کہ میں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں میں بھر رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم، پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی نما سیڑھی ہے اور حضور اس پر اوپر کی طرف چڑھ گئے ہیں پھر ایک اور شخص نے اس کو پکڑ لیا ہے اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا ہے اس کے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گیا ہے پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا لیکن وہ ٹوٹ گئی پھر رسی جڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا بتاؤ۔ ابو بکرؓ نے کہا کہ بادل سے مراد اسلام ہے۔ سمن اور عسل سے مراد قرآن کریم اور اس کی تلاوت ہے اور مستکثر سے مراد وہ ہے جو قرآن کریم کثرت سے پڑھتا ہے اور مستقل سے مراد وہ ہے جو کم پڑھتا ہے اور کم فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ سیڑھی جو آسمان سے زمین کو ملاتی ہے وہ حق و صداقت کی سیڑھی ہے جس پر آپ ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اس کے ذریعہ بلند کرے گا اور آپ کی وفات کے بعد ایک اور شخص کے ذریعہ یہ سلسلہ ترقی کرے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو

رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ بھی اوپر جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پھر پوچھا حضور کیا میں نے صحیح تعبیر کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تعبیر کا ایک حصہ درست ہے اور ایک غلط ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضور ﷺ کو قسم دیتے ہوئے عرض کیا کہ غلط کون سا حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

978۔ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

(مسلم کتاب الرُّؤْيَا باب فی کون الرویا من اللہ و انہا جزءٌ من النبوۃ 4185)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ تین دفعہ اپنے بائیں تھوکے اور تین بار شیطان (کے شر) سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور جس پہلو پر وہ ہو اس کو بدل دے۔

وحی والہام اور امت محمدیہ

979۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

(صحیح البخاري کتاب التعبیر باب المبشرات 6990)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے۔ نبوت سے اب بشارت دینے والی باتیں ہی رہ گئی ہیں۔ لوگوں نے کہا ان بشارت دینے والی باتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا اچھی خواب۔

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِى وَلَا نَبِيَّ، قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

(ترمذی کتاب الرویاء باب ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات 2272)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ رسول ہے اور نہ نبی۔ راوی کہتے ہیں یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ اس پر آپؐ نے فرمایا لیکن مبشرات (باقی ہیں)۔ لوگوں نے پوچھا یارسولؐ اللہ! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک مسلمان کا خواب اور وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

980۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ، رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

(بخاری کتاب التعبیر باب القید فی المنام 7017)

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہؓ سے سناوہ کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وہ زمانہ آجائے گا تو مؤمن کا کوئی خواب بھی جھوٹا نہ ہو گا اور مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس 46 حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

وحی اور الہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ

۱)۔ وَخَبَرُ ”لَا وَحْيَ بَعْدِي“ بَاطِلٌ، وَمَا اشْتَهَرَ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام لَا يَنْزِلُ إِلَى الْأَرْضِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَا أَصْلَ لَهُ

(تفسیر الالوسی (روح المعانی) سورۃ الاحزاب ، (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ.........) آیت 40)

حدیث ”لا وحی بعدی“ باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریلؑ نبی ﷺ کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہو گا۔ اس کی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں ہے۔

۲)۔ اِعْلَمْ أَيُّهَا الأَخُ الصِّدِيقُ أَنَّ كَلامَهُ سُبْحَانَهُ مَعَ الْبَشَرِ قَدْ يَكُوْنُ شِفَاهًا وَ ذَلِكَ لأَفْرادٍ مِنَ الأَنْبِياءِ عَلَيْهِم الصلاةُ و التَسْلِيماتُ وَقَدْ يَكُونُ لِبَعْضِ الْكُمَّلِ مِنْ مُّتَابِعِيْهِم بِالتَّبَعِيَّةِ والوِرَاثةِ اَيْضاً وَإِذَا كَثُرَ هَذا الْقِسمِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سُمِّيَ مُحَدَّثًا

(مکتوبات امام ربانی ،مکتوب الرابع و الستون بعد الثلاثمائة الی الخواجه محمد صدیق ، جلد 2 صفحه 448)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی تو روبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انبیاء کے متبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ محدث کہلاتا ہے۔

۳)۔ فالنَّبِیُّ الذِی لَا شَرْعَ لَهُ فِیْمَا یُوْحَی إِلَیْهِ بِهِ رَأْسُ الْأَوْلِیَاءِ ..... وَ هَؤُلَاءِ هُمُ الْأَنْبِیَاءُ الْأَوْلِیَاءُ وَأَمَّا الْأَنْبِیَاءُ الذِیْنَ لَهُمُ الشَّرائِعُ فَلَا بُدَّ مِنْ تَنَزُّلِ الْأَرْوَاحِ عَلَى قُلُوْبِهِمْ بِالأَمْرِ وَالنَّهِی۔

(فتوحات مکیۃ باب الثالث و السبعون فی معرفۃ عدد ما یحصل من الاسرار ، السوال السابع و الخمسون ، جلد 2صفحہ78)

اور وہ نبی جن کے ساتھ ان کے الہامات میں شریعت نہیں ہوتی وہ راس الاولیاء ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ یہ لوگ انبیاء الاولیاء ہوتے ہیں۔ اور جن انبیاء کے ساتھ شریعت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے قلوب پر جبریل اور فرشتے امر و نہی لے کر نازل ہوں۔

۴)۔ فانه یَسْتَحِیْلُ أَنْ یَنْقَطِعَ خَبْرُ اللّٰهِ وَ أَخْبَارُهُ مِنَ الْعَالَمِ إِذْ لَوِ انْقَطَعَ لَمْ یَبْقَ لِلْعَالَمِ غِذَاءٌ یَتَغَذَّی بِهِ فِی بَقَاءُ وَجُودِهِ۔

(فتوحات مکیہ ، باب الثالث و السبعون فی معرفۃ عدد مایحصل من الاسرار... ، السوال الثالث و الثمانون ،ما النبوۃ ، جلد2صفحہ 89)

یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم کے لئے اخبار منقطع ہو جائیں۔ کیونکہ اگر یہ منقطع ہو جائیں تو کائنات کے وجود کی بقاء کے لئے (روحانی) غذا باقی نہیں رہے گی۔

۵)۔ قَوْلُهُ: (إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ) كَأَنَّ الْمُرَاد أَنَّهَا لَمْ تَبْقَ عَلَى الْعُمُومِ، وَإِلَّا فَالْإِلْهَامُ وَالْكَشْفُ لِلْأَوْلِيَاءِ مَوْجُودٌ.

(حاشیہ سندی علی سنن ابن ماجه ،کتاب تعبیر الرویا ، باب الرویا الصالحه یراها المسلم...... روایت نمبر 3899)

حدیث ''لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ'' سے مراد یہ ہے کہ نبوت عمومی طور پر باقی نہ رہے ورنہ الہام اور کشف الاولیاء تو موجود رہتے ہیں۔

٦)۔ فَمَا ارْتَفَعَتِ النَّبُوَّةُ بِالْكُلِّيَّةِ وَلِهَذَا قُلْنَا إِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ

(فتوحات مکیة باب الثالث و السبعون السبعون فی معرفة عدد ما یحصل من الاسرار للمشاهد ... ، السوال السادس و عشرون ، ما بدء الروح ، جلد2 صفحه59)

نبوت مکمل طور پر نہیں اٹھی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف نبوت تشریعی ہی اٹھ گئی ہے۔

۷)۔ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِيْ انْقَطَعَتْ بِوُجُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ النُّبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ

(فتوحات مکیة، باب الثالث و السبعون فی معرفة عدد ما یحصل من الاسرار للمشاهد ...،جلد2 صفحه6)

جو نبوت رسول اللہ ﷺ کے وجود کی وجہ سے منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔

۸)۔ فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَإِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

(فتوحات مکیه ، باب الثالث و السبعون فی معرفة عدد مایحصل من الاسرار... ، السوال الثالث و الثمانون ،ما النبوة ، جلد2صفحه 89)

نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ تشریعی نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ تشریعی نبوت، نبوت کا ایک جزء ہے۔

۹)۔ پس حدیث نمبر969 کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ احکام اور شریعت پر مشتمل ہوتا ہے جو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ مبشرات اور اخبار غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے جو قیامت تک امت محمدیہ میں جاری ہے۔ حدیث میں رویا کا ذکر بطور مثال ہے اور صرف سمجھانے کے لئے ہے کیونکہ یہ عام ہے پس اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف رویاء صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں اور اخبار غیبیہ اور مبشرات کی دوسری اقسام اب باقی نہیں رہیں۔ الہام، کشف، وحی، فرشتوں کا نزول اور بالمشافہ کلام یہ سب قسمیں اب بھی باقی ہیں جو خواص امت کا نصیبہ ہیں۔ شیخ ابن عربی نے ایسے خواص امت کا نام انبیاء اولیاء رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے نیز حدیث نمبر969 سے بھی یہ ثابت ہے کہ رویا صالحہ کے علاوہ مبشرات اور وحی کی دوسری اقسام بھی باقی ہیں۔ اسی طرح حدیث نمبر298 میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والے مسیح کو وحی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امور غیبیہ کا علم دیا جائے گا۔ پس وحی کا صرف شریعت والا حصہ ختم ہوا ہے۔ باقی اقسام حسب سابق ہیں۔

امت محمدیہ اور امتی نبی

981۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ، مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ ۔ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ، وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ، وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ

(مسلم کتاب الحج باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ 2457)

ابو سلمۃ بن عبد الرحمان اور جہینہ والوں کے آزاد کردہ غلام ابو عبد اللہ الاغر جو حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز دوسری کسی مسجد سے سوائے مسجد حرام کے ہزار نماز سے افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپؐ کی مسجد آخری مسجد ہے۔ ابو سلمۃ اور ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے اس وجہ سے ہم رکے رہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ سے اس

حدیث کے متعلق توثیق چاہیں یہانتک کہ جب حضرت ابو ہریرہؓ کی وفات ہو گئی تو ہم نے ایک دوسرے سے اس کا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیوں نہ ہم نے اس بارہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بات کر لی کہ اگر انہوں نے اسے آپؐ سے سنا تھا تو وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کریں اسی دوران عبد اللہ بن ابراھیم بن قارظ سے ہماری مجلس ہوئی۔ تو ہم نے اس روایت کا ذکر کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ کی اس روایت کے مرفوع ہونے کے بارہ میں جو کوتاہی ہم سے ہوئی تھی اس کا بھی ذکر کیا۔ ہمیں عبد اللہ بن ابراھیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

982۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

(صحيح البخاري كتاب المناقب باب خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم 3535)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور ان انبیاء کی مثال جو مجھ سے پہلے تھے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے خوب آراستہ پیراستہ کیا ہو سوائے اس جگہ کے جہاں کونے کی ایک اینٹ رکھی جاتی ہے۔ لوگ اس گھر میں پھرنے لگے اور اس سے تعجب کرتے اور کہتے: یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ آپؐ فرماتے تھے: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیینؐ ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(مسلم کتاب الفضائل باب ذکر کونہ صلی اللہ عیلہ وسلم خاتم النبیین4225)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے جس نے ایک عمارت بنائی اور اسے عمدہ بنایا اور خوبصورت بنایا سوائے اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس کا طواف کرنے لگے اور اسے پسند کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ آپؐ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین (ﷺ) ہوں۔

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَجَمَّلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُونَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبِنَةِ

(ترمذی کتاب المناقب باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم 3613)

طفیل بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حسن میں بے مثال ہو گئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوضِع لبنة فَطَافَ النظَّارُ يتعجَّبونَ من حُسنِ بنيانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِي الرُّسُلُ . وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(مشكاة المصابيح كتاب الفضائل و الشمائل باب فضائل سيد المرسلين ، الفصل الاول 5745)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایامیری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حسن میں بے مثال ہو گئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ حضور نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

983۔ إِنِّي عِندَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ

(مسند أحمد بن حنبل ،مسند الشاميين ، حديث العرباض بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم 17295)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایامیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیاہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی (یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہورہی تھیں)۔

إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ

(كنز العمال، حرف الفاء كتاب الفضائل، من قسم الأفعال ، الباب الأول: في فضائل نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وأسمائه وصفاته البشرية، الفصل الثالث في فضائل متفرقة تنبيء عن التحدث بالنعم 31960)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت سے ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جا رہی تھی۔

984۔ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(سنن أبي داود كتاب الفتن باب ذكر الفتن و دلائلها4252)

حضرت ثوبانؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے خروج کریں گے وہ سب کے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد میری پیروی سے آزاد، مستقل یا نئی شریعت لانیوالا) کوئی نبی نہیں۔

985۔ فِيْ أُمَّتِي كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(كنز العمال ، حرف القاف، كتاب القيامة ـ من قسم الأقوال الباب الأول: في أمور تقع قبلها ، الفصل الثاني في خروج الكذابين والفتن38360)

میری امت میں ستائیس جھوٹے دجال ہوں گے جن میں سے چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

986۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ

قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

(مسلم کتاب الرویا باب الرویا النبی ﷺ4204)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں نبی ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب مدینہ میں آیا اور کہنے لگا اگر مجھے محمد (ﷺ) اپنے بعد امیر مقرر فرمائیں تو میں ان کی پیروی کروں گا۔ وہ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ وہاں آیا تھا۔ نبی ﷺ اس کے پاس گئے آپؐ کے ساتھ حضرت ثابتؓ بن قیس بن شماس تھے اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپؐ وہاں کھڑے ہوئے جہاں مسیلمہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا اور فرمایا اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور اللہ تعالیٰ کا جو حکم تیرے بارہ میں ہو چکا ہے اس سے تجاوز نہ کروں گا اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا اور میں تجھے (اس طرح) دیکھ رہا ہوں جو مجھے خواب میں تیرے بارے میں دکھایا گیا تھا جو دکھایا گیا تھا۔ اور یہ ثابتؓ ہے وہ تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپؐ اس کے پاس سے تشریف لے آئے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کے اس قول کے بارہ میں پوچھا کہ میں تجھے وہی دیکھ رہا ہوں جو مجھے تیرے بارہ میں خواب میں دکھایا گیا

ہے تو مجھے حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے سوتے ہوئے اپنے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن دیکھے تو مجھ پر گراں گذرے تو مجھے خواب میں وحی ہوئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان سے دو کذاب مراد لئے جو میرے بعد خروج کریں گے۔ ان میں سے ایک تو صنعاء کا عنسی ہے اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ:لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ، مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي المَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا العَنْسِيُّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةُ

(بخاری کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفه وحدیث ثمامه بن اثال 4373،4374)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیا اور کہنے لگا: اگر محمدؐ اپنے بعد مجھے جانشین بنائیں تو میں اُن کا پیرو ہوں گا اور وہ مدینہ میں اپنی فوج کے بہت سے لوگوں کے ساتھ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ آپؐ آکر مسیلمہ کے سامنے جبکہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا، کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا بھی مانگے، میں

تمہیں یہ بھی نہ دوں اور تو ہر گز اللہ کے فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکے گا، جو تیرے لئے مقدر ہے اور اگر تو پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو اللہ تمہاری جڑ کاٹ دے گا اور میں تمہیں وہی شخص دیکھ رہا ہوں جس کے متعلق مجھے خواب میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے اور یہ ثابتؓ ہیں جو میری طرف سے تمہیں جواب دیں گے اور یہ کہہ کر آپؐ اس کو چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا کہ تم کو میں وہی شخص دیکھ رہا ہوں جس کے متعلق مجھے خواب میں وہ کچھ دکھایا گیا جو دکھایا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ اس اثنا میں مَیں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ ان کی کیفیت نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھے خواب میں وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونکا اور وہ اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹے شخص سمجھے جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

987۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 4404)

عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں☆۔

☆یہ مد نظر رہے کہ حضور ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی بشارت دی ہے اور ان کو نبی اللہ کے لفظ سے ذکر کیا ہے (مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ 5214)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک و ھی غزوۃ العسرۃ 4416)

مصعب بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے کے لئے نکلے اور حضرت علیؓ کو (مدینہ میں) اپنا قائمقام مقرر کیا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا آپؓ خوش نہیں ہوتے کہ آپؓ کا مقام مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کا موسیٰؑ سے تھا۔ مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ: لَا فَبَكَى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ

(مسند احمد بن حنبل ، ومن مسند بنی ہاشم ، مسند عبد الله بن عباس بن عبد المطلب عن النبی ﷺ 3062)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا......اور لوگ غزوہ تبوک کے لیے نکلے۔ راوی کہتے ہیں حضرت علیؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا، کیا میں بھی آپؐ کے ساتھ نکلوں؟ راوی کہتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں فرمایا نہیں۔ تو حضرت علیؓ رو دیئے۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ہاں ہارون کی تھی البتہ تو نبی نہیں ہے۔

قَالَ أَخْبَرَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ قال سمعتُ عَبْدِ اللَّهِ بن رقيم الكنانی ،قال قدمنا المدينة فلقينا سعد بن مالک فقال خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى تَبُوكَ وَخَلَّفَ عَلِيًّا. فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجْتَ وَخَلَّفْتَنِي ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هارون من موسى إلّا أنّه لا نبيّ بَعْدِي ؟

(طبقات الكبرى (لابن سعد)، طبقات البدريين من المهاجرين ، من بنى هاشم ، على بن ابى طالب رضى الله عنه ، باب ذكر قول رسول اللهﷺ لعلى بن ابى طالب اما ترضى ان تكون منى ....جلد 3صفحہ17)

حضرت سعد بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کے لیے نکلے اور حضرت علیؓ کو اپنے بعد جانشین بنایا۔ حضرت علیؓ نے آپؐ سے کہا یا رسول اللہ! آپؐ (غزوہ کے لیے) نکلے ہیں اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ہاں ہارونؑ کی تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

988۔ سَمِعْتُ ابا حازمٍ قال قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

(صحيح البخاري كتاب احاديث الانبياء باب ما ذكر عن بنى اسرائيل 3455)

ابو حازم نے کہا کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ پانچ سال بیٹھتا رہا اور میں نے ان سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی نگرانی نبی کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو ایک اور نبی اس کا جانشین ہوتا اور دیکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں مگر خلفاء ضرور ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا جو پہلے ہو اس کی بیعت پہلے پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو ہو، اُن کا حق انہیں دو۔ کیونکہ اللہ بھی ان سے ضرور پوچھے گا اس (رعیت) کے بارے میں جس کی نگرانی اس نے ان کے سپرد کی۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ، فَالْأَوَّلِ، وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

(مسلم کتاب الامارة باب وجوب بالوفاء ببیعة الخلفاء ،الاول فالاول 3415)

ابی حازم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کا پانچ سال ہم نشین رہا۔ میں نے ان کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے سنا آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا جانشین نبی ہوتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور ایک وقت میں ایک سے زیادہ ہوں گے۔ انہوں نے عرض کی تو پھر آپؐ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا پہلے کی بیعت سے وفاداری کرو اور پھر پہلے کی اور ان کے حق انہیں دو کیونکہ اللہ ان سے ان کے بارہ میں پوچھے گا جن کا اس نے انہیں نگران بنایا تھا۔

قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، إِنَّهُ سَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمُ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مسند المکثرین من اصحابه ،مسند ابی هریرة رضی الله عنه 7947)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل کی سرداری اور حکومت انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی بھیج دیا جاتا (جو اپنے احکام جاری کرتا) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں (جو اپنے احکام جاری کرے) بلکہ میرے بعد (میرے ہی احکام کی پیروی کرنے والے) خلفاء ہوں گے اور فساد کے زمانہ میں بعض اوقات ایک سے زیادہ لوگ خلافت کا دعویٰ کرنے والے ہوں

گے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا ایسی صورت میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی پہلے بیعت کرو اس کی بیعت کے عہد کو نبھاؤ اور اسے اس کا حق دو۔ خود خلفاء اللہ تعالیٰ کے حضور ذمہ دار ہیں وہ ان سے ان کے فرائض کے متعلق پوچھے گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا ہے۔

989۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ ....فقال حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ

(مسند أحمد بن حنبل, اول مسند الكوفيين, حديث النعمان بن بشير عن النبى ﷺ 18596)

حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ

(مشکاۃ المصابیح کتاب الرقَاق بَاب فی ذکر الْإِنْذَار والتحذیر الْفَصْل الثَّالِث5378)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

990۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا، وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ

(سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ما جاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و ذکر وفاته 1511)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا جنّت میں اس کے لئے دُودھ پلانے والی ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے قبطی ماموں آزاد ہو جاتے اور کبھی کوئی قبطی غلام نہ بنایا جاتا۔

991۔ عَنْ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم إِلَى أُمِّه مَارِيَة فَجَاءَتْهُ وغسَّلَتْه و كفَّنَتْه وَخَرَج بِهِ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَه فَدَفَنَه، وَأَدْخَلَ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسلم يَده فِي قَبره فَقَالَ أَمَا وَاللّٰه إِنَّه لنَبِيّ ابْن نَبِي

(الفتاوی الحدیثیة، مطلب: ماورد فی حق ابراهیم ابن نبی ﷺ، صفحه 176)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب (آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیمؑ فوت ہوئے تو نبی ﷺ نے ان کی والدہ ماریہؓ کو جنازہ تیار کرنے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیمؑ کو غسل دیا، کفن پہنایا، حضور علیہ السلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ جنازہ باہر لائے۔ قبرستان میں دفن کیا اور پھر قبر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے۔

عَنْ عَلِي بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ (صَلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلِيَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أُمِّهِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ وَهِيَ بِالْمَشْرُبَةِ فَحَمَلَهُ عَلِيٌّ فِي سَفَطٍ وَجَعَلَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الفَرَسِ قَالَ ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَسَلَهُ وَكَفَنَهُ وَخَرَجَ بِهِ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ فَدَفَنَهُ...... وَأَدْخَلَ على رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَدَهُ فِي قَبرِهِ فَقَال رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ۔

(تاریخ دمشق لابن العساکر، باب سیرة النبویه، باب ذکر بنیه و بناته علیه سلام و ازواجه، روایت نمبر 588 جلد3 صفحه 145،144)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؑ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو ان کی والدہ ماریہؓ کے پاس بھیجا اور وہ ایک بالا خانہ میں تھیں۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیمؑ کو ایک طشت میں اٹھایا اور اپنے سامنے گھوڑے پر رکھ لیا۔ پھر انہیں لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا اور انہیں لے کر قبرستان گئے اور صحابہ بھی ساتھ تھے۔ قبرستان میں انہیں دفن کیا اور پھر قبر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے۔

992۔ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاس إلاَّ أنْ يَكُونَ نَبِيٌّ (طب عد) عَن سَلَمَةَ بنِ الأكْوَعِ.

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر (للسیوطی)، حرف الھمزۃ، روایت نمبر 70)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

أَبُو بَكْرٍ افضَلُ هذه الأُمة إلاَّ أنْ يَكُونَ نَبِيّاً

(کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق، حرف الھمزہ، روایت نمبر 82، جلد 1، صفحہ 12)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

أَبُوْ بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِىْ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَبِيٌّ

(كنز العمال، حرف الفاء، كتاب الفضائل من قسم الأفعال، الباب الثالث: في ذكر الصحابة وفضلهم رضي الله عنهم أجمعين، الفصل الثاني: في فضائل الخلفاء الأربعة رضوان الله تعالى أجمعين، فضل أبو بكر الصديق رضي الله عنه 32578)

روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

993۔ فَقَالَ عَلی أَنِّي لَمْ أَرَ زَمَانًا خَيْرًا لِعَامِلٍ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَمَانًا مَعَ نَبِيٍّ

(مسند أحمد بن حنبل مسند انس بن مالک رضی الله عنه 13897)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات کی اور بات ہے۔

994۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فِيمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا

(سنن أبي داود كتاب الملاحم باب ما يذكر في قرن المائة 4291)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدد بھیجے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی امت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہو گا اس کی اصلاح کرے گا اور دین کی رغبت اور اس کے لئے قربانی کے جذبہ کو بڑھا دے گا۔

995۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ قَالَ نَبِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ

(سنن الترمذي ، كتاب المناقب ، باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه 3686)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے۔ (یعنی حضرت عمرؓ میں ملکات نبوت اور فیض رسالت موجود ہیں۔ بعض نے "بَعْدِی" کے معنے "میری بجائے" کئے ہیں)

996۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ

صحيح البخاري كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم باب مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشى العدوى رضى

الله عنه 3689)

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے جو اُمتیں تھیں ان میں ایسے لوگ تھے جو محدث (جن کو کثرت سے الہام و کشوف ہوں) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

997۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ

صحيح البخاري كتاب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم باب مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشى العدوى رضى

الله عنه 3689)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے جو بنی اسرائیل ہوئے ہیں ان میں ایسے آدمی ہو چکے ہیں جن سے اللہ کلام کیا کرتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوتے۔ اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

998۔ عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

(المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة . الباب الأول:الأحاديث بحسب ترتيب الأحرف، حرف

العين المهملة702صفحه 459)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے علماء (جو ربانی ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح (بلند مقام رکھتے) ہیں۔

قَالَ خَاتَمُ الرُّسل — عَليه و عَلَيْهِم الصلاةُ و السلام — عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

(مکتوبات امام ربانی ، المکتوب الرابع و التسعون و المائتان الی المخدوم جامع العلوم الظاهریه و الاسرار الباطنیه مجد الدین الخواجه محمد معصوم ... جلد2 صفحه204)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے علماء (جو ربانی ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح (بلند مقام رکھتے) ہیں۔

999۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلىَ مُوسَى نَبِيَّ بَنِي اسْرَائِيْلَ اَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَهُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمد اَدْخَلْتُهُ النَّارَ قَالَ يَا رَبِّ وَمن أَحْمدُ؟ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقاً اَكْرَمَ عَلَيّ مِنْهُ، كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ إِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَأُمَّته قَالَ وَمَنْ أُمَّتُهُ؟ قَالَ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُوْنَ صعُودًا وَهُبُوطاً وعَلى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ أَوْسَاطِهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُم، صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانَ بِاللَّيْلِ، اَقْبَلُ مِنْهُم الْيَسِيرَ وَأُدْخِلُهُمْ الْجَنَّةَ بِشَهَادَة اَنْ لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰهُ قَالَ اجْعَلنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلنِي مِنْ أُمَّةِ ذَلِك النَّبِيّ قَالَ اِسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرَ وَلَكِن سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَينَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ

(خصائص الکبری ،الجز الاول ، لطیفه اخری فی ان اخذ المیثاق من النبیین لنبینا ﷺ و علیهم کایمان البیعة التی توخذ من للخلفاء ، باب اعلام الله به موسیٰ علیه سلام جلد1 صفحه23)

حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی بنی اسرائیل کو اطلاع دو کہ جو شخص مجھے اس حال میں ملا کہ وہ احمد علیہ سلام سے جھگڑا کرتا تھا میں اسے آگ میں داخل کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ سلام نے کہا اے میرے رب! احمد کون ہیں؟ فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ معزز پیدا نہیں کی۔ میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھ دیا ہوا ہے، قبل اس کے کہ میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا۔ یقیناً جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ میں انہیں اور انکی امت کو اس میں داخل نہ کر دوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس کی امت کون ہے؟ فرمایا حمد کرنے والے، وہ بلندی چڑھتے ہوئے اور نیچے اترتے ہوئے اور ہر حال میں حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہوں گے اور انکے پہلو صاف ہوں گے۔ دن کو روزے رکھیں گے اور راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے۔ میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کروں گا اور ان کے صرف لا إله إلا الله کہنے والوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا مجھے اس امت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انکا نبی ان میں سے ہو گا۔ عرض کیا مجھے اس نبی کی امت میں سے بنا دے۔ فرمایا تو پہلے ہو چکا اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن میں تمہیں اور انہیں دار الجلال میں اکٹھا کر دوں گا۔

فی الحلیة لأبی نعیم،عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَىٰ مُوسَى نَبِيِّ بَنِي اسْرَائِيْلَ اَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَهُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمَد اَدْخَلْتُهُ النَّارَ قَالَ يَا رَبِّ وَمن أَحْمدُ؟ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقاً اَكْرَمَ عَلَيّ مِنْهُ، كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ إِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَأُمَّته قَالَ وَمَنْ أُمَّتُهُ؟ قَالَ الْحَمَّادُونَ يحْمَدُوْنَ صعُودًا وَهُبُوْطاً وعَلى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ أَوْسَاطِهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُم، صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانَ بِاللَّيْلِ، اَقْبَلُ مِنْهُم الْيَسِيرَ وَأَدْخِلُهُمْ الْجَنَّةَ بِشَهَادَة اَنْ لَا إِلَه إِلَّا اللّٰهُ قَالَ اجْعَلنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلنِي

مِنْ أُمَّةِ ذَلِك النَّبِيّ قَالَ اِسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرَ وَلَكِن سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَينَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ

(المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه ، المقصد الرابع فی المعجزات و الخصائص ، الفصل الثانی فیما خصه الله .... ، خصائص امته ﷺ ، باب من فضائل امته ، جلد 2 صفحه 708)

حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی بنی اسرائیل کو اطلاع دو کہ جو شخص مجھے اس حال میں ملا کہ وہ احمد علیہ سلام سے جھگڑا کرتا تھا میں اسے آگ میں داخل کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ سلام نے کہا اے میرے رب! احمد کون ہیں ؟ فرمایا میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ معزز پیدا نہیں کی ۔ میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھ دیا ہوا ہے ، قبل اس کے کہ میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کرتا۔ یقیناً جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جب تک کہ میں انہیں اور انکی امت کو اس میں داخل نہ کر دوں ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس کی امت کون ہے ؟ فرمایا حمد کرنے والے ، وہ بلندی چڑھتے ہوئے اور نیچے اترتے ہوئے اور ہر حال میں حمد کریں گے ، دین کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہوں گے اور انکے پہلو صاف ہوں گے ۔ دن کو روزے رکھیں گے اور راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے ۔ میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کروں گا اور ان کے صرف لا إله إلا الله کہنے والوں کو جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا مجھے اس امت کا نبی بنادے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انکا نبی ان میں سے ہو گا۔ عرض کیا مجھے اس نبی کی امت میں سے بنادے ۔ فرمای اتو پہلے ہو چکا اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن میں تمہیں اور انہیں دار الجلال میں اکٹھا کر دوں گا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا مُوسى يَمْشِي ذَاتَ يَوْمٍ فِي الطَّرِيْقِ فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ يَامُوسَى فَالْتَفَتَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِيَةَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَا أَحَدًا فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ ثُمَّ نُودِيَ الثَّالِثَةَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ إِنِّيْ أَنَا اللّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَقَالَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُوسَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا مُوسَى أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْكُنَ فِي ظِلِّ عَرْشِيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي يَا مُوسَى كُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَبِ الرَّحِيمِ وَ كُنْ لِلْأَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوْفِ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ ارْحَمْ تُرْحَمْ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ كَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ نَبِّئْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ أَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَ هُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمَدَ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَلَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلِي وَ مُوْسَى كَلِيْمِي قَالَ وَ مَنْ أَحْمَدُ قَالَ يَا مُوسَى وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ بِأَلْفَى أَلْفِ سَنَةٍ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي إِنَّ الْجَنَّةَ لَمُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيْعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتُهُ قَالَ مُوْسَى وَ مَنْ أُمَّتُهُ قَالَ اَلْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهِ صُعُوْدًا وَ هُبُوْطًا وَ عَلَى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ أَوْسَاطَهُمْ وَ يُطَهِّرُوْنَ أَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أَقْبَلُ مِنْهُمْ الْيَسِيْرَ وَ أَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ مُوْسَى يَا رَبِّ اجْعَلْنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ اسْتَقْدَمْتَ وَ اسْتَأْخَرَ سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ

(الرحمة المهداة الی من یرید زیادة العلم علی احادیث المشکاة (نواب نور الحسن خان) کتاب الفتن باب ثواب ھذہ الامة جلد 1 صفحہ 337, 338)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے موسیٰ! حضرت موسیٰؑ نے آواز سن کر دائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے دوبارہ ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰؑ ڈر گئے۔ کندھے کا گوشت کانپنے لگا یعنی جسم میں جھر جھری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر موسیٰؑ لبیک لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا۔

حضرت موسیٰؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں کہ تو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ بیوہ کے لئے محبت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ۔ اے موسیٰ! رحم کر تا کہ تجھ پر رحم کیا جاوے۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو بتا دو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہو گا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ خواہ وہ میرے خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ میں نے آسمان و زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! محمد اور اس کی امت سے پہلے کسی کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امت میں کیسے لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ بلندیوں پر چڑھتے اور اترتے اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کر لوں گا۔ صرف لا الہ الا اللہ کی شہادت دینے پر ان کو جنت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے رب! مجھے اس امت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہو گا۔ پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس امت کا ایک فرد ہی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔ اس لئے تو اس نبی کا امتی بھی نہیں بن سکتا۔ البتہ اگلے جہاں میں دار الجلال اور جنت الفردوس میں اس نبی کی معیت تجھے عطا کروں گا۔

حضرت انسؓ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے (ایک بار اپنے کلام میں) فرمایا کہ بنی اسرائیل کو مطلع کر دو کہ جو شخص مجھے اس حالت میں ملے گا کہ وہ احمد (ﷺ) کا منکر ہو گا تو میں اس کو

دوزخ میں داخل کروں گا خواہ کوئی ہو۔ موسیٰؑ نے عرض کیا کہ احمد کون ہیں ؟ارشاد ہوا اے موسیٰ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو ان سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو، میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ آسمان وزمین اور شمس وقمر پیدا کرنے سے بیس لاکھ برس پہلے لکھا تھا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ جنت میری تمام مخلوق پر حرام ہے جبتک کہ محمد اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جاویں (پھر امت کے فضائل کے بعد یہ ہے کہ) موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے رب مجھ کو اس امت کا نبی بنادیجیے۔ ارشاد ہوا اس امت کا نبی اسی میں سے ہو گا۔ عرض کیا کہ تو مجھ کو ان (محمدؐ) کی امت میں سے بنادیجئے۔ ارشاد ہوا کہ تم پہلے ہو گئے وہ پیچھے ہوں گے۔ البتہ تم کو اور ان کو دار الجلال (جنت) میں جمع کر دوں گا۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ (مولانا اشرف علی تھانوی) فصل نمبر 31 صفحہ 219)

1000۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

(صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب قول النبی ﷺ احلت لكم الغنائم 3120)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسریٰ (شاہِ ایران) جب ہلاک ہو گا اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہو گا اور جب قیصر (شاہِ روم) ہلاک ہو گا اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہو گا۔ اسی ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور اللہ کی راہ میں ان دونوں کے خزانے خرچ کرو گے۔

مناقب صحابہؓ وعلامات الاولیاء

1001۔ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ — قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً — ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم 4589)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین میری صدی کے لوگ ہیں پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں۔ پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں میں نہیں جانتا آیا رسول اللہ ﷺ نے یہ اپنی صدی کے بعد دو مرتبہ فرمایا یا تین دفعہ پھر فرمایا ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین نہ سمجھا جائے گا اور وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں فربہی آجائے گی۔

1002۔ وَعَن عمر بن الْخطاب قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُورٌ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

(مشكاة المصابيح كتاب الفضائل و الشمائل بَاب مَنَاقِب الصَّحَابَة. الْفَصْل الثَّالِث6018)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی۔ اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی۔ میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہو گا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

1003۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي،لاَ تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

(سنن الترمذي، كتاب المناقب ، باب فی فضل من بايع تحت الشجرة3862)

حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا دراصل وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ کو دکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

1004۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

(سنن ابن ماجه، افتتاح الکتاب، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ، فَضْلُ أَهْلِ بَدْرٍ 161)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کو بُرا مت کہو مجھے اس کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو بھی ان کے ایک مُد یا نصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔

1005۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالحِزْبُ الآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ المُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبُ الهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا، فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ، إِلَّا عَائِشَةَ، قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلاَ تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟ ، قَالَتْ بَلَى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ، فَأَغْلَظَتْ، وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ، هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا، قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ، وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

(صحيح البخاري، كتاب الهبة و فضلها و التحريض عليها باب من اهدى الى صاحبه و تحرى بعض نسائه دون ...... 2581)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج دو ٹولیوں کی صورت میں تھیں۔ ایک میں عائشہؓ ، حفصہؓ ، صفیہؓ اور سودہؓ شامل تھیں اور دوسری میں امّ سلمہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ازواج۔ اور مسلمانوں کو یہ علم ہو چکا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں، تو جب ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسا ہدیہ ہوتا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا تو وہ اسے پیش کرنے میں اس وقت کا انتظار کرتا جبکہ رسول اللہ ﷺ عائشہؓ کے گھر میں ہوتے۔ امّ سلمہؓ کے فریق نے (امّ سلمہؓ سے) باتیں کیں اور اُن سے کہا رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ لوگوں سے یہ فرمائیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی ہدیہ بھیجنا چاہے تو آپؐ جس بیوی کے گھر میں بھی ہوں، وہ وہاں بھیج دیا کرے۔ جو انہوں نے کہا تھا امّ سلمہؓ نے وہ آپؐ سے کہہ دیا، تو آپؐ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور ان ازواج نے (امّ سلمہؓ سے) پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے امّ سلمہؓ سے کہا کہ تم آنحضرت (ﷺ) سے پھر کہو۔ امّ سلمہؓ کہتی تھیں: جب آپ میری باری پر میرے ہاں آئے تو میں نے آپ سے پھر کہا، تو آپؐ نے پھر انہیں جواب نہ دیا اور اُن ازواج نے امّ سلمہؓ سے پوچھا، تو انہوں نے کہا آپؐ نے مجھے

کچھ جواب نہیں دیا۔ تو ازواج نے پھر اُن سے کہا کہ تم آنحضرت (ﷺ) سے کہتی رہو، یہاں تک کہ آپ کچھ جواب دیں۔ جب آپ امّ سلمہؓ کے پاس باری پر آئے تو انہوں نے پھر کہا۔ آپ نے حضرت امّ سلمہؓ سے فرمایا مجھے عائشہؓ کی وجہ سے تکلیف نہ دو کیونکہ وحی عائشہؓ کے سوا کسی اور بیوی کے بستر پر نہیں ہوئی۔ حضرت امّ سلمہؓ کہتی تھیں: میں نے کہا یارسول اللہ! آپ کو تکلیف دینے سے اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر اس کے بعد ان ازواج نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس انہیں بھیجا کہ آپ سے کہیں کہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی سے متعلق انصاف کرنے کے لئے آپ کو (اللہ کی) قسم دیتی ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ نے آپ سے کہا۔ آپ نے فرمایا اے میری بیٹی! کیا تم وہ بات پسند نہیں کرتی جو میں پسند کرتا ہوں؟ (حضرت فاطمہؓ نے) کہا کیوں نہیں اور وہ ازواج کے پاس لَوٹ آئیں اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا تم آنحضرتؐ کے پاس پھر جاؤ تو حضرت فاطمہؓ نے پھر جانے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت زینب بنت جحشؓ کو بھیجا۔ وہ آپؐ کے پاس آئیں اور لب ولہجہ کچھ سخت تھا، یعنی انہوں نے کہا آپ کی ازواج ابن ابی قحافہ کی لڑکی سے متعلق آپ کو انصاف کرنے کیلئے اللہ کی قسم دیتی ہیں اور اونچی آواز سے بولیں یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور حضرت عائشہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت زینبؓ حضرت عائشہؓ کو سخت سُست کہنے لگیں جس پر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے، آیا وہ بھی کچھ بولتی ہیں۔ (عروہ) کہتے تھے: آخر حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ کو ترکی بہ ترکی جواب دینے لگیں حتیٰ کہ حضرت زینبؓ کو چپ کرا دیا۔ (انہوں نے کہا) نبی ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر ابو بکرؓ کی بیٹی ہے۔

1006۔ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ! لِيَكُنْ شِعَارُكِ الْعِلْمَ وَالْقُرْآنَ

(مسند امام اعظم (امام ابو حنیفہ) کتاب العلم، روایت نمبر 34)

حضرت ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تمہارا شعار علم اور قرآن کریم ہو (یعنی قرآن اور علم کے ساتھ تمہیں اس قدر محبت ہونی چاہئے کہ اس سے زیادہ قریب اور پیاری چیز تمہیں کوئی نہ ہو۔ شعار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ لگا رہے۔)

1007۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ.

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن ، باب ومن سورة الاحزاب 3205)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو کہ نبی ﷺ کے ربیب ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ نازل ہوئی۔ اس وقت آپؐ حضرت ام سلمہؓ کے گھر تھے۔ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ کو بلوایا اور ان کو ایک چادر سے ڈھانپ دیا اور حضرت علیؓ آپؐ کے پیچھے تھے حضور ﷺ نے ان کو بھی چادر کے نیچے لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی اللَّهُمَّ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا یعنی اے میرے اللہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان سے بھی ہر طرح کی رجس دور فرما اور انہیں پاک وصاف فرما۔

حضرت ام سلمہؓ نے کہا اے اللہ کے نبی! میں بھی انکے ساتھ آجاؤں؟ آپؐ نے فرمایا آپ اپنی جگہ ٹھہری رہیں کیونکہ آپ تو (پہلے ہی) بہتر حال میں ہیں۔

1008۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ كُلُّ تَقِيٍّ، وَقَالَ (وَتَلَا) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

(المعجم الصغیر الطبرانی بَابُ الْجِيمِ ،مَنِ اسْمُهُ جَعْفَرٌ جلد1 صفحہ115)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کی آل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نیک اور متقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی کہ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ اللہ کے دوست تو متقی ہیں۔

عَن أنسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من آلُكَ فَقَالَ كُلُّ تَقِيٍّ وتَلَا رَسُولُ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِنْ أَوْلِيَاؤُه إِلَّا الْمُتَّقُوْن

(الدر المنثور فی تفسیر بالماثور، سورة الانفال ، آیت وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا (31تا34)جلد7 صفحہ115)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کی آل سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نیک اور متقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی کہ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ اللہ کے دوست تو متقی ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ قال: كل تقى..

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (عیاض بن موسی بن عیاض) القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه ﷺ ، الباب الرابع فی ذکر الصلاة علیه و التسلیم و فرض ذلک ، الفصل :الاختلاف فی الصلاة علی غیر النبی ﷺ روایت نمبر 1456صفحہ579)

حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کی آل سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نیک اور متقی ۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ الْآلِ قَالَ آلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ

(نیل الاوطار ، کتاب الصلاۃ ، ابواب صفۃ الصلاۃ ، (الباب التاسع و الثلاثون)باب ما یستدل بہ علی تفسیر آلہ المصلی علیہم

(حاشیہ زیر روایت نمبر 783(قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک؟......)جلد4 صفحہ376)

حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کی آل سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نیک اور متقی۔

وَ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَسِّرُ آلَهُ الْمُصَلَّى عَلَيْهِمْ بِالْاَزْوَاجِ وَالذُّرِّيَّةِ وَ اَهْلِ الْبَيْتِ وَ تَارَةً يَقُوْلُ آلِي كُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِيٍّ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي -

(کشف الغمہ عن جمیع الأمۃ (للشعرانی) ، جز الاول ، فصل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ فی التشھد صفحہ 155)

رسول اللہ ﷺ اپنی آل میں ازواج، اولاد اور اہل بیت کو شامل فرماتے تھے اور کبھی فرماتے میرے اہل بیت تمام متقی مومن ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی۔

نوٹ:۔ وَقِيلَ: هُمْ الْأُمَّةُ جَمِيعًا، قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ: وَهُوَ أَظْهَرُهَا قَالَ وَهُوَ اخْتِيَارُ الْأَزْهَرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ الْمُحَقِّقِينَ اهـ

وَإِلَيْهِ ذَهَبَ نَشْوَانُ الْحِمْيَرِيُّ إمَامُ اللُّغَةِ وَمِنْ شِعْرِهِ فِي ذَلِكَ:

آلُ النَّبِيِّ هُمْ أَتْبَاعُ مِلَّتِهِ ... مِنْ الْأَعَاجِمِ وَالسُّودَانِ وَالْعَرَبِ

لَوْ لَمْ يَكُنْ آلُهُ إلَّا قَرَابَتَهُ ... صَلَّى الْمُصَلِّي عَلَى الطَّاغِي أَبِي لَهَبِ

وَيَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا قَوْلُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ أَبْيَاتٍ:

وَانْصُرْ عَلَى آلِ الصَّلِيبِ وَعَابِدِيهِ الْيَوْمَ آلَكَ

وَالْمُرَادُ بِآلِ الصَّلِيبِ أَتْبَاعُهُ

(نيل الاوطار ، كتاب الصلاة ، ابواب صفة الصلاة ،(الباب التاسع الثلاثون) باب ما يستدل به على تفسير آله المصلى عليهم

(حاشيه زير روايت نمبر 783(قالوا يا رسول الله كيف نصلى عليك؟......)جلد4صفحه375)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ساری امت ہی (آل) ہے۔.........امام اللغۃ نشوان حمیری کہتے ہیں کہ

"نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام متبعین خواہ انکا تعلق ایران، عراق وغیرہ ممالک سے ہو یا سوڈان اور عرب سے سب اہل بیت میں سے ہیں۔ اگر آپؐ کے اہل بیت آپؐ کے قرابتی ہوتے تو تمام نمازی ابولھب جیسے شیطان پر درود وسلام بھیجتے"۔

اس بات کی دلیل عبد المطلب کے اس شعر سے بھی ملتی ہے کہ

" آل صلیب کے خلاف مدد کرو، اور تمام عبادت گزار تیری آل ہے"۔

آل صلیب سے مراد اسکی اتباع کرنے والے ہیں۔

1009۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالهَدَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ، وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ، فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ، فَقَالُوا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ، وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا القَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ عَلَى العَهْدِ وَالمِيثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا، قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الغَدْرِ، وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِي بِهَؤُلاَءِ أُسْوَةً، يُرِيدُ القَتْلَى، فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو الحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الحَارِثِ مُوسى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالموسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَتْ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالحَدِيدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ ... يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلاَةَ، وَأَخْبَرَ يعنى النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ - حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ - أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ،

وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا

(بخاری کتاب المغازی باب من شهد بدر 3989)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس مخبر بھیجے اور حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ کو اُن کا امیر بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے جب وہ عسفان اور مکہ کے درمیان ہدأہ کے مقام پر پہنچے تو کسی نے ہذیل کے ایک قبیلے سے جسے بنولحیان کہتے تھے، (ان کا) ذکر کر دیا۔ وہ تقریباً ایک سو تیر انداز لے کر ان کے تعاقب کے لئے نکلے اور ان کا کھوج لگانے لگے۔ آخر انہوں نے ایک ایسے مقام پر جہاں وہ اُترے تھے وہ جگہ پالی جہاں انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں۔ کہنے لگے: یہ یثرب کی کھجوریں ہیں۔ چنانچہ یہاں سے وہ ان کے قدموں کے نشانوں پر اُن کے پیچھے گئے۔ جب حضرت عاصمؓ اور اُن کے ساتھیوں نے ان کی آہٹ پائی تو وہ ایک جگہ پناہ گزیں ہو گئے۔ ان لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے تم نیچے اُتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو اور تم سے یہ پختہ عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابتؓ نے یہ سن کر کہا: اے لوگو! میں تو کسی کافر کی پناہ میں نہیں اُتروں گا۔ پھر انہوں نے دعا کی اے اللہ اپنے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو ہماری حالت سے آگاہ کر۔ بنولحیان ان پر تیر چلانے لگے اور حضرت عاصمؓ کو مار ڈالا اور تین شخص عہد و پیمان پر بھروسہ کر کے ان کے پاس اُتر آئے۔ حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ نیز ایک اور شخص۔ جب بنولحیان نے ان پر قابو پالیا تو اُن کی کمانوں کی تندیاں کھول کر انہیں باندھ لیا۔ تیسرے شخص (حضرت عبداللہ بن طارقؓ) نے کہا یہ (تمہاری) پہلی بدعہدی ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لئے ان لوگوں میں نمونہ ہے یعنی اُن لوگوں میں جو شہید ہو چکے تھے۔ انہوں نے انہیں گھسیٹا اور اُن سے کشمکش کی، انہوں نے اُن کے ساتھ جانے سے ہر طرح انکار کیا (آخر کار انہوں نے حضرت عبداللہ بن طارقؓ کو مار ڈالا)۔ پھر وہ حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ کو اپنے ساتھ لے گئے اور بدر کی جنگ کے بعد اُن دونوں کو بیچ دیا۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے حضرت خبیبؓ کو خریدا اور حضرت خبیبؓ ہی تھے جنہوں نے حارث بن

عامر کو جنگ بدر کے دن قتل کیا تھا۔ چنانچہ حضرت خبیبؓ ان کے پاس قیدی رہے۔ آخر انہوں نے ان کو مار ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خبیبؓ نے حارث کی ایک بیٹی سے اُسترا عاریۃً مانگا کہ اس سے ناف کے بال صاف کریں۔ اُس نے اُن کو اُسترا عاریۃً دے دیا۔ اس کا ایک چھوٹا بچہ رینگتے ہوئے حضرت خبیبؓ کے پاس آیا اور وہ بے خبر تھی، اس نے حضرت خبیبؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی ران پر اُس کو بٹھائے ہوئے ہیں اور اُسترا اُن کے ہاتھ میں ہے، کہتی تھی: میں یہ دیکھ کر ایسی گھبرائی کہ خبیبؓ نے میری گھبراہٹ معلوم کرلی اور کہا کیا تم ڈرتی ہو کہ میں اسے مار ڈالوں گا؟ میں ایسا کبھی نہیں کرنے کا۔ کہتی تھی: اللہ کی قسم! میں نے خبیبؓ سے بڑھ کر نیک قیدی کبھی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! ایک دن میں نے انہیں دیکھا کہ انگور کا خوشہ ہاتھ میں لئے انگور کھا رہے تھے اور وہ اس وقت لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور اُن دِنوں مکہ میں کوئی پھل نہ تھا۔ اور کہتی تھی: وہ ایسا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے خبیبؓ کو دیا۔ جب اُن کو حرم کی سرحد سے باہر لے کر گئے تا اُن کو ایسی جگہ قتل کریں جہاں قتل جائز ہے۔ حضرت خبیبؓ نے ان سے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ حضرت خبیبؓ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر کہنے لگے: بخدا! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم لوگ یہ خیال کروگے کہ جو میری حالت نماز میں تھی وہ موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے ہے تو میں زیادہ پڑھتا، پھر کہنے لگے: اے اللہ! ان میں سے ایک بھی جانے نہ پائے اور انہیں پراگندہ کرکے ہلاک کر اور ان میں سے کوئی باقی نہ چھوڑ۔ پھر یہ شعر پڑھنے لگے: جبکہ میں مسلمان ہو کر مارا جا رہا ہوں مجھے پرواہ نہیں خواہ کسی کروٹ پر اللہ کیلئے گروں اور یہ میرا گرنا خدا کی خاطر ہے اور اگر وہ چاہے تو اُن جوڑوں میں برکت دے دے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہوں۔

اس کے بعد ابوسِروَعہ عقبہ بن حارث ان کے پاس گیا اور اُس نے انہیں قتل کر دیا اور حضرت خبیبؓ ہی وہ ہیں جنہوں نے ہر ایسے مسلمان کیلئے جو بے بسی کی حالت میں مارا جائے یہ نمونہ قائم کیا کہ وہ (دو رکعت) نماز ادا کرے۔ اور نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حضرت عاصمؓ اور اُن کے ساتھیوں کے شہید ہونے کی اسی دن خبر دے دی تھی جب وہ شہید ہوئے۔

قریش کے لوگوں کو جب یہ بتایا گیا کہ عاصم بن ثابتؓ قتل کر دیئے گئے ہیں تو انہوں نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت عاصمؓ کی لاش سے اس قدر حصہ کاٹ کر لائیں جس سے وہ پہچانے جائیں کیونکہ حضرت عاصمؓ نے اُن کے سرداروں میں سے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا۔ اللہ نے حضرت عاصمؓ پر بِھڑوں کا ایک دَل بادل کی طرح بھیج دیا جس نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں بچایا۔ اس لئے وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔

1010۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ

(بخاری کتاب المغازی باب قول الله تعالی إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ...... الأنفال: 10، روایت نمبر 3952)

طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے مقداد بن اسودؓ کی بات کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اگر مجھ کو حاصل ہو جاتا تو وہ ان تمام نیکیوں سے مجھے عزیز تر ہوتا جو ثواب میں اس (ایک منظر) کے برابر ہوں۔ ہوا یوں کہ مقدادؓ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپؐ مشرکوں کے خلاف دعا کر رہے تھے اور کہنے لگے: (یارسول اللہ!) ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح موسیٰ کی قوم نے کہا تھا: جاتُو اور تیرا ربّ دونوں جا کر لڑو، نہیں بلکہ ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ چمکنے لگا اور مقدادؓ کی اس بات نے آپؐ کو خوش کر دیا۔

1011۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ يَا أَبَا

إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلاَةَ العِشَاءِ، فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ، قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي القَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ، قَالَ عَبْدُ المَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ

(صحيح البخاري كتاب الاذان باب وجوب القرائة للامام و المأموم فى الصلوات...755)

حضرت جابرؓ بن سمرہ کہتے تھے کوفہ والوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سعدؓ کی شکایت کی تو انہوں نے ان کو معزول کر دیا اور حضرت عمارؓ کو ان کا عامل (حاکم) مقرر کیا۔ کوفہ والوں نے حضرت سعدؓ کے متعلق شکایات میں یہ بھی کہا کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھاتے تو حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا اور کہا اے ابو اسحاق! یہ (لوگ) تو کہتے ہیں کہ آپؓ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھاتے۔ ابو اسحاق نے کہا میں تو بخدا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اس میں ذرہ بھی کم نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتیں لمبی اور پچھلی دو رکعتیں ہلکی پڑھتا تھا۔ تب حضرت عمرؓ نے کہا ابو اسحاق! آپؓ کے متعلق یہی خیال تھا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے ساتھ ایک آدمی یا چند آدمی کوفہ روانہ کئے تا ان کے بارے میں کوفہ والوں سے پوچھیں۔ انہوں نے کوئی مسجد بھی نہ چھوڑی جہاں حضرت سعدؓ کے متعلق نہ پوچھا ہو اور لوگ (ان کی) اچھی تعریف کرتے تھے۔ آخر وہ قبیلہ بنی عبس کی مسجد میں گئے۔ ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اسے اسامہ بن قتادہ

کہتے تھے اور ابو سعدہ اس کی کنیت تھی۔ اس نے کہا چونکہ تم نے ہمیں قسم دی ہے۔ اس لئے اصل بات یہ ہے کہ سعدؓ فوج کے ساتھ نہیں جایا کرتے تھے اور نہ برابر تقسیم کرتے تھے اور نہ فیصلہ میں انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے کہا دیکھو اللہ کی قسم! میں تین دعائیں کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریاء اور شہرت کی غرض سے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر اور اس کی محتاجی کو بڑھا اور اسے مصیبتوں کا تختہ مشق بنا۔ اس کے بعد جب کوئی اس کا حال پوچھتا تو وہ کہتا پیر فرتوت ہوں۔ مصیبت زدہ ہوں۔ حضرت سعدؓ کی بددعا مجھے لگ گئی۔ عبد الملک کہتے تھے: میں نے اس کے بعد اسے دیکھا ہے کہ حالت یہ تھی کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھویں اس کی دونوں آنکھوں پر آپڑی تھیں اور تعجب ہے کہ وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا اور چشمک کرتا۔

1012۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى العَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلاَمٌ، وَقَالَ الآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ أَنْكِحُوا الغُلاَمَ الجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

(صحيح البخاري كتاب احاديث الانبياء باب حديث الغار 3472)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کسی شخص سے اس کی زمین خریدی۔ جس شخص نے وہ زمین لی تھی، اس نے اس کی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا۔ تو جس شخص نے اس زمین کو لیا تھا اس نے کہا مجھ سے اپنا سونا لے لو کیونکہ ہم نے تو تم سے صرف زمین خریدی ہے اور تم سے سونا نہیں خریدا اور وہ شخص جس کی زمین تھی کہنے لگا: میں نے تمہیں زمین اور جو کچھ اس میں تھا بیچا ہے۔ آخر وہ دونوں ایک شخص کے پاس تصفیہ کے لیے گئے تو اس شخص نے جس کے پاس وہ جھگڑا نپٹانے کے لئے گئے تھے،

پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہاہاں ایک لڑکا اور دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ تو اس نے کہا لڑکے کا اس لڑکی سے نکاح کردو اور اس سونے سے ان دونوں پر خرچ کرو اور صدقہ بھی دو۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ، وَمَا فِيهَا، قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ، قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

(مسلم کتاب الاقضیہ باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین 3232)

ہمام بن منبہ کہتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمارے پاس بیان کیں۔ انہوں نے کچھ احادیث بیان کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کسی سے اس کی کچھ زمین خریدی۔ اُس شخص نے جس نے زمین خریدی تھی۔ اپنی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا۔ اُس شخص نے جس نے زمین خریدی تھی کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو کیونکہ میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی اور میں نے تم سے سونا نہیں خریدا تھا۔ وہ جس نے زمین بیچی تھی اس نے کہا میں نے تو تمہیں زمین اور جو کچھ اس میں ہے بیچ دیا تھا فرمایا وہ دونوں فیصلہ کے لئے ایک شخص کے پاس گئے جس شخص کے پاس وہ فیصلہ کے لئے گئے اس نے کہا کیا تم دونوں کے اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ اس نے کہا لڑکے کی شادی اس لڑکی سے کردو اور اس سے تم دونوں اپنے آپ پر (بھی) خرچ کرو اور صدقہ بھی دو۔

1013۔ جُبِلَتِ القُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أحْسَنَ إلَيْها وبُغْضِ مَنْ أساءَ إلَيها

(الجامع الصغير فی احادیث البشیر النذیر (للسیوطی)، حرف الجیم 3580)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانی دل کی سرشت اور جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ محسن سے محبت اور برا سلوک کرنے والے سے نفرت کرے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا، وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا

(شعب الإیمان، الحادی والستون من شعب الایمان و هو باب فی مقاربة اہل الدین و موادتهم، باب قصة ابراهیم فی المعانقة فی الثالث و الثلاثین ...... 8573)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانی دل کی سرشت اور جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ محسن سے محبت اور برا سلوک کرنے والے سے نفرت کرے۔

وہ احادیث جن میں
لَا نَبِيَّ بَعۡدِیۡ
کے الفاظ آئے ہیں، ان کی مختصر تشریح

۱)۔ لا نبی بعدی کے یہ معنی کسی ثقہ اور مستند عالم نے نہیں کئے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ اس کی تشریح میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار کیا گیا ہے۔

۲)۔ أَمَّا حَدِیۡثُ لَا وَحۡیَ بَعۡدَ مَوۡتِیۡ بَاطِلٌ لَا أَصۡلَ لَهُ نَعَمۡ وَرَدَ لَا نَبِيَّ بَعۡدِیۡ وَ مَعۡنَاهُ عِنۡدَ الۡعُلَمَاءِ انَّه لَا یَحۡدُثُ بَعۡدَهُ نَبِيٌّ بِشَرۡعٍ یَنۡسَخُ شَرۡعَهُ۔

(الإشاعة في أشراط الساعة (ملا علی قاري)، نزول عیسی علی نبیناﷺ، المقام الثالث فی مدته و وفاته، صفحه 225)

حدیث لَا وَحۡیَ بَعۡدَ مَوۡتِیۡ باطل ہے اور اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ہاں لَا نَبِيَّ بَعۡدِیۡ آیا ہے اور علماء کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی شریعت کے ساتھ مبعوث نہیں ہو گا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

۳)۔ اَلۡمَعۡنَی لَا نَبِيَّ نُبُوۃ التَشۡرِیۡع بَعۡدِیۡ۔

(نبراس شرح عقائد نسفي، باب شواہد نبوۃ ﷺ، حاشیه صفحة 445(شرح حافظ عبد العزیز الفرهاری))

لانبی بعدی میں نبی سے مراد تشریعی نبی ہے۔

۴)۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ المراد به لا مشرع بَعْدِیْ ۔

(الیواقیت والجواهر ۔ المبحث الثالث والثلاثون ، جلد2 صفحة346)

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو میرے بعد اپنی خاص شریعت نافذ کرے۔

۵)۔اَلْمَعْنَی انهُ لَا یَأْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَهٗ یَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَ لَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ ۔

(موضوعات الکبریٰ ، مرتبة علی حروف الهجاء ، حرف اللام ، زیر حدیث لو عاش ابراهیم لکان نبیاً، صفحة 192)

معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ملت کو منسوخ کرے اور وہ خود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت میں سے نہ ہو۔

۶)۔ ''فلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ'' أَیْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یَکُوْنُ عَلَی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بل إِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ ۔

(فتوحات مکیة، باب الثالث و السبعون فی معرفة عدد ما یحصل من الاسرار. . . ،جلد 2 صفحة 6)

لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا نبی اور رسول نہیں آئے گا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔(بلکہ) جب ہو گا تو میری شریعت کے حکم کے تحت ہو گا۔

۷)۔لَا یُوْجَدُ بَعْدَهٗ مَنْ یَّأْمُرُهُ اللّٰہُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔

(تفهیمات إلهیة، تفهیم 54 ذکر سیدنا محمدؐ ،جلد2 ،صفحة 85)

ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جس کو اللہ سبحانہ ،لوگوں پر شریعت جاری کرنے کا حکم دے۔

۸)۔چونکہ لا نبی بعدی سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بطور احتیاط تنبیہہ فرمایا کرتی تھیں کہ تم خاتم النبیین تو کہو لیکن لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ نہ کہو یعنی اس سے تمہیں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسی قسم کی روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہ ؓ سے بھی ہے۔

۹)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قُوْلُوا انهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

(مجمع بحار الانوار (تکمله)، حرف الزای، باب ''ز ي''، جلد5 صفحة 502)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ (آنحضرت ﷺ کو) خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

۱۰)۔ عَنِ الشّعبِيّ رَضِيَ اللّٰه عَنهُ قَالَ قَالَ رجل عِنْد الْمُغيرَة بن شُعْبَة صلى اللّٰه على مُحَمَّد خَاتم الْأَنْبِيَاء لَا نَبِي بعده -فَقَالَ الْمُغيرَةُ: حَسبُك إِذا قلت خَاتَم الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ أَن عِيسَى خَارجٌ فَإِن هُوَ خرج فقد كَانَ قبله وَبعده

(تفسیر در منثور، سورة الاحزاب، آیت وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ (38تا41) جلد12 صفحة 64)

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ خاتم الانبیاء جن کے بعد کوئی نبی نہیں، پر درود و سلام بھیجے۔ اس پر مغیرہؓ نے کہا۔ تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء کہنا کافی تھا۔ کیونکہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہونا ہے۔ پس اگر وہ آئے تو وہ آپ ﷺ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔

۱۱)۔ سَیَکُوْنُ بَعدیْ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَدعی أَنَّهُ نَبِیٌّ وَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ

(نبراس شرح عقائد نسفي، باب شواہد نبوۃ ﷺ، صفحة 445)

”عنقریب میری امت میں تیس (شخص ایسے ہوں گے) جن میں سے ہر شخص سمجھے گا کہ میں نبی ہوں (جبکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ اللہ چاہے“

وَ المَعْنَی لَا نَبِیَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِیْع بعدیْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ من أَنْبِیَاءُ الْأَوْلِیَاءَ۔

(نبراس شرح عقائد نسفي، باب شواہد نبوۃ ﷺ، حاشیه صفحة 445 (شرح حافظ عبد العزیز الفرهاری))

(”عنقریب میری امت میں تیس (شخص ایسے ہوں گے) جن میں سے ہر شخص سمجھے گا کہ میں نبی ہوں (جبکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ اللہ چاہے“) یہاں نبی کے معنی تشریعی نبی کے ہیں۔ اور ” إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ “ کے تحت انبیاء الاولیاء آتے ہیں۔

۱۲)۔ دعویٰ نبوت کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مستقل نبی ہونے، نئی شریعت لانے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کریں گے اور آنحضرت ﷺ کی اتباع اور پیروی سے اپنے آپ کو آزاد سمجھیں گے اور آپ ﷺ کے تا قیامت نبی متبوع ہونے کا انکار کریں گے۔

۱۳)۔ مسیلمہ کذاب نے آنحضرت ﷺ کے بالمقابل تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا اور شراب اور زنا کو حلال قرار دیا۔ فریضہ نماز کو ساقط کر دیا۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں سورتیں بنائیں پس شریر اور مفسد لوگوں کا گروہ اس کے تابع ہو گیا۔ (حجج الکرامہ ص 234) [1]

1: اما مسیلمہ کذاب .... وادعای تشریک آنحضرت ﷺ در نبوۃ کردہ و تحلیل خمر و زنا و اسقاط فریضہ نماز نمودہ جماعہ از اہل فسق و فساد متابع او گشتند دوی سجعہای نامطبوع در معارضہ قرآن مجید اختراع نمودہ کہ مضحکہ عقلای عالم باشد (حجج الکرامہ صفحہ 234)

۱۴)۔ حدیث نمبر 987 کا مدلول غزوہ تبوک میں حضرت علیؓ کا مدینہ میں نائب یا مقامی امیر بنایا جانا اور حضرت ہارون سے تشبیہ دیا جانا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰؑ نے طور کی جانب سفر کیا اور بعدی کے معنی اس جگہ غیری (میرے سوا کوئی نبی نہ ہونے) کے ہیں نہ بعدیت زمانی جیسا کہ آیت **فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ** میں کہتے ہیں کہ بعد اللہ کے معنے اللہ تعالیٰ کے سوا کے ہیں۔ (قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ص 206 مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) [1]

۱۵)۔ مسجد نبوی کے آخری مسجد ہونے کے یہ معنے نہیں کہ آئندہ کوئی مسجد ہی نہیں بنے گی بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ مسجد آئندہ دوسری بننے والی مساجد کے لئے مکمل اور دائمی نمونہ کے طور پر ہوگی اور اسی کی اتباع میں دوسری مساجد تعمیر ہوں گی اور اس مسجد کے تابع ہوں گی۔ پس اسی طرح آخر الانبیاء کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ جو بھی نبی یا ولی ہوگا وہ آپ ﷺ کے تابع ہوگا اور آپ ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ ہی کے فیضان سے اسے یہ مقام حاصل ہوگا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ آئندہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

1: مدلول این حدیث نیست الا استخلاف مرتضیٰؓ بر مدینہ در غزوہ تبوک و تشبیہ دادن این استخلاف باستخلاف موسی ہارون را دروقت سفر خود بجانب طور و معنی بعدی اینجا غیری است چنانکہ در آیہ **فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ** گفتہ اند نہ بعدیۃ زمانی زیراکہ حضرت ہارون بعد حضرت موسی باقی نمانند تاایشانرا بعدیۃ زمانیہ ثابت بود (قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ص206 مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

وہ احادیث جن میں
خاتم النبیین
کے الفاظ آئے ہیں، ان کی مختصر تشریح

۱)۔ فَيُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ بِاللَّبْنَةِ حَتَّى أُكْمِلَتِ الْبُنْيَانُ وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِى حَصَلَتْ لَهُ النَّبُوَّةُ الْكَامِلَةِ

(تاریخ ابن خلدون ، المقدمه فی فضل علم التاریخ ، الفصل الثالث و الخمسون فی امر الفاطمی وما یذهب الیه الناس ......

صفحه396)

خاتم النبیین کی تفسیر اس حدیث سے کی جاتی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک عمارت کی تعمیر ایک اینٹ کے ذریعہ مکمل ہوگئی اس سے مراد ایسا نبی ہے جس کو کامل نبوت حاصل ہوئی ہو۔

۲)۔ فلا یناقض قولهُ تعالیٰ "و خاتم النبیین " اذ اَلْمَعْنَى انهُ لَا يَأْتِيْ نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَ لَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ۔

(موضوعات الکبریٰ ، مرتبة علی حروف الهجاء ، حرف اللام ، زیر حدیث لو عاش ابراهیم لکان نبیاً، صفحة 192)

خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اس کی ملت کو منسوخ قرار دے اور وہ آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

۳)۔ خُتم بِی النبیون ای لَا یُوجَدُ بَعْدَہٗ مَنْ یَّأْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔

(تفہیمات إلهية، تفهيم 54 ذکر سیدنا محمدؐ، جلد2، صفحة 85)

مجھ پر نبی ختم کئے گئے، کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جس کو اللہ سبحانہ لوگوں کے لئے شریعت دیکر بھیجے۔

۴)۔ فهؤلاء اَنْبِیَاءُ لا اوْلِیَاءِ، یُرِیْدُ بِذٰلکَ نبوۃَ القُرْبِ و الاعْلَامِ و الحَکَمِ الالٰهِی لَا نُبُوۃَ التَشْرِیْعِ لِاَنَّ نُبُوۃَ التَشْرِیْعِ اِنْقَطَعَت بِمُحمَّد صَلی اللّٰہُ عَلیه و سلَّم

(الانسان الكامل فی معرفة الاواخر و الاوائل (عبد الكريم بن ابراهيم)، باب 63 ولایت کا مفهوم، صفحه 132)

انبیاء الاولیاء سے ان کی مراد قرب و اعلام و حکمت ہائے الٰہیہ پر مشتمل نبوت ہے نہ کہ تشریعی نبوت۔ کیونکہ تشریعی نبوت محمد ﷺ پر منقطع ہو گئی ہے۔

۵)۔اِنَّ کَثِیْراً مِّنَ الاَنْبِیَاءِ نُبُوَّتُہٗ نُبُوَّۃُ الْوَلَایَۃِ کَالْخَضَرِ فِی بَعْضِ الْاَقْوَالِ وَ کَعِیْسیٰ اِذَا نَزَلَ اِلَی الدُّنْیَا فَاِنَّہٗ لَایَکُوْنُ لَہٗ نُبُوّۃُ التَّشْرِیْعِ

(الانسان الكامل فی معرفة الاواخر و الاوائل (عبد الكريم بن ابراهيم)، باب 63 ولایت کا مفهوم، صفحه 132)

نبیوں میں سے اکثر کی نبوت، نبوت ولایت ہے۔ جیسے بعض اقوال کے مطابق خضر علیہ السلام ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں نازل ہوں گے تو ان کے پاس نبوت تشریعی نہیں ہو گی۔

٦)۔وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَيَكُون مُتَابِعًا لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ، وَإِتْقَانِ طَرِيقَتِهِ، وَلَوْ بِالْوَحْيِ إِلَيْهِ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ ، کتاب المناقب و الفضائل ، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ، زیر روایت 6087(أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))

ان دو باتوں میں کوئی منافات نہیں کہ (ایک پہلو سے) وہ نبی ہوں۔اور دوسری طرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احکام کے بیان میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقت کی مضبوطی قائم کرنے میں خواہ ان معاملات میں ان کی طرف وحی ہی کیوں نہ ہو۔

٧)۔ فَاِنَّ النَّبُوَّةُ الَّتِي اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نَبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مُقَامُهَا فَلَا شَرْعٌ يَكُوْن نَاسِخاً لِشَرْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ .... و هٰذا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدِانْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَ لَا نَبِيَّ" اَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ، بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْن تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِي

(فتوحات مکیۃ، باب الثالث و السبعون فی معرفۃ عدد ما یحصل من الاسرار...،جلد 2 صفحۃ 6)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "ان الرسالۃ و النبوۃ قدانقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی "کے یہی معنی ہیں۔یعنی کوئی نبی ایسی شریعت پر نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف ہو۔جب بھی (کوئی نبی) ہو گا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا۔

۸)۔ فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلیٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِی الْخَلْقِ وَ اِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدْ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

(فتوحات مكية، سوال الثالث و الثمانون :ما النبوة ؟جلد 2 صفحة 89)

نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے۔اگرچہ شریعت منقطع ہو چکی ہے۔کیونکہ شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

۹)۔ لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَ صَارَ نَبِيّاً وَ كَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيّاً لَكَانَ مِنْ اَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام كَعِيْسیٰ وَ الْخَضِرِ وَ اِلْيَاس عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَايُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالیٰ ''وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ'' اِذَالْمَعْنیٰ :اِنَّهٗ لَايَاتِیْ نَبِی بَعْدَهٗ يَنْسَخُ مِلَّتَهٗ وَ لَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهٖ

(موضوعات الكبریٰ صفحه192)

امام ملا علی القاری نے اس حدیث کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ آنحضرت ﷺ کے پیروکاروں میں سے ہوتے۔جس طرح عیسیٰ، خضر اور الیاس علیہم السلام ہیں۔پس یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین سے متناقض نہیں ہے جبکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ ﷺ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپ ﷺ کی امت میں سے نہ ہو۔

۱۰)۔ انبیاء کے کامل تابعین ان کی کمال فرمانبرداری اور ان سے انتہائی محبت کی بناء پر محض خداتعالیٰ کی عنایت اور موہبت سے اپنے متبوع انبیاء کے تمام کمالات کو جذب کر لیتے ہیں اور پورے طور پر ان کے رنگ

میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ متبوع انبیاء اور ان کے کامل تابعین میں سوائے اصل اور تبعیت اور اولیت اور آخریت کے کوئی فرق نہیں رہتا۔

(مکتوبات الربانیہ جلد 1 مکتوب نمبر 248صفحہ473)[1]

۱۱)۔ سواسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔

(تحذیر الناس صفحہ4)

۱۲)۔ غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدی ﷺ بعد ظہور منسوخ نہ ہوا۔ علوم نبوت اپنی انتہا کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو یہ احتیاج باقی نہ رہے۔

(مناظرہ عجیبہ صفحہ58 مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی)

۱۳)۔ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

(تحذیر الناس صفحہ25)

1: اعلم ان کمال اتباع الانبیاء علیہم السلام یجذبون الی انفسہم من جہۃ کمال المتابعۃ و فرط المحبۃ بل بمحض العنایۃ و الموھبۃ جمیع کمالات انبیاءہم المتبوعین و ینصبغون بلونہم بالکلیۃ حتی لا یبقی فرق بین المتبوع و التابع الا بالاصالۃ و التبعیۃ و الاولیۃ و الآخریۃ ۔ (مکتوبات الربانیہ جلد 1 مکتوب نمبر 248 صفحہ473)

نوٹ:۔ مزید تشریح کے لئے دیکھیں فتوحات مکیہ باب نمبر 73 جلد 2 ص 100، الیواقیت والجواہر جلد 1 ص 28، نبراس شرح عقاید نسفی ص 445، بحر المحیط جلد 2 ص 287

۱۴)۔ خاتم النبیین کے معنے ہیں " کہ موصوف بوصف نبوت بالذات تو ہمارے رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اور باقی انبیاء میں اگر کمال نبوت آیا ہے تو جناب خاتمی مآب ﷺ ہی کی طرف سے آیا ہے مگر بایں لحاظ کہ ہر نبی کی روح اسکی امتیوں کی ارواح کے لیے معدن اور اصل ہوتی ہے، چنانچہ تقریری متعلق آیت اَلنَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (الاحزاب 7) میں ادنیٰ تامل کیجئے، تو اسپر شاہد ہے، یوں سمجھ میں آتا ہے کہ اور انبیاء رسول اللہ ﷺ سے فیض لیکر امتیوں کو پہنچاتے ہیں غرض بیچ میں واسطہ ء فیض ہیں مستقل بالذات نہیں مگر یہ بات بعینہ وہی ہے جو آئینہ کی نور افشانی میں ہوتی ہے۔ غرض جیسے آئینہ آفتاب اور اس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اس کے وسیلہ سے ان مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی پر آئینہ مقابل آفتاب کے مقابل ہوتی ہیں، ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ بیچ واسطہ فیض ہیں غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں "۔

(تحذیر الناس صفحہ 29)

۱۵)۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔

(ازالہ اوہام ، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170)

کتابیات

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	مکتبہ	سن اشاعت
1	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد	دار الکتب العلمیہ بیروت	1996
2	اشارات فریدی	رکن الدین (ملفوظات خواجہ غلام فرید)	مکتبہ مفید عام، آگرہ	1320 ھجری
3	اعلام الموقعین عن رب العالمین	ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر (ابن قیم)	دار ابن الجوزیہ، دمام	1427 ھجری
4	الادب المفرد الجامع لآداب النبویہ	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	دار الصدیق، السعودی العرب	2000
5	الاسلام و الحضارۃ العربیہ	محمد کرد علی	ہنداوی فاؤنڈیشن	
6	الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	محمد بن عبد الرسول الحسینی	دار المنیر، دمشق	1995
7	الانسان الکامل فی معرفۃ الاواخر و الاوائل	عبد الکریم بن ابراھیم الجیلی	مکتبہ مصطفی البابی، مصر	1981
8	الترغیب و الترہیب	عبد العظیم بن عبد القوی المنذری	مکتبہ المعارف، ریاض	1424 ھجری

9	التفسیر المظھری	محمد ثناء اللہ العثمانی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2007
10	التفہیمات الالٰھیہ	شاہ ولی اللہ دھلوی	المطبع الحیدری، مغربی پاکستان	1970
11	الخصائص الکبری	جلال الدین سیوطی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	
12	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	جلال الدین سیوطی	ترعۃ الزمر، قاھرہ	2003
13	الرحمۃ المھداۃ الی من یرید زیادۃ العلم علی حدیث مشکاۃ	نواب نور الحسن خان	المطبع الفاروقیہ	
14	الرسالہ القشیریہ	ابی القاسم عبد الکریم بن ھوازن القشیری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2001
15	الاستبصار فیما اختلف من الاخبار	ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی	دار التعارف، بیروت	1991
16	السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن حجاج	صدیق بن حسن خان	ادارۃ السؤون الاسلامیہ، قطر	1994

17	السنن الکبریٰ للنسائی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی	الکتب العلمیہ، بیروت	1991
18	السیرۃ الحلبیہ	نور الدین علی بن ابراھیم بن احمد الحلبی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2002
19	الفتاوی الحدیثیہ	احمد شہاب الدین بن حجر	دار المعرفۃ، بیروت	1998
20	المبسوط	شمس الدین السرخی	دار المعرفۃ، بیروت	1993
21	المراسیل (ابو داؤد)	ابو داود سلیمان بن الأشعث السجستانی	موسسہ الرسالہ، بیروت	1988
22	المستدرک علی الصحیحین	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نیساپوری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2002
23	المعجم الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	جلال الدین بن ابی بکر السیوطی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2004
24	المعجم الصغیر للطبرانی	ابی القاسم سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	
25	المعجم الاوسط	ابی القاسم سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی	دار الھرمین قاھرہ	1995
26	المقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرہ علی الالسنۃ	محمد عبد الرحمان السخاوی	دار الکتاب العربی، بھروت	1985

27	المکتوبات الربانیہ	امام ربانی احمد بن عبد الاحد	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2004
28	الموطا	امام مالک بن انس	موسسہ الکتب الثقافیہ بیروت	2004
29	الموضوعات الکبری	ملا علی قاری	قدیمی کتب خانہ، کراچی	
30	النجم الثاقب اھتداء لمن یدعی الدین الواصب	حسین طبرسی نوری	مکتبہ احمدی، پٹنہ	1313 ھجری
31	الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر	محی الدین ابن العربی	دار الاحیاء التراث، بیروت	
32	تاریخ مدینۃ دمشق	علی بن حسن بن ھبۃ اللہ (ابن عساکر)	دار الفکر بیروت	1995
33	تحذیر الناس	محمد قاسم نانوتوی	مکتبہ رحیمیہ دیوبند سہارنپور	2001
34	تفسیر الکشاف	ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر	دار المعرفہ بیروت لبنان	2005
35	جامع ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی	دار المعرفہ بیروت لبنان	2002
36	جواھر الاسرار	علی حمزہ بن علی	قلمی نسخہ	

37	حجج الكرامة فی آثار القيامه	محمد صديق حسن خان	شاہجہانی، بھوپال	1914
38	خريدة العجائب و فريدة الغرائب	سراج الدين الوردی	مکتبه الثقافه الدينيه قاهره	2007
39	دلائل النبوة فی معرفة احوال صاحب الشريعة	ابوبكر احمد بن حسين البيهقی	دار الكتب العلميه، بيروت	2002
40	روح المعانی فی تفسير قرآن العظيم	ابو الفضل شهاب الدين السيد محمود الالوسی البغدادی	دار الاحياء التراث، بيروت	1999
41	رياض الصالحين من كلام المرسلين	امام يحيی بن شرف النووی	دار الكتاب العربی، بيروت	2005
42	سنن ابن ماجه	ابو عبد الله محمد بن يزيد القزوينی	دار احياء التراث، بيروت	2000
43	سنن ابی داود	ابو داود سليمان بن الأشعث السجستانی	دار السلام، الرياض	2009
44	سنن النسائی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعيب بن علی النسائی	مكتبه المعارف، الرياض	1417 هجری
45	سنن دار قطنی	علی بن عمر الدار قطنی	موسسه الرساله بيروت، لبنان	2004

46	سنن دارمی	ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمان بن فضل الدارمی	دار المعرفۃ،بیروت	2000
47	شرح ابن ماجہ للسندی	ابو الحسن حنفی (السندی)	دار المعرفۃ،بیروت	1996
48	شرح نہج البلاغہ	ابن ابی حدید	دار الکتب العربی، بغداد	2007
49	شعب الایمان	امام ابی بکر احمد بن حسین البیہقی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2000
50	شمائل النبی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی	نور فاؤنڈیشن،ربوہ	2010
51	صحیح البخاری	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	دار الکتاب،بیروت	2008
52	صحیح لابن حبان	محمد بن حبان بن أحمد التمیمی	دار ابن حزم، بیروت	2012
53	صحیح مسلم	مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری	نور فاؤنڈیشن، ربوہ	2013
54	طبقات الکبری	محمد بن سعد (ابن سعد)	دار الکتب العلمیہ، بیروت	1991

55	عرائس البیان فی حقائق القرآن	ابو محمد صدر الدین روزبہان بن ابی نصر	دار الکتب العلمیہ، بیروت	2008
56	عمل الیوم و اللیلة	ابوبکر احمد بن محمد الدینوری	دار البیان	1987
57	فتح المعین بشرح قرۃ العین بمہمات الدین	احمد زین الدین بن عبد العزیز	دار ابن حزم، بیروت	2004
58	فتوحات مکیہ	محی الدین ابن العربی	دار الاحیاء التراث، بیروت	2006
59	قرۃ العینین فی تفضیل شیخین	شاہ ولی اللہ دہلوی	مکتبہ سلفیہ لاہور	1986
60	کشف الغمة عن جمیع الامة	عبد الوہاب الشعرانی	المطبع الکاستلیہ مصر	1281 ہجری
61	کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال	علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی	موسسہ الرسالہ بیروت	1985
62	کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق	عبد الروؤف بن علی بن زین العابدین المناوی	دار الکتاب العربی، بیروت	1996
63	مالک بن انس امام دار الھجرۃ	عبد الحلیم الجندی	دار المعارف، قاہرہ	

1994	مکتبہ دار الایمان، مدینہ	محمد طاہر صدیق ہندی	مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار (مع تکملہ)	64
2001	دار الکتب العلمیہ، بیروت	شیخ علی بن سلطان محمد القاری	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح	65
2009	مکتبہ رحمانیہ، لاہور	امام احمد بن حنبل	مسند احمد بن حنبل	66
2010	مکتبہ البشریٰ، کراچی	امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ	مسند امام اعظم (امام ابو حنیفہ)	67
2010	مکتبہ البشری، کراچی	محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی	مشکاۃ المصابیح	68
2004	دار الفجر التراث، قاہرہ	عبد الرحمان بن خلدون	مقدمہ ابن خلدون	69
1978	قاسم العلوم، کراچی	محمد قاسم نانوتوی	مناظرہ عجیبہ	70
	مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ	محمد عبد العزیز الفرہاری	نبراس شرح العقائد	71
		عبد الرحمان السفوی	نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس	72

	دار الاشاعت، کراچی	مولانا اشرف علی تھانوی	نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب ﷺ	73
1427 هجری	دار ابن الجوزی، قاهره	محمد بن علی الشوکانی	نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار	74